اشرف العملیات

افادات

حکیم الامت مجدد الملت

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

انتخاب و ترتیب

مولانا مفتی محمد زید مظاہری ندوی

ناشر

عمران بکڈپو

جوگابائی ایکسٹینشن دھلی

فیہ شفاء للناس

اشرف العملیات

یعنی

عملیات وتعویذات اور اس کے شرعی احکام
مع اعمالِ قرآنی مکمل

افادات

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

نور اللہ مرقدہ

انتخاب و ترتیب

محمد زید مظاہری ندوی

عمران بکڈپو

جوگا بائی ایکسٹینشن دھلی

رائے عالی

عارف باللہ حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب

باندوی مدظلہ العالی ناظم جامعہ عربیہ ہتورا باندہ یوپی

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔

حکیم الامت حضرت مولانا ومقتدانا الشاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بزمانہ طالبعلمی اکابر امت نے اس کا اندازہ لگالیا تھا کہ آگے چل کر مسند ارشاد پر متمکن ہوکر مرجع خلائق ہوں گے اور ہر عام وخاص ان کے فیوض وبرکات سے متمتع ہوں گے۔ چنانچہ حضرت اقدس کے کارہائے نمایاں نے اساطین امت کے اس خیال کی تصدیق کی، کہنے والے نے سچ کہا ہے۔ "قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید"

خداوند قدوس نے حضرت والا کو تجدید اور احیاء سنت کے جس اعلیٰ مقام پر فائز فرمایا تھا اس کی اس دور میں نظیر نہیں۔

آج بھی مخلوق حضرت کی تصنیفات وارشادات عالیہ اور مواعظ حسنہ سے فیضیاب ہورہی ہے۔ حضرت کے علوم ومعارف کے سلسلہ میں مختلف عنوان سے ہند وپاک میں کام ہورہا ہے، لیکن بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ اللہ پاک نے محض اپنے فضل سے عزیزی مولوی مفتی محمد زید سلمہٗ مدرس جامعہ عربیہ ہتورا کو جس نرالے انداز سے کام کی توفیق عطا فرمائی، اس جامعیت کے ساتھ ابھی تک کام نہیں ہوا تھا اس سلسلہ کی ایک درجن سے زائد ان کی تصانیف ہیں۔ بارگاہ ایزدی میں دعا ہے کہ اس کو قبولیت تامہ عطا فرمائے اور مزید توفیق نصیب فرمائے۔

احقر صدیق احمد عفرلہٗ

خادم جامعہ عربیہ ہتورا باندہ یوپی

عرضِ مرتب

احکام العملیات والتعویذات

اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت کو کثیف بھی بنایا ہے اور لطیف بھی جس طرح وہ ظاہری اور مادی اسباب سے غیر معمولی طور پر متاثر ہوتا ہے اپنی لطافت طبع کے سبب معنوی اسباب اور باطنی تدابیر سے بھی متاثر ہوتا ہے۔ اور یہ معنوی اسباب اگرچہ مخفی غیر محسوس غیر مشاہد ہوتے ہیں لیکن ان کی قوت ایسی ہوتی ہے کہ مشیت خداوندی سے آدمی اس قوت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسی قسم کے معنوی اسباب اور باطنی قوت کو عملیات اور سحر سے تعبیر کرتے ہیں جو کبھی جھاڑ پھونک کی شکل میں ہوتی ہے۔ کبھی تعویذ گنڈے اور کبھی دوسری شکل میں۔

قرآن مجید میں بھی سحر و جادو اور اس قوت سے غیر معمولی طور پر متاثر ہونے، شوہر بیوی کے درمیان تفریق پیدا کرنے حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر سحر کیے جانے کا ذکر موجود ہے۔ اس سلسلے میں خود آپ کا فرمان ہے، العین حق کہ نظر لگ جانا حق ہے۔ پھر آپ سے اس کا علاج اور بچھو کے کاٹنے پر دم کرنا بھی کتب حدیث میں منقول ہے۔

الغرض۔ باطنی قوت کے ذریعہ بھی انسان میں قسم قسم کے تصرفات

کا ہو جانا مشیت خداوندی سے ممکن ہے۔ اور یہ باطنی قوت شیطانی بھی ہو تی ہے رحمانی بھی، جائز بھی، نا جائز بھی۔ اور جائز کو بھی اگر ناجائز اغراض و مقاصد میں استعمال کیا جائے تو وہ بھی ناجائز ہو جاتی ہے۔ شریعت میں اس کے مفصل احکام بیان کیے گئے ہیں جن سے واقفیت ضروری ہے۔

بدقسمتی سے اس پر فتن دور میں تمام معاملات کی طرح اس بارہ میں افراط و تفریط ہو تی چلی آئی ہے۔ ایک طبقہ نے تو اس کو ایسا شجر ممنوع قرار دیا کہ اس کو مطلقاً بدعت و شرک قرار دیا۔ جائز عملیات جائز اغراض کے واسطے بھی ان کے نزدیک قطعی ناجائز ہوتے ہیں۔ اس کے برخلاف دوسرا طبقہ اس میں ایسا غرق ہوا کہ حلال و حرام کا بھی امتیاز باقی نہ رکھا۔ اور اس درجہ اس کو مؤثر سمجھ لیا کہ گویا عملیات و تعویذات سے مشیتِ خداوندی کے بغیر بھی سب کچھ ہو سکتا ہے اور بزرگوں کے تعویذ کے بعد گویا کامیابی یقینی ہے۔ اسکے بعد نہ اللہ سے دعاء و انابت کی ضرورت اور نہ اصلاح اعمال کی طرف توجہ۔ بزرگوں کی بزرگی بھی اسی وقت تک ہے جب تک کہ ان کا کام ہوتا رہے۔ اس کے بغیر ان کی بزرگی بھی غیر مقبول غیر مسلم لوگوں کے نزدیک بزرگوں سے حاصل کرنے کی اگر کوئی چیز ہے تو صرف تعویذ اور دعاء

اور کتنے ہیں جنھوں نے بزرگی و تقدس کے لباس میں لوگوں کے ایمان و مال میں ڈاکہ ڈالنا شروع کر دیا اور جاہل قوم ہے جو بدعقیدگی کی وجہ سے جال میں پھنستی ہی جا رہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ اس زمانہ کا بہت بڑا فتنہ ہے جو بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ ضرورت تھی کسی ایسے رسالے کی جس میں اس فن سے متعلق صحیح صورت حال سے امت کو روشناش کرایا جائے۔ یہ رسالہ اسی ضرورت کے

پیش نظر مرتب کیا گیا ہے۔ جو اصلاً حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رح کے افادات کا مجموعہ ہے۔ اس مجموعہ میں عملیات وتعویذات، سحر وجادو، آسیب کی حقیقت اور اس کی شرعی حیثیت، جواز وعدم جواز کے حدود وقیود اور شرائط، تعویذ لینے دینے کے آداب اور ضروری ہدایات نیز اس بارہ میں ہونے والی بداعتقادیاں، کوتاہیاں اور ان کی ضروری اصلاحات تفصیل کے ساتھ تحریر کی گئی ہیں۔

بغرض افادہ وہ عملیات وتعویذات بھی جمع کر دیئے گئے ہیں جو اعمالِ قرآنی کے علاوہ حضرت تھانویؒ کی دوسری کتابوں میں ضمناً ذکر کیے گئے ہیں جن کی تعداد بھی خاصی ہے۔

یہ رسالہ اپنے موضوع کے اعتبار سے انشاء اللہ کافی ووافی ہوگا۔ اللہ پاک زائد سے زائد امت مسلمہ کو مستفید ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔

العبد محمد زید غفرلہ

جامعہ عربیہ ہتورا باندہ

۲۷ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ

فہرست عنوانات جدید اعمالِ قرآنی

حصہ اوّل

عنوان	صفحہ
دینی حاجات	
نماز کا شوق اور خضوع	۲۷۵
آمادگی طاعت	
اللہ کی رضا	
قلب کا منور ہونا	۲۷۶
ہدایت پانا	
حفظ قرآن	۲۷۷
اصلاح فاسق	
زیارتِ رسول کریم	
اسمِ اعظم	۲۷۸
ایمان پر خاتمہ	
گناہ معاف ہونا	۲۷۹
شفاعت نصیب ہو	
مقبولیتِ اعمال	۲۸۰
متعلقین دیندار ہو جائیں	
شیطانی وسوسہ سے پناہ	
قیامت کے دن چہرہ چمکے	۲۸۱
روز رخ سے نجات ہو جائے	
رات کو جو وقت چاہے آنکھ کھل جائے	
قبر کے عذاب سے نجات	۲۸۲
سفر میں دل نہ گھبرائے	
دنیوی حاجات	
پھل میں برکت	
حفاظتِ پھل از ہر بلا	۲۸۳
برائے حفاظت اسقاط حمل	۲۸۵
کھیت اور مویشی میں برکت	
کھیت اور باغ کی پیداوار الخ	۲۸۶

عنوان	صفحہ
اعمال سیرابی زمین و درخت	۲۸۸
جانوروں کا دودھ وغیرہ	۲۸۹
دشمن کے باغ کی بربادی	
کاروبار میں ترقی	۲۹۰
مزدوری مشکل آسان ہو	۲۹۲
بلا و مصیبت سے نجات الخ	
برائے قبولیت دعا	۲۹۳
حاجت پوری ہونا	۲۹۵
اعمال قضائے حاجت	۲۹۸
حصہ دوم	
ترقی علم و کشادگی ذہن	۳۰۱
روزگار لگنا اور نکاح کا پیغام الخ	۳۰۲
ہمیشہ خوش رہنا الخ	۳۰۴
برائے دفع خوف	
مشکل آسان ہونا	
مراد پوری ہونا	۳۰۵
برائے حفاظت از ہر مصیبت	۳۰۷
دفینہ کا پتہ لگانا	۳۰۹
گم شدہ کی تلاش	۳۱۰
واپسی گریختہ	۳۱۴
بیوی و شوہر سے متعلق	۳۱۵
لڑکی کا نکاح ہونا	
شوہر کو مہربان بنانا	۳۱۹
بیوی کا محبت کرنا	
صاحب اولاد ہونا	

عنوان	صفحہ
باعظمت حکیم ہونا	۳۲۱
برائے عقیمہ	۳۲۳
حفاظت حمل	
برائے حفاظت اسقاط الخ	۳۲۵
ولادت میں آسانی	۳۲۶
برائے آسانی دردزہ	۳۲۷
دودھ بڑھنا	
دودھ چھڑانا	
اولاد نرینہ نیک بخت ہونا	
برائے نہ نے کہ فرزند نرینہ نہ زندہ	۳۲۸
برائے تولد فرزند نیک	
برائے حفاظت اطفال	۳۲۹
نشوونمائے اطفال	
قدرتِ جماع	۳۳۰
لڑکے کا زندہ نہ رہنا	
امر پوشیدہ کا دریافت کرنا	
رزق اور ادائیگی قرض	
قرض کا ادا ہونا	۳۳۱
برکت ہونا	۳۳۳
وسعت عیش	
برائے دفع بھوک و پیاس	۳۳۴
بے مشقت روزی	۳۳۵
برائے زیادتی رزق	
گرسنگی و تشنگی دفع ہو	۳۴۰

اعمال قرآنی

حُبِّ تسخیر و خلائق ۳۴۴
حاکم کا نارانس ہونا
ظالم کے لئے ۳۴۸
عزت بڑھانے کے لئے ۳۵۲
محبت کے لئے ۳۵۵
آیاتِ حُبّ
اپنا حق وصول کرنیکے لئے ۳۵۸
مقبولیتِ عامّہ کے لئے
اہل و عیال کا فرمانبردار ہونا ۳۶۲
راز معلوم کرنے کے لئے
جُدائی کے لئے ۳۶۳
سرکش غلام کے لئے
خانہ ویرانی کے لئے ۳۶۴
حفاظت از سحر وغیرہ
جن و انس سے حفاظت
دفع سحر کے لئے ۳۶۵
تسخیر جن و انس ۳۶۸
وسوسۂ شیطانی دفع کرنیکے لئے ۳۶۹
خوف کے دُور ہونے کے لئے ۳۷۰
اعمال حفاظت از شرِ موذی ۳۷۲
برائے دفع خوف ۳۷۳
آسیب وغیرہ
اعمال دفع آسیب جن ۳۷۷
برائے دفع جن ۳۷۸
برائے دفع جن از خانہ ۳۷۹
نظر بد
امن و امان کے لئے ۳۸۱
مداعت و ہلاکت اعداء ۳۸۲
برائے دفع خوف و ڈر
بحث میں غالب آنا ...

جان کی حفاظت ۳۸۳
دشمن سے مقابلہ
عمل شکستِ کفار ۳۸۸
سفر
سوار ہوتے وقت ۳۸۹
کسی شہر میں داخل ہونا ۳۹۰
حفاظت کشتی و جہاز
بخیریت واپسی ۳۹۴
امراض جسمانی
برائے دفع بخار یا ہر بیماری
ہول دلی سے حفاظت ۳۹۹
خفقان قلب سے آرام ۴۰۰
وجع القلب ۴۰۱
تقویت قلب کے لئے
طحال کے لئے
نافِ ٹلنے کے لئے ۴۰۲
بواسیر کے لئے
کثرت حیض سے حفاظت ۴۰۲
تکسیر کے لئے
برائے دفع درد ۴۰۴
درد سر ۴۰۵
برائے دفع درد ڈاڑھ ۴۰۶
برائے دفع درد کان ۴۰۷
برائے دفع آشوبِ چشم ۴۰۸
آنکھ کا درد ۴۱۰
درد گردہ
ذات الجنب

تقویت بصر کے لئے ۴۱۱
تپ و لرزہ ۴۱۲
مرگی کے لئے
فالج کے لئے ۴۱۳
اقوہ و قولنج کے لئے
جذام کے لئے ۴۱۴
برص کے لئے
خارش کے لئے
داد کے لئے ۴۱۵
چیچک کے لئے
اُمّ الصبیان
استرخاءِ اعضاء ۴۱۶
ہڈی ٹوٹ جانا ۴۱۷
نیند آنا
نسیان
پیشاب رک جانا
احتلام سے حفاظت ۴۱۸
پریشان خواب سے حفاظت
بچے کے بولنے کیلئے

حصّہ سوم ۴۱۹

اللہ کے ننانوے نام پڑھنے کا طریقہ

نجات از قید ظالم و ۴۲۲
موذی جانوران
چیونٹیوں کی کثرت ۴۲۳
مچھروں کی کثرت
جانور کا ستانا ۴۲۵
برائے دفع زہر بیش ۴۲۸
رقت قلب کے لئے ۴۲۹

فہرست مضامین احکام العملیات والتعویذات

عنوانات	صفحات
باب ۱	
عملیات وتعویذات شریعت کی روشنی میں	۱۷
امراض وپریشانی دور کرنے کے تین طریقے	
عملیات وتعویذات کی شرعی حیثیت	۱۸
مباح کا حکم	〃
عملیات وتعویذات اور علاج کا فرق	۱۹
عملیات فی نفسہٖ جائز ہیں اگر ان میں کوئی شرعی مفسدہ نہ ہو	۲۰
جھاڑ پھونک کا ثبوت	۲۰
جھاڑ پھونک احادیث کی روشنی میں	۲۱
شفاء امراض کے وہ عملیات جو احادیث پاک میں وارد ہیں	
ہر قسم کی بیماری اور بلا سے حفاظت کے لیے	۲۳
سحر جادو وغیرہ سے حفاظت کی اہم دعا	〃
بے ہوش کو ہوش میں لانے کے لیے	

عنوانات	صفحات
بابرکت پانی استعمال کرنے کا ثبوت	۲۴
عہد صحابہ میں شفاء امراض کیلئے اشیاء متبرکہ کو دھو کر پانی پلانے کا ثبوت	۲۵
دوسری دلیل	۲۶
آسیب جنات کے پریشان کرنے اور ان کے دفع کرنے کا ثبوت	۲۷
فائدہ ، تنبیہ	۲۸
قضاء حاجات کے لیے صلوٰۃ الحاجہ اور اس کا طریقہ	〃 ۲۹
فاقہ سے حفاظت کے لیے	۳۰
نماز میں سورۂ واقعہ فاقہ سے بچنے کے لیے پڑھنا	〃
جن دعاؤں یا دواؤں اور عملیات کی خاصیت حدیث یا	

عنوانات	صفحات
بزرگوں کے کلام میں منقول ہے اس کا اثر یقینی ہے یا غیر یقینی ؟	۳۱
الجواب	۳۲
تمام قسم کے عملیات و تعویذات کا ثبوت کہاں سے اور کس طرح ہے	۳۳
چیونٹی چیونٹے دفع کرنے کا عمل	۳۴
باب ۲	
قرآن سے عملیات کرنے اور اس پر اجرت لینے کا ثبوت	۳۵
قرآن مجید کو تعویذ گنڈوں میں استعمال کرنا	۳۶
قرآن مجید کو بطور عملیات کے ناجائز اغراض میں استعمال کرنا	۳۷
تراویح میں ختم قرآن کے موقع پر دم کرنا	۳۸
مسجد میں بیٹھ کر عملیات کرنے کا شرعی حکم	۳۹
نماز کے بعد کچھ پڑھ کر پانی وغیرہ پر دم کرنا	۴۰
باب ۳	
عملیات و تعویذات کرنا افضل ہے یا نہ کرنا افضل ہے	۴۱

عنوانات	صفحات
توکل کی قسمیں اور ان کے شرعی احکام	۴۳
ظاہری اسباب اختیار کرنیکی مختلف صورتیں اور ان کے شرعی احکام	۴۴
کس قسم کے عملیات تعویذ گنڈے ممنوع ہیں	۴۵
تعویذات عملیات کے پیچھے نہ پڑنے کی ترغیب اور چند بزرگوں کی حکایتیں	〃
باقاعدہ عملیات میں مشغول ہونے سے باطنی نسبت ختم ہو جاتی ہے	۴۷
عملیات و تعویذات کرنے کے بعد بھی ہوتا وہی ہے جو قسمت میں ہوتا ہے	〃
جھاڑ پھونک، دعا و تعویذ سے تقدیر بھی بدل سکتی ہے یا نہیں ؟	۴۸
باب ۴ (اہل اللہ اور تعویذ)	

عنوانات	صفحات
مخلوق کو نفع پہنچانے کے لیے تعویذ گنڈہ سیکھنے کی تمنا اور حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ کی وصیت	۴۹
اہل اللہ کے تعویذ	۵۰
ایک بزرگ کے تعویذ کا اثر	۵۱
اللہ کی قدرت کے آگے تعویذ وغیرہ سب بیکار ہیں	۵۲
اللہ والوں کے مقابلہ میں عمل کی قوت کچھ بھی نہیں۔	۵۳
حاجی امداد اللہ صاحب اور ایک جن کا واقعہ	"
ایک آسیب زدہ لڑکی اور حضرت تھانوی کا قصہ	۵۴
ایک اور ایک حکایت	۵۶
بزرگ اور تعویذ	"
بزرگی اور تعویذ	۵۸
علماء و مشائخ سے تعویذ کی درخواست	۵۹
عملیات و تعویذات کے سلسلہ میں حضرت تھانوی کا معمول	۶۰
اعمال قرآنی لکھنے کی وجہ	۶۲

عنوانات	صفحات
باب ۵	
تعویذ گنڈوں میں اجازت کی ضرورت	۶۳
حاجی امداد اللہ صاحبؒ کا فرمان	"
عملیات میں اجازت دینے کی حقیقت اور اس کا فائدہ	۶۴
وظیفہ پڑھنے میں اجازت لینے کی حقیقت	۶۵
دلائل الخیرات پڑھنے کی اجازت طلب کرنا	۶۶
حزب البحر وغیرہ وظائف قابل ترک ہیں	۶۷
باب ۶	
دعا اور وظیفہ کا بیان	۶۸
اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے دو طریقے اور وظیفہ و دعا کا فرق	
عملیات و تعویذات اور دوا و علاج کا فرق	۷۰
دعا تو تعویذ و نقش سے زیادہ مفید ہے	"

عنوانات	صفحات
حسن نیت سے تعویذ، دعاء کی قسم سے ہو سکتا ہے یا نہیں ؟	۷۲
وظیفوں کے پڑھنے میں غلو اور بدنیتی	۷۳
وظیفہ شیخ عبدالقادر جیلانی	۷۵
دین کی آسانی کے لیئے وظیفہ کی فرمائش	″
باب ۷	
جھاڑ پھونک اور تعویذ کے سلسلہ میں بعض خرابیاں	۷۶
عملیات میں عاملوں کی دھوکہ بازی اور دھاندلے بازی	۷۸
عاملین کو دھوکہ	۷۹
عملیات کو مؤثر سمجھنے میں عقیدہ کا فساد اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے غفلت	″
عملیات قرآنی سے فائدہ نہ ہونے کی وجہ سے عقیدہ میں خرابی	۸۱
دعاء و تعویذ کے مؤثر ہونے میں عقیدہ کا فساد اور اس کا علاج	″
تعویذ سے فائدہ نہ ہونے کی صورت میں عوام کے لئے مفسدہ	۸۲

عنوانات	صفحات
کیسے شخص کو تعویذ نہ دینا چاہیے	۸۳
عوام کی بدحالی و بداعتقادی	″
مفاسد کی وجہ سے تعویذ کا سلسلہ بند کر دینا چاہیئے	۸۴
باب ۸ استخارہ کا بیان	
استخارہ کی حقیقت	۸۵
استخارہ کی حقیقت و ضرورت اور اس کا مسنون طریقہ	۸۶
استخارہ کی فاسد غرض	۸۷
استخارہ کا غلط طریقہ	″
استخارہ کے مقبول ہونے کی علامت	۸۸
استخارہ کا مسنون طریقہ	″
استخارہ کے ذریعہ چور کا پتہ یا خواب میں کوئی بات معلوم کرنا	۸۹
کشف الہام بھی حجتِ شرعیہ نہیں	۹۰
کشف ممنوع	۹۱

عنوانات	صفحات
فراست اور ادراک کا حکم	
فراست	۹۲
قیافہ سے مواد کا ادراک ہو سکتا ہے افعال کا نہیں	۹۳
شرعی قاعدہ	۹۴
باب ۹	
سحر جادو اور عملیات کے اقسام واحکام	۹۵
حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر سحر کئے جانے کا واقعہ	"
حضرت اقدس مفتی محمد شفیع صاحب پر سحر کا اثر اور حضر تھانوی کا علاج	۹۶
مولانا عبدالحی صاحب کا سحر کی وجہ سے انتقال	۹۷
سحر جادو، تعویذ گنڈے کی تعریف اور ان کا حکم اور شرائط جواز	"
جادو کی دو قسمیں اور ان کا شرعی حکم	۹۸
سفلی وعلوی عمل کی حقیقت اور ان کا شرعی حکم	۹۹
تعویذ لکھنے اور دینے کے متعلق ضروری مسائل وہدایات	۱۰۰

عنوانات	صفحات
عورت کے لیئے نامحرم یا اجنبی مرد کو تعویذ دینے سے احتیاط	۱۰۱
مقدمہ کی کامیابی کا ایک عمل	"
ضرورت کے وقت تعویذ کھلانا پلانا سب جائز ہے	"
فصل، عملیات وتعویذات میں ساعت، دن، وقت کی قید وپابندی غلط ہے	۱۰۲
مسئلہ کی تحقیق وتنقیح	۱۰۳
عمل کے ذریعہ کسی کو قتل کرنے کا شرعی حکم	۱۰۴
باطنی تصرف وتوجہ سے کسی کو نقصان پہنچانا یا ہلاک کرنا	۱۰۵
بچھو جھاڑنے کا طریقہ	۱۰۶
یا بدّوح کا عمل اور اسکا حکم	"
قرآنی صورتوں کے موکلوں کا کوئی ثبوت نہیں	۱۰۷
اولاد پیدا ہونے کے لئے ہولی، دیوالی کے بعض عمل کرنا	"

عنوانات	صفحات
فصل چور معلوم کرنے کے عملیات	۱۰۹
چور کی شناخت کا عمل محض خیال پرستی ہے	〃
چور معلوم کرنے کا عمل اور اس پر یقین رکھنا ناجائز ہے	۱۱۰
ایسا عمل جس کے ذریعہ سے چوری کیا ہوا مال مل جائے یا سحر باطل ہو جائے، جائز ہے	۱۱۱
فال کھولنا یا کسی عمل کے ذریعہ غیب یا آئندہ کی خبریں معلوم کرنا اور اس پر یقین رکھنا درست نہیں	۱۱۲
فصل محبت کے تعویذ کی ایک شرط	۱۱۴
شوہر کو مسخر کرنے کا تعویذ کرنے کا شرعی حکم	〃
حب زوجین کا تعویذ	۱۱۵
شوہر کو مسخر کرنے کے واسطے حیض کا خون یا اُلو کا گوشت استعمال کرنا جائز نہیں۔	۱۱۷
ناجائز تعلق ناپاک محبت کے لیے عمل کر دینا حرام ہے	۱۱۸
تعویذ و عمل کے زور سے کسی سے نکاح کرنے کا شرعی حکم	۱۱۹
فصل تسخیر خلائق	۱۲۱
تسخیر خلائق یعنی مخلوق کو تابع کرنے کا عمل سیکھنا	〃
تسخیر خلائق یعنی مخلوق کو تابع کرنے کا عمل جائز ہے یا نہیں	۱۲۲
کیا بزرگان دین تسخیر خلائق کا عمل کرتے ہیں	〃
کسی کو مغلوب اور تابع کر کے اس سے خدمت لینا جائز نہیں	۱۲۳
باطنی تصرف سے کسی کو قتل کر دینے والے کا شرعی حکم	۱۲۴
بددعا کے ذریعہ کسی کو ہلاک کرنے کا شرعی حکم	〃
اغلاط العوام	۱۲۶
ضروری تنبیہ	۱۲۷
باب ۱۰ ۔ تعویذ کا بیان	۱۲۸
تعویذوں کی اصل اور اس کا ماخذ	〃

عنوانات	صفحات
عملیات میں اصل پڑھنا ہے لکھ کر دینا یعنی تعویذ خلاف اصل ہے	۱۲۹
اصل تو پڑھنا ہے تعویذ ان پڑھ جاہلوں اور بچوں کے لیے ہوتا ہے	۱۳۰
پڑھا ہوا پانی تعویذ سے زیادہ مفید ہے	〃
تعویذ کن باتوں کے لیے ہوتا ہے	۱۳۱
دعاء و تعویذ اسی وقت اثر کرتی ہے جب کہ ظاہری تدبیر اختیار کیجائے	۱۳۲
مشروع اور مناسب تعویذ	〃
ناجائز عملیات اور ناجائز تعویذات	۱۳۳
جس تعویذ کے معنی اور یہ کہ وہ کس چیز کا نقش ہے معلوم نہ ہو تو ناجائز ہے	〃
جس تعویذ اور عمل کے معنی خلافِ شرع ہوں وہ ناجائز ہے	۱۳۴
عملیات کرنے اور تعویذات لکھنے کے بعض غلط طریقے	۱۳۵
بعض چیزوں کے کھانے سے پرہیز کرنا	۱۳۶
طریقہ استعمال میں تعویذ کی بے ادبی (چوراہے، راستہ میں دفن کرنا	〃

عنوانات	صفحات
ناجائز اغراض و مقاصد کیلئے تعویذ لینا دینا ناجائز ہے	۱۳۷
شیعوں کا گھڑا ہوا تعویذ	۱۳۸
حضرت علی کے نام کا تعویذ	۱۳۹
فصل ۔ تعویذ لینے میں غلو	۱۴۰
ہر کام کا تعویذ اور ہر مرض میں آسیب کا شبہ	۱۴۱
وہم کا اثر	۱۴۲
بجائے علاج کے تعویذ کا رجحان کیوں	۱۴۳
تعویذ کے سلسلہ میں عوام کی غلط فہمی	۱۴۴
طاعون اور بارش کا تعویذ	〃
شریر لڑکے کے لیے تعویذ	۱۴۵
شوہر کی اصلاح کے لیے وظیفہ یا تعویذ	۱۴۶
جھگڑا ختم کرنے اور شوہر کو مہربان کرنے کی عمدہ تدبیر	۱۴۷
تعویذ کا ایک بڑا نقصان	۱۴۸
آنکھوں کی روشنی کے لیے مزار	

عنوانات	صفحات
کی مٹی کا سرمہ	۱۴۸
ذہن تیز ہونے کے لیے تعویذ کی فرمائش	〃
فصل۔ تعویذ میں اثر کیوں ہوتا ہے	۱۴۹
تعویذ میں الفاظ کا اثر ہوتا ہے یا حسن اعتقاد کا	〃
حضرت تھانوی کی ایک تحقیق	۱۵۰
تعویذ کے موثر ہونے میں عامل کی قوت خیالیہ	۱۵۱
مشاق عامل کا تعویذ زیادہ موثر ہوتا ہے	۱۵۲
باب ۱۱ ۔ آداب التعویذ	۱۵۳
تعویذ کا ادب یہ ہے کہ اس کو کاغذ میں لپیٹ دیا جائے	〃
کیا تعویذ پڑھنے سے اس کا اثر کم ہوجاتا ہے	۱۵۴
جب تعویذ کی ضرورت باقی نہ رہے تو کیا کرنا چاہیے	〃
استعمال شدہ تعویذ دوسرے کو بھی دیا جاسکتا ہے	۱۵۵

عنوانات	صفحات
فکر اور غصہ کی حالت میں تعویذ نہ لکھنا چاہیے	۱۵۵
تعویذ لینے والے کو پوری بات کہنا چاہیے	〃
غصہ اور بد دلی کے ساتھ لکھا ہوا تعویذ	۱۵۶
تعویذ کے لئے وقت مقرر کرنا	〃
ناوقت تعویذ دینے سے انکار	۱۵۷
عین رخصتی کے وقت تعویذ کی فرمائش کرنا تہذیب کے خلاف ہے	۱۵۸
حالات سفر میں عین چلتے وقت تعویذ کی فرمائش	۱۵۹
تعویذ لینے والوں کی ظلم و زیادتی	〃
تعویذ لینے والوں کی زبردست غلطی	۱۶۰
بدتہذیبی کے ساتھ تعویذ کی درخواست	۱۶۱
ایک لفافہ میں ایک سے زائد تعویذ نہ لینا چاہیے	۱۶۲
ہر تعویذ میں بسم اللہ لکھنے کی	

عنوانات	صفحات
تجویز اور ایک مفسدہ	۱۶۳
باب ۱۲ تعویذ پر اجرت	
جھاڑ پھونک اور عمل و تعویذ کرنا عبادت نہیں	۱۶۶
ختم بخاری شریف پر اجرت لینا	۱۶۷
وظیفہ اور تعویذ کا پیشہ	۱۶۸
پیری مریدی کا پیشہ (مقدس لباس میں چور اور ڈاکو)	〃
تعویذ وظیفہ یا عمل کرنے پر اجرت لینا	۱۶۹
مقدار شخص کے لیے تعویذ پر اجرت لینا	〃
غلط اور جھوٹے تعویذ گنڈوں کا پیشہ	۱۷۰
ٹھگنے والے عامل سے بچانے کی کوشش	〃
عمل اور تصرف کے ذریعہ کسی کا مال لینا حرام ہے	۱۷۱
باطنی تصرف یا کسی عمل کے ذریعہ مال حاصل کرنا	۱۷۲
باب ۱۳ آسیب اور جنات	
آسیب کی حقیقت	۱۷۳
کیا خبیث اور جنات واقعی پریشان	

عنوانات	صفحات
کرتے ہیں	۱۷۳
جن کا تصرف	〃
عورتوں پر آسیب دو وجہ سے ہوتا ہے	۱۷۴
جنات کن لوگوں کو زیادہ پریشان کرتے ہیں	〃
کیا جنات انسان کو ایک ملک سے دوسرے ملک لیجا سکتے ہیں	〃
شیاطین کا تصرف	۱۷۵
کسی کے اوپر کسی بزرگ کا سایہ یا روح آنے کی تحقیق	۱۷۶
تسخیر جنات کا عمل جاننے کا شوق	۱۷۷
موکل کو قبضے میں کرنے اور جنات تابع کرنے کا شرعی حکم	〃
دست غیب اور جنات سے پیسے وغیرہ منگانا	۱۷۸
خود بخود پیسے آنے کا عمل اور اس کا شرعی حکم	۱۷۹
بھوت پریت حق ہیں اور اذان دینے سے بھاگ جاتے ہیں	〃

عنوانات	صفحات
دفع وبا کے لیے اذان دینا	۱۸۰
مسئلہ کی تحقیق و تفصیل	۱۸۱
کسی وبا، طاعون یا زلزلہ کے وقت اذان پکارنا	〃
ہمزاد کا صحیح مفہوم	۱۸۳
جن صحابی کو دیکھنے والا تابعی ہوگا یا نہیں	۱۸۴
حاضرات کا عمل اور اس کی حقیقت	〃
عاملین کا دعوی اور میرا تجربہ	۱۸۶
حاضرات کے ذریعہ گم شدہ لڑکے کا پتہ معلوم کرنا	۱۸۷
جنات کو جلانے کا شرعی حکم	〃
باب پنجم ۔ مسمریزم، قوت خیال توجہ و تصرف ۔	
مسمریزم اور قوت خیال کی تاثیر	۱۸۸
مسمریزم اور باطنی قوت استعمال کرنے کا شرعی حکم	۱۸۹
مسمریزم و علم السحر	۱۹۱
مسمریزم کی حقیقت اور اس کا حکم	۱۹۲

عنوانات	صفحات
مسمریزم اور توجہ کا فرق	۱۹۳
تصرف کا شرعی حکم	〃
انسان کی قوت خیالیہ جنات کی قوت خیالیہ سے زیادہ قوی ہوتی ہے	۱۹۴
مسمریزم اور قوت خیال کے کرشمے	〃
چور معلوم کرنے کا عمل بھی مسمریزم کی قسم ہے	۱۹۵
غائب اور مردہ شخص کی تصویر دکھلانے والا عمل	۱۹۶
اس قسم کے عملیات کی کاٹ	۱۹۷
افلاطون کی قوت خیال و قوت تصرف کا عجیب واقعہ	۱۹۸
جاہل صوفیوں جوگیوں کا دھوکہ اور قوت خیالیہ کا تصرف	۲۰۱
اہل باطل کے تصرفات زیادہ قوی ہوتے ہیں	۲۰۲
دجال کا تصرف	〃
ایک عبرتناک حکایت	۲۰۳
شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا واقعہ	۲۰۴
علم الارواح والحاضرات ایک عجیب واقعہ	۲۰۵

عنوانات	صفحات
باب ۱۵ اشتات۔ متفرقات	
ایک پریشان شخص کا حال	۲۰۹
ایک اور شخص کا حال	۲۱۲
بزرگوں کی نذر نیاز کرنے میں فسادنیت	۲۱۵
مزارات پر جاکر بزرگوں کے توسل سے فریاد کرنا	"
غیر اللہ کی نذر ماننا	۲۱۷
قرآن پاک وغیرہ سے فال نکالنا	
باب ۱۶ مفید اور آسان اہم عملیات وتعویذات	
فقر وفاقہ کا علاج	۲۲۱
وتر کی نماز میں شفاء امراض اور مخصوص سورتیں پڑھنا دعبادت کو دنیوی غرض کے لیے کرنا	۲۲۲
وبائی امراض طاعون وغیرہ سے حفاظت کا علاج	۲۲۳
فراخی رزق کا عمل	۲۲۵
الو کی آنکھ سے نیند آنے نہ آنے والا عمل اور اس کی حقیقت	"
بینائی کا عمل	۲۲۶
احتلام سے حفاظت کا عمل	۲۲۷

عنوانات	صفحات
برائے حفاظت حمل	۲۲۷
جوتہ، چپل چوری نہ ہونیکا عمل	۲۲۸
ٹرانسفر۔ تبادلہ ملازمت ہوجانے کا عمل	"
صحت وتندرستی کا مجرب عمل	۲۲۹
کھیت اور باغ میں چوہے نہ لگنے کا مجرب عمل	"
کشتی میں جیتنے کا تعویذ	۲۳۱
دودھ کی زیادتی کی وجہ سے پریشانی کا تعویذ	"
وبائی امراض سے شفاء وصحتیابی کا مفید عمل	۲۳۲
پڑھا ہوا پانی بھی بہت مفید ہوتا ہے	"
ہر مرض، ہر درد خصوصاً پیٹ درد کا مجرب عمل	"
بواسیر، ٹی بی، اور ہر قسم کی خطرناک بیماری کے لیے	۲۳۳
طاعون اور جنات دفع کرنے کے لیے اذان کہنا	"

عنوانات	صفحہ
مقدمہ کی کامیابی کے لیے	۲۳۴
جب حاکم کے سامنے جائے	"
سنگین مقدمہ کے لیے مجرب عمل	"
حکام، جج کو نرم کرنے کے لئے	"
حاکم کو مطیع کرنے کے لیے	"
روزگار کے لیے	۲۳۵
کشادگی رزق کے لیے	"
ملازمت وغیرہ کے لیے	"
حزب البحر	"
ترقی کے لیے	"
ادائیگی قرض کے لیے	"
ذہن کشادہ اور فہم میں ترقی ہونے کے لیے	۲۳۶
قوت حافظہ کے لیے	"
ذہن کے لئے	"
کلام پاک نہ بھولنے کے لئے	"
امتحان میں کامیابی کے لئے	۲۳۷
سانپ سے حفاظت کے لئے	"
مکان سے سانپ بھگانے اور حفاظت کے واسطے	"

عنوانات	صفحہ
بچھو کی جھاڑ	۱۳۷
جدائی و تفریق یعنی ناجائز اور غلط تعلقات کو ختم کرانے کیلئے	۲۳۸
بعض میں مجرب ہے	"
برائے دشمنی	"
حمل قرار پانے کے لئے	۲۳۹
ظالم کو ہلاک و برباد کرنے کے واسطے	"
ظالم اور دشمن سے حفاظت کے واسطے	۲۴۰
خواب میں دیکھنے کا عمل	"
خاص قسم کا استخارہ	"
مریض کا حال دریافت کرنا کہ آسیب ہے یا سحر وغیرہ	"
میاں بیوی میں محبت اور خوشگوار تعلقات کے لیے	۲۴۱
کسی شخص کو طلب کرنیکے لیے	۲۴۲
مختلف امراض کے مجرب عملیات	۲۴۴
برائے تپ ولرزہ و ملیریا وغیرہ	"

عنوانات	صفحات
بخار کے لیے (ایضاً ص۲۶۶)	۲۴۴
برائے دردسر	۲۴۵
برائے دفع دشمن	〃
برائے محبت وغیرہ	〃
برائے سہولت نکاح	〃
برائے تسخیر	〃
برائے تسخیر	۲۴۶
سر کے درد کی مجرب جھاڑ	〃
درد داڑھ اور ہر قسم کے درد کیلیے	〃
پسلی چلنے کے واسطے	〃
ناف اکھڑ جانے کیلئے (ص۲۵۳ ایضاً)	۲۴۷
تلی بڑھ جانے کے لئے (〃 〃)	〃
گنڈہ برائے ہر مرض	〃
ہر قسم کی بیماری کے لیے	〃
برائے علم	〃
برائے حافظہ ۔ قوت حافظہ	〃
زنا کی رغبت دور کرنے کے واسطے	۱۴۸
جس شخص کے لیے قتل کا حکم دیدیا گیا ہو	〃
قیدی کی خلاصی کے لیے	〃

عنوانات	صفحات
موٹھ وغیرہ کے واسطے	۲۴۸
برائے دشمنی	〃
حفاظت کیلئے اہم عملیات	۲۴۹
عامل کے حفاظت کیلئے حصار	〃
ہر طرح کی آفتوں سے مکان کی حفاظت کے لیے	〃
آسیب کیلئے مفید عملیات	۲۵۰
جن کے شر سے حفاظت کیلئے	〃
جس گھر میں ڈھیلے آتے ہوں	〃
مجبوری میں جن کو جلانے کے واسطے	۲۵۱
سر کا اور دانت کا درد اور ریاح	۲۵۲
ہر قسم کا درد، دماغ کا کمزور ہونا	〃
نگاہ کی کمزوری	〃
ذہن کا کم ہونا یا زبان میں ہکلاپن ہونا	〃
دل دھڑکنا	〃
پیٹ کا درد	۲۵۳
ہیضہ اور ہر قسم کی وبا طاعون وغیرہ	〃

عنوانات	صفحات
بخار، پھوڑا، پھنسی یا ورم	۲۵۳
سانپ بچھو وغیرہ کا کاٹ لینا	۲۵۴
باولے کتے کا کاٹ لینا	〃
بانجھ ہونا	〃
حمل گر جانا	۲۵۵
بچہ ہونے کا درد	〃
بچہ زندہ نہ رہنا	〃
ہمشہ لڑکی ہونا	〃
بچہ کو نظر لگ جانا، یا رونا، یا سونے میں ڈرنا وغیرہ	۲۵۶
چیچک، ہر طرح کی بیماری	〃
محتاج اور غریب ہونا	〃
آسیب لپٹ جانا	۲۵۷
کسی طرح کا کام اٹکنا	〃
جادو کی کاٹ کیلئے	〃
خاوند کا ناراض یا بے پرواہ رہنا	〃
دودھ کم ہونا	۲۵۸
حفاظت حمل	〃
حفاظت اطفال، نظر بد	۲۵۹
حفاظت وبا اور ہر قسم کے طاعون سے	〃

عنوانات	صفحات
دردسر، دردزہ، آسیب	۲۶۰
حرز ابی دجانہ، برائے دفع مرگی	۲۶۳
برائے دفع سحر	〃
برائے اختلاج قلب	〃
محبت زوجین، رد غائب	۲۶۵
پیشاب رک جانا یا پتھری ہونا	۲۶۶
غنا، انسجاح حاجت	〃
ایام ماہواری کی کمی یا زیادتی	۲۶۷
تعویذ طحال	〃
برائے افزائش شیر زن	۲۶۸
جانور کا دودھ بڑھانے کے واسطے	۲۶۹
برائے تھنیلا	〃
گنڈہ برائے مسان، برائے آسیب زدہ	۲۷۰

باب ۱

عملیات وتعویذات شریعت کی روشنی میں۔

امراض وپریشانیاں دور کرنے کے تین طریقے

امراض وپریشانیاں دور ہونے کی کل تین تدبیریں ہیں۔ دوا، دعا، تعویذ پہلی دو تو ضرور کرو، اور تیسری کبھی کبھی بعض امراض میں کرلو تو مضائقہ نہیں۔ یہ نہ کرو کہ دوا اور تعویذ پر اکتفا کرلو اور دعا کو بالکل چھوڑ دو[۱]

جس طرح بیماری کا علاج دوا دارو سے ہوتا ہے اسی طرح بعض موقع پر جھاڑ پھونک سے بھی فائدہ ہوجاتا ہے[۲]

الغرض اصل کام تو یہ ہے کہ صبر واستقلال کے ساتھ دوا اور دعا کرو۔ اور کبھی کبھی جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے جو حدود شریعت کے اندر ہوں کرلو۔ کوئی مضائقہ نہیں[۳]

تعویذ گنڈوں کے بارے میں "التقی فی احکام الرقی" ایک رسالہ لکھ دیا ہے

---

[۱] الصبر ملحقہ فضائل صبر وشکر ص۵ [۲] بہشتی زیور ص۹۳ ج۴ . [۳] الصبر ص۵۳ ۔

بقدر ضرورت اس میں اس کے احکام ہیں اس کو ضرور دیکھ لو [رسالہ کا پورا خلاصہ اس رسالہ میں شامل ہے][1]

عملیات وتعویذات کی شرعی حیثیت

عملیات وتعویذات اگر صحیح اور جائز ہوں تب بھی [ان کی حیثیت] دنیاوی اسباب اور طبّی [یعنی علاج ومعالجہ کی] تدبیر کی طرح ہے[2]

طبّی دواؤں کی طرح یہ بھی [ایک دوا اور علاج] ہے۔ مؤثر حقیقی نہیں نہ اس پر اثر مرتب ہونے کا اللہ ورسول کی طرف سے حتمی وعدہ ہوا ہے اور نہ اللہ کے نام اور کلام کا یہ اصلی اثر ہے[3]

[حاصل یہ کہ] جھاڑ پھونک [عملیات وتعویذات] دوسرے جائز کاموں کی طرح [ایک جائز کام] ہے اگر اس میں کوئی مفسدہ شامل ہو جائے یا جواز کی شرط نہ پائی جائے تو ناجائز اور معصیت ہے[4]

مباح کا حکم

مباحات [یعنی جائز کام] دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ دین کے لیے نافع ہیں جیسے صحت کی حفاظت کی غرض سے چلنا پھرنا، ورزش کرنا، یا نافع نہیں ہیں۔ اگر وہ دین میں نافع ہے تو وہ مامور بہ [اور پسندیدہ] ہے گو واجب نہ ہو مگر جب اچھی

---

[1] الصبر ص۵ ۔ [2] ان المتقدمین ۔ جوّزوا الرقیۃ بالاجرۃ ولو بالقرآن کما ذکرہ الطحاوی لانھا لیست عبادۃ محضۃ بل من التداوی شامی باب الاجارۃ الفاسدۃ [التقی ص۲۶] [3] التقی فی احکام الرقی ص۲۶ ص۳۰ [4] " ص۲۳ ۔

نیت سے کیا جائے تو وہ مستحب ضرور ہو جاتا ہے اور اس میں ثواب بھی ملتا ہے۔ اور اگر وہ دین میں نافع نہیں تو فضول ہے۔ اور فضولیات کے ترک کر دینے کا شریعت میں حکم دیا گیا ہے گو ان کو حرام نہ کہا جائے مگر کراہت سے خالی نہیں[1]

عملیات تعویذات اور علاج کا فرق

تعویذ اور علاج میں میرے نزدیک تو کوئی فرق نہیں دونوں ہی دنیوی فن ہیں عوام اس میں فرق سمجھتے ہیں کہ تعویز کرنے والے کی بزرگی کے معتقد ہوتے ہیں اور کسی "ڈاکٹر" طبیب کو بزرگ نہیں سمجھتے۔

عوام کی وجہ فرق یہ سمجھ میں آتی ہے کہ ڈاکٹر کے علاج کو دنیوی کام سمجھتے ہیں اور عامل کے علاج کو دینی کام خیال کرتے ہیں۔ اور عوام کا یہ خیال اس وجہ سے ہے کہ عملیات کا تعلق امور قدسیہ سے ہے۔ یہ سب جہالت اور حقیقت سے بے خبری ہے[2]

عملیات فی نفسہٖ جائز ہیں اگر ان میں کوئی شرعی مفسدہ نہ ہو

اگر جواز کے شرائط پائے جائیں اور مفاسد نہ پائے جائیں تو عملیات بلاتکلف جائز ہیں جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قولاً و[3] فعلاً و تقریراً (یعنی اپنے قول

---

[1] التبلیغ ص۱۶ ملخصاً [2] ملفوظات حکیم الامت ص۱۱۲ قسط۵ [3] عن علی رضی اللہ عنہ قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ یصلی فوضع یدہ علی الارض فلدغتہ عقرب فتناولہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنعلہ فقتلہا ثم دعا بملح وماء فجعلہ فی اناء ثم جعل یصبہ علی اصبعہ

(بقیہ آئندہ صفحہ پر)

وعمل سے) اس کی اجازت دی ہے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین نے اس کا استعمال فرمایا ہے[1]

جھاڑ پھونک کا ثبوت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی خواب گاہ میں تشریف لے جاتے تو اپنے ہاتھوں میں کچھ دم کرتے اور پڑھتے روایت کیا اس کو بخاری و مسلم و ترمذی و ابو داؤد و مالک نے[2]

فائدہ:۔ اگرچہ اہل طریق بزرگان دین کے نزدیک یہ مقصود نہیں مگر مخلوق کو نفع پہنچانے کی غرض سے جو شخص اس کی درخواست کرتا ہے اس کی دل شکنی نہیں کرتے۔ اس حدیث سے اس کی مشروعیت معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے نفس کیلئے بھی (جھاڑ پھونک کرنے میں) کچھ حرج نہیں۔ اور راز اس میں یہ ہے کہ اس میں ایک قسم کا افتقار و انکسار اور اظہار عبدیت و احتیاج ہے یا آپ نے بیان جواز کے لیے کیا ہو[3]

حیث لدغته و یمسحها و یعوذها بالمعوذتین (رواہ بیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ص۳۹۱، ترجمہ:۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے آپ نے اپنے ہاتھ کو زمین پر رکھا تو بچھو نے آپ کو ڈس لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جوتے سے مار ڈالا۔ پھر نمک اور پانی منگا کر اس برتن میں کیا اور جس جگہ بچھو نے ڈنک مارا تھا اس جگہ پانی ڈالتے جاتے اور پونچھتے جاتے اور معوذتین (سورۃ فلق سورۃ ناس پڑھ کر) دم فرماتے جاتے۔

---

[1] اختلف فی الاستشفاء بالقرآن بان یقرأ علی المریض او الماء الفاتحة او یکتب فی ورق و یعلق علیه او فی طست و یسقی الی ان قال علی الجواز عمل الناس الیوم۔ شامی (التقی ص۳۳)۔

[2] التقی فی احکام الرقی ص۳۳ [3] التیسیر ص۱۹۱۔ [4] الکشف عن مہمات التصوف ص۱۷۶

جھاڑ پھونک احادیث کی روشنی میں

شفاء امراض کے وہ عملیات جو احادیث پاک میں وارد ہیں

اسمائے الٰہیہ اور ادعیہ ماثورہ (یعنی وہ دعائیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں ان) سے جھاڑ پھونک بھی جائز ہے۔ عام امراض کے واسطے (حدیث میں) یہ علاج وارد ہے:

۱۔ مریض پر داہنا ہاتھ پھیرا جائے اور یہ پڑھے:

اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ هُوَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا۔ (بخاری و مسلم)

۲۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر دم کرنا۔ (مسلم)

۳۔ تکلیف کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھنا مسلم شریف کی روایت میں آیا ہے، بسم اللہ تین بار اور اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ۔ (مسلم)

۴۔ یہ دعا بھی مسلم شریف کی روایت میں آئی ہے، یعنی پڑھ کر دم کرے،

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ یَشْفِیْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ۔

(مسلم)

۵:- یہ دعا بھی ابوداؤد اور ترمذی میں آئی ہے،

اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ ---

سات مرتبہ:-

۶:- بخار اور دوسرے امراض کے لیئے یہ دعا ترمذی شریف میں ہے،

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ۔ (ترمذی)

۷:- بخار کے لیے یہ آیت بھی لکھی جاتی ہے،

قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ ۔

اور جاڑا بخار (ملیریا) کے لیے یہ آیت

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖیھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔

تنبیہ اگر تعویذ میں کوئی آیت لکھنا ہو تو باوضو لکھنا چاہیے۔ اور دوسرا بھی باوضو ہاتھ میں لے۔ البتہ جس کاغذ پر وہ آیت لکھی ہے اگر وہ دوسرے کاغذ میں لپیٹ دیا جائے تو بے وضو اس کو ہاتھ میں لینا درست ہے ——— اسی طرح اگر طشتری (پلیٹ) وغیرہ میں آیت لکھی جائے اس کا بھی یہی حکم ہے [1]

---

[1] احکام القرآن۔ زوال السنۃ عن اعمال السنۃ ص۵۵ ۔

ہر قسم کی بیماری اور بلا سے حفاظت کے لیئے

بعض دعاؤں کی یہ برکت ہے کہ بیماری لگنے اور بلا پہنچنے کا خوف نہیں رہتا.
(چنانچہ) حضرت عمر اور حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی غم یا مرض میں مبتلا شخص کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ط.

سو وہ بیماری ہرگز اس شخص کو نہ پہنچے گی خواہ کیسی ہی ہو ترمذی (جزء الاعمال ص۳۳)

سحر جادو وغیرہ سے حفاظت کی اہم دعاء

بعض دعائیں ایسی ہیں کہ سحر (جادو) وغیرہ کے اثر سے محفوظ رکھتی ہیں.
حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چند کلمات کو اگر میں نہ کہتا رہتا تو یہود (سحر و جادو سے) مجھ کو گدھا بنا دیتے. کسی نے پوچھا وہ کلمات کیا ہیں انہوں نے یہ بتلائے.

اَعُوْذُ بِوَجْهِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ.

(روایت کیا اس کو مالک نے جزء الاعمال ص۳۳)

(یہ دعا کم از کم صبح و شام پابندی سے تین تین مرتبہ پڑھ کر دم کر لیا کریں انشاء اللہ مکمل حفاظت رہے گی).

بے ہوش کو ہوش میں لانے کیلئے بابرکت پانی استعمال کرنے کا ثبوت

عن جابر قال مرضت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی وابوبکر وھما ماشیان فوجد انی قد اغمی علیّ فتوضا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم صب وضوءہٗ علی فافقت الحدیث اخرجہ الخمسۃ الا النسائی [1]

ترجمہ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہوا، میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عیادت کے لیئے پیادہ تشریف لائے اور مجھ کو بے ہوش پایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو (کا بچا ہوا) پانی مجھ پر ڈالدیا میں ہوش میں آگیا۔ (روایت کیا اسکو بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد نے)۔

فائدہ اکثر اہل محبت وعقیدت کا معمول ہے کہ مقبولان الٰہی (اللہ کے نیک بندوں) کے ملبوسات یا ان کی استعمال کی ہوئی چیزوں سے برکت حاصل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں صراحۃً اس کا اثبات ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وضو کا پانی ان پر ڈالا جس کی برکت سے وہ ہوش میں آگئے۔ [2]

---

[1] تیسیر کلکۃ ص۴۹، [2] الکشف عن مہمات التصوف ص۵۲۲ - حدیث ۳۰

عہد صحابہ میں شفاء امراض کیلئے اشیاء متبرکہ کو دھوکر پانی پلانے کا ثبوت

عن عثمان بن عبد اللّٰہ بن وھب قال فارسلنی اھلی الیٰ ام سلمۃ بقدح من ماء وکان اذا اصاب الانسان عَیْن اَوْشیٌ بعث الیھا محضحضۃ لھا فاخرجت من شعر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وکانت تمسکہٗ فی جلجل من فضۃ محضحضۃ لہٗ فشرب منہ قال فاطلعت فی الجلجل فرأیت شعرات حمراء۔

(رواہ البخاری)

ترجمہ:۔ عثمان بن عبداللہ بن وہب سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے گھر والوں نے حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک پیالہ پانی دے کر بھیجا۔ اور یہ دستور تھا کہ جب کسی انسان کو نظر وغیرہ کی تکلیف ہوتی تو حضرت ام سلمہ کے پاس پانی کا پیالہ بھیجدیتا ان کے پاس حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال تھے جن کو انہوں نے چاندی کی نلکی میں رکھ رکھا تھا۔ پانی میں ان بالوں کو ہلا دیا کرتی تھیں اور وہ پانی بیمار کو پلا دیا جاتا تھا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے جھانک کر جو نلکی کو دیکھا تو اس میں چند سرخ بال تھے۔

اس حدیث سے معلوم ہوگیا کہ ایک صحابیہ کے پاس نلکی میں بال رکھے ہوئے تھے جس کے ساتھ یہ برتاؤ کیا جاتا تھا کہ بیماروں کی شفاء کے لیے اس کا دھویا ہوا پانی پلایا جاتا تھا (ملحوظہ المجور النور الصدور ص ۱۹۳ میلاد النبی)۔

دوسری دلیل

عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہا اخرجت جبۃ طیالسیۃ کسروانیۃ لہا لبنۃ دیباج، وفرجیہا مکفوفین بالدیباج وقالت ھذہ جبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت عند عائشۃ فلما قبضت قبضتہا وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبسہا ونحن نغسلہا للمرضیٰ نستشفی بہا (رواہ مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک طیلسانی کسروی جبہ نکالا۔ جس کے گریبان اور دونوں چاک پر ریشم کی سنجاف لگی ہوئی تھی اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ (کرتہ کی طرح کا لباس) ہے جو حضرت عائشہ کے پاس تھا۔ ان کی وفات کے بعد میں نے اسے لے لیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پہنا کرتے تھے ہم اس کو پانی میں دھو کر وہ پانی بیماروں کو شفاء حاصل کرنے کے لیے پلا دیتے ہیں۔

۰ محفظ الجمہور علی حقیقۃ میلاد النبی ص ۱۹۵ ۔

آسیب جنات کے پریشان کرنے اور انکے دفع کرنے کا ثبوت

عن ابی ایوب انه کان له سهوة فیها تمر وکانت تجیٔ الغول فتاخذ منه فشکیٰ ذلک الیٰ رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اِذهب فاذا رایتها فقل بسم الله اجیبی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فخذها الی، الحدیث اخرجه الترمذی ،[1]

ترجمہ: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ایک بخاری میں کھجور بھرے رکھے تھے اور خبیث جنات آکر اس میں سے لے جاتے۔ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ جاؤ۔ اگر اب کی کسی کو دیکھو تو یوں کہہ دینا "بِسْمِ اللّٰہِ اَجِیْبِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ" یعنی اللہ کے نام سے مدد لیتا ہوں رسول اللہ کا بلایا ہوا چل۔

راوی کہتے ہیں کہ انھوں نے یہی کہہ کر اس کو پکڑ لیا (روایت کیا اس کو ترمذی نے)۔

---

[1] تیسیر کلکتہ ص۲۵۔

فائدہ عملیات وعزائم (جھاڑ پھونک) کی رسم اکثر بزرگوں کے پاس جو اہل جماعت خاص مقاصد کے لیے نقش یا تعویذ یا جھاڑ پھونک کرانے آجاتے ہیں۔ مثلاً آسیب اتروانے کے واسطے اسی طرح اور کسی مطلب کیلیے تو وہ حضرات اپنے حسن اخلاق سے اس کو رد نہیں کرتے۔ کچھ اللہ کے نام سے مدد حاصل کر کے تدبیر کر دیتے ہیں۔

اس حدیث میں آسیب کو مغلوب کرنے کے لیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص کلمات کی تعلیم فرمائی ہے۔ پس اس رسم (اور عادت) کو خلاف سنت نہ کہا جائے گا۔

اسی طرح دوسری حدیث میں رقیہ (جھاڑ پھونک) اور تعویذ کا لٹکانا وارد ہے۔

تنبیہ اس حدیث سے وجود غل (یعنی آسیب خبیث جنات کا پایا جانا) ثابت ہوتا ہے اور دوسرے نصوص میں بھی وجود جن کی تصریح ہے اور غول کی حقیقت بھی یہی (جن) ہے۔ اور دوسری ایک حدیث میں..... لاغول سے غول (یعنی جن) کی نفی فرمائی گئی ہے۔ اس سے مراد نفس غول کی نفی نہیں بلکہ اہل جاہلیت جس درجہ میں ان کی قدرت اور نقصان پہنچانے کے معتقد تھے مقصود اس کی نفی فرمانا ہے۔ ھٰذا ما عندی[1]

---

[1] الکشف عن مہمات التصوف ص۵۲۔

قضاء حاجات کے لیے صلوٰۃ الحاجہ اور اس کا طریقہ

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو کسی قسم کی حاجت ہو اللہ تعالیٰ سے یا کسی آدمی سے، اس کو چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے مثلاً سورۂ فاتحہ ہی پڑھ لے۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف۔ پھر یہ دعاء پڑھے،

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْكَرِيْمُ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ۔ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ [1]

سوال :۔ قرآن شریف، یا درود شریف یا ذکر فرامی رزق یا قضاء حاجت کے لیے پڑھنا درست ہے یا نہیں ؟

الجواب :۔ درست ہے جیسا کہ حدیث میں سورۂ واقعہ کی یہی خاصیت وارد ہوئی ہے جو جواز کی صریح دلیل ہے [2]

---

[1] جزء الاعمال ص۲۹ ، [2] امداد الفتاوٰی ص۸۹

فاقہ سے حفاظت کے لیے

سورۂ واقعۃ پڑھنے سے فاقہ نہیں ہوتا۔ (چنانچہ) حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو ہر رات کو سورۂ واقعہ پڑھا کرے اس کو فاقہ کبھی نہیں پہنچے گا۔[1]

نماز میں سورۂ واقعہ فاقہ سے بچنے کے لیئے پڑھنا

سوال :۔ دو رکعت نماز میں سورۂ واقعہ پڑھتا ہوں اور اس میں نیت یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ثواب کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کو بخشے اور اس کے ضمن میں یہ نیت بھی ہوتی ہے کہ حدیث شریف میں ہے۔ کہ رات کو سورۂ واقعہ ایک دفعہ پڑھنے سے کبھی فاقہ نہیں رہے گا۔ اب عرض یہ ہے کہ یہ دونوں نیتیں کیسی ہیں ؟

الجواب :۔ کچھ حرج نہیں۔ فاقہ کے دفع کا ارادہ اس لیے کرنا کہ رزق میں اطمینان ہونے سے دین میں اعانت ہوگی۔ یہ دین ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خاصیت بیان فرمانا اس کے پسندیدہ ہونے کی دلیل ہے۔[2]

---

[1] بیہقی، جزء الاعمال ص۳۲، [2] تربیت السالک ص۱۲۶ ج۱ ۔

جن دعاؤں یا دواؤں اور عملیات کی خاصیت

حدیث یا بزرگوں کے کلام میں منقول ہے اس کا اثر یقینی ہے یا غیر یقینی

سوال نمبر ۴۶ : حدیث میں دعا آئی ہے :

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اس دعا کو میں بچپن سے اکثر صبح و شام پڑھا کرتا ہوں۔ اور اکثر بلاؤں اور مصیبتوں سے محفوظ رہتا ہوں لیکن بعض دفعہ شاذ و نادر کچھ تکلیف مثلاً چوٹ وغیرہ دعا پڑھنے کے بعد بھی پہنچ جاتی ہے تو طبیعت کچھ متزلزل سی ہوتی ہے اور [شک ہونے لگتا ہے] اس وجہ سے کہ حدیث شریف میں اس دعا کی پڑھنے والے کے متعلق عدم مضرت [یعنی نقصان نہ پہنچنے] کا وعدہ آیا ہے۔

کچھ دن قبل آپ کا ایک رسالہ دیکھنے میں آیا اس میں لکھا تھا کہ دعاؤں اور دواؤں، تعویذ وغیرہ کی تاثیر قطعی ضروری نہیں کہ ان کا اثر نہ ہونے سے بدظنی کی جائے۔

اب عرض یہ ہے کہ مذکورہ بالا حدیث کے متعلق ایسا ہی خیال کیا جائے یا نہیں۔ اگر ارشاد نبوی پر خیال کریں تو دل دہل جاتا ہے۔ وعدہ نبوی غلط نہیں ہو سکتا ہے۔

الجواب

حدیث میں عدم مضرت (یعنی نقصان نہ پہنچنے) کے معنی یہ ہیں کہ فی نفسہ یہ دعا کا یہ اثر ہے (اور قاعدہ ہے کہ) موثر کی تاثیر ہمیشہ مقید ہوتی ہے کسی مانع کے نہ پائے جانے کے ساتھ۔ پس کسی ایسے مانع کی وجہ سے ترتب نہ ہونا (یعنی اس کا اثر ظاہر نہ ہونا) نہ اس کے مقتضی ہونے میں خلل ڈالتا ہے اور نہ مخبر صادق (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی خبر میں کوئی شبہ پیدا کرتا ہے۔

اور میں نے جو لکھا ہے (کہ دعاؤں دواؤں کی تاثیر قطعی ضروری نہیں وہ) عاملین کی (خود ساختہ) دعاؤں کے متعلق لکھا ہے نہ کہ ادعیہ نبویہ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے متعلق)۔

(البتہ حدیث میں جن دواؤں کے متعلق آیا ہے اس میں ممکن ہے کہ اثر نہ ہو لیکن) حدیث میں آئی ہوئی دواؤں پر دعاؤں کا قیاس کرنا صحیح نہیں کیونکہ (دواؤں کی) خبر تو مخلوق سے منقول ہے بخلاف دعاؤں کی خبر کے متعلق کہ وہ وحی کی طرف مستند ہیں۔[1]

---

[1] امداد الفتاویٰ ص ۳۶۹ ج ۴۔

تمام قسم کے عملیات و تعویذات کا ثبوت

کہاں سے اور کس طرح ہے

فرمایا کہ عملیات سب قریب قریب اجتہادی ہیں روایات سے ثابت نہیں جیسا کہ عوام کا خیال ہے بلکہ عاملین نے مضمون کی مناسبت سے ہر کام کے لیے مناسب آیات وغیرہ تجویز کر لی ہیں۔[1]

چیونٹی چیونٹے دفع کرنیکا عمل

فرمایا کہ مولانا شیخ محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ میرے گھر میں چیونٹے بہت کثرت سے پھیل گئے میں نے ادھر ادھر دیکھا تو ایک سوراخ میں سے آرہے ہیں۔ میں نے اس سوراخ پر یہ آیت لکھ کر رکھ دی:

يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ۔

بس وہیں سوراخ میں (سارے چیونٹے) سمٹ کر رہ گئے۔

ہمارے حضرت نے فرمایا کہ بس عملیات اسی طرح شروع ہوئے ہیں کہ جو آیت جس موقع کے مناسب ہوئی وہی لکھ کر دے دی بس اس سے اثر ہونا شروع ہو گیا۔[2]

اور عاملین کے یہاں جو خاص ترکیبیں عمل کرنے کی ہیں اس کے متعلق فرمایا کہ یہ سب الہامی نہیں ہیں، زیادہ تر کچھ قیاسات ہیں، کچھ مناسبات ہیں، کچھ تجربے ہیں۔ مثلاً بچہ صحیح سالم پیدا ہونے کے لیے ایک مشہور عمل سورۃ والشمس کا ہے جو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے "القول الجمیل" میں نقل فرمایا ہے۔ یہ

---

[1] اشرف التنبیہ حکایت ۲۴ ص ۱۲ مطبوعہ دہلی۔ [2] الاضافات الیومیہ ۲۵۵/۲

بہت مفید عمل ہے جیسا کہ بارہا تجربہ کیا جا چکا ہے۔ لیکن یہ سمجھ میں نہ آتا تھا کہ سورہ والشمس کو بچہ کے صحیح سالم ہونے سے کیا مناسبت ہے۔ ایک مدت کے بعد سمجھ میں آیا کہ اس صورت میں جو یہ آیت ہے وَنَفْسٍ وَمَا سَوّٰهَا کی قسم ہے نفس کی اور اس کی جس نے اس کو ٹھیک بنایا۔ پس اتنے جزو سے مناسبت ہے۔ اور ایسی ایسی مناسبتیں تو ہر آدمی بہت سے تجویز کر سکتا ہے۔

چنانچہ میں بھی خود بہت سی چیزیں اس قسم کی مناسبتوں کی بنا پر تجویز کر لیتا ہوں اور اکثر اثر بھی ہوتا ہے۔ مثلاً ایک بی بی صاحبہ (جن کا مجھ سے پردہ نہیں تھا) وہ مانگ نکال رہی تھیں اور کوشش کے باوجود وہ سیدھی نہ نکلتی تھی۔ میں نے محض مناسبت سے انہیں یہ بتلایا کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ پڑھ کر مانگ نکال لو چنانچہ پہلی ہی مرتبہ میں سیدھی مانگ نکل آئی۔

میں نے اور عملیات میں بھی اپنی طرف سے ایسی ہی مناسبتوں کی بناء پر کچھ نہ کچھ تصرف کر رکھا ہے۔ مثلاً ولادت کی آسانی کے لیے ان آیتوں کا تعویذ مشہور ہے اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ میں نے اس میں اتنا اور بڑھا دیا خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهٗ کیوں کہ یہ آیت تو خاص اسی باب میں ہے اور وہ پہلی آیتیں اس باب میں نہیں۔ ان میں تو زمین و آسمان کا ذکر ہے صرف وَاَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ کی مناسبت سے یہ تعویذ لکھا جاتا ہے جو زمین کے متعلق ہے۔ جنین (ماں کے پیٹ کے بچہ) نہیں اور ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهٗ خاص جنین ہی کے متعلق ہے۔

اور فرمایا کہ میں نے عملیات میں اس قسم کے سب قیدوں کو حذف کر دیا ہے کہ پیر کا دن ہو، دوپہر کا وقت ہو کیوں کہ میرا یہ خیال ہے کہ یہ نجوم کا شعبہ ہے اس لیے ناجائز سمجھ کر چھوڑ دیا (اضافات الیومیہ ۲۰۵ ۲۰۵)

باب ۲

قرآن سے عملیات کرنے اور اس پر اجرت لینے کا ثبوت

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک سفر میں تھے اور اسی حدیث میں مار گزیدہ (سانپ کے ڈسے ہوئے شخص) کا قصہ ہے اور اس میں یہ ہے کہ ابوسعید کہتے ہیں کہ میں نے اس مار گزیدہ (سانپ کے ڈسے ہوئے شخص) کو صرف سورۂ فاتحہ سے جھاڑا تھا اور وہ اچھا ہو گیا۔ اور معاوضہ میں جو سو بکریاں ٹھیریں تھیں وہ ہم نے وصول کر لیں۔ پھر ہم نے آپس میں کہا کہ ابھی ان بکریوں کے بارے میں کوئی نئی بات تصرف وغیرہ مت کرنا یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر شرعی حکم دریافت کر لیں۔ سو جب ہم حاضر ہوئے ہم نے آپ سے ذکر کیا، آپ نے تعجب سے فرمایا تم کو کیسے خبر ہو گئی کہ سورہ فاتحہ سے جھاڑ پھونک بھی ہوتی ہے۔ پھر ان کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ ان بکریوں کو تقسیم کر لو اور میرا حصہ بھی لگانا۔ (یہ اس لیے فرمایا کہ اس کے حلال ہونے میں شبہ نہ رہے)[1]

فائدہ:۔ بعض تعویذوں میں نذرانہ ٹھہرلینا یا لے لینا بعض بزرگوں کا معمول ہے اس کا جائز ہونا اور بزرگی کے منافی نہ ہونا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے بشرطیکہ وہ عمل خلاف شرع نہ ہو۔ اور اس میں کسی قسم کا دھوکہ نہ ہو۔ البتہ خود تعویذ گنڈوں کا مشغلہ غیر منتہی کے لیے عوام کے ہجوم اور لوگوں کے عام رجوع کی وجہ سے اس کے باطن کے لیے مضر ہے[2]

[1] رواہ البخاری عن صفات التصوف ص۹۴۲

قرآن مجید کو تعویذ گنڈوں میں استعمال کرنا

فرمایا اصل تو یہ ہے کہ اللہ میاں کا کلام تعویذ گنڈوں کے لیے تھوڑا ہی ہے وہ تو عمل کرنے کے لیے ہے گو تعویذ گنڈوں میں اثر ہوتا ہے مگر وہ ایسا ہے۔ جیسے دوشالے (قیمتی چادر شال) سے کوئی کھانا پکالے۔ سو کام تو چل جائے گا مگر اس کے لیے وہ ہے نہیں۔ اور ایسا کرنا دوشالے کی ناقدری ہے۔ ایسے ہی یہاں سمجھ ہاں کبھی کسی وقت کرلے تو اس کا مضائقہ بھی نہیں۔ یہ نہیں کہ مستقلہ ہی یہی کرلے۔ کہ سب چیز کا تعویذ ہی ہو۔

بعض لوگ قرآن مجید کو ناجائز اغراض میں بطور عملیات کے استعمال کرتے ہیں اور غضب تو یہ ہے کہ ——— بعض لوگ یوں کہتے ہیں کہ صاحب ہم کوئی سفلی عمل تو نہیں کرتے قرآن کی آیتیں پڑھتے ہیں۔

پہلی بات تو یہی ہے کہ اگر جائز اغراض میں بھی عملیات کے طور پر غلو کے ساتھ قرآن کا استعمال ہو یعنی نہ علم سے غرض نہ عمل سے اور واجب قرآن کی آیتیں ڈھونڈی جائیں تو اسی غرض سے کہ اس سے دنیا کا فلاں کام ہو جاتا ہے اور اس سے فلاں مطلب نکلتا ہے۔ جیسے بعض رؤسا کے یہاں صرف اسی غرض سے (یعنی برکت وغیرہ کے لیے) قرآن رکھا رہتا ہے اور بعض لوگوں کے یہاں نہتا (چھوٹے) قرآن پاک کا) تعویذ بنا ہوا رکھا رہتا ہے جب کوئی بیمار ہوا اس کے گلے میں ڈال دیا (یہ سب اگرچہ جائز ہیں لیکن چونکہ غلو کے ساتھ ہیں اس لیے غیر مرضی (قابل ترک ہیں)۔

البتہ اگر قرآن مجید کے علوم اور اس کے احکام کی اتباع کو اصلی کام سمجھ کر اس پر کاربند ہوں اور کسی موقع پر کسی جائز کام کے لیے کوئی آیت پڑھ لے یا لکھ لے تو ناجائز نہیں۔ (اصلاح انقلاب ص ۶۱، ۶۲)

قرآن مجید کو ناجائز اغراض میں بطور عملیات کے استعمال کرنا

اور قرآن مجید کو عملیات کے طور پر استعمال کرنا اگرچہ وہ اغراض ناجائز ہی ہوں مثلاً سورہ یٰسٓ پڑھ کر چور کا نام نکالنا۔ یا ناجائز موقع پر محبت کرنا۔ یا کسی کے میاں بیوی رشتہ دار میں یا مطلق دو شخصوں کے درمیان شرعی اجازت کے بغیر تفریق کرنا یا دست غیب کے ایسے عمل کرنا کہ روپے رکھے مل جایا کریں۔ یا جنات تابع کر کے ان سے کام لینا گو جائز ہی کام ہو اور ناجائز کا تو کیا پوچھنا ..... ؟

پس اگر ایسے ناجائز کاموں کے لیے قرآن کو بطور عملیات کے استعمال کیا جائے تو ناجائز کام کے قصد و اہتمام کا تو گناہ ہے ہی جو سب جانتے ہیں۔ یہاں وہ گناہ اس لیے اور بھی سخت ہو جائے گا کہ اس شخص نے کلام الٰہی کو ناپاک غرض کا آلہ بنایا۔ اس کی تو ایسی مثال ہو گی۔ جیسے نعوذ باللہ کوئی شخص قرآن کو بازاری عورت (یعنی رنڈی) کو خرچ میں دے کر منہ کالا کرے کوئی مسلمان جس میں ذرا بھی دین کی عظمت ہو گی اس کو جائز سمجھ سکتا ہے ؟

اور یہ وسوسہ بالکل جاہلانہ ہے کہ اسماء و کلمات الٰہیہ (قرآن پاک) سے عمل چلانا کیسے گناہ ہو گیا ؟ دیکھئے ! اگر کوئی شخص بڑا مجلد قرآن زور سے کسی کے سر میں اس طرح مار دے کہ وہ مر جائے تو کیا یہ قتل جائز ہو گا۔ اس وجہ سے کہ قرآن معقدس کے واسطے سے ہوا ہے ؟ کیا عدالت اس پر دار و گیر نہ کرے گی ؟ کیونکہ اس نے تو قرآن سے مارا ہے اس لیئے مجرم نہیں ہے۔ بس اسی سے اس کو بھی سمجھ لیجئے [1]

[1] اصلاح انقلاب ص۱۲۲ ج۱ ص۱۲۳

تراویح میں ختم قرآن کے موقع پر دم کرنا

ختم کے روز ایک اور خرابی ہوتی ہے وہ یہ کہ اس روز حافظ جی کا مصلیٰ کیا ہوتا ہے۔ پنساری کی دوکان ہوتی ہے کہ اجوائن کی پڑیاں رکھی ہیں کہیں سیاہ مرچیں۔ کوئی ان صاحبوں سے پوچھے کہ حافظ صاحب نے تمہاری اجوائن ہی کے لیے قرآن پڑھا تھا؟

یاد رکھو! کہ اجوائن وغیرہ پر دم کرانا یہ دنیا کا کام ہے دین کے کام کی غایت (مقصد) دنیا کو بنانا بہت نازیبا ہے اور تعویذ ونقش لکھنا اس کے حکم میں نہیں، کیوں کہ وہ خود دنیا ہی کا کام ہے تو اس کی غایت دنیا ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ وہ تو ایسا ہے جیسے حکیم جی کا نسخہ لکھنا عبادت نہیں ہے اس پر اگر اجرت بھی لے تو کچھ حرج نہیں ہے۔ اور قرأت قرآن (یعنی قرآن پڑھنا خصوصاً تراویح میں) عبادت ہے اس کا ثمرہ آخرت میں ملے گا۔

الغرض اجوائن وغیرہ پر (ختم کے روز) قرآن کو دم کرانا یہ دین کی غایت کو دنیا بنانا ہے اور بہت بے ادبی ہے اور قرآن کو اس کے مرتبہ سے گھٹانا ہے۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ ناجائز ہے لیکن پیٹ بھر کر بے ادبی ہے۔[1]

---

[1] تہذیب۔ حقوق وفرائض ص ۲۱۹

مسجد میں بیٹھ کر عملیات کرنیکا شرعی حکم

عملیات میں ایک بات قابل لحاظ یہ ہے کہ جو عملیات دنیا کے واسطے ہوتے ہیں وہ موجب ثواب نہیں ہوتے ہیں (یعنی ان کے کرنے میں ثواب نہیں ملتا) ان میں ثواب کا اعتقاد رکھنا بدعت ہے۔

اسی طرح ایسے عملیات کو مسجد میں بیٹھ کر نہ پڑھنا چاہیئے۔ اور نہ اس قسم کے تعویذ مسجد میں بیٹھ کر لکھنے چاہیے کیوں کہ اگر تعویذ پر اجرت لی جائے تو یہ تجارت ہے جس کو مسجد سے باہر کرنا چاہیئے۔ فقہاء نے تصریح کی ہے کہ جو مدرس بچوں کو تنخواہ لے کر پڑھاتا ہو اس کو (شدید ضرورت کے بغیر) مسجد میں نہ بیٹھنا چاہیئے۔ کیوں کہ مسجد میں اجرت کا کام کرنا بیع وشراء میں داخل ہے۔

اسی طرح جو شخص اجرت پر کتابت کرتا ہو، یا جو درزی اجرت پر کپڑے سیتا ہو یہ سب لوگ مسجد میں بیٹھ کر یہ کام نہ کریں۔

البتہ معتکف کے لیے حالت اعتکاف میں گنجائش ہے۔[1]

اور اگر مسجد میں بیٹھ کر اپنے لیے کوئی عمل کیا جائے تو یہ تجارت تو نہیں ہے مگر ہے دنیا کا کام، وہ بھی مسجد میں نہ ہونا چاہیئے۔

اس نکتہ پر حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کے ارشاد سے تنبہ ہوا۔ حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں ایک شخص نے آکر ------ عرض کیا کہ میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ مسجد میں پاخانہ کر رہا ہوں۔ حاجی صاحب نے فوراً ارشاد فرمایا کہ تم مسجد میں کوئی عمل دنیا کے واسطے مسجد میں پڑھتے ہوگے اس نے اقرار کیا۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا کے واسطے مسجد میں وظیفے نہ پڑھنا چاہیئے۔ علوی عملیات کے جائز ہونے کے اتنے شرائط ہیں۔ یہ مسائل آپ نے کبھی نہ سنے ہوں گے

---

[1] تعلیم التعلیم، التبلیغ ص۲۷ [2] تعلیم التعلیم ص۲۱، التبلیغ۔

نماز کے بعد کچھ پڑھ کر پانی وغیرہ پر دم کرنا

ایک مریض خانقاہ میں مقیم ہیں ان کی درخواست پر حضرت والا نے خود فرما دیا تھا کہ فجر کی نماز سے پہلے منبر پر پانی دم کرانے کے لیے رکھ دیا جایا کرے چنانچہ وہ برابر ایسا ہی کرتے رہے اور حضرت والا عرصہ دراز تک دم کرتے رہے جب حضرت والا نے آتے جاتے یہ دیکھا کہ انھوں نے یہاں ایک دوکان کرلی ہے تو فجر کی نماز کے بعد نہایت نرمی کے ساتھ ایک صاحب کے واسطہ سے فرمایا کہ میں سمجھتا تھا کہ زیادہ قیام نہ ہوگا اس لیے یہ صورت تجویز کی تھی اب اگر دو چار دن میں جانا ہو تو خیر ورنہ ایک مرتبہ بوتل میں پانی بھر کر پڑھوا لیا جائے اور اس میں پانی ملا ملا کر پیتے رہیں۔ روزمرہ دم کرانے کی ضرورت نہیں۔[۱]

---

[۱] اشرف السوانح ص ۴۳ ج ۱۔

باب ۳

عملیات وتعویذات کرنا افضل ہی یا نہ کرنا افضل ہے

عملیات وتعویذات نہ کرنیکی فضیلت

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کرتے اور بدشگونی نہیں لیتے، اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں[1]

مراد یہ ہے کہ جو جھاڑ پھونک ممنوع ہے وہ نہیں کرتے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ افضل یہی ہے کہ جھاڑ پھونک بالکل نہ کرے۔ اور بدشگونی یہ کہ مثلاً چھینکنے کو یا کسی جانور کے سامنے سے نکل جانے کو منحوس سمجھ کر وسوسہ میں مبتلا

---

[1] بخاری ومسلم۔

اور اسباب ظنی جن پر اکثر نفع مرتب ہو جائے مگر بارہا تخلف بھی ہو جاتا ہو (یعنی اثر نہ ہوتا ہو) جیسے علاج کے بعد صحت ہو جانا۔ یا نوکری اور مزدوری کے بعد رزق ملنا۔ ان اسباب کا ترک کرنا جس کو اہل طریقت کے عرف میں اکثر توکل کہتے ہیں۔ اس کے حکم میں تفصیل ہے وہ یہ کہ ضعیف النفس کے لیے تو جائز نہیں اور قوی النفس کے لیے جائز ہے بلکہ مستحب ہے[1]

ظاہری اسباب اختیار کرنے کی مختلف صورتیں

اور ان کے شرعی احکام

تدبیر کے دو درجے ہیں ایک اس کا نافع ہونا دوسرا جائز ہونا سو نافع ہونے میں تو یہ تفصیل ہے کہ اگر وہ تقدیر کے موافق ہو گی تو نافع ہو گی ورنہ نہیں۔

اور اس کے جائز ہونے میں یہ تفصیل ہے کہ اس کے دو درجے ہیں۔ ایک درجہ تو اعتقاد کا یعنی اسباب (ظاہری تدبیر) کو مستقل بالتاثیر سمجھا جائے سو یہ اعتقاد شرعاً حرام و باطل ہے البتہ غیر مستقل تاثیر کا اعتقاد رکھنا یہ اہل حق کا مسلک ہے۔

دوسرا مرتبہ عمل کا ہے یعنی مقاصد کے لیے اسباب اختیار کئے جائیں سو اس کا حکم یہ ہے کہ اس مقصد کو دیکھنا چاہیے کیسا ہے۔ سو اس میں تین احتمال ہیں یا تو وہ مقصد دینی ہے یا دنیاوی مباح ہے۔ یا معصیت ہے۔ اگر معصیت (گناہ) ہے تو اس کے لیے اسباب کا اختیار کرنا مطلقاً ناجائز ہے ——— اور اگر وہ مقصد دنیاوی مباح ہے تو دیکھنا چاہیے کہ وہ دنیاوی مباح ضروری ہے یا

---

[1] بوادر النوادر ص ۲۶۷

غیر ضروری۔ اگر ضروری ہے تو اس کے اسباب کو دیکھنا چاہیے کہ ان پر اس مقصد کا مرتب ہونا (یعنی مقصد حاصل ہونا) یقینی ہے یا غیر یقینی ہے۔ اگر یقینی ہے تو اس کے اسباب کا اختیار کرنا بھی واجب ہے اور اگر غیر یقینی ہے تو ضعیفوں (کمزوروں) کے لیے اسباب کا اختیار کرنا ضروری ہے اور اقویا، کے لیے گو جائز ہے مگر ترک افضل ہے۔

اور اگر وہ دنیاوی مباح غیر ضروری ہو تو اگر اس کے اسباب کا اختیار کرنا دین کے لیے مضر ہو تو ناجائز ہے ورنہ جائز ہے مگر ترک افضل ہے[1]

کس قسم کے عملیات تعویذ گنڈے ممنوع ہیں

تعویذ گنڈہ وہ برا ہے خو خلاف شرع ہو یا اس پر تکیہ و اعتماد (یعنی پورا بھروسہ) ہو جائے۔ اور اگر منجملہ تدبیر عادی کے سمجھا جائے اور شرع کے موافق ہو تو کچھ حرج نہیں۔ البتہ جو عملیات خاص قیدوں کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں اور عامل ان کی دلیل سے زائد موثر سمجھ کر گویا اثر کو اپنے قبضہ میں سمجھتا ہے۔ ایسے عملیات طالب حق کی وضع کے خلاف ہیں[2]

تعویذات عملیات کے پیچھے نہ پڑنیکی ترغیب
اور چند بزرگوں کی حکایتیں

آج کل لوگوں کو عملیات کے بارے میں اس قدر غلو ہو گیا ہے کہ عزائم و عملیات کا مجموعہ بنے ہوئے ہیں۔ ان چیزوں میں پڑ کر مقصود سے بہت دور جا پڑے اس لیے کہ اصل مقصود اصلاح نفس ہے مگر اس کی بالکل پرواہ نہیں۔ محمد غوث گوالیاری

---

[1] نوادر ص ۲۶۵ ؛ [2] تربیت السالک ص ۱۲۱/۲

نے موکل تابع کر رکھے تھے ایک بار ان کو حکم دیا کہ شاہ عبدالقدوس صاحب گنگوہیؒ کو جس حالت میں ہوں لے آؤ، ہم زیارت کریں گے۔ شاہ عبدالقدوس صاحب تہجد سے فارغ ہو کر مراقب ہو کر بیٹھے تھے۔ جب افاقہ ہوا دیکھا کہ موکل سامنے کھڑے ہیں۔ دریافت کیا کہ تم کون ہو۔ عرض کیا ہم موکل ہیں اور محمد غوث صاحب گوالیاری کے بھیجے ہوئے ہیں۔ وہ زیارت کے مشتاق ہیں اگر اجازت ہو تو ہم حضرت کو بہت آرام سے وہاں پر لے چلیں۔ فرمایا انہیں کو یہاں لے آؤ۔ وہ موکل لوٹ گئے اور محمد غوث صاحب کو پکڑ کر لے آئے ان کو تعجب ہوا کہ قاعدہ سے تابع تو میرے اور اطاعت کی شیخ کی ؟ حضرت شاہ عبدالقدوس صاحب رح نے ان کو نصیحت کی کہ۔ ــــــ "کس خرافات میں مبتلا ہو"..... انہوں نے توبہ کی اور حضرت شیخؒ سے باطنی تعلق پیدا کیا۔ بس یہ حقیقت ہے ان عملیات کی۔

ایک مرتبہ میں نے طالب علمی کے زمانہ میں حضرت مولانا محمد یعقوب سے عرض کیا کہ حضرت کوئی ایسا بھی عمل ہے جس سے موکل تابع ہو جائیں ؟ فرمایا ہے تو مگر یہ بتلاؤ کہ تم بندہ بننے کے لیے پیدا ہوئے یا خدائی کرنے کے لیے ؟ بس مولانا کا اتنا کہنا تھا کہ مجھ کو بجائے شوق کے ان عملیات سے نفرت ہو گئی۔

حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مراد آبادی کے ایک مرید کا یہ خیال تھا کہ حضرت عمل پڑھتے ہوں گے جس کی وجہ سے اس قدر معتقدین کا ہجوم ہے آپ کو اس خطرہ پر اطلاع ہو گئی۔ آپ نے فرمایا، ارے معلوم بھی ہے کہ ان عملیات سے باطنی نسبت سلب ہو جاتی ہے۔

قربان جائیے حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ ان سب فضولیات سے بچا کر ہم کو ضروری چیزوں کی طرف لائے۔ میں نے ان چیزوں کے عالموں کو [یعنی عاملین] کو دیکھا ہے کہ ان میں کوئی باطنی کمال نہیں ہوتا، بلکہ اور ظلمت بڑھتی ہے۔ الحمدللہ مجھے مولانا کے

ارشاد کے بعد عملیات سے کبھی مناسبت نہیں ہوئی [1]

باقاعدہ عملیات میں مشغول ہونے سے باطنی نسبت ختم ہوجاتی ہے

مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی نے فرمایا کہ ارے معلوم بھی ہے کہ عملیات میں مشغول ہونے سے باطنی نسبت سلب ہوجاتی ہے۔

اس پر حضرت والا نے فرمایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ عملیات اصل میں ایک قسم کے تصرفات ہیں جو دعوے کو متضمن ہیں اور ایسا تصرف عبدیت کے منافی ہے [2]۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت جیسے عملیات کرنے سے نسبت سلب ہوجاتی ہے اگر کوئی شخص بطور علاج کے دوسرے سے عمل کرائے [تو کیا اس سے بھی نسبت سلب ہوجاتی ہے؟] فرمایا کہ عمل کرنے میں گفتگو تھی کرانے میں نہیں۔ عمل کرانا بطور علاج کے ضرورت کی وجہ سے ہوتا ہے جب کہ واقعی بھی ضرورت ہو [اس لیے اس میں کوئی نقصان نہیں] [3]۔

عملیات وتعویذات کرنے کے بعد بھی ہوتا وہی ہے جو قسمت میں ہوتا ہے

فرمایا کہ عملیات تعویذات وغیرہ کچھ نہیں۔ قسمت و توکل اصل چیز ہے کوئی لاکھ تدبیر کرے مگر جب قسمت میں نہیں ہوتا تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔

جاجمؤ [کانپور] میں تین لوگوں نے بیٹھ کر ایک عمل شروع کیا جس کا یہ اثر

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص۳۴۰ قسط۵ [2] الافاضات الیومیہ ص۳۴۲ ج۲ [3] ص۳۱۵ ج۸

سمجھ میں آئے لکھ دیا کرو۔ حضرت رح کا معمول اسی کے مطابق رہا[1]

اہل اللہ کے تعویذ

فرمایا کہ عملیات اور تعویذات کے جاننے والے بہت سی قیود و شرائط کے ساتھ تعویذات لکھتے ہیں۔ وہ تو ایک مستقل فن ہے۔ مگر حضرات اکابر اولیاء اللہ کے نزدیک اصل چیز توجہ الی اللہ اور دعا ہوتی ہے۔ اس کو جس عنوان سے چاہیں لکھ بھی دیتے ہیں اور لوگوں کو فائدہ بھی ہوتا ہے۔

میں نے حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ سے سنا ہے کہ حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی رح سے لوگ مختلف امراض اور ضرورتوں کے لیے تعویذ مانگا کرتے تھے اور وہ ہر ضرورت کے لیے یہ الفاظ لکھ دے دیتے تھے اور اللہ کے فضل و کرم سے فائدہ ہوتا تھا وہ الفاظ یہ ہیں،

"خداوندا اگر منظور داری حاجتش را برآری"

اسی طرح حضرت گنگوہی رح سے کسی نے کسی خاص کام کے لیے تعویذ مانگا حضرت رح نے فرمایا مجھے اس کا تعویذ نہیں آتا۔ اس شخص نے اصرار کیا کہ کچھ لکھ دیجئے حضرت نے یہ کلمات لکھ دیئے،

"یا اللہ میں جانتا نہیں۔ یہ مانتا نہیں۔ آپ کے قبضہ میں سب کچھ ہے اس کی مراد پوری فرما دیجئے"۔

اللہ تعالیٰ نے اس کی مراد پوری فرما دی[2]

فرمایا میں جو تعویذ دیتا ہوں اس کی حقیقت یہ ہے کہ وقت پر اسی حالت کے

---

[1] مجالس حکیم الامت ص۹۵، [2] ایضاً ص۴۷ الکلام الحسن۔

مناسب جو آیت یا حدیث یاد آجاتی ہے وہ لکھ دیتا ہوں۔ باقی مجھے تعویذ گنڈوں سے قطعاً مناسبت نہیں۔ مگر حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمادیا تھا کہ اگر کوئی آیا کرے تو اللہ کا نام لکھ کر دے دیا کرو۔ اور میری ناواقفی کی بنا پر یہ بھی فرمایا کہ جو سمجھ میں آجائے لکھ دیا کرو اس لیے میں لکھ دیتا ہوں اور بڑا تعویذ تو بزرگوں کی دعا ہوتی ہے[1]

ایک بزرگ کے تعویذ کا اثر

فرمایا ایک دیہاتی شخص کا مقدمہ کسی ڈپٹی کے یہاں تھا انہوں نے حاجی محمد عابد صاحب سے تعویذ مانگا اور تعویذ کو عدالت میں لے جانا بھول گیا۔ جب حاکم (جج) نے اس سے کچھ پوچھا تو ان کے سوال کا جواب نہ دیا اور یہ کہا ابھی ٹھہر جاؤ تعویذ (تعویذ) لے آؤں پھر بتاؤں گا۔ وہ ڈپٹی (جج) مسلمان تھے۔ مگر نیچری خیال کے تھے' اور کہا کہ اچھا لے آ' دیکھوں تو تعویذ کیا کرے گا' اور دل میں ٹھان لیا کہ اس کا مقدمہ حتی الامکان بگاڑ دوں گا۔ آخر کار وہ گنوار تعویذ لے کر آگیا اور پگڑی کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ اس میں رکھا ہے۔ اب پوچھو۔ چنانچہ ڈپٹی صاحب (جج) نے خوب جرح و قدح کی۔ اور اس کا مقدمہ بالکل بگاڑ دیا' اور اس کے خلاف فیصلہ لکھا۔ مگر جب سنانے لگے تو فیصلہ کو بالکل الٹا پایا اور بہت حیران ہوئے کہ میں نے تو اس کے خلاف کرنے کی کوشش کی تھی اور یہ اس کے موافق ہے۔

پھر حضرت والا نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی عقل پر پردہ ڈال دیا کہ وہ سمجھ کچھ رہے تھے اور کر کچھ اور رہے تھے (ذہن میں کچھ تھا اور لکھا کچھ اور) پھر انہوں نے حاجی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے عقائد باطلہ سے توبہ کی[2]

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص۳۳۰ قسط ۵، [2] حسن العزیز ص۳۳۔

اللہ کی قدرت کے آگے تعویذ وغیرہ سب بیکار ہیں

صاحبو! جس وقت کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو تعویذ وغیرہ سب بے کار ہوجاتے ہیں، یہ چیزیں حق تعالےٰ کے حکم کے سامنے کیا حقیقت رکھتی ہیں کیا انتہا ہے حق تعالےٰ کی قدرت کا، فرماتے ہیں:

قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا۔

ترجمہ:۔ آپ پوچھیے یہ بتلاؤ کہ اگر اللہ تعالےٰ حضرت مسیح بن مریم اور ان کی والدہ حضرت مریم کو اور بلکہ جتنے زمین میں آباد ہیں ان سب کو ہلاک کرنا چاہیں تو کیا کوئی شخص ایسا ہے جو خدا تعالےٰ سے ان کو ذرا بھی بچا سکے؟ یعنی اس کو تم بھی مانتے ہو کہ ایسا کوئی نہیں[1]

اے عیسائیو! بتلاؤ کہ کس کو قدرت ہے کہ وہ خدا کے مقابلہ میں آسکے اگر وہ ان سب کو ہلاک کردیں۔

تو دیکھئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کس طرح قدرت کے تحت فرمایا ہے جب ایسا ہے تو فقیر درویش بزرگ جن کے تعویذوں پر ناز ہے وہ کیا چیز ہیں۔ اس لئے کسی کے تعویذ پر ناز کرنا، بھروسہ کرنا بیجا ہے۔ البتہ صحیح تدبیر یہ ہے کہ خدا کو راضی رکھو، اور شرعی احکام پر عمل کرو۔ خصوصاً نمازیں بہت جلد شروع کردو[2]

---

[1] بیان القرآن۔

[2] اتعاظ بالغیر ملحقہ آداب انسانیت ص۱۶۹۔

اللہ والوں کے مقابلہ میں عمل کی قوت کچھ بھی نہیں

اللہ والوں کے مقابلہ میں عمل کی قوت کچھ بھی نہیں۔ ایک عامل صاحب گوالیر میں حضرت عبدالقدوس گنگوہی رح کے زمانہ میں تھے۔ ان عامل کے جنات تابع تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے حکم دیا کہ شیخ کو یہاں اٹھا لاؤ۔ جن وہاں سے آئے۔ اس وقت شیخ مسجد میں مراقب تھے جن علیحدہ کھڑے ہو گئے اور یہ تو کہا نہیں کہ ہم آپ کو اٹھالے چلیں یوں عرض کیا کہ فلاں عامل نے ہمیں بھیجا ہے ان کو آپ کی زیارت کا شوق ہے۔ اگر آپ تشریف لے چلیں تو ہم بہت آسانی سے پہنچا دیں۔ شیخ نے ان سے کہا کہ اسی کو یہاں پکڑ لاؤ۔ وہ آکر ان (عامل صاحب) کو اٹھانے لگے۔ انہوں نے کہا کیا تم میرے اطاعت گزار نہیں ہو؟ جنات نے جواب دیا کہ شیخ کے مقابلہ میں آپ کوئی چیز نہیں اگر شیخ آپ کو قتل کرنے کو کہیں تو ہم قتل بھی کر دیں گے۔ چنانچہ ان کو پکڑ کر شیخ کی خدمت میں لے آئے۔ شیخ نے ان پر ملامت کی انہوں نے توبہ کی اور شیخ کے ہاتھ پر بیعت بھی کی۔ بس اللہ والوں کے مقابلہ میں عمل کی یہ قوت ہے کچھ بھی نہیں [1]

حاجی امداد اللہ صاحب اور ایک جن کا واقعہ

حاجی امداد اللہ صاحب کی ایک حکایت حضرت مولانا گنگوہی رح سے سنی ہے کہ سہارنپور میں ایک مکان تھا اس میں جن کا سخت اثر تھا جس کی وجہ سے لوگوں نے وہ مکان چھوڑ دیا تھا۔ اتفاق سے حضرت حاجی صاحب رح کلیر سے واپس ہوتے ہوئے سہارنپور تشریف لائے تو مالک مکان نے حضرت کو اسی مکان میں ٹھہرا دیا

---

[1] حسن العزیز ص ۱۶۴ ج ۲۔

کہ شاید حضرت کی برکت سے جن دفع ہو جائیں گے۔ رات کو تہجد کے واسطے جب حضرت اٹھے اور معمولات سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ ایک شخص سامنے آکر بیٹھ گیا۔ حضرت کو حیرت ہوئی کہ باہر کا آدمی اندر کیسے آگیا حالانکہ کنڈی لگی ہوئی ہے پھر یہ کیسے آیا۔ اور اندر کوئی تھا نہیں۔

حضرت نے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا حضرت میں وہ شخص ہوں جس کی وجہ سے یہ مکان چھوڑ دیا گیا ہے یعنی جن ہوں۔ میں ایک لمبی مدت سے حضرت کی زیارت کا مشتاق تھا اللہ تعالیٰ نے آج میری تمنا پوری کی۔ حضرت نے فرمایا ہمارے ساتھ محبت کا دعویٰ کرتے ہو اور پھر مخلوق کو ستاتے ہو۔ توبہ کرلو۔ حضرت نے اس کو توبہ کرائی۔ پھر فرمایا کہ دیکھو سامنے حضرت حافظ ضامن صاحب تشریف رکھتے ہیں ان سے بھی ملاقات کرلو۔ اس نے کہا نہیں حضرت ان سے ملنے کی ہمت نہیں ہوتی وہ بڑے صاحبِ جلال ہیں، ان سے ڈر لگتا ہے۔

صاحبو! اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری وہ چیز ہے کہ جنات و انسان سب مطیع ہو جاتے ہیں۔[1]

ایک آسیب زدہ لڑکی اور حضرت تھانویؒ کا قصہ

قاضی انعام الحق صاحب کی لڑکی پر ایک جن تھا اور اس کا بہت علاج ہو چکا تھا لیکن افاقہ نہ ہوا تھا۔ آخر میں حضرت والا [یعنی حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ] سے رجوع کیا تو حضرت نے عذر کیا کہ میں عامل نہیں ہوں جب عامل لوگ علاج کر چکے اور کچھ نہ ہوا تو میرے تعویذ وغیرہ سے کیا ہوگا۔ گھر میں پیرانی صاحبہ [یعنی حضرت تھانوی رحمۃ

---

[1] ذکر الموت، دعوات عبدیت ص۱۵۲ ج۱۵۔

اللہ علیہ کی اہلیہ محترمہ نے عرض کیا کہ اثر ہو یا نہ ہو آپ اس کو ایک پرچہ پر تو لکھیں ممکن ہے کہ اس کو نیک ہدایت ہو اور ایذا مسلم سے باز رہے۔ چنانچہ حضرت رحمۃ نے پرچہ لکھا کہ:

"تم اگر مسلمان ہو تو ہم تم کو یاد دلاتے ہیں کہ شریعت کا حکم ہے کہ کسی مسلمان کو تکلیف نہ دو۔ حق تعالیٰ کے حکم سے تم اس فعل سے باز آؤ۔ اور اگر تم مسلمان نہیں ہو تو ہم تم کو فہمائش کرتے ہیں (یعنی سمجھاتے ہیں) کہ اس لڑکی کو تکلیف نہ دو ورنہ ہم میں ایسے لوگ بھی ہیں جو تم کو جبراً روکیں گے۔ اور ہلاک کر دیں گے"۔

یہ پرچہ لے کر آدمی وہاں پہنچا اور اس پرچہ کو سنایا گیا۔ جن نے کہا کہ یہ ایسے شخص کا پرچہ نہیں ہے جس کا کہنا نہ مانا جائے۔ قرائن سے معلوم ہوا کہ وہ جن حضرت والا کے مکان کے پاس مولوی ممتاز صاحب کے مکان پر رہتا ہے۔ اس وقت لڑکی اچھی ہو گئی۔ چند روز کے بعد جن پھر آگیا گھر والوں نے پھر حضرت والا کے پاس آدمی بھیجا۔ جیسے ہی آدمی چلا جن نے کہا کہ میں جاتا ہوں آدمی کو مت بھیجو۔ اس کے بعد یہی معمول ہو گیا کہ جب جن کا اثر پایا گیا اور گھر والوں نے کہہ دیا کہ ہم آدمی بھیجتے ہیں بس جن چلتا بنا۔ مگر اخیر میں مکمل فائدہ حاجی محمد عابد صاحب کے تعویذ سے ہو گیا [1]

پرچہ پہنچنے پر معلوم ہوا کہ اس پرچہ کے مضمون کو پڑھ کر اس جن نے یہ کہا کہ اب ہم جانتے ہیں اس لیے کہ یہ ایسے شخص کا پرچہ نہیں ہے کہ جس کا خیال نہ کیا جائے خاموشی سے سلام کر کے رخصت ہوا۔ ان میں بھی ہر قسم کے

---

[1] معمولات اشرفی ص۲۰۔

طبیعت کے ہوتے ہیں شریف بھی اور شریر بھی۔ یہ بیچارے کوئی شریف ہوں گے[1]

ایک اور حکایت

میرے یہاں کے (وطالب علم ایک بدعتی شخص (جو عامل بھی تھا اس) سے مناظرہ کرنے لگے مگر خدا جانے کیا ہوا اس سے بیعت ہو گئے۔ مجھے خبر ہوئی تو میں نے وہ بیعت ان سے علی الاعلان فسخ کرائی۔ اس کو خبر ہوئی تو اس نے کہا کہ میں چلہ کھینچتا ہوں دیکھنا چالیس دن میں کیا ہوتا ہے۔ میں نے کہلا بھیجا کہ اسی دن میں بھی کچھ نہ ہوگا۔ بعد میں اس نے کچھ کیا ہوگا۔ مگر پھر ہوا یہ کہ وہ شخص ایسا نرم ہوا کہ کبھی کبھی خط بھی بھیجا۔ اس سے میں نے سمجھا کہ غالباً اس نے کچھ کیا ہوگا جب کچھ نہ ہوا تب وہ ڈھیلا ہوا[2]

بزرگ اور تعویذ

آج کل سب سے بڑا بزرگ وہ سمجھا جاتا ہے جو خوابوں کی تعبیر دیتا ہو یا جیسا کوئی تعویذ مانگے ویسا وہ تعویذ دے دیتا ہو۔ اور اگر کوئی کہہ دے کہ بھائی ہم تو تعویذ گنڈے جانتے نہیں تو یا تو اسے کہیں گے کہ یہ جھوٹا ہے۔ بھلا کوئی بزرگ بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ جو تعویذ نہ جانتا ہو؟ اور اگر اسے سچا سمجھیں گے تو کہیں گے کہ ارے یہ بزرگ وزرگ کچھ نہیں اگر بزرگ ہوتے تو تعویذ لکھنا نہ جانتے؟ پھر اگر تعویذ دیا اور (اس سے فائدہ نہ ہوا) مثلاً بیمار اچھا نہ ہوا تو تعویذ دینے والے کی بزرگی ہی میں شک ہونے لگتا ہے کہ اگر یہ بزرگ ہوتے تو کیا تعویذ میں اثر نہ ہوتا۔ حالانکہ اچھا

---

[1] ملفوظات ج ۳ ص ۲۳۔ [2] حسن العزیز ص ۲۳۔

ہوجانا [اور تعویذ سے فائدہ ہوجانا] کچھ بزرگی کی وجہ سے تھوڑی ہوتا ہے بلکہ جس کی قوت خیالیہ قوی ہوتی ہے اس کے تعویذ میں زیادہ اثر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص بہت زیادہ قوت خیالیہ رکھتا ہو تو اس کے محض سوچنے ہی سے جاڑا بخار اتر جاتا ہے چاہے وہ کافر ہی ہو بزرگی کا اس میں کچھ دخل نہیں۔ لیکن آج کل لوگ تصرفات کو بڑی بزرگی سمجھتے ہیں کہ ایک نگاہ دیکھا تو دھڑسے نیچے گر گیا۔

[بزرگی تو نام ہے اتباع شریعت، اتباع سنت کا خواہ کوئی تصرف وکرامت ظاہر نہ ہو۔[1]]

یہ ساری خرابی بزرگوں کے اخلاق کی ہے کہ چاہے سمجھ میں آئے یا نہ آئے کچھ نہ کچھ خواب کی تعبیر ضرور دے دیتے ہیں، اور کوئی نہ کوئی تعویذ ضرور لکھ دیتے ہیں تاکہ درخواست کرنے والا ہماری بزرگی کا معتقد رہے۔ یہ بات خیر الحمدللہ اہل حق میں نہیں ہے۔ لیکن یہ خیال کرکے کہ اس کا دل نہ ٹوٹے لاؤ کچھ کر دیں [یعنی کچھ نہ کچھ تعویذ دے ہی دیں] اس میں اہل حق بھی محتاط نہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ اور صاف جواب اس لیے نہیں دیتے کہ اس کا دل ٹوٹے گا۔ سو اب چونکہ ہر تعویذ کی درخواست پر اور کچھ تو جواب ملتا نہیں [بلکہ تعویذ ہی ملتا ہے] اس لیے ان چیزوں کو بھی لوگ بزرگی میں داخل سمجھنے لگے۔ یہ اخلاق کی خرابی ہوئی۔

میں کہتا ہوں کہ اگر دل شکنی کو بھی دل گوارہ نہ کرے اور صاف جواب نہ دے سکیں تو کم از کم ایک بات تو ضروری ہے وہ یہ کہ یوں کہہ دیا کریں کہ اس کا تعلق دین سے تو کچھ نہیں ہے لیکن خیر تمہاری خاطر سے تعویذ دیے دیتا ہوں باقی اثر ہونے کا میں ذمہ دار نہیں اور اگر اثر ہو بھی تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس میں میرا کچھ دخل

---

[1] آثار الربیع، لمعۃ التبلیغ ص۹۵۔

نہ ہوگا۔ اگر اتنا بھی کریں تو غنیمت ہے۔ مگر بزرگوں کے یہ اخلاق کہ کسی کا جی برا نہ ہو اگر جی برا ہونے میں اتنی وسعت [اور اس کا اتنا لحاظ] ہے تو پھر حق واضح ہو چکا۔ اس میں جی برا ہونے کی کیا بات۔ ہے۔ نرمی سے کہہ دو۔ سمجھا کر کہہ دو۔[1]

فرمایا مجھ سے جو تعویذ مانگتا ہے لکھ تو دیتا ہوں لیکن یہ بھی کہہ دیتا ہوں کہ مجھے آتا نہیں کہ اگر کہیں اثر نہ ہو تو خواہ مخواہ اللہ کے نام کو بے اثر نہ سمجھے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا نام ان باتوں کے لیے تھوڑی ہے وہ تو دل کے امراض کے لیے ہے۔[2]

بزرگی اور تعویذ

فرمایا تعویذ سے [مرض] اچھا ہو جانا یہ کچھ تعویذ دینے والے کی بزرگی کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ جس کی قوت خیالیہ قوی ہوتی ہے اس کے تعویذ میں اثر زیادہ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص بہت زیادہ قوت خیالیہ رکھتا ہو تو اس کے محض سوچنے ہی سے جاڑا، بخار اتر جاتا ہے۔ چاہے وہ کافر ہی کیوں نہ ہو یہ قوت اس میں بھی موجود ہے۔ اور یہ مشق سے اور بڑھ جاتی ہے۔ خصوصاً بعض طبیعتوں کو اس سے خاص مناسبت ہوتی ہے۔[3]

اکثر لوگ تعویذ گنڈے کرنے والوں کے معتقد ہو جاتے ہیں خصوصاً جس کے تعویذ گنڈے سے نفع ہو جائے حالانکہ بزرگی سے اس کا کوئی تعلق نہیں یہ تو ایسا ہی ہے۔ جیسے کسی طبیب کے نسخہ سے مریض کو شفا ہو جائے اور اس کو بزرگ خیال کرنے لگیں۔ مگر لوگ تعویذ دینے والے کے معتقد ہوتے ہیں۔ کسی طبیب ڈاکٹر کو [اس کے علاج سے فائدہ ہو جانے سے] نہ معتقد ہوتے ہیں نہ بزرگ سمجھتے ہیں

---

[1] آثار المربع۔ التبلیغ ص۹۹، [2] حسن العزیز ص۴۸۴، [3] ملفوظات اشرفیہ ص۲۷۳

نہ معلوم اس میں اور اس میں کیا فرق کرتے ہیں۔ میرے نزدیک تو کوئی فرق نہیں ہے۔ دونوں دنیوی فن ہیں فرق کی وجہ صرف یہ سمجھ میں آتی ہے کہ ڈاکٹر کے علاج کو دنیوی امر سمجھتے ہیں اور عامل کے علاج کو دینی امر سمجھتے ہیں یہ جہالت اور حقیقت سے بے خبری ہے۔[1]

علماء و مشائخ سے تعویذ کی درخواست

آج کل لوگ علماء و مشائخ کے پاس اولاً تو آتے نہیں اور اگر آتے بھی ہیں تو یہی فرمائش ہوتی ہے کہ تعویذ دے دو۔

صاحبو! علماء و مشائخ سے تعویذ کی درخواست کرنا ایسا ہی ہے جیسے سنار سے یہ کہنا کہ گھاس کھودنے کا کھرپہ بنا دو۔ سنار کا کام تو یہ ہے کہ وہ عمدہ نازک زیور بنائے۔ اسی طرح علماء کا کام مسئلے بتانا ہے۔

افسوس! گوشہ نشینوں سے دنیا کے کام کراتے ہو؟ کیا انہوں نے تمہارے دنیا کے کام کرنے کے لیے دنیا کو چھوڑا ہے؟ ہاں دنیا کے کاموں کے لیے دعاء کرانا جائز ہے۔ شکایت تو تعویذ کی ہے۔ ہاں اگر دس باتیں دین کی پوچھیں اور اس میں ایک دنیا کی بھی پوچھ لی تو کچھ حرج نہیں۔

اب غضب تو یہ کرتے ہیں کہ دو مہینے میں تو تشریف لائے اور کہا کیا کہ ایک تعویذ دے دو۔ فلاں کو بخار آرہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یوں سمجھتے ہیں کہ یہ بزرگ مجاہدے کرتے ہیں اس سے قوت متخیلہ بڑھ جاتی ہے بس جیسے تعویذ دے دیں گے وہ جھٹ پٹ اچھا ہو جائے گا۔

دنیا کے اندر اتنا انہماک نہ ہو کہ اہل دین سے بھی دنیا کا سوال کرو۔ اس

---

[1] ملفوظات حکیم الامت جلد ۲ قسط ۱۔

وقت عام طور پر دینداروں اور علماء سے بھی لوگ دین کی بات نہیں پوچھتے[1]

عملیات وتعویذات کے سلسلہ میں حضرت تھانوی کا معمول

۱۔ حضرت والا تعویذ گنڈوں کے مشغلہ کو پسند نہیں کرتے۔ ہاں کبھی کبھی کوئی نقش یا تعویذ لکھ بھی دیتے ہیں۔ اور پانی بھی دم کر دیتے ہیں۔

۲۔ درد کے لیے تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا لیشفی سقیمنا مٹی پر مسنون طریقہ کے مطابق پڑھ دیتے ہیں۔ چیچک کے لیے سورہ رحمٰن کا گنڈہ بھی بنا دیتے ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ حضرت والا کے تعویذ یا دم کر دینے سے فوراً کامیابی ہوتی ہے

۳۔ اگر کبھی تعویذ مانگنے والوں کا ہجوم ہونے لگتا تو بالکل موقوف کر دیتے ہیں۔ غرض عامل بننا نہیں چاہتے۔ نہ اس کو پسند کرتے ہیں۔ بعض دفعہ فرمایا کہ عاملوں کی حالت اچھی نہیں پائی۔

۴۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عملیات کی تحصیل کسی سے باقاعدہ نہیں کی دو چار عمل کی تو کسی سے اجازت وروایت ہے باقی سب بالبدیہہ [وقت پر] تصنیف کر دیتا ہوں جو سمجھ میں آیا لکھ دیتا ہوں چنانچہ ہر شخص کے لیے تعویذ علیحدہ ہوتے ہیں۔

۵۔ حضرت والا ہم طالب علموں کو مدرسہ جامع العلوم میں چند عمل اور تعویذ بھی تعلیم فرماتے تھے تاکہ بوقت ضرورت کام آئیں۔

۶۔ حضرت والا کے پاس ایک تعویذ طحال کا ہے اس میں اتوار اور بدھ کے

---

[1] تبصیر الحق وحسن التبلیغ ص ۳۶۶

دن کی قید تھی۔ فرمایا یہ قید ایک زائد شے معلوم ہوتی ہے۔ شاید کسی نجومی کی گھڑت ہے۔ اور دن کی قید کے بغیر استعمال کیا اور اس کا نفع بدستور رہا[1]

فرمایا تعویذ گنڈہ ایک مستقل فن ہے۔ میں اس فن سے واقف نہیں۔ مجھے ان تعویذ گنڈوں سے بڑی وحشت ہوتی ہے۔ مگر حضرت حاجی صاحب رح کے ارشاد کی وجہ سے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ جو کوئی تعویذ کی حاجت لے کر آیا کرے جو بھی تمہارے جی میں آئے اللہ کا نام لے کر دے دیا کرنا۔ اسی لیے کچھ لکھ کر دے دیتا ہوں ورنہ طبعی طور پر مجھے ان چیزوں سے مناسبت نہیں[2]

فرمایا مجھے چار ورق لکھنا آسان ہے لیکن چار سطر کا تعویذ گھسیٹنا سخت دشوار گذرتا ہے۔ اور بات یہ ہے کہ تعویذ کے موثر ہونے کی بابت لوگوں کے اعتقاد میں بہت غلو ہوگیا ہے۔ جو مذاق توحید کے بالکل خلاف ہے۔ اس لیے مجھ کو تعویذ لکھنے میں بڑا مجاہدہ کرنا پڑتا ہے گو مجبوراً آدمی کی تسلی کے لیے لکھ دیتا ہوں[3]

تعویذ سے میں بہت گھبراتا ہوں ویسے کوئی آجاتا ہے تو لکھ دیتا ہوں مگر اس میں غلو بہت ہوگیا ہے۔ لوگوں کے عقائد اس حد تک خراب ہوگئے ہیں کہ اثر نہ ہونے پر سمجھتے ہیں کہ اللہ کے کلام میں بھی تاثیر نہیں اور اگر ان باتوں پر روک ٹوک کی جائے تو بدنام کرتے ہیں۔ مگر کریں مدعا حق کو کیسے مخفی رکھا جاتا ہے[4]

---

[1] ہمولات اشرفی ص ۲۸، ۲۷ مرتبہ حکیم مصطفیٰ و خلیفہ حضرت تھانوی رح [2] ملفوظات حکیم الامت ص ۳۸۰ ج ۵

[3] حسن العزیز ص ۳۱۲ [4] الافاضات الیومیہ ص ۳۹۱ ج ۱

اعمالِ قرآنی لکھنے کی وجہ

فرمایا کہ میں نے اعمالِ قرآنی کو اس وجہ سے لکھ دیا ہے (جو حقیقت میں ایک عربی کتاب کا ترجمہ ہے) تاکہ لوگ کافروں جوگیوں وغیرہ کے پھندے میں نہ پھنسیں۔ اور حدیث و قرآن ہی میں مصروف رہیں ورنہ مجھے تعویذ گنڈوں سے زیادہ دلچسپی نہیں اور نہ میں اس فن کا آدمی ہوں[1] چار ورق کا خط لکھنا مجھ کو آسان ہے مگر تعویذ کی دو لکیریں کھینچ دینا مشکل ہے۔ اور میں تعویذوں کو حرام نہیں کہتا لیکن ہر جائز سے رغبت ہونا بھی ضروری نہیں (وعظ الصبر الجمیل فضائل صبر و شکر ص۴۵)۔

[1] ملفوظات اشرفیہ ص۴۵

باب ۵

تعویذ گنڈوں میں اجازت کی ضرورت

تعویذ گنڈوں کے بارے میں لوگوں کے خصوصاً عوام کے عقائد بہت خراب ہو گئے ہیں۔ چنانچہ عام طور پر ایک غلط خیال یہ پھیل رہا ہے کہ (کسی عمل تعویذ وغیرہ سے) نفع کی شرط اجازت کو سمجھتے ہیں۔ خود بعض لوگ مجھ کو لکھتے ہیں کہ اعمالِ قرآنی آپ کی کتاب ہے آپ اس کی اجازت دے دیں۔ میں لکھ دیتا ہوں کہ مجھے خود کسی عامل کی اجازت نہیں۔ ایسے شخص کا اجازت دینا کیسے کافی ہو سکتا ہے؟ اس کا کوئی جواب ہی نہیں آتا (ملفوظات حکیم الامت ص۱۲۲ ج۴)

حاجی امداد اللہ صاحب رح کا فرمان

(حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رح فرماتے ہیں کہ) احقر کو حضرت مرشدی سیدی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اگر کوئی حاجت مند تعویذ وغیرہ لینے آئے تو انکار مت کیا کرو۔ جو خیال میں آیا کرے لکھ دیا کرو۔ چنانچہ احقر کا معمول ہے کہ اس کی حاجت کے مطابق کوئی آیت قرآنی یا کوئی اسم الٰہی سوچ کر لکھ دیتا ہوں اور بفضلہ تعالیٰ اس میں برکت ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک بی بی کی مانگ بار بار کوشش کے باوجود سیدھی نہ نکلتی تھی احقر نے کہا کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ پڑھ کر مانگ نکالو چنانچہ اس کا پڑھنا تھا کہ بے تکلف مانگ سیدھی نکل آئی۔

احقر نے یہ حکایت اس لیے عرض کی ہے کہ اگر کوئی طالب صادق بھی اس معمول کو اختیار کرے تو نفع اور برکت کی امید ہے۔

اعمالِ قرآنی ص۲

اشرف علی

عملیات میں اجازت دینے کی حقیقت اور اسکا فائدہ

سوال کیا گیا کہ عملیات تعویذات میں اجازت کی کیا ضرورت ہے ؟

فرمایا عملیات دو قسم کے ہیں۔ ایک تو وہ جن کا اثر دنیاوی ضرورتوں کا پورا ہونا ہے اس میں اجازت کا مقصد تقویت خیال [یعنی خیال کو مضبوط کرنا ہے کیوں کہ رواج اور عادت کی وجہ سے پڑھنے والے کو یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ اجازت کے بعد خوب اثر ہوگا۔ اور اثر ہونے کا دار مدار قوت خیال پر ہے اور اجازت وغیرہ قوت خیال کا ذریعہ ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اجازت دینے والے کی توجہ بھی اس کی طرف ہو جاتی ہے۔ اس سے اس کے خیال کے ساتھ ایک دوسرا خیال مل جاتا ہے جس سے عمل پڑھنے والے کے خیال کو تقویت پہنچتی ہے۔

دوسرے وہ اعمال جن کا ثمرہ اخروی ہوتا ہے [یعنی آخرت میں ثواب ہوگا] سو ایسے اعمال میں اجازت کی کوئی ضرورت نہیں، ثواب اور اللہ کا قرب ہر حالت میں یکساں ہوگا۔ اور اگر اس کو اجازت حدیث وغیرہ پر قیاس کیا جائے تو صحیح نہیں کیوں کہ وہاں اجازت سے سند کی روایت مقصود ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر شخص روایت کا اہل نہیں ہوتا۔ اسی طرح میرا خیال ہے کہ ہر شخص وعظ کا بھی اہل نہیں جس کی حالت پر اطمینان ہو جائے کہ وہ گڑبڑ نہ کرے گا اس کو اجازت دینا چاہیے۔

الغرض اخروی اعمال میں اجازت کے کوئی معنی نہیں بلا اجازت بھی [ان اعمال کے کرنے سے] ثواب میں کمی نہ ہوگی البتہ ماثور [یعنی مسنون] دعاؤں میں الفاظ و اعراب کی تصحیح بھی مقصود ہوتا ہے سو جس کو استعداد نہ ہو [جو صحیح نہ پڑھ سکتا ہو] اس کے لئے اس اجازت میں یہ بھی مصلحت ہے کہ استاد صحیح کرا دے گا اور جس کو اتنی استعداد

ہو کہ وہ خود صحیح پڑھ سکتا ہو اس کو اس کی بھی ضرورت نہیں[1]

وظیفہ پڑھنے میں اجازت لینے کی حقیقت

۱۱۔ فرمایا وظائف کی اجازت طلب کرنے کو لوگ مؤثر سمجھتے ہیں بعض لوگوں سے میں نے دریافت کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے (یعنی اجازت کیوں لیتے ہو؟) وہ کہتے ہیں کہ اس میں برکت ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر برکت کی دعا کردوں تو پھر قلب کو ٹٹولو وہی اثر ہوگا جو اجازت دینے کا تھا؟ ہرگز نہیں۔ معلوم ہوا کہ اندر چور ہے۔ اور عقیدہ خراب ہے[2]

۱۲۔ فرمایا وظیفوں کی اجازت لینے میں یہی معلوم ہوتا ہے کہ عقیدہ کا فساد ہے۔ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں برکت ہوتی ہے۔ میں نے ایک شخص سے کہا کہ اجازت تو منصوص نہیں اور اس کا ثواب نہیں۔ اور دعا منصوص ہے اور اس پر ثواب بھی ہے۔ اگر دعا کردوں تو دل کو ٹٹول کر دیکھ لیا جائے کہ وہ کیفیت نہ ہوگی جو اجازت میں ہے۔ اجازت کی اصل یہ تھی کہ ایک دفعہ بزرگ وظیفہ سن لیتے تھے تاکہ غلط نہ پڑھا جائے۔ اب تو مولوی لوگ بھی اجازت لیتے ہیں یہ محض رسم اور عقیدہ کا فساد ہے[3]

---

[1] ملفوظات دعوات عبدیت ج ۱۲ [2] الکلام الحسن ص ۳۶۵ [3] الکلام الحسن ص ۷۶

دلائل الخیرات پڑھنے کی اجازت طلب کرنے میں فساد نیت

فرمایا بعض لوگ جو بزرگوں سے دلائل الخیرات وغیرہ کی اجازت طلب کرتے ہیں اس میں بھی نیت کا فساد ہوتا ہے، وہ یہ کہ یہ سمجھتے ہیں کہ بغیر اجازت کے برکت نہ ہوگی۔ حالانکہ اس کی کوئی دلیل نہیں۔

شروع میں اجازت لینے کی بنا غالباً یہ معلوم ہوتی ہے کہ الفاظ درست کرانے کی یہ ایک ترکیب تھی کہ اجازت لو، پھر اجازت میں سن لیتے تھے تاکہ الفاظ درست ہو جائیں۔[1]

اگر کوئی مجھ سے دلائل الخیرات کی اجازت لیتا ہے تو مذکورہ عقیدہ کی تصحیح کے ساتھ یہ بھی کہہ دیتا ہوں کہ جہاں یہ عبارت آئے "قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم" اس کو چھوڑ دیا کرو کیوں کہ اس میں بعض احادیث ثابت نہیں گو ان کا مضمون درست ہے۔

اور صوفیوں کی حدیثیں اکثر ضعیف ہوتی ہیں کیوں کہ اس میں حسن ظن کا غلبہ ہوتا ہے۔ جس سے سنا یہ حدیث ہے بس مان لیا پھر نقل بھی کر دیا۔ ان کے مضامین تو صحیح ہوتے ہیں مگر الفاظ ثابت کم ہوتے ہیں۔[2]

---

[1] کلمۃ الحق، ص ۱۲ [2] ص ۱۳

حزب البحر وغیرہ وظائف قابل ترک ہیں

فرمایا مجھ کو یہ بھی گراں ہے کہ بعض لوگ نہایت اہتمام سے حزب البحر کی اجازت لیتے پھرتے ہیں، یہ بھی پیروں کے ڈھکوسلے ہیں۔ کیا "حزب البحر" سے پہلے قرب حق کا کوئی طریقہ نہ تھا۔ جو آج قرب حق اسی پر موقوف ہو گیا.... آخر حزب البحر شیخ ابوالحسن شاذلی رح کو الہام ہوئی تھی۔ اس کے الہام ہونے سے پہلے وہ اس قابل کیسے ہوئے کہ ان کو یہ دعا الہام ہوئی تم وہی عمل کیوں نہیں کرتے جو وہ اس الہام ہونے سے پہلے کرتے تھے۔

ممکن ہے پہلے یہ اعمال مندوبات (یعنی مستحب) ہوں مگر اب تو سب قابل ترک و منع ہیں۔ کیوں کہ لوگ غلو کرنے لگے اور حد سے بڑھنے لگے ہیں۔ چنانچہ عام طور پر قلوب میں اعتقاد حزب البحر کی ایسی وقعت ہے کہ ادعیہ ماثورہ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول دعاؤں) کی وہ وقعت نہیں اور اس کا غلو ہونا ظاہر ہے[1]

مناجات مقبول پڑھنے میں اجازت کی ضرورت

سوال:۔ میں مناجات مقبول پڑھتا ہوں لیکن اس کے پڑھنے کی اجازت حضرت والا سے نہیں لی ہے۔ لہٰذا پڑھنے کی اجازت اور طریقہ عطا فرمائیں۔

الجواب:۔ اگر اس غرض سے اجازت لی جاتی ہے کہ بغیر اجازت کے اثر نہ ہوگا تب تو یہ اعتقاد غلط ہے۔ اور اگر اس قاعدہ طریقت _____ کے موافق لی جاتی ہے کہ حالت کے مناسب یا نامناسب تلقین کرنے والا ہی بصیرت سے پہچان سکتا ہے تو اس کی تصریح مع اپنے حالات و معمولات کے تحریر کیجئے۔ جیسا مشورہ ہوگا عرض کیا جائے گا[2]

---

[1] ارشاد الحق ص۳۰ اشرف المعمولات ص۱۹، [2] تربیت السالک ص۲۳۱،

باب ۶

دعا اور وظیفہ کا بیان

اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے دو طریقے اور وظیفہ و دعا کا فرق

خدا تعالیٰ سے مانگنے کے دو طریقے ہیں۔ ایک تو دنیا کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرنا اور دعا کے ذریعہ سے مانگنا یہ مذموم نہیں ہے بلکہ یہ تو شان عبدیت ہے۔

اور ایک ہے وظیفہ پڑھ کر مانگنا یہ مذموم [برا] ہے۔ اور ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔ وہ یہ کہ دعا کر کے مانگنے میں ایک ذلت کی شان ہوتی ہے اور یہ اس مقصود کے موافق ہے جو بندوں کے پیدا کرنے سے اصل مقصود ہے۔ (یعنی یہ کہ اللہ نے انسان کو عبادت ہی کے لیے پیدا کیا ہے) اسی واسطے حدیث میں آیا ہے: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔

"کہ دعا، عبادت کا مغز ہے"۔

دعا میں ایک خاصہ ہے جس کی وجہ سے دعا کرکے دنیا مانگنا جائز ہے اور وظیفہ میں وہ بات نہیں اس لیے وہ مذموم ہے۔ دعا کی حقیقت وہ ہے جو عبادت کی روح ہے یعنی تذلل اور اظہار احتیاج ـــــــ دعا کا یہ رنگ ہوتا ہے جس سے سراسر عاجزی اور محتاجگی ٹپکتی ہے۔ اور وظیفہ میں یہ بات نہیں بلکہ اکثر تو یہ ہوتا ہے کہ وظیفہ پڑھ کر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وظیفہ کے زور سے ہمارا مقصود ضرور حاصل ہوگا۔ تو ایسی حالت میں عاجزی و محتاجگی کا اظہار کہاں۔ پس دنیا کے واسطے وظیفہ پڑھنا اور دنیا کے لیے دعا کرنا برابر نہیں۔

اگر کوئی دنیا کے واسطے دعا مانگے اور یوں کہے کہ اے خدا مجھے سو روپے دے دیجئے تو یہ جائز ہے۔ بلکہ اس میں بھی وہی ثواب ہے جو آخرت کے لیے دعا کرنے میں ہے بشرطیکہ دعا ناجائز کام کے لیے نہ ہو۔ کیوں کہ دنیا کے لیے ہر دعا جائز نہیں بلکہ جو شریعت کے موافق ہو وہی جائز ہے۔ مثلاً کوئی شخص ناجائز ملازمت کے لیے دعا مانگے تو یہ جائز نہیں (البتہ جائز دعا مانگنے میں ثواب بھی ہے) اور دنیا کے واسطے وظیفہ پڑھنے میں کوئی ثواب نہیں۔[1]

دعا اور وظیفہ کا فرق

ایک صاحب کا خط آیا ہے انہوں نے دنیا کے کام کے واسطے وظیفہ دریافت کیا ہے۔ میں نے لکھ دیا ہے کہ دعا سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں۔

پھر فرمایا کہ عملیات میں ایک دعویٰ کی سی شان ہوتی ہے اور دعا میں احتیاج و نیازمندی کی شان ہوتی ہے کہ حق تعالیٰ چاہیں گے تو کام ہو جائے گا۔ اور عملیات

---

[1] تفصیل الدین ص۵۰۔

میں یہ نیاز اور احتیاج نہیں ہوتا۔ بلکہ اس پر نظر رہتی ہے کہ جو ہم پڑھ رہے ہیں اس کا خاصہ ہے کہ یہ کام ہو ہی جائے گا۔

مگر اس کے باوجود دعا کو لوگوں نے بالکل چھوڑ ہی دیا۔ اور عملیات کے پیچھے پڑ گئے۔ میں کہا کرتا ہوں کہ دعا کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ سے کیوں مستغنی (بے نیاز) ہو گئے۔

ایک اور بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ اس کی طرف لوگوں کی نظر بہت ہی کم جاتی ہے وہ یہ کہ اوراد و وظائف دنیا کے کام کے واسطے پڑھو گے تو اس پر اجر و ثواب نہ ہوگا۔ اور دعا، اگر دنیا کے واسطے بھی ہوگی وہ بھی عبادت ہو گی[1] اور اس میں اجر و ثواب ملے گا۔[2]

عملیات و تعویذات اور دوا و علاج کا فرق

عملیات بھی دوا کی طرح ایک ظاہری تدبیر ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ عملیات میں فتنہ ہے، اور دوا میں فتنہ نہیں۔ وہ فتنہ یہ ہے کہ عامل کی طرف بزرگی کا خیال ہوتا ہے۔ اور طبیب (ڈاکٹر) کی طرف بزرگی کا خیال نہیں ہوتا۔ عوام عملیات کو ظاہری تدبیر سمجھ کر نہیں کرتے بلکہ آسمانی اور ملکوتی چیز سمجھ کر کرتے ہیں..... یہی وجہ ہے کہ عملیات اور تعویذ گنڈوں کے متعلق عوام کے عقائد نہایت برے ہیں۔[3]

دعا تو تعویذ و نقش سے زیادہ مفید ہے

فرمایا آج کل لوگ اپنے مقاصد میں اور امراض و مصیبتوں کو دور کرنے

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص۲۲۳ ج۲ [2] فتح الملہم فضائل الدعا ص۲۱۶ ج۲

کے لیے تعویذ گنڈے وغیرہ کی تو بڑی قدر کرتے ہیں۔ اس کے لیے کوشش بھی کرتے ہیں۔ اور جو اصل تدبیر ہے یعنی اللہ سے دعا، اس میں غفلت برتتے ہیں میرا تجربہ یہ ہے کہ کوئی بھی نقش و تعویذ دعا کے برابر مؤثر نہیں۔ ہاں دعا کو دعا کی طرح مانگا جائے ــــ۔ (اور ان باتوں سے پرہیز کیا جائے جن کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوتی)[1]

ایک صاحب نے مجھ سے دنیا کے کام کے واسطے وظیفہ دریافت کیا ہے۔ میں نے لکھ دیا ہے کہ دعا سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں۔ لوگوں نے دعا کو بالکل چھوڑ ہی دیا عملیات کے پیچھے پڑ گئے۔ اور دنیا کے واسطے اور اد وظائف پڑھو گے تو اس پر اجر نہ ہوگا۔ اور دعا اگر دنیا کے واسطے بھی ہوگی۔ وہ بھی عبادت ہوگی۔ اور اس میں اجر ملے گا[2]

اصل وجہ یہ ہے کہ نفس آرام کو چاہتا ہے اور دعا میں کلفت ہوتی ہے (یعنی خود کو کچھ کرنا پڑتا ہے) اس لیے صرف تعویذ طلب کرتے ہیں کہ ایک بار لے کر بے فکر ہو جاتے ہیں اور جو کچھ پڑھنے کو بتلاؤں اس کو نہیں کرتے۔

ظاہر میں یہ بات تواضع کی ہے کہ ہم اس قابل کہاں ہیں (کہ دعا کریں) مگر حقیقت میں یہ نفس کی شرارت ہے۔ نفس آرام طلب ہے۔ اور تعویذ میں کچھ کرنا نہیں پڑتا۔ تعویذ لے کر بازو پر باندھ لیا بس چھٹی ہوئی۔ اور پڑھنے میں مصیبت معلوم ہوتی ہے وقت صرف کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے پڑھنے سے اور دعا کرنے سے گھبراتے ہیں[3]

---

[1] حسن العزیز حکیم الامت ص۲۵۶، [2] الافاضات الیومیہ ص۲۳۶، [3] الصلوٰۃ و شرح فضائل صوم و صلوٰۃ ص۳۱۔

حُسنِ نیت سے تعویذ دعا کی قسم سے ہوسکتا ہے یا نہیں

ایک صاحب نے سوال کیا تھا کہ کسی محمود تعویذ۔ مثلاً آیات قرآنیہ یا کسی بزرگ کا فرمودہ تعویذ لکھنا دعا کے اقسام سے ہوسکتا ہے یا نہیں ؟ (اور عبادت ہوسکتا ہے یا نہیں ؟)

فرمایا خواص کی نیت سے ہوسکتا ہے کیوں کہ ان کا قصد دعا کا ہوتا ہے۔ مگر عوام جو تعویذ لیتے ہیں ان کی یہ نیت نہیں ہوتی اس لیے ان کے اعتبار سے دعا نہیں[1]

عملیات وتعویذات کے جاننے والے بہت سے قیود وشرائط کے ساتھ تعویذ لکھتے ہیں۔ اور وہ ایک مستقل فن ہے۔ مگر حضرات اکابر کے نزدیک اصل چیز توجہ الی اللہ اور دعا ہوتی ہے۔ اس کو جس عنوان سے چاہیں لکھ دیتے ہیں اور فائدہ بھی ہوتا ہے[2]

مجھ کو تعویذ سے وحشت ہوتی ہے میں ویسے تعویذ لکھا بھی نہیں کرتا۔ جیسے لوگ کرتے ہیں۔ میں تو وہ کرتا ہوں جو احادیث سے ثابت ہے۔

اور وہ بھی تعویذ کے طور پر نہیں بلکہ دعا کے طور پر۔ میں کبھی بیماری کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ کہ اس کو نکال رہا ہوں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف دعا کے ساتھ توجہ کرتا ہوں۔ اور عامل توجہ اس طرح کرتے ہیں کہ میں (بیماری) نکال رہا ہوں۔ اور یہ بھی تجربہ ہوا ہے کہ صاحب تصرف کو کمیوٹی رہے تو تصرف میں قوت آجاتی ہے مگر انبیاء کا طریقہ یہی رہا کہ وہ رجوع الی اللہ کرتے تھے (یعنی اللہ کی طرف رجوع

---

[1] ملفوظات حضرت ص۴۲، [2] مجالس حکیم الامت ص۱۸۔

ہوتے اور اسی سے دعا کرتے تھے۔[1]

وظیفوں کے پڑھنے میں غلو اور بدنیتی

آج کل وظائف زیادہ تر دنیا کے واسطے پڑھے جاتے ہیں۔ کہ مال میں خوب برکت ہو۔ نوکری مل جائے" قرض ادا ہو جائے حق تعالیٰ کی رضامندی کے واسطے بہت ہی کم پڑھے جاتے ہیں۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ دنیا کے کاموں کے لیے وظیفہ پڑھنا ناجائز ہے۔ مگر یہ ضرور کہوں گا کہ دنیا کے لیے اگر چالیس بار پڑھتے ہو تو آخرت کے لیے کم از کم چار بار تو کوئی وظیفہ پڑھو۔ مگر اس کی ذرا بھی فکر نہیں۔

ایک عہدیدار صاحب رشوت لیا کرتے تھے اور نماز کے بھی بہت پابند تھے حتیٰ کہ فجر کی نماز کے بعد اشراق تک وظیفہ بھی پڑھا کرتے تھے اور یہی وقت مقدمے والوں سے رشوت طے کرنے کا وقت تھا۔ مقدمہ والے آتے اور اشاروں سے رقم طے ہوتی تھی، کیوں کہ پیر صاحب نے وظیفہ میں بولنے سے منع کر رکھا تھا۔ بس وہ اشاروں سے سو کہتا اور یہ دو انگلیاں اٹھا دیتے کہ دو سو لوں گا۔ پھر اشاروں ہی سے کوئی رقم طے ہو جاتی تو یہ جائے نماز کا کونہ پکڑ کر اٹھا دیتے کہ یہاں روپیہ رکھ دو۔ پھر کوئی دوسرا آتا۔ اس سے بھی یوں ہی گفتگو ہوتی۔ غرض یہ ظالم اشراق پڑھ کر کئی سو روپے لے کر اٹھتا۔ آج کل ملنا اسے کہتے ہیں۔ اور اسی واسطے وظیفے بھی پڑھے جاتے ہیں۔

اور غضب ہے کہ بعض لوگ قرآن پڑھنے میں تو بول پڑتے ہیں اور وظیفے میں نہیں بولتے۔ گویا نعوذ باللہ قرآن کی وقعت وظیفوں کے بھی برابر

---

[1] محاسن عزیزیہ ص ۱۹۶۔

نہیں۔ یہ کیسی ناقدری ہے۔

ایک صاحب مجھ سے خود کہتے تھے کہ میری نماز تو قضا ہو جاتی ہے مگر پیر صاحب نے جو وظیفہ بتلایا ہے وہ کبھی قضا نہیں ہوتا۔ عجیب حالت ہے کہ اول تو دین کی طرف توجہ ہی نہیں۔ اور جو توجہ بھی ہے تو اس خوبصورتی کے ساتھ ——— اسی طرح ان عہدیدار صاحب کو پیر نے منع کر دیا تھا کہ وظیفے میں بولنا نہیں، اس لیے ان کو بولنا تو ناجائز تھا مگر رشوت لینا جائز تھا۔ بلکہ شاید وہ وظیفہ بھی اسی واسطے پڑھتے ہوں کہ رشوت خوب ملے۔ اور رشوت کیلئے بھی نہ سہی تو اس میں تو شک نہیں کہ آج کل وظیفے زیادہ تر دنیا کے واسطے پڑھے جاتے ہیں۔[1]

لوگوں کے ذہن میں قرآن وحدیث کی دعاؤں کا وہ درجہ نہیں جو پیرزادوں کی گھڑی ہوئی دعاؤں اور وظیفوں کا ہے۔ چنانچہ جب میں حج کرنے گیا تھا اس وقت میری ابتدائی کتابوں کے استاد کانپور میں میری جگہ تشریف لائے تھے ان سے ایک شخص نے اپنے مرض کے لیے وظیفہ پوچھا، انہوں نے ایک دعا بتلادی اس نے بڑی رغبت سے یاد کی۔ اور انہوں نے زیادہ رغبت دلانے کے لیے یہ بھی فرمادیا کہ یہ دعا حدیث میں آئی ہے اور اس کی یہ یہ فضیلت ہے۔ بس یہ سنکر اس شخص کا منہ پھیکا سا ہوگیا، اور کہنے لگا کہ حضرت میں تو کوئی ایسا وظیفہ چاہتا ہوں جو آپ کے پاس سینہ بسینہ چلا آرہا ہو اور حدیث کی دعا تو عام ہے سب ہی لوگ پڑھ لیتے ہیں۔ آج کل لوگ ایسی ہی ناقدری کرتے ہیں۔[2]

---

[1] تفضیل الدین لمحۃ دین ودنیا ص۵۴۔

وظیفہ شیخ عبدالقادر جیلانی

فرمایا وظیفہ "یا شیخ عبدالقادر جیلانی" کے متعلق تو میں یہ کہتا ہوں کہ وظیفہ تو وہ پڑھو جس کی وجہ سے شیخ عبدالقادر جیلانی اس لائق ہو گئے کہ ان کے نام کا وظیفہ پڑھا جاتا ہے۔ اور فرمایا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی خود یہ وظیفہ (یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی "کا وظیفہ) پڑھ کر کامل ہوئے یا دوسرا وظیفہ؟ یقیناً اس کو انہوں نے نہیں پڑھا۔

اور فرمایا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو اس کا احساس ہوتا ہوگا کہ لوگ مجھ کو پکار رہے ہیں یا احساس نہیں ہوتا ہوگا۔ دوسری صورت میں جب کہ احساس نہ ہو تو لغو فعل ہوا۔ اور پہلی صورت میں ان کو بہت تکلیف ہوتی ہوگی [1]

دین کی آسانی کے لیئے وظیفہ کی فرمائش

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت والا کوئی ایسا تعویذ بتلاؤ۔ جس سے دین کے سب کام آسان ہو جائیں۔ فرمایا کہ میں تو امراض کا علاج کرنے والا ہوں۔ وظیفہ بتلانے والے دوسرے بہت سے پیر ہیں وظیفے ان سے پوچھو۔ یہاں تو نفس میں جو کھوٹ اور خرابیاں ہیں جس سے گناہ صادر ہوتے ہیں ان کا علاج ہوتا ہے۔ اللہ و رسول کے احکام کا اتباع کرایا جاتا ہے [2]

ایک صاحب کا خط آیا ہے لکھا ہے کہ میں مرض دق (ٹی بی) میں مبتلا ہوں یونانی طب کا بھی علاج کرایا مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ اب طب ایمانی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

فرمایا کہ یہ سمجھتے ہوں گے کہ میں نے بڑی ذہانت کا کام کیا مگر طب ایمانی اور بخار کا کیا جوڑ؟ میں نے لکھا ہے کہ یہ بھی خبر ہے کہ طب ایمانی میں کس کس چیز کا علاج لکھا ہے [3]

---

[1] الکلام الحسن ص۱۰۱، [2] ملفوظات حکیم الامت ص۲۲ قسط۱، ص۲۶ قسط۲

باب

جھاڑ پھونک اور تعویذ کے سلسلہ میں بعض خرابیاں

بعض جاہل عورتیں بچوں کی بیماری میں، یا اولاد ہونے کی آرزو میں ڈانوڈول ہو جاتی ہیں اور خلاف شرع کام کرنے لگتی ہیں، کہیں فال کھلواتی ہیں، کہیں چڑھاوے چڑھاتی ہیں، کہیں واہی تباہی منتیں مانگتی ہیں، کہیں کسی کو ہاتھ دکھاتی ہیں، بددین اور ٹھگ لوگوں سے تعویذ گنڈے، جھاڑ پھونک کراتی ہیں۔ بلکہ بعض جاہل تو ایسے وقت میں ستیلا بھوانی تک کو پوجنے لگتی ہیں جس سے دین بھی خراب ہوتا ہے اور گناہ بھی ہوتا ہے بلکہ بعض باتوں سے تو آدمی کافر مشرک ہو جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ ایسے لوگ کچھ روپے یا پیسے یا کپڑے اور غلہ یا مرغا اور بکرا وغیرہ بھی وصول کر لیتے ہیں۔ اور کبھی کبھی ایسے لوگوں کے پاس عورتوں کے آنے جانے یا بات چیت کرنے سے ان کی نیت بگڑ جاتی ہے اور آبرو کے پیچھے پڑ جاتے ہیں غرض ہر طرح کا نقصان ہے۔ اور پھر بھی ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے[1]

بعض جگہ اور بھی خرابیاں ہوتی ہیں مثلاً عورتوں کا اجتماع ہوتا ہے جس میں

---

[1] بہشتی زیور ص۳۲۔

عورتیں اور مرد مخلوط ہوتے ہیں۔ بدمعاشوں کو موقع ملتا ہے بدنظری کرنے کا یا کسی کا مالی نقصان کرنے کا۔ اور نئے آنے والے لوگ بعض تو دوسروں کے گھر ان کی دلی مرضی کے بغیر مہمان ہو جاتے ہیں جن کو وہ شرما حضوری میں ٹھہراتے ہیں اور کھانا وغیرہ کھلاتے ہیں، اور وہ رخصت نہیں ہوئے کہ دوسری جماعت اور آجاتی ہے اس طرح کسی کو تنگ کرنا خود حرام ہے۔ اور مہمان کو حدیث میں اس سے منع کیا گیا ہے۔

اور بعض لوگ خود کسی میدان یا لوگوں کے چبوتروں وغیرہ پر ٹھہر جاتے ہیں جو مالکوں کو گراں بھی گزرتا ہے۔ بعض لوگ چبوتروں کی اینٹیں وغیرہ بھی اکھاڑ کر اپنے کام میں لاتے ہیں جس سے مالکوں کا نقصان ہوتا ہے

بعض جگہ پانی وغیرہ پڑھ کر دیا جاتا ہے تو طوفان مچتا ہے اور مسجدوں کے ڈول ٹوٹ جاتے ہیں۔ لوٹے وغیرہ اٹھ جاتے ہیں۔

بعض جاہل لوگ عامل کو تقدس اور ولی بلکہ بعض تو خدا اور پرمیشر کہتے ہیں کوئی سجدہ کرتا ہے۔ جس سے عامل میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔

اور مال وعزت حاصل کرنے کے واسطے عامل یا اس کے ماننے والے اس کے کمالات اور تصرفات کی غلط حکایتیں مشہور کرتے ہیں جس سے اللہ کی مخلوق خوب پھنسے۔ کبھی عامل بلاضرورت اجنبی عورت کو چھوتا اور پکڑتا ہے۔ کبھی بلاضرورت ان کے خفیہ بدن کو دیکھتا ہے (ہاتھ سے سر جھاڑتا اور پکڑتا ہے) جو مفاسد میلوں میں ہوتے ہیں وہ سب یہاں بھی جمع ہو جاتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ ان خرابیوں کے بند کرنے کے لیے ضروری ہوگا کہ عامل سلسلہ عملیات کو بالکل موقوف کر دے تاکہ فتنہ سے سب لوگ محفوظ رہیں اور یہ شخص شرک کا ذریعہ نہ بنے۔ اسی طرح ایسے موقع پر ایسے حاجت مند بھی نہ جائیں

جن کی سند دوسرے لوگ پکڑیں[1]

عملیات میں عاملوں کی دھوکہ بازی اور دھاندلی

دیگر امور کی طرح عملیات میں بھی خداع اور دھوکہ حرام ہے۔ آج کل عملیات میں بکثرت دھوکہ دیا جاتا ہے۔ اور اس کی مختلف صورتیں ہوتی ہے اور بعض عملیات میں تو خود عامل ہی دھوکہ میں ہوتا ہے اور بعض عملیات میں قصداً لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے، بطور مثال کے چند نمونے لکھے جاتے ہیں۔

بعض عامل دھوکہ دینے کے لیے کچھ شعبدے یا کر لیتے ہیں مثلاً کاغذ پر پیاز وغیرہ کے عرق سے کوئی ڈراؤنی شکل بنا دی۔ اور آگ کے سامنے کر دینے سے وہ نمودار ہو گئی۔ اور دیکھنے والوں سے کہہ دیا کہ بس وہ آسیب اس میں اتر آیا۔ یا ایسے ہی اور کوئی دھوکہ ہو۔

بعض لوگ خون سے تعویذ لکھتے ہیں اور اس کے لیے طالب سے مرغا لیتے ہیں۔ سو شریعت میں بہنے والا خون مثل پیشاب کے ہے۔

اور اس حیلہ سے مرغا لینا دھوکہ ہے (جو کہ حرام ہے)۔

بعض لوگ اسی حیلہ سے مشک و زعفران جیسی قیمتی چیزیں وصول کر لیتے ہیں یہ بھی دھوکہ ہے۔

یہ آفت بھی اس زمانہ میں بکثرت ہے کہ کسی سائل (مانگنے والے) سے یہ نہیں کہتے کہ ہم کو اس کا عمل نہیں معلوم بلکہ کچھ نہ کچھ گڑھ کر لکھ دیتے ہیں، پڑھ دیتے ہیں اور پیسہ ٹھگ لیتے ہیں۔

---

[1] المتقی فی احکام الرقی صـ۳۲

اسی طرح جو عمل کسی خاص کام کے لیے نہ ہو اور نہ ہی کسی قاعدہ اور اصل پر مبنی ہو اس کو اپنی طرف سے تراش کر طالب کو اس گمان میں ڈالنا کہ عامل نے کسی قاعدہ اور صحیح بنیاد پر یہ عمل تجویز کیا ہے۔ خاص طور پر جب کہ مال حاصل کرنا بھی مقصود ہو، یہ بھی دھوکہ ہے۔[1]

عاملین کو دھوکہ

بعض عملیات میں خود عامل صاحب ہی دھوکہ میں ہیں (پہلی بات تو یہ ہے کہ) بعض عامل ان عملیات (وغیرہ) کو بزرگی میں داخل سمجھتے ہیں اور اس کی کوشش بھی کرتے ہیں کہ لوگ ان کو ان عملیات سے بزرگ اور ولی اور مقدس سمجھیں۔ حالانکہ عملیات اگر صحیح اور مشروع ہوں تب بھی یہ دنیوی اسباب طلبی تدابیر (یعنی علاج معالجہ) کی طرح ہیں۔ اس بناء پر اس کو بزرگی سمجھنا یا سمجھانا دھوکہ ہے۔ اور جاہل (عوام الناس) عامل کو مقدس اور ولی بلکہ بعض خدا اور پرمیشر کہتے ہیں۔ کوئی سجدہ کرتا ہے جس سے عامل میں سخت قسم کا تکبر بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

اور عامل یا اس کے اعوان و انصار (چیلے چپاٹے) اس کے کمالات اور تصرفات کی غلط حکایتیں اور قصے مشہور کرتے ہیں جس سے اللہ کی مخلوق اور پھنستی ہے۔[2]

عملیات کو مؤثر سمجھنے میں عقیدہ کا فساد اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے غفلت

اگر عملیات پر جازم (یعنی ایسا پختہ) اعتقاد ہو کہ اس میں ضرور فلاں تاثیر ہے

---

[1] التقی فی احکام الرقی ص ۲۶ ص ۳۱، ۲ ۔ ۔ ص ۲۶ ص ۳۳۔

اور اسی پر پوری نظر اور کامل اعتماد ہو جائے تو بھی ناجائز ہے اور یہی مراد ہے۔ اس حدیث سے من تعلق شیئا وکل الیہ[1]

اور یہ یقینی بات ہے کہ آج کل اکثر عوام عملیات کو ایسا مؤثر سمجھتے ہیں کہ حق تعالیٰ کو بھی غافل اور بے فکر ہو جاتے ہیں۔ اور اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ عامل ان آثار کو قریب قریب اپنے اختیار و قدرت میں سمجھنے لگتا ہے بلکہ کبھی زبان سے بھی دعویٰ کرنے لگتا ہے کہ میں یوں کر دوں گا۔ اور اگر عامل کا ایسا اعتقاد نہ ہوا۔ لیکن [عوام الناس] جاہلوں کا یہ اعتقاد تو ضرور ہوتا ہے [کہ عامل صاحب چاہیں تو سب کچھ کر سکتے ہیں] چوں کہ عامل تعویذ دے کر اس فساد کا زیادہ سبب بنتا ہے۔ ایسے شخص کو [جس کا عقیدہ فاسد ہے] تعویذ دینا بھی درست نہیں معلوم ہوتا۔ کیوں کہ معصیت [گناہ] کا سبب بننا بھی معصیت ہے[2]

اور گو ایسے مفاسد یعنی اعتقادی خرابی اگر طب [علاج] وغیرہ میں مرتب ہونے لگیں تو ایسے شخص کے لیے اس کی بھی ممانعت ہو جائے گی لیکن چونکہ اکثر دواؤں کے اثر کی علت اس کی حرارت برودت [ٹھنڈی گرمی] کیفیات کو سمجھتے ہیں۔ اور اگر علت معلوم نہیں تب بھی وہ اسباب مبتذلہ [معمولی اور کم درجے کے اسباب ہیں] اس لیے ان کی وقعت قلب میں ایسی نہیں ہوتی ——— لہٰذا اس پر یہ مفسدہ شاذ و نادر مرتب ہوتا ہے۔ والنادر لا عبرۃ لہ[3]

---

[1] رواہ ابوداؤد، [2] التقی فی الکلام الرقی ۴۰ ، ۵ ، ۱۲ ، ۳ ، ۶

عملیات قرآنی سے فائدہ نہ ہونے کی وجہ سے عقیدہ میں خرابی

عملیات و تعویذ کے سلسلہ میں ایک مفسدہ اور مرتب ہوتا ہے وہ یہ کہ جب اثر نہیں ہوتا۔ تو جاہل یوں کہتا ہے کہ اللہ کے نام میں تاثیر نہیں۔ بعض اوقات اس سے نعوذ باللہ قرآن و حدیث کے صحیح ہونے اور حق تعالیٰ کے صادق الوعد ہونے میں شبہ کرنے لگتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس مفسدہ سے بچنا اور بچانا دونوں امر واجب ہیں پس ایسے لوگوں کو ہرگز ہرگز تعویذ نہ دیا جائے۔ اور جہاں ایسا احتمال ہو تو صاف صاف کہہ دے کہ یہ عملیات بھی بلی [ڈاکٹری] دواؤں کی طرح ہیں مؤثر حقیقی نہیں۔ نہ اس پر اثر مرتب ہونے کا اللہ و رسول کی طرف سے حتمی وعدہ ہوا ہے نہ اللہ کے نام اور کلام کا یہ اصلی اثر ہے۔[1]

دوا اور تعویذ کے موثر ہونے میں عقیدہ کا فساد اور اس کا علاج

بعض لوگ جو دوا [یا تعویذ وغیرہ] کرتے ہیں وہ اس کو ایسا موثر سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے گویا کوئی مطلب ہی نہیں رہتا۔ اس سے شفاء کی درخواست بھی نہیں کرتے۔ دوا کو تو مؤثر سمجھتے ہیں اور دعاء کو کسی درجہ میں موثر نہیں سمجھتے۔ مجھے تعجب ہوتا ہے ان لوگوں سے جو کہتے ہیں کہ یہ دوا بڑی قیمتی ہے اس کے اجزاء بڑے عمدہ ہیں یہ خالی نہ جائے گی [ضرور اپنا اثر دکھائے گی]۔

صاحبو! جن لوگوں نے ان اجزاء اور دواؤں کی یہ خاصیت لکھی ہے وہ

---

[1] الحق ص۳۲

خود طب کی کتابوں میں خاصیت لکھنے کے بعد لکھتے ہیں۔

بِاِذْنِ خَالِقِهَا بِاِذْنِ رَبِّهَا ،

"کہ خدا کی اجازت سے اللہ کی اجازت سے (ان کا اثر ہوگا)

(اور اگر نہ بھی لکھا ہو) یا ان کے لکھنے کا تم کو یقین نہ ہو تو مشاہدہ کر لیجئے کہ جب ناکامی کا وقت آجاتا ہے تو ساری دوائیں رکھی رہ جاتی ہیں بلکہ اطبا اور ڈاکٹر) خود تعجب کرتے اور حیران رہ جاتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ ہم نے کوئی کسر نہیں چھوڑی اور پھر بھی اثر نہیں ہوا۔

ایسا بھی دیکھا جاتا ہے کہ جو طبیب جس مرض کے علاج میں کافی کامل ہے اس کی موت اسی مرض میں ہوتی ہے۔ حق تعالیٰ اس کا عجز اور تدبیر کا بیکار ہونا دکھلا دیتے ہیں (اس لیے دوا ہو یا تعویذ وعمل اس پر ایسا عقیدہ رکھنا کہ ضرور اس میں تاثیر ہوگی، صحیح نہیں۔ تاثیر ہوگی جب اللہ چاہے گا ورنہ نہیں [1]

تعویذ سے فائدہ نہ ہونے کی صورت میں عوام کے لئے ایک مفسدہ

بعض لوگوں کو تعویذ کے بارے میں عقیدہ میں غلو ہوتا ہے کہ ضرور نفع ہوگا اور اگر نفع نہ ہوا تو اسماء الٰہیہ سے غیر معتقد ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ تعویذ پر جو آثار مرتب ہوتے ہیں وہ منصوص نہیں۔ اور نہ ان کا کہیں وعدہ ہے۔ یہ سب گڑ بڑ جاہل عاملوں کی بدولت پیدا ہو رہی ہے اس کی وجہ سے عوام کے عقائد بہت خراب ہو رہے ہیں جن کی اصلاح کی سخت ضرورت ہے [2]

---

[1] الصبر لمحۃ فضائل صبر و شکر ص۲۲۔ [2] ملفوظات حکیم الامت ص۲۲۵ قسط ۵۔

کیسے شخص کو تعویذ نہ دینا چاہیے

فرمایا کج فہم (یعنی کم عقل جاہل) کو تعویذ وغیرہ نہ دینا چاہیے۔ اگر کوئی اثر ظاہر نہ ہوا تو سمجھتا ہے کہ اسماء الٰہیہ یا کلام الٰہی میں بھی تاثیر نہیں۔ حالانکہ اس تاثیر کا نہ وعدہ کیا گیا ہے نہ دعوٰی۔

اور اس سے بھی بڑھ کر اگر اتفاق سے آیت یا حدیث سے کامیابی نہ ہوئی۔ اور معمولی عملیات سے ہوگئی تو اس سے اور بھی عقیدہ میں فساد ہوگا کہ معمولی عملیات کو قرآن وحدیث سے زیادہ بابرکت سمجھے گا۔[1]

عوام کی بدحالی اور بداعتقادی

فرمایا کہ عوام الناس کا اعتقاد تعویذ کے بارے میں حد سے آگے بڑھا ہوا ہے اسی واسطے تعویذ دینے کو طبیعت نہیں چاہتی، جس طریقہ سے سائنس والوں کا اعتقاد ہے کہ ہر چیز میں ایک تاثیر ہے جس سے تخلف نہیں ہوسکتا (یعنی اس کا اثر ضرور ہوگا) اور تاثیر رکھ دینے کے بعد نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کو بھی قدرت نہیں رہی کہ اس کے خلاف ہوسکے۔ مثلاً آگ کے اندر جلانے کی تاثیر رکھ دی ہے اب یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آگ نہ جلائے۔ اسی طرح عوام الناس کا تعویذ کے متعلق اعتقاد ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تعویذ باندھ لیا تو جس غرض سے باندھا ہے اس سے تخلف نہ ہوگا (یعنی اس کا اثر ضرور ہی ہوگا) اور اگر تخلف ہو جائے تو یہ احتمال ہوتا ہی نہیں کہ تعویذ کا اثر ضروری نہیں۔ بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ شرط میں کوئی کمی رہ گئی ہوگی۔

---

[1] الافاضات الیومیہ ص ۲۷۶ ج ۲

میں تو تعویذ دینے میں خدا کی طرف دھیان کے ساتھ توجہ کرتا ہوں۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کا بھی یہی طریقہ تھا کہ وہ اللہ کی طرف رجوع ہوتے تھے تاکہ لوگوں کی اصلاح ہو جائے۔ یہ نہیں کرتے تھے کہ ان کے قلوب پر تصرف کریں۔ بخلاف عاملین کے کہ وہ تو اس طرح توجہ کرتے ہیں کہ میں خود مریض کے مرض کو نکال رہا ہوں[1]

فرمایا تعویذوں کے ساتھ لوگوں کا اعتقاد بہت خراب ہے۔ سمجھتے ہیں کہ تعویذ قلعہ ہیں اب اللہ میاں کچھ نہیں کر سکتے۔ تعویذوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہیں رہتا[2]

مفاسد کی وجہ سے کیا تعویذ کا سلسلہ بند کر دینا چاہئے

فرمایا کہ اصل تو یہ ہے کہ تعویذ گنڈوں کو بالکل حذف اور مسدود [یعنی اس سلسلہ کو بند] کیا جائے لیکن اگر غلبہ شفقت سے کسی مصلح شفیق کو یہ گوارہ نہ ہو تو تدریج سے کام لیا جائے [یعنی آہستہ آہستہ کم کیا جائے] اس کی صورت یہ ہے کہ اس سلسلہ کو ظاہراً تو جاری رکھا جائے۔ لیکن ہر طالب سے یہ بھی ضرور کہہ دیا جائے کہ میں اس کام کو نہیں جانتا۔ مگر تمہاری خاطر سے کئے دیتا ہوں۔ چند روز کے بعد یہ سمجھائیں کہ لوگ اس کو جس درجہ کی چیز سمجھتے ہیں یہ اس درجہ کی چیز نہیں ہے۔ اس کے بعد ایسا کیا جائے کہ کسی کو دیدیا جائے اور کسی سے عذر کر دیا جائے مگر نرمی سے۔ پھر بالکل حذف کر دیا جائے[3]

---

[1] ملفوظات کمالات اشرفیہ ص ۱۴۳۔

[2] حسن العزیز ص ۲۴۲، [3] انفاس عیسیٰ ص ۱۴۳۔

باب ۸

استخارہ کا بیان

استخارہ کی حقیقت

استخارہ کی حقیقت یہ ہے کہ کسی امر کے مصلحت یا خلاف مصلحت ہونے میں تردد ہو۔ تو خاص دعا پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو۔ اس کے دل میں جو بات عزم اور پختگی کے ساتھ اس میں خیر سمجھے۔ اس کی غرض تردد ختم کرنا ہے نہ کہ کسی واقعہ کو معلوم کر لینا [1]

استخارہ کا صرف اتنا اثر ہوتا ہے کہ جس کام میں تردد ہو کہ یوں کرنا بہتر ہے یا یوں ؟ یا یہ کہ کرنا بہتر ہے یا نہیں ؟ تو اس مسنون عمل سے دو فائدے ہوتے ہیں دل کا کسی ایک بات پر مطمئن ہو جانا [2] اور اس مصلحت کے اسباب میسر ہو جانا خواب آنا بھی ضروری نہیں [3]

---

[1] التقی، ص ۲۷ ج۔ [2] اصلاح انقلاب ص ۶ ج۔

استخارہ کی حقیقت و ضرورت اور اسکا مسنون طریقہ

۱۱۔ جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ میاں سے صلاح لے لے اور اس صلاح لینے کو استخارہ کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں اس کی بہت ترغیب آئی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ میاں سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بدبختی اور کم نصیبی کی بات ہے۔ کہیں منگنی کرے یا بیاہ شادی کرے یا سفر کرے یا کوئی کام کرے تو استخارہ کے بغیر نہ کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ کبھی اپنے کیئے پر پشیمانی نہ ہوگی۔

۱۲۔ استخارہ کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھے اس کے بعد خوب دل لگا کر استخارہ کی دعا پڑھے (استخارہ کی دعا لکھی ہوئی ہے اس دعا میں) جب ھٰذا الامر پر پہنچے۔ جس لفظ پر لکیر بنی ہے تو اس کے پڑھتے وقت اسی کام کا دھیان کرے جس کے لیے استخارہ کرنا چاہتا ہے اس کے بعد پاک و صاف بستر پر قبلہ کی طرف منہ کرکے باوضو سو جائے جب سو کر اٹھے اس وقت جو بات دل میں مضبوطی سے آئے وہی بہتر ہے اسی کو کرنا چاہیئے۔

۱۰۔ اگر ایک دن میں کچھ معلوم نہ ہو اور دل کا خلجان اور تردد نہ جائے تو دوسرے دن پھر ایسا ہی کرے۔ اسی طرح سات دن تک کرے انشاء اللہ ضرور اس کام کی اچھائی اور برائی معلوم ہو جائے گی۔

۱۳۔ اگر حج کے لیے جانا ہو تو یہ استخارہ کرے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں بلکہ یوں استخارہ کرے کہ فلاں دن جاؤں یا نہ جاؤں (بہشتی زیور ص ۲۴ ج ۲)

استخارہ کی فاسد غرض

بعض لوگ استخارہ کی یہ غرض بتلاتے ہیں کہ اس سے کوئی گزشتہ واقعہ یا ہونے والا واقعہ معلوم ہوجائے گا، سو استخارہ شریعت میں اس غرض کے لیے منقول نہیں۔ بلکہ وہ تو محض کسی امر کے کرنے یا نہ کرنے کا تردد (شک) رفع کرنے کے لیے ہے۔ نہ کہ واقعات معلوم کرنے کے لیے۔ بلکہ ایسے استخارہ کے ثمرہ پر یقین کرنا بھی ناجائز ہے [1] اغلاط العوام صفحہ ۔

استخارہ کا غلط طریقہ

۱۵۔ استخارہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ ارادہ بھی کرلو پھر برائے نام استخارہ بھی کرلو۔ استخارہ تو ارادہ سے پہلے کرنا چاہیئے تاکہ ایک طرف قلب کو سکون پیدا ہوجائے۔ اس میں لوگ بڑی غلطی کرتے ہیں۔ استخارہ اس شخص کے لیے مفید ہوتا ہے جو خالی الذہن ہو ورنہ جو خیالات ذہن میں بھرے ہوئے ہوتے ہیں ادھر ہی قلب مائل ہوتا ہے۔ اور وہ شخص یہ سمجھتا ہے کہ یہ بات استخارہ سے معلوم ہوئی ہے [1]

استخارہ کے مقبول ہونے کی علامت

فرمایا استخارہ میں صرف یکسوئی کا حاصل ہونا استخارہ کے مقبول ہونے کی دلیل ہے۔ اس کے بعد اس کے مقتضیٰ پر عمل کرے۔ اگر کئی مرتبہ استخارہ کرنے پر بھی یکسوئی اور کسی ایک جانب اطمینان نہ ہو تو استخارہ کے ساتھ استشارہ بھی کرے۔ یعنی اس کام میں کسی سے مشورہ بھی لے۔ استخارہ میں ضروری نہیں کہ یکسوئی ہوا ہی کرے[1]

استخارہ کا مسنون طریقہ

امام بخاری رح نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کو کسی کام میں تردد ہو یعنی سمجھ میں نہ آتا ہو کہ کس طرح کرنا بہتر ہوگا مثلاً کسی سفر کے متعلق تردد ہو کہ اس میں نفع ہوگا یا نقصان یا اسی طرح اور کسی کام میں تردد ہو تو دو رکعت نفل پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ. اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ. وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ۔

---

[1] حکام الحسن ص۱۳۰۔

هذا الامر کی جگہ اپنے کام کا نام بھی لے مثلاً هذا السفر یا هذا النکاح کہے یا هذا الامر کہہ کر دل میں سوچ لے۔[1]

استخارہ کے ذریعہ چور کا پتہ یا خواب میں کوئی بات معلوم کرنا

یاد رکھنا چاہیے کہ جس طرح استخارہ سے گذشتہ واقعہ نہیں معلوم ہوتا اسی طرح آئندہ واقعہ کہ فلاں بات یوں ہوگی معلوم نہیں کیا جاسکتا۔ اور اگر کوئی استخارہ کو اس غرض کے لیے سمجھے ہوئے ہے تو وہ اپنے غلط خیال کی اصلاح کرے کہ یہ بالکل باطل اعتقاد ہے۔ مثلاً کسی کے یہاں چوری ہوجائے تو اس غرض کے لیے استخارہ کرنا نہ تو جائز ہے اور نہ ہی مفید ہے کہ چور کا پتہ معلوم ہوجائے۔

اور بعض بزرگوں سے جو بعض استخارے اس قسم کے منقول ہیں جس سے کوئی واقعہ صراحۃً یا اشارۃً خواب میں نظر آجائے سو وہ استخارہ نہیں ہے بلکہ خواب نظر آنے کا عمل ہے۔ پھر اس کا یہ اثر بھی لازمی نہیں۔ خواب کبھی نظر آتا ہے کبھی نہیں۔ اور اگر خواب نظر آ بھی گیا تو وہ محتاج تعبیر ہے۔ اگرچہ صراحت کے ساتھ نظر آئے۔ پھر تعبیر جو ہوگی وہ بھی ظنی ہوگی یقینی نہیں۔ اس میں اتنے شبہات ہیں۔ پس اس کو استخارہ کہنا یا مجاز ہے۔ اگر ان بزرگوں سے یہ نام منقول ہے ورنہ اغلاطِ عامہ میں سے ہے۔[2]

اور خواب بلا بے خودی حجت شرعیہ نہیں، پس اس سے نہ غیر ثابت ثابت ہوسکتا ہے۔ نہ راجح مرجوح، نہ مرجوح راجح سب احکام اپنے حال پر رہیں گے اخواب

---

[1] جزء الاعمال ص۱۰۰ ، [2] اصلاح انقلاب ص۱۰۰ ۔

کی بنا پر کسی کو چور سمجھنا یا کسی سے بدگمان ہونا درست نہیں [۱]

کشف الہام بھی حجت شرعیہ نہیں

[بہت سے امور] جو صرف مکشوف و مشہور ہیں۔ ان کے حجت نہ ہونے پر شرعی دلائل موجود ہیں ——— کشف حجت کے کسی درجہ میں بھی نہیں بس اتنا ہے کہ اگر وہ کشف شریعت کے خلاف نہ ہو تو وہ خود صاحب کشف یا جو صاحب کشف کا اتباع کئے ہو اس کو عمل کر لینا جائز ہے [۲]

کشف قلوب (یعنی کسی کے دل کا حال معلوم کر لینے) کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بالقصد جس میں دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر اس کے خطرات (دل کی باتوں) پر اطلاع حاصل کی جاتی ہے یہ جائز نہیں۔ یہ تجسس ہے (جس کی ممانعت قرآن پاک میں آئی ہے) تجسس اس کو کہتے ہیں کہ جو باتیں کوئی چھپانا چاہتا ہو اس کو دریافت کرے۔

دوسری صورت یہ کہ بلا قصد کسی کے مافی الضمیر کا انکشاف ہو جائے (یعنی از خود دل کی حالت معلوم ہو جائے) یہ کرامت ہے [۳]

---

[۱] النوادر و سراج منیر الباری ص ۱۵۲، ج ۱ [۲] احسن العزیز ص ۵۲، ج ۱ حرمت حیوت ص ۱۴ [۳] بوادر ص ۱۵۲۔

کشف ممنوع

بعض محققین نے تصریح کی ہے کہ بیشک وہ کشف جس کے ذریعہ مسلمانوں کے عیوب پر یا مریدوں کے عیوب پر اطلاع ہو ایسا کشف شیطانی کشف ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس سے وہ کشف مراد ہے جس میں صاحب کشف کے قصد کو (یعنی اپنے قصد و ارادہ سے کشف کرے) یہ یقیناً تجسس ہے جو کہ ناجائز ہے اور وہ جس میں صاحب کشف کے ارادہ کے دخل نہ ہو لیکن اس میں برابر نظر کرنا ہے یہ بھی اختیاری نظر کی طرح ہے۔ اچانک نظر پڑ جانے کے بعد۔ لہٰذا اس پر نظر پھیر لینا واجب ہے۔ اور واجب ہے کہ صاحب کشف اس پر یقین نہ کرے کیونکہ یہ بھی سوءِ ظن کی ایک قسم ہے (شرعی دلیل کے بغیر۔ اور واجب ہے کہ مرید پر اس کو ظاہر نہ کرے چہ جائیکہ غیروں کو مطلع کرے۔ کیونکہ یہ ایسی حکایت ہے جو باعث اذیت ہے اور شرعی دلیل کے بغیر ہے[1]

فراست اور ادراک کا حکم

فراست بھی ایک قسم کا کشف ہے اور وہ بھی کشف کی طرح حجت شرعیہ نہیں ہے سنا ہے کہ ایک شخص صرف شکل دیکھ کر نام بتلا دیتا تھا۔ اور اگر دو آدمیوں کا نام مشترک ہو جاتا تو وہ بھی بتلا دیتا تھا ۔۔۔ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ ایک شخص ہمارے زمانہ میں ایسا صاحب فراست ہے کہ صرف صورت دیکھ کر نام بتلا دیتا ہے لیکن ایسا ادراک شرعی دلیل کے بغیر حجت نہیں ہے

---

[1] البدائع بدعت ۲۰۵ ترجمہ۔ محقق

فراست

فراست بھی ایک علم ہے۔ افلاطون فراست کا ماہر تھا ممکن ہے کہ اصل میں یہ علم صحیح ہو مگر اس کے قواعد صحیح دلیل سے ثابت اور منقول نہ ہونے کی وجہ سے غیر معتبر کہا جائے۔ جس طرح رمل بھی فی نفسہ ایک صحیح علم تھا۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ بعض انبیاء اس کو جانتے تھے۔ اسی طرح نجوم (ستاروں) میں بھی احتمال ہے مگر چونکہ اس کے قواعد مندرس ہو گئے (یعنی مٹ گئے) اسی لیے شریعت نے اسے ناجائز قرار دیا۔

بس ایسے ہی علم فراست بھی شاید علوم سماویہ میں سے ہو اور بطور کشف کے بزرگوں کو اب بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح کتابوں میں جو اس کے متعلق لکھا ہے وہ بھی کبھی کبھی صحیح نکلتا ہے۔ غرض فراست بھی ایک علم ہے بزرگوں کو بکثرت ہوتا ہے۔ خدا نے اخلاق کے موافق ہاتھ ——— پاؤں پیدا کیے ہیں کہ دیکھتے ہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ایسے اخلاق ہیں۔ چنانچہ افلاطون کو تصویر دیکھنے سے اس کے اخلاق کا پتہ چل جاتا تھا

افلاطون فراست کا ماہر تھا۔ ایک پہاڑ پر اکیلا رہتا تھا۔ ایک مصور (تصویر بنانے والا) نوکر رکھا تھا کبھی کبھی تو اس سے ملاقات ہو جاتی اور کسی سے بہت کم ملتا تھا اگر کوئی ملنے کا قصد کرتا تھا تو اس کی تصویر منگا کر اس کے اخلاق معلوم کر لیتا تھا۔ اگر ملنے کے قابل ہوتا تھا تو ملتا تھا ورنہ جواب دے دیتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک شخص کی تصویر دیکھ کر کہا کہ یہ ملنے کے قابل نہیں اس نے کہلا بھیجا کہ افلاطون کی رائے صحیح ہے۔ پہلے میں ایسا ہی تھا مگر اب میں نے اپنے اخلاق درست کر لیے ہیں۔ افلاطون کی فراست نے اس کی بھی تصدیق کی اس کے بعد افلاطون نے اسے اپنے پاس بلا لیا۔ اور اس سے ملا۔ روح المجالب ص۱۵۲ برکات رمضان

قیافہ کی حقیقت

ایک مرتبہ مولانا یعقوب صاحب نے علم قیافہ کا حاصل بیان کیا تھا کہ باطنی نفس پر حق تعالیٰ کسی ظاہری ہیئت کو علامت بنا دیتے ہیں تاکہ ایسے شخص سے احتیاط ممکن ہو۔ یہ حاصل ہے علم قیافہ کا۔ مگر ایسے امور و علامات کوئی حجت شرعیہ نہیں [1]

قیافہ سے مواد کا ادراک ہو سکتا ہے افعال کا نہیں

کسی اشراقی کے سامنے کسی حکیم کی تصویر پیش کی گئی اس نے دیکھا اور کہا کہ یہ شخص زانی ہے [یعنی زنا کرنے والے کی تصویر ہے] لوگ قہقہہ لگا کر ہنسے اور کہا بس جناب آپ کا ادراک معلوم ہو گیا، یہ تصویر تو فلاں حکیم کی ہے۔ اور وہ بڑا پاک دامن اور پارسا شخص ہے۔ اشراقی نے کہا کہ اب تو میں نے کہہ دیا ہے۔ خواہ اس کی تصویر ہو یا کسی اور کی ہو۔ چنانچہ لوگ اس کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ تمہارے متعلق ایسا کہا گیا ہے۔ اس نے کہا کہ واقعی زنا کا تقاضا تو میرے قلب میں بہت ہے لیکن میں نے مجاہدہ کر کے نفس کو قابو میں کر لیا ہے۔ ایسا ہوا کبھی نہیں [یعنی زنا کیا نہیں] اس تقاضا ہی کا ان کو ادراک ہوا تھا۔ اس لیے کہ "قیافہ" سے مواد ہی کا ادراک ہو سکتا ہے۔ افعال [یعنی حرکتوں] کا ادراک نہیں ہو سکتا [2]

---

[1] الافاضات الیومیہ ص۴۳ ج۲ ۔ [2] التہذیب لمحقہ فضائل صوم وصلوٰۃ ص۵۳

شرعی قاعدہ

سب کا مشترکہ قاعدہ یہی ہے کہ جس امر (یعنی جس معاملہ اور حکم) کے ثابت کرنے کا شریعت میں جو طریقہ ہے جب تک اس طریقہ سے وہ امر ثابت نہ ہو۔ اس کا کسی طرف منسوب کرنا جائز نہیں۔ اور یہ بات اپنے محل میں (شرعی دلائل سے) ثابت ہو چکی ہے کہ ان طریقوں کے ثابت کرنے میں شریعت نے الہام خواب، کشف کو معتبر و حجت قرار نہیں دیا۔ تو ان کی بناء پر کسی کو چور یا مجرم سمجھنا حرام اور سخت معصیت ہے، شریعت میں جو ذرائع کوئی درجہ بھی نہیں رکھتے ان پر حکم لگانا کس قدر سخت گناہ ہوگا۔ جیسے چور کا نام نکالنے کے لیے حاضرات کرنا یا لوٹا گھمانا، یا آج کل جو عمل سریزم شائع ہوا ہے یہ تو بالکل مہمل اور خرافات ہی ہے۔

اس سے بڑھ کر یہ کہ کسی سحر یا کسی جن کے واسطے سے یا کسی نجومی یا کسی پنڈت کے واسطہ سے کسی چیز کا یقین کر لینا خصوصاً جب کہ اس خبر سے کسی بری شخص کو متہم کیا جائے ایسا شدید حرام ہے کہ کے قریب ہے۔

ایسی ضعیف یا باطل کی بناؤں پر کسی کو چور سمجھ جانا اور کسی طرح کا شبہ کرنا جائز نہیں۔ مسلمانوں کے لیے اصل مدار علم و عمل ہے تو دیکھ لو جب شریعت نے ان کی دلالت کو حجت نہیں کہا تم کیسے کہتے ہو[1]

کسی سے عیب کی باتیں پوچھنا اور اس کا یقین کرنا کفر ہے[2]

---

[1] اصلاح انقلاب ص۳۹۷ ، [2] تعلیم الدین ص۔

باب ۹

سحر جادو اور عملیات کے احکام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کیے جانے کا واقعہ

یہودیوں میں سحر (جادو) کا بہت چرچا تھا۔ اور وہ اس میں بڑے ماہر تھے۔ چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی سحر کیا تھا اور وہ لبید کی بیٹیوں نے سحر کیا تھا۔ جس کا اثر بھی حضورؐ پر ہو گیا تھا پھر وحی کے ذریعہ آپ کو مطلع کیا گیا کہ آپ پر فلاں شخص نے سحر کیا ہے۔ چنانچہ سورہ فلق میں اس طرف اشارہ ہے،

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ؛

"آپ کہیئے کہ میں ان عورتوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، جو گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونک مارنے والی ہیں"

گرہوں پر پھونک مارنے کی تخصیص اس لیے ہے کہ حضور پر جو سحر ہوا تھا وہ اسی قسم کا تھا کہ ایک تانت کے ٹکڑے میں گیارہ گرہیں دی گئی تھیں اور گرہ پر کلمات سحر کو دم کیا گیا تھا۔ اور عورتوں کی تخصیص اس لیے ہے کہ اس واقعہ میں عورتوں ہی نے سحر کیا تھا۔ دوسرے کچھ تجربے سے اور نیز علم طبعی کے لحاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کا سحر بہ نسبت مردوں کے زیادہ موثر ہوتا ہے کیوں کہ سحر میں قوت خیالی کو زیادہ اثر ہے خواہ سحر حلال ہو یا سحر حرام (نعیم النعیم۔ التبلیغ ص ۱۳۲)۔

حضرت اقدس مفتی محمد شفیع صاحبؒ پر سحر کا اثر
اور حضرت تھانوی رح کا علاج

مکتوب گرامی حضرت اقدس مفتی محمد شفیع صاحب بنام حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ

"ناکارہ خادم تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہے ضعف اس قدر ہو گیا کہ نشست برخاست مشکل ہو گئی۔ میرے قوی تقریباً ساقط ہوتے جا رہے ہیں۔ حالت روز بروز گرتی جاتی ہے

حضرت میاں صاحب مدظلہم نے اپنے قاعدہ کے موافق میری حالت کو دیکھا تو فرمایا کہ سحر کے آثار بالکل نمایاں ہیں اور تمام اعضاء بدن میں اس کا اثر ہو چکا ہے۔ اس وقت زیادہ اہتمام سے ان کا علاج کر رہا ہوں۔ ڈھیڑھ ماہ تک مختلف طبیبوں کا اہتمام سے علاج کرتا رہا ذرہ برابر فائدہ محسوس نہ ہوا۔

حضرت والا بھی اگر کوئی تعویذ دفع سحر کے لیے عطا فرمائیں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ باعث برکات عظیمہ ہوگا"۔

جواب حضرت حکیم الامت تھانویؒ

(تعویذ) ملفوف ہے پاس رکھئے اور بعد نماز فجر اگر کوئی محب (خیر خواہ ہمدرد) چینی کی تشتری پر سورہ فاتحہ اور یہ دعاء لکھ کر دھو کر پلا دیا کرے تو زیادہ بہتر ہے۔

"یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فَیُوْمَئِذٍ مُلْکُہٗ وَبَقَائُہٗ یَا حَیُّ"

(البلاغ نشاعت خصوصی مفتی اعظم ۱۹۶۹ء)

مولانا عبدالحیؒ کا سحر کی وجہ سے انتقال

فرمایا مولانا عبدالحیؒ بڑے صاحب کمال تھے تقریباً ۳۸ یا ۴۰ سال کی عمر ہوئی کسی نے جادو کر دیا تھا۔ مولوی صاحب کے سر میں سے خون کی ایک شیشی دبی ہوئی نکلی تھی۔ اس سے شبہ ہوا تھا کہ کسی نے سحر کیا۔ اسی میں انتقال ہو گیا۔ اس تھوڑی سی عمر میں بہت کام کیا۔ سمجھ میں نہیں آتا، وقت میں بہت ہی برکت تھی، ہر فن سے مناسبت تھی۔ اور ہر فن کی خدمت کی ہے

سحر جادو، تعویذ گنڈے کی تعریف اور ان کا شرعی حکم اور شرائط جواز

"سحر" (جادو) کے کفر یا فسق ہونے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر اس میں کلمات کفریہ ہوں مثلاً شیاطین یا کواکب وغیرہ سے استعانت (مدد حاصل کرنا) ہو تب تو کفر ہے خواہ اس سے کسی کو نقصان پہنچایا جائے یا نفع پہنچایا جائے۔ اور اگر مباح کلمات (یعنی جائز کلمات) ہوں تو اگر کسی کو شرعی اجازت کے خلاف کسی قسم کا نقصان پہنچایا جائے اور کسی ناجائز غرض میں استعمال کیا جائے تو فسق اور معصیت ہے۔

اور اگر نقصان نہ پہنچایا جائے اور نہ کسی ناجائز غرض میں استعمال کیا جائے تو اس کو عرف میں سحر نہیں کہتے۔ بلکہ عمل، یا عزیمت، یا تعویذ گنڈہ کہتے ہیں اور یہ مباح ہے۔ البتہ لغت میں لفظ سحر اس کو بھی کہتے ہیں۔

---

[1] الافاضات الیومیہ ص ۴۲۰ مطبوعہ تھانہ بھون

اور اگر [اُس عمل کے] کلمات مفہوم نہ ہوں [یعنی اس کا ترجمہ و مطلب معلوم نہ ہو۔ تو کفر کا احتمال ہونے کی وجہ سے اس سے بچنا واجب ہے۔ اور یہی تفصیل تمام تعویذ گنڈوں وغیرہ میں ہے کہ غیر مفہوم نہ ہوں [یعنی ان کا مطلب و ترجمہ معلوم ہو] غیر مشروع نہ ہوں [یعنی شرعاً جائز ہوں] اور ناجائز غرض میں استعمال نہ ہوں۔ اتنی شرطوں سے جائز، ورنہ ناجائز۔[1]

جادو کی دو قسمیں اور ان کا شرعی حکم

سحر [جادو] کی دو قسمیں ہیں۔ ایک سحر حرام۔ اور محاورات [یعنی اصطلاح میں اکثر اسی پر سحر کا اطلاق ہوتا ہے۔ دوسرے سحر حلال جیسے عملیات اور عزائم اور تعویذ وغیرہ کہ لغۃً یہ بھی سحر کی قسم میں داخل ہے۔ اور ان کو سحر حلال کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ تعویذ و عزائم [عملیات] وغیرہ مطلقاً جائز نہیں بلکہ اس میں بھی تفصیل ہے وہ یہ کہ اگر اس میں اسماء الٰہی سے استعانت [مدد حاصل کرنا ہو] اور مقصود بھی جائز ہو تو جائز ہے اور اگر مقصود ناجائز ہو تو حرام ہے۔

اور اگر شیاطین سے استعانت [مدد حاصل کرنا] ہو تو مطلقاً حرام ہے۔ خواہ مقصود اچھا ہو یا بُرا۔ بعض لوگوں کا گمان یہ ہے کہ جب مقصود اچھا ہو تو شیاطین کے نام سے بھی استعانت [مدد حاصل کرنا] جائز ہے یہ بالکل غلط ہے۔ خوب سمجھ لو۔[2]

---

[1] بیان القرآن ص۵۰۔ [2] التبلیغ ج۱ ص۱۱۱

سفلی و علوی عمل کی حقیقت اور انکا شرعی حکم

سفلی عمل میں شیاطین سے استعانت ہوتی ہے۔ سفلی عمل تو اپنی حقیقت ہی کے اعتبار سے گناہ ہے گو نیت کیسی ہی اچھی ہو۔ اور نفع کی نیت سے حرام عمل جائز نہیں ہو جاتا۔ بعض لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر نیت اچھی ہو اور کسی کو نفع ہو تو سفلی عمل بھی جائز ہے جس میں شیاطین سے استعانت ہوتی ہے یہ خیال بالکل غلط ہے۔

اور علوی عمل (یعنی اسمائے الٰہیہ قرآن وغیرہ سے عمل کرنا) بھی مطلقاً جائز نہیں اگر کوئی عمل پڑھے تو اس کو دیکھنا چاہیے کہ اس کی نیت کیا ہے؟ اگر جائز کام کے واسطے پڑھے تو جائز ہے جیسے حلال نوکری کے واسطے پڑھے یا کوئی شخص مقروض ہو اور وہ ادائے قرض کے واسطے عمل پڑھے، اور ناجائز کام کے واسطے علوی عمل بھی ناجائز ہے۔ مثلاً کسی اجنبی عورت کو مسخر (تابع) کرنے کے واسطے پڑھا ہے تو حرام ہے۔

خلاصہ یہ کہ علوی عملیات میں ایک بات تو یہ دیکھنے کے قابل ہے کہ مقصود جائز ہے یا نہیں۔ دوسرے یہ بھی دیکھنا چاہیے کلمات طیب ہیں یا نہیں غیر مشروع ناجائز کلمات نہ ہونا چاہیے۔

اگر علوی عمل میں خبیث الفاظ نہ ہوں مگر طیب بھی نہ ہوں وہ بھی ناجائز ہے[1]

---

[1] التبلیغ، تعلیم التعلیم ص ۷۲ ۔

تعویذ لکھنے اور دینے کے متعلق ضروری مسائل

اور ہدایات

۱۔ تعویذ اگر قرآن آیت کا ہو اس کو بے وضو لکھنا جائز نہیں۔

۲۔ ایسے تعویذوں کو بے وضو ہاتھ لگانا بھی جائز نہیں[۱]

اکثر عاملین اس طرف توجہ نہیں کرتے اور آیات قرآنیہ بے وضو لکھ دیتے ہیں اسی طرح بے وضو آدمی کے ہاتھ میں دے دیتے ہیں [حالانکہ بے وضو] اس کا لکھنا اور چھونا دونوں ناجائز ہیں[۲]

۳۔ اگر کسی کافر کو تعویذ دینا ہو تو بہتر یہ ہے کہ قرآنی آیت نہ لکھے بلکہ یا تو وہ حروف جدا جدا لکھ دے یا ان حروف کے ہندسے لکھ دے یا اور کچھ جائز عبارت لکھ دے۔

۴۔ تعویذ جب کپڑے میں لپٹا ہو بیت الخلاء میں جانا جائز ہے۔

۵۔ اگر قرآنی آیت تشتری پر لکھی جائیں تو ان کے لکھنے اور چھونے کے لیے بھی وضو شرط ہے اس لیے بہتر ہے کہ اگر طالب [یعنی تعویذ لینے والا] باوضو نہ ہو تو خود عامل اس کو لکھ کر پانی سے دھو کر اس کو دے دے۔

۶۔ جب تعویذ کی ضرورت نہ رہے بہتر ہے کہ اس تعویذ کو دھو کر وہ پانی کسی پاک جگہ چھوڑ دے[۳]

---

[۱] التقی فی احکام الرقی ص۳۴، [۲] اغلاط العوام ص۱۲، [۳] التقی فی احکام الرقی ص۳۴۔

عورت کے لیئے نامحرم یا اجنبی مرد کو تعویذ دینے سے احتیاط

ایک شخص اپنے کسی عزیز (رشتہ دار) کی بیوی کے لیئے کوئی تعویذ لینے آیا تو انکار فرمادیا۔ اور فرمایا کہ خود اس کا شوہر کیوں نہیں آتا۔ پھر حاضرین مجلس سے فرمایا کہ بس اس طرح ناجائز تعلقات قائم ہوجاتے ہیں کیوں کہ عورتوں کا قلب نرم ہوتا ہے۔ اس قسم کی خدمتوں سے وہ متاثر ہونے لگتی ہیں۔ اگر کوئی عورت کسی نامحرم کے ہاتھ تعویذ منگاتی ہے تو میں نہیں دیتا۔

(اشرف السوانح ص۲)

مقدمہ کی کامیابی کا ایک عمل

ضرورت کے وقت تعویذ کھلانا پلانا سب جائز ہے

سوال:۔ مقدمہ کی فتح یابی کے لیے اسم ذات (یعنی اللہ) لکھ کر آٹے کی گولیاں بناکر مچھلیوں کو کھلانا جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب:۔ جب تعویذ آدمی کو کھلانا پلانا جائز ہے۔ اسی طرح سے حیوان کو بھی کھلانا جائز ہے۔ اور اگر پانی میں ڈالنے سے اہانت (و بے ادبی) کا شبہ ہو تو قصداً اہانت نہیں ہے بلکہ استبراک (یعنی برکت حاصل کرنا) مقصود ہے۔ رہا یہ کہ اس عمل کو مقصود میں کچھ دخل ہے یا نہیں سو مجھ کو اس کی تحقیق نہیں۔ واللہ اعلم

امداد الفتاویٰ ص۵

فصل

عملیات وتعویذات میں ساعت، دن، وقت کی قید وپابندی غلط ہے

حدیث شریف میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

ما انزل اللہ من السماء من برکۃ إلا اصبح فریق من الناس الخ

یعنی اللہ تعالیٰ آسمان سے جو بھی برکت نازل فرماتا ہے تو ایک جماعت لوگوں کی کفر کرنے والی ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بارش نازل فرماتا ہے تو لوگ کہتے فلاں کوکب ستارہ کی وجہ سے بارش ہو رہی ہے[1]

اس سے ثابت ہوا کہ کواکب کی تاثیر غیبی کا قائل ہونا ایک گونہ کفر ہے۔ اکثر عملیات میں ساعت یا دن کی قید ہوتی ہے۔ جس کی رعایت بعض عامل کرتے ہیں بعض عامل مہینہ کے عروج ونزول کا لحاظ کرتے ہیں اور ان سب کی بنیاد وہی نجوم کی تاثیر کا اعتقاد ہے۔ یہ حدیث اسکو باطل اور معصیت ٹھہراتی ہے[2]

بعض عاملوں کو گو وہ اہل علم ہی ہوں بعض عملیات میں دن وغیرہ کی رعایت

---

[1] المتقی فی احکام الرقی ص۲۰۔

کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ سو یہ نجوم کا شعبہ ہے۔ اور واجب الترک ہے اور یہ خیال کہ یہ عمل کی شرط ہے بالکل غلط ہے میں نے ایسے اعمال میں یہ قید بالکل حذف کر دی ہے اور پھر بھی بفضلہٖ تعالیٰ اثر میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ عمل کا اثر زیادہ تر خیال سے ہوتا ہے ان قیدوں کو اس میں کوئی دخل نہیں۔ یہ سب عاملوں کے دعوے ہیں [1]

مسئلہ کی تحقیق و تنقیح

اس مسئلہ کی تحقیق یہ ہے کہ ہر دعویٰ کے لیے کسی دلیل کی حاجت ہوتی ہے پس جو حقیقت تاثیرات کواکب کے مشاہدہ سے ثابت ہے۔ مثلاً سورج میں حرارت (گرمی) ہونا، چاند میں برودت (ٹھنڈک) ہونا، اور سب کواکب میں نور کا ہونا۔ سورج طلوع ہونے سے دن کا ہونا اس کے غروب سے رات ہونا۔ ان تاثیرات کا اعتقاد جائز ہے۔ شارع علیہ السلام نے ان کی کہیں نفی نہیں فرمائی۔ بلکہ بعض کا اثبات فرمایا ہے۔

اور جو تاثیرات مشاہدہ سے مخفی ہیں (یعنی مشاہدہ میں نہیں آئیں) مگر ان کے وجود پر کوئی صحیح دلیل قائم ہے۔ مثلاً کواکب کا رجوم شیاطین ہونا (یعنی یہ کہ شیاطین کو کواکب کے ذریعہ مارا جاتا ہے) اس کا اعتقاد بھی واجب ہے۔

اور جس (تاثیر) پر کوئی صحیح دلیل قائم نہیں۔ جیسے سعادت و نحوست اور اور اس جیسی چیزیں عقلاً اس میں دونوں احتمال تھے۔ وجود و عدم (یعنی سعادت

---

[1] اغلاط العوام ص۸

ونحوست ہو بھی سکتی تھی اور نہیں بھی) مگر شارع علیہ السلام نے چونکہ نفی کر دی ہے۔ اس لیے یہ مرجح ہو گیا عدم تاثیر کو (یعنی تاثیر نہ ہونا راجح ہو گیا) اور دوسری دلیل وجود کی جو شرعی دلیل کا مقابلہ کر سکے موجود نہیں لہٰذا ناقابل اعتبار ٹھہری۔ اور نجومیوں کے حسابات محض وہمی اور تخمینی ہیں۔ ہزاروں خبریں غلط نکلتی ہیں۔ تو ایسی وہمی دلیل قطعی دلیل کے معارض کب ہو سکتی

اس کے بعد بھی اگر کوئی ان (کواکب) کی تاثیر کا قائل ہو اس کے حکم میں تفصیل یہ ہو گی کہ اگر وہ شارع کی تکذیب نہیں کرتا (یعنی غلط نہیں کہتا) بلکہ بعض نصوص میں کچھ تاویل کرتا ہے۔ اور کواکب کو مستقل بالتاثیر نہیں مانتا بلکہ باذن الٰہی (اللہ کے حکم سے) انکو اسباب عادیہ سمجھتا ہے۔ سو چونکہ یہ اعتقاد واقع کے خلاف ہے اس لیے اس شخص کو صرف جھوٹ کا گناہ ہو گا۔ اور نصوص کی تاویل سے تعجب نہیں کسی قدر بدعت کا بھی گناہ ہو گا۔

اور اگر شارع علیہ السلام کی تکذیب کرتا ہے (یعنی غلط کہتا ہے) یا کواکب میں مستقل تاثیر مانتا ہے تو وہ شخص کافر و مشرک ہے[1]

فصل ۲۔ عمل کے ذریعہ کسی کو قتل کرنیکا شرعی حکم

عملیات کے ذریعہ کسی کو ہلاک کرنے کا یہی حکم ہے (کہ عمل کے ذریعہ ہلاک کرنے والے شخص کو قتل کا گناہ ہو گا) چنانچہ ایک عمل کی کچی اینٹ کا ہے جس کو ہلاک کرنا منظور ہوتا ہے اس کے واسطے ایک کچی اینٹ پر عمل کرتے ہیں پھر اس کو کفن وغیرہ دے کر اس پر نماز جنازہ پڑھ کر ندی میں ڈال دیتے ہیں۔ پانی سے وہ

---

[1] الکشف عن مہمات التصوف ص۱۱۱

اینٹ گھلنا شروع ہوتی ہے۔ جیسے جیسے وہ گھلتا ہے اسی قدر یہ شخص گھلنا شروع ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اینٹ جب بالکل گھل جاتی ہے یہ شخص بھی گھل گھل کر ہلاک ہوجاتا ہے۔ یہ بہت ہی سخت عمل ہے۔

خوب سمجھ لو اگر وہ شخص مستحق قتل نہیں ہے تو تم کو قتل کا گناہ ہوگا۔ بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم نے تو قرآن سے مارا ہے [یعنی قرآنی عمل کے ذریعہ مارا ہے] پھر ہمیں گناہ کیوں ہوگا؟ میں کہتا ہوں کہ اگر تم ایک بڑا بھاری قرآن کسی کے سر پر مارو جس سے اس کا سر پھٹ جائے، اور وہ مرجائے تو کیا تم کو گناہ نہ ہوگا؟ ضرور ہوگا۔[1]

باطنی تصرّف و توجہ سے کسی کو نقصان پہنچانا یا ہلاک کرنا

یاد رکھو کسی کو توجہ [باطنی تصرف یا توجہ] سے کسی کو ہلاک کرنا یا نقصان پہنچانا مطلقاً [ہر حال میں] جائز نہیں۔ بلکہ اس میں وہ تفصیل ہے جو میں نے بیان کی۔

مگر آج کل تو اس کو کمال سمجھا جاتا ہے کسی کو بھی اس طرف توجہ نہیں ہوتی کہ اس میں بعض دفعہ گناہ بھی ہوتا ہے۔ لوگ یوں سمجھتے ہیں کہ ہم نے تو محض توجہ کی تھی، ہم نے قتل کہاں کیا۔

سو خوب سمجھ لو کہ توجہ سے قتل کرنا بھی ویسا ہی ہے جیسے تلوار سے قتل کرنا اسی لیے ایسے موقعوں میں توجہ سے بچنا چاہیے۔ اور اگر کوئی شخص مشاق بھی نہ ہو [یعنی اس نے باقاعدہ مشق نہ کی ہو تب بھی] اسے ایسے مواقع میں توجہ سے کام نہ لینا چاہیے۔ کیوں کہ بعض لوگ فطرۃً [پیدائشی طور پر] صاحب تصرف ہوتے

---

[1] تسہیل التعلیم ص۱۲۲ ناشر التبلیغ۔

ہیں مگر اس کو خبر نہ ہو تو ممکن ہے کہ اپنے آپ کو صاحب تصرف نہ سمجھتے ہوں۔۔۔ مگر حقیقت میں تم صاحب تصرف ہو تو اگر اس حالت میں تم نے کسی کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا اور وہ اس کا مستحق نہ تھا اور نقصان پہنچ گیا تو تم کو گناہ ہوگا۔ اور یہی حکم عملیات سے ہلاک کرنے کا ہے[1]

بچھو جھاڑنے کا غلط عمل

اسی طرح ایک عمل بچھو جھاڑنے کا ہے اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ یہاں تک پڑھ کر پانی پیتے ہیں۔ پھر حَرْ کہتے ہیں۔ پھر دم کرتے ہیں۔ نہ معلوم یہ کون سا طریقہ ہے۔ بچپن میں ہم نے بھی ان عملیات کو لکھ لیا تھا مگر کبھی ان پر عمل نہیں کیا۔ صرف بچھو کا عمل ایک آدھ مرتبہ غلطی سے کیا، اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

اس کا بہت لحاظ رکھنا چاہیے کہ عملیات علویہ میں الفاظ طیب [بالکل درست] ہوں۔ قرآن کے الفاظ کو بگاڑا نہ گیا ہو[2]

یا بدّوح کا عمل اور اسکا حکم

سوال:۔ "یا بدّوح" کے متعلق بعض لوگ کہتے ہیں کہ سریانی زبان میں باری تعالیٰ کا نام ہے، اور بعض لوگ مؤکل کا نام کہتے ہیں اور "یا" کے ساتھ پڑھانے کو بھی منع کرتے ہیں۔ اس کی تحقیق جو حضرت کو ہو اس سے مطلع فرمائیں؟

---

[1] تعلیم التقسیم صفحہ ۲۰ التبلیغ ۲۰ ۔ ۔ صفحہ ۲۱ ۔

الجواب :۔ مجھ کو کچھ تحقیق نہیں۔ اور بغیر تحقیق کے اس کے پڑھنے کو جائز نہیں سمجھتا۔[1]

قرآنی سورتوں کے موکلوں کا کوئی ثبوت نہیں

بعض لوگوں نے مؤکلوں کے نام عجیب عجیب گھڑے ہیں۔ کلکائیل، دردائیل اور اسی طرح اس کے وزن پر بہت سے نام ہیں۔ اور غضب یہ ہے کہ ان ناموں کو سورۂ فیل کے اندر ٹھونسا ہے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ يا كَلْكَائِيْل اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْل يا دُرْدَائِيْل :۔

یہ سخت واہیات ہے۔ اوّل تو یہ نام بے ڈھنگے ہیں نہ معلوم کلکائیل کہاں سے ان لوگوں نے گھڑا ہے۔ بس یہ لوگ رات دن کل کل ہی میں رہتے ہوں گے۔ پھر ان کو قرآن میں ٹھونسنا یہ دوسرا بے ڈھنگا پن ہے اور نہ معلوم یہ مؤکل ان لوگوں نے کہاں سے تجویز کیے ہیں۔ یہ سب محض خیالات ہیں اور کچھ بھی نہیں۔ اس کا مصداق معلوم ہوتے ہیں۔ اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ[2]

اولاد پیدا ہونے کے لیے ہولی دیوالی کے بعض عمل کرنا

بعض عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ اولاد ہونے کے لیے گنڈے اور منتر کراتی پھرتی ہیں اور اس کی بھی پرواہ نہیں کرتیں کہ یہ شریعت کے موافق ہیں یا نہیں۔

---

[1] امداد الفتاوی ص۹۹ ج۴۔ [2] تعلیم التقویم ص۲۱۳ ج۲ التبلیغ :۔

بعض عورتیں یہاں تک بے باک ہیں کہ اگر کوئی ان سے کہہ دے کہ اگر تم فلانی کے بچہ کو مار ڈالو تو تمہارے اولاد ہو جائے گی، تو اس سے بھی دریغ نہیں کرتیں بعض دفعہ کسی بچہ پر ہولی دیوالی کے دنوں میں جادو کرا دیتی ہیں اور بعض جاہل عورتیں ستیلا پوجتی ہیں۔ کہیں چوراہے پر کچھ رکھ دیتی ہیں محض اس غرض کے لیے کہ اولاد پیدا ہو (ایسا کرنا ناجائز حرام ہے)۔

وہ اولاد ایسی خبیث پیدا ہوتی ہے کہ بڑے ہو کر ماں باپ کو اتنا ستاتی ہے کہ وہ بھی یاد ہی کرتے ہیں۔ اس وقت وہ ایسی اولاد کو جس کی تمنا میں سیکڑوں گناہ کیے تھے ہزاروں مرتبہ کوستے ہیں۔[1]

---

[1] اسباب الغفلۃ لمقدمین و دنیا ص۵۰

فصل

چور معلوم کرنے کے عملیات

چور کی شناخت کا عمل محض خیال پر مبنی ہے

عملیات کے اثر کی وجہ صرف تخیل (خیال) پر ہے" قول الجمیل میں شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے چور کی شناخت کا بدھنی والا جو عمل لکھا ہے وہ بھی خیال پر مبنی ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ دو عاملوں کو دو مختلف مجلسوں میں دو شخصوں کا نام بتلادو۔ ایک کو بکر کا کہ اس پر چوری کا شبہ ہے۔ اور دوسرے کو عمرو کا ایک بکر کے نام سے لوٹا گھما دے گا۔ اور دوسرے عمر کے نام سے۔ جب چاہو آزمالو۔

شاہ صاحب نے یہ راز خدا جانے سمجھا یا نہیں [1]

("مرتب عرض کرتا ہے کہ" القول الجمیل" میں چور کا عمل لکھنے کے بعد یہ عبارت بھی لکھی ہے "جو شخص یہ عمل یا ایسا کوئی اور عمل کر کے چور پر مطلع ہو تو اس پر واجب ہے کہ اس کے چرانے میں یقین نہ کرے۔ اور اس کو بدنام نہ کرے بلکہ قرآن کی پیروی کرے کہ یہ عمل بھی قرآن کے سورۃ بنی اسرائیل میں فرمایا ولا تقف ما لیس لک بہ علم۔ اور نہ پیچھے پڑ۔ اس چیز کے جس کا تجھ کو یقین نہیں۔ کان اور آنکھ

---

[1] الکلام الحسن ص۱۴۰۔

اور دل ہر ایک سے سوال کیا جائے گا" [1]

اس سے معلوم ہوا کہ اس قسم کے چور وغیرہ کے عملیات سے شاہ صاحب کا مقصود یہ نہیں کہ جس کا نام نکل آیا واقعی وہ چور ہے۔ ایسا یقین کرنا جائز نہیں، البتہ یہ بھی ایک قرینہ ہے اس کو قرینہ سمجھ کر مزید تحقیق کی جائے۔ (مرتب)۔

چور معلوم کرنیکا عمل کرنا اور اس پر یقین رکھنا ناجائز ہے

سوال۔ شاہ ولی اللہ صاحبؒ محدث دہلوی نے چور کے معلوم کرنے کی ترکیب لکھی ہے اور یہاں بعض بزرگ یہی ترکیب کرتے ہیں کہ چور معلوم کرنے کیلئے ایک آیت مرغی کے انڈے پر لکھتے ہیں اور پھر سورۃ یٰسین یا اور کوئی سورۃ پڑھتے ہیں اور ایک چھوٹے لڑکے سے انڈے کو دیکھنے کو کہتے ہیں وہ لڑکا اس انڈے میں دیکھ کر بتلاتا ہے کہ فلاں شخص فلاں چیز لیے ہوئے ہے اس ترکیب سے بعض چیزیں بعض لوگوں کو مل گئی ہیں۔ اور چور کا پتہ لگ گیا ہے۔ ایسی ترکیب کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں ؟ شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ اس ترکیب پر یقین نہ کرے البتہ قرائن کا اتباع کرے کیوں کہ یقین کرنا جائز نہیں۔ حالانکہ یقین یا ظن غالب پیدا کرنے کے لیے ایسا کیا جاتا ہے۔

الجواب ۔۔ نہیں، بلکہ اس لیے ہے کہ جس کا اس طرح سے پتہ لگے (یعنی اس طرح عمل کرنے سے جس چور کا نام نکلے) اس کا تفحص (تحقیق و تفتیش) شرعی طریقہ سے کریں، لیکن عوام حد سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔

---

[1] القول الجمیل ص۹۵۔

سوال :۔ یہ عمل کرنا کیسا ہے۔ ؟

الجواب :۔ میرے نزدیک بالکل ناجائز ہے۔ اس لیے کہ عوام حد تفحص سے آگے بڑھ جاتے ہیں [یعنی اس کو یقینی طور پر چور سمجھنے لگتے ہیں۔]

ایسا عمل جسکے ذریعہ سے چوری کیا ہوا مال ملجائے یا سحر باطل ہوجائے جائز ہے

سوال :۔ زید قرآن شریف کی کوئی آیت پڑھ کر ایک برتن پر دم کرتا ہے۔ ایک دوسرا شخص اس برتن کو پکڑ لیتا ہے پھر برتن میں ایک قسم کی حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اگر کسی ساحر نے اس پر سحر [جادو] کیا ہے تو جہاں سحر ہے وہاں پر چلا جاتا ہے۔ اگر کسی درخت پر کیا ہے تو درخت پر چڑھنا چاہتا ہے، اگر کسی کا مال چوری ہوا ہے تو جہاں مال ہے وہاں پر چلا جاتا ہے۔ زید کا یہ عمل جائز ہے یا ناجائز ؟

الجواب :۔ یہ عمل فی نفسہٖ جائز ہے۔ اب یہ دیکھنا چاہیے کہ کسی ناجائز امر کی طرف مفضی تو نہیں ہوتا [یعنی کسی ناجائز کا ذریعہ تو نہیں بنتا] اگر ہوتا ہے تو ناجائز لغیرہ ہوجائے گا۔ مثلاً اس عمل کے ذریعہ کسی شخص کو چور سمجھنا جو کہ اس نص کے خلاف ہے، وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ [ایسی چیز کے پیچھے مت پڑو جس کا علم نہ ہو]۔

کیوں کہ علم سے مراد شرعی دلیل ہے۔ اور ایسے عملیات شرعی دلیل نہیں اور اگر یہ عمل ناجائز امر کی طرف مفضی نہیں ہوتا [یعنی ذریعہ نہیں بنتا]

؎ امداد الفتاویٰ ص ۸۸ ج ۴۔

تو بالکل جائز ہے۔ مثلاً اس عمل کے ذریعہ سے مال مل جانا، یا سحر باطل ہو جانا۔

خلاصہ یہ کہ فی نفسہ جائز ہے۔ اور اگر حرام کا مقدمہ (ذریعہ) بن جائے تو حرام ہے۔[1]

فال کھولنا یا کسی عمل کے ذریعہ غیب یا آئندہ کی خبریں معلوم کرنا اور اس پر یقین رکھنا درست نہیں

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (جس چیز کا تم کو صحیح علم نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑو)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی صحیح دلیل کے بغیر جس کا صحیح ہونا قواعد شرعیہ سے ثابت ہو کسی امر کا خواہ وہ اخبار ہو یا انشاء (یعنی کسی بات کی خبر ہو یا کسی امر کا حکم ہو اس کا) اعتقاد درست نہیں۔

اب عاملوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ خاص طریقوں سے فال کھولتے ہیں۔ اور گذشتہ یا آئندہ کے متعلق خبر دیتے ہیں، یا چور وغیرہ کے معلوم کرنے کے لیے لوٹا گھمانے کا عمل کرتے ہیں اور کسی کا نام بتلا دیتے ہیں اور اس کے مطابق خود بھی یقین کر لیتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی یقین دلاتے ہیں۔

یا ایسا کوئی عمل جس سے کوئی خواب نظر آئے بتلا کر جو کچھ خواب میں نظر آئے اس پر پورا اعتماد کر لیتے ہیں اور اس کا نام استخارہ رکھتے ہیں۔ یہ سب غیب کی خبروں کا دعویٰ ہے۔ کیوں کہ شریعت نے ان واسطوں کے ذریعہ کسی خبر کے

---

[1] امداد الفتاویٰ ص۸۶ ج۴ یہ دلیل کی صفت ہے یعنی وہ دلیل عند الشرع بھی معتبر ہو۔

علم کو مفید اور معتبر نہیں قرار دیا۔ بخلاف طب (علاج معالجہ) کے کہ خود سنت سے اس کا اعتبار وارد ہے۔ گو درجہ ظن ہی میں سہی۔ مذکورہ آیت ایسے امور کو باطل کرتی ہے۔ اسی طرح حدیث بھی (ان سب کو باطل کرتی ہے) چنانچہ ارشاد ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی عرافا فسألہ عن شئ لم تقبل لہ صلوٰۃ اربعین لیلۃ[1]

[1] رواہ مسلم، المتقی ص۲۷

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فرمایا کہ جو شخص عراف (یعنی غیب کی خفیہ باتیں بتانے والے) کے پاس آیا اور اس سے کچھ پوچھا ایسے شخص کی چالیس روز تک نماز قبول نہ کی جائے گی۔

فصل

محبت کے تعویذ کی ایک شرط

فرمایا کسی کو اگر محبت کا تعویذ دیا جائے تو اس کے لیے یہ شرط ہے کہ اسکو اتنا مسخر اور مغلوب نہ کر دے کہ وہ مغلوب اور بے اختیار ہو کر کام کرے۔ کیوں کہ یہ حرام ہے[1]

شوہر کو مسخر کرنے کا تعویذ کرنے کا شرعی حکم

ایک عورت نے ایک صاحب کے ذریعہ اپنے خاوند کی تسخیر کے لیے تعویذ لینا چاہا۔ حضرت نے فرمایا کہ فقہاء نے فرمایا ہے کہ خاوند کی تسخیر کے لیے تعویذ کرانا حرام ہے۔ گو اس فتوے کی عبارت مطلق ہے مگر قواعد سے اس کی شرح یہ ہے

[1] الکلام الحسن صفحہ ۲۰

حقوق دو طرح کے ہیں ایک تو وہ حقوق جو شوہر پر شرعاً واجب ہیں۔ اور ایک وہ جو شرعاً واجب نہیں۔ سو جو حقوق واجب نہیں اس میں کسی تعویذ وعمل کے ذریعہ سے اس کو مجبور کرنا یعنی تسخیر کی ایسی تدبیر جس سے وہ مغلوب اور پاگل ہو جائے۔ اور اپنے مصالح کی کچھ خبر نہ رہے یہ غیر واجب پر مجبور کرنا ہے۔ ہاں اگر حقوق واجبہ میں کوتاہی کرتا ہو تو اس کے لیے مجبور کرنا بھی جائز ہے۔ اور چونکہ ان عملیات میں اثر قصد و ارادہ کے تابع ہوتا ہے۔ اس کے لیے عمل کے وقت غیر واجبہ حقوق حاصل ہونے کا قصد کرنا بھی گناہ ہے۔ اور قصد و ارادہ کے تابع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ عملیات بھی ایک قسم کا مسمریزم ہے جس سے کسی کے دل اور دماغ پر قابو حاصل کیا جاتا ہے۔

اور یہ جزئیہ یاد رکھنے کے قابل ہے اگر کسی کو یہ شرح معلوم نہ ہو تو وہ فقہاء پر اعتراض کرے گا۔ اس لیے کہ فقہاء کے اس جزئیہ میں اس تفصیل کی تصریح نہیں۔ جیسے طب کی کتابوں میں بعضے نسخے ہیں جن میں خاص اس مقام پر قیود کی تصریح نہیں۔ مگر قواعد سے وہ مقید ہیں[1]

جب زوجین کا تعویذ

میاں بیوی کی موافقت کے لیے تعویذ کرنا۔ مثلاً کوئی شخص اپنی بیوی کے حقوق واجبہ ادا نہیں کرتا تو اس نیت سے تعویذ کرنا جائز ہے کہ دونوں میں موافقت ہو جائے اور شوہر حقوق کو ادا کرنے لگے۔ مگر عامل یہ تصور نہ کرے کہ شوہر اس پر فریفتہ ہو جائے بلکہ صرف ادائے حقوق واجبہ کا تصور کرے

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص۲۹۶ ج۵۔

اور جس کو آج کل تسخیر کہتے ہیں اس کا قصد نہ کرے۔

تعویذ دینے اور لینے والے سب کو اس کا لحاظ رکھنا چاہیے۔[۱]

اگر کسی بزرگ کو دیکھا ہو کہ وہ میاں بیوی میں محبت ہونے کے لیے عمل کرتے ہیں تو وہ اس درجہ کا عمل کرتے ہیں جس سے میاں حقوق واجبہ ادا کرنے لگے۔ یہ نہیں کہ وہ مغلوب الحواس ہو جائے۔[۲]

سوال ۴۹۹:۔ حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی رح نے اپنی کتاب "نفع المفتی والسائل" صـ۵ میں یہ فتویٰ نقل کیا ہے کہ عورت کا خاوند کو رضامند کرنے کے واسطے تعویذ بنانا حرام ہے کیا یہ صحیح ہے۔؟

الجواب:۔ رضامند کرنے کے دو درجے ہیں۔ ایک درجہ وہ جس سے حقوق واجبہ میں کوتاہی نہ کرے۔ دوسرا درجہ وہ جس میں حقوق غیر واجبہ میں اس کو مجبور کیا جائے۔ پہلے درجہ کی تدبیر مباح ہے۔ اگرچہ اس میں جبر ہی سے کیوں نہ کام لیا جائے۔ اور دوسرے درجہ کی تدبیر اگر جبر کی حد تک نہ ہو تو جائز ہے اور اگر جبر کی حد تک ہو تو حرام ہے۔

بس اس مسئلہ میں قواعد شرعیہ سے دو قیدیں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ تعویذیا عمل ایسا ہو جس سے معمول [یعنی جس پر عمل کیا گیا ہے وہ] مضطر [مجبور] نہ ہو جائے۔ دوسری قید یہ کہ حقوق غیر واجبہ کے لیے یہ تدبیر نہ کی جائے۔ اگر ایک قید بھی مرتفع ہو جائے گی [نہ پائی جائے گی] تو حرام ہو جائے گی۔[۳]

---

۱ احکام الحیاۃ صـ۳۵ رسالۃ المبلغ صـ۲۰۔ ۲ حقوق وفرائض صـ۱۲۳ التہذیب
۳ امداد الفتاویٰ صـ۱۹۵۔

شوہر کو مسخر کرنے کے واسطے حیض کا خون یا الو کا گوشت استعمال کرنا جائز نہیں

سوال[۵۸]:- اکثر عورتیں اپنے شوہروں کو قسم قسم کی غلیظ چیزیں کھانے پینے کے ساتھ شریک کرکے شوہروں کو کھلاتی ہیں اور یقین کرتی ہیں کہ ان کا شوہر انکے تابع و فرمانبردار ہو جائے اور کسی بات میں ان کے خلاف نہ کریں۔ وہ غلیظ چیزیں اس قسم کی ہوتی ہیں۔ حیض کا خون، الو کا گوشت، گدھ کا گوشت وغیرہ اس سلسلہ میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ بعض عاملوں سے جادو و زبان بندی وغیرہ بھی کراتی ہیں اس کا بھی کیا حکم ہے۔

الجواب:- اولاً تو اس قسم کے عملیات گو فی نفسہٖ مباح طریقے سے ہوں۔ شوہر کو مسخر (تابع) کرنے کی غرض سے فقہاء ممنوع فرماتے ہیں۔ خصوصاً اگر مباح بھی نہ ہو۔ مثلاً اشیاء محرمہ (حیض کا خون وغیرہ) کھلانا۔ لہٰذا یہ تو حرام در حرام ہوگا[۱]

سوال[۵۹]:- اگر عورت اپنے مرد کو مسخر کرنے کے واسطے کوئی تدبیر آیات قرآنی سے یا کسی دعاء سے یا اور کسی طریقہ سے کرے تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- نہیں۔ البتہ دفع ظلم کے لیے جائز ہے[۲]

---

[۱] امداد الفتاویٰ ص۸۶، ج۴ [۲] ص۸۹۔

ناجائز تعلق ناپاک محبت کیلئے عمل کرنا دینا حرام ہے

سوال ۲۹ ، ایک صاحب کو کسی لڑکے سے بہت گہرا تعلق ہوگیا تھا۔ وہ لڑکا وطن چلا گیا۔ اب وہ صاحب نہایت پریشان، بے چین، بے قرار ہیں دنیا اور دین کے کام سے بیکار ہو رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ میں خودکشی کر لوں گا۔ اور تعجب نہیں کہ ایسا کر بیٹھیں۔ ایسی حالت میں اس کے واپس آجانے کے لیے دعا وتعویذ اور عمل جائز ہے یا نہیں۔ اور وہ کہتے ہیں اور معتبر آدمی ہیں کہ میری نہایت پاک وصاف محبت ہے ؟

الجواب :۔ ایسی محبت میں باطنی خباثت ضرور ہوتی ہے اس لیے اس کی اعانت (اور ایسا تعویذ دینا) ناجائز ہے۔ ایک شخص کی مصلحت سے دوسرے شخص کو پریشان کرنا اور گھر سے بے گھر کرنا اگر محبت پاک بھی مان لی جائے تب بھی ناجائز ہے۔ واقعی اگر پاک محبت ہے تو محب (یعنی محبت کرنے والے) کو چاہیے کہ محبوب کے پاس جائے نہ کہ محبوب کو بلائے۔

اگر یہ شخص اس بلا سے نجات کی کوشش کریں تو یہ زیادہ ضروری بات ہے اگر وہ ایسا چاہیں تو مجھ سے خط وکتابت کرلیں ۔

تعویذ وعمل کے زور سے کسی سے نکاح کرنے کا شرعی حکم

کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اور وہ نہیں چاہتی اور اس پر نکاح کرنا واجب بھی نہیں تو اس نے کسی سے تعویذ کرایا اس غرض سے کہ وہ نکاح کرلے۔ تو یہ بھی جائز نہیں۔ نہ ایسا تعویذ دینا جائز ہے۔ کیوں کہ اس میں بھی عامل کی قوت خیالیہ کا اثر ہوتا ہے۔ اور قلب سے کسی کو مجبور کرنا جائز نہیں[1]۔

سوال[۵۵]: بیوہ عورت کو کوئی عمل پڑھ کر نکاح کی خواہش کرنا جائز ہے یا نہیں؟ کوئی عمل قرآن سے پڑھ کر بیوہ عورت کو نکاح کے واسطے کھلانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: عملیات اثر کے اعتبار سے دو قسم کے ہیں۔ ایک قسم تو یہ کہ جس پر عمل کیا جائے وہ مسخر (تابع) اور مغلوب المحبت ومغلوب العقل (یعنی بے قابو و مجبور) ہوجائے ایسا عمل اس مقصود کے لیے جائز نہیں جو شرعاً واجب نہ ہو۔ جیسے کسی معین مرد یا عورت سے نکاح کرنا واجب نہیں اس لیے ایسا عمل جائز نہیں۔

دوسری قسم یہ کہ معمول (یعنی جس پر عمل کیا جارہا ہے اس) کو اس مقصود کی طرف توجہ بلا مغلوبیت کے ہوجائے پھر بصیرت کے ساتھ اپنے لیے مصلحت تجویز کرے ایسا عمل ایسے مقصود کے لیے جائز ہے۔ اس حکم میں قرآن وغیر قرآن مشترک ہیں[2]۔

---

[1] احکام الجاہ ص۳۹، [2] امداد الفتاویٰ ص۴۹۔

حال :۔ ایک لڑکی پڑھی لکھی ہوشیار ہے۔ اس کے یہاں (نکاح کے سلسلہ کی) خط وکتابت ہوئی۔ باپ نے صاف انکار کیا کہ ..... کی عمر زیادہ ہے اور لڑکی کی عمر کم ہے۔ ایک شخص نے جائز طریقہ سے محبت کا عمل کر دیا اب وہ عورت کہتی ہے کہ میں فلاں ہی سے عقد کروں گی۔ اور گھر کے لوگ منع کرتے ہیں اور وہ اسی خیال میں غرق ہے اور کہتی ہے کہ عالم تو ملیں مجھ کو بعد میں معلوم ہوا کہ ایسا کیا گیا ہے مجھ کو ناگوار ہوا کہ بلا اجازت ایسا کیوں کیا گیا۔ کسی مسلمان کو خصوصاً ناقصات العقل (عورتوں) کو پریشان کرنا کیسے مناسب ہے۔ تقدیر کا حال معلوم نہیں۔

اس کے متعلق دریافت طلب ہے کہ ایسی تدبیر کرنا شرعاً کیسا ہے!

تحقیق : درست نہیں۔

حال : اگر اس تدبیر سے عورت کو راضی کر لیا گیا تو شرعاً نکاح درست ہوگا یا نہیں؟

تحقیق : درست ہوگا مگر قدرے توقف کے بعد (جب) کہ اس عمل کا اثر جاتا رہے۔[1]

---

[1] تربیت السالک ص۲۱۶ ج۱۔

فصل : تسخیر خلائق

تسخیر خلائق یعنی مخلوق کو تابع کرنے کا عمل سیکھنا

ہمارے استاذ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک شخص نے تسخیر (کسی کو تابع) کر لینے کا عمل بتلایا تھا۔ اور مولانا کو کمالات کا ایسا شوق تھا کہ ہر قسم کی چیز کو سیکھ لیا کرتے تھے۔ اسی طرح یہ عمل بھی سیکھ لیا۔ جس سے مقصود محض علم تھا' عمل مقصود نہ تھا۔

الغرض مولانا محمد یعقوب صاحب نے تسخیر وحبّ کا عمل اس لیے سیکھ لیا تھا کہ مولانا کو ہر چیز کے جاننے کا شوق تھا لیکن عمل کرنے کے واسطے نہیں سیکھا تھا۔

چنانچہ جس شخص نے آپ کو یہ عمل بتلایا تھا اس نے اس کو چھپانے کے اہتمام کے لیے جنگل میں لے جا کر سکھلایا تھا۔ جب مولانا نے اس عمل کو محفوظ کر لیا تو اس شخص نے مولانا کو زیادہ معتقد بنانے کے لیے یہ کہا کہ حضرت یہ عمل بہت تیز ہے۔ میں نے ایک ایسی امیر زادی پر اس عمل کا امتحان کیا تھا جس کی ہوا بھی پردہ سے باہر نہ نکلتی تھی مگر اس عمل سے وہ فوراً میرے پاس حاضر ہو گئی۔ یہ سن کر مولانا اس عمل سے گھبرا گئے اور فرمایا مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ نفس کا کیا اعتبار ہے نہ معلوم وہ کس وقت بدل جائے۔ اس لیے میں نے اس عمل کو ذہن سے بھلانے کی کوشش کی یہاں تک کہ اب اس کا ایک لفظ بھی یاد نہیں۔ واقعی یہ بڑا کمال ہے۔

تسخیر خلائق یعنی مخلوق کو تابع کرنے کا عمل کرنا جائز نہیں

بعض لوگ تسخیر کے لیے عمل کیا کرتے ہیں یہ حرام ہے[1]

حضرت والا کی (یعنی حضرت حکیم الامت تھانوی رح کی) اتنی مقبولیت و شہرت اور اس جاہ کو دیکھ کر بعض لوگوں کو یقین کے ساتھ یہ خیال ہوگیا اور بکثرت ایسے خطوط آئے کہ تسخیر کا جو عمل آپ پڑھتے ہیں ہم کو بھی بتلا دیجئے (جس سے مخلوق لوٹ پڑے) حضرت والا نے لکھ دیا کہ نہ میں نے کوئی عمل پڑھا، اور نہ مجھے کوئی ایسا عمل آتا ہے، اور نہ میں اس کو جائز سمجھتا ہوں۔ مگر لوگوں کو یقین نہیں آیا[2]

کیا بزرگان دین تسخیر خلائق یعنی مخلوق کو مسخر کرنیکا عمل کرتے ہیں

بعض لوگوں کو بزرگوں پر شبہ ہوجاتا ہے کہ ان کو تسخیر کا (یعنی مخلوق کو تابع کرنے کا) عمل آتا ہے اور انہوں نے کوئی ایسا عمل کیا ہے جس کی وجہ سے لوگ ان کی طرف جھکے چلے آتے ہیں۔ میں اس کی نفی نہیں کرتا بلکہ آپ کو اس کی حقیقت بتلاتا ہوں غور سے سنو! کہ واقعی انہوں نے تسخیر کا عمل کیا ہے وہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ہے جس کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے بندہ خدا کا محبوب ہوجاتا ہے۔ پھر مخلوق کے دلوں میں بھی اس کی محبت ڈال دی جاتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتے ہیں تو جبرئیل علیہ السلام کو ندا ہوتی ہے کہ

---

[1] التہذیب لحقوق وزائفین ص۱۸۳، [2] مجالس الحکمۃ ص۲۴۶۔

کہ میں فلاں کو چاہتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر جبرئیل علیہ السلام آسمانوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتے ہیں تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر زمین میں اس کے لیے قبولیت رکھ دی جاتی ہے یعنی اہل قلب کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دی جاتی ہے۔

حضرت شاہ فضل الرحمٰن پر بھی بعض لوگوں کو ایسا گمان تھا (کہ انہوں نے تسخیر کا عمل کیا ہے) مولانا کو کشف ہوتا تھا ان کو اس خطرہ پر اطلاع ہو گئی۔ فرمایا استغفراللہ بعض لوگوں کا ایسا خیال ہے کہ اہل اللہ (بزرگ) عملیات سے لوگوں کو مسخر کرتے ہیں۔ ارے یہ بھی خبر ہے کہ عملیات سے باطنی نسبت ختم ہو جاتی ہے وہ ایسا کبھی نہیں کرتے [1]

کسی کو مغلوب اور تابع کر کے اس سے خدمت لینا جائز نہیں

جنات کا وجود تو یقینی ہے۔ اور وہ مسخر بھی ہو جاتے ہیں لیکن ان کا مسخر (یعنی تابع کرنا) جائز نہیں۔ کیوں کہ اس میں غیر کے قلب پر شرعی ضرورت کے بغیر بالجبر تصرف ہوتا ہے اور یہ ناجائز ہے۔

اور یہی وجہ ہے کہ عورت کے لیے مرد کو تابع کرانے کا تعویذ کرانا جائز نہیں۔ البتہ اگر وہ حقوق ادا نہ کرتا ہو تو اس سے جبراً بھی حق وصول کر لینا جائز ہے اسی وجہ سے یہ بھی حکم ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی توجہ سے فاسق کو فرائض وواجبات کے ادا کرنے پر مجبور کرے تو جائز ہے۔ لیکن نوافل کے لیے درست نہیں

---

[1] انکار المحبوب تسلیم ورضاء ص ۳۹۰

اور روپیہ وغیرہ وصول کرنے کے لیے تو اور بھی برا ہے[1]

کسی آدمی سے جو نہ اس کا شرعی غلام ہو نہ نوکر، نہ اس کے زیر تربیت ہو کوئی کام جبراً لیا جائے گو وہ کام گناہ کا نہ ہو تو یہ ظلم اور تعدی ہے[2]

فصل: باطنی تصرّف سے کسی کو قتل کر دینے والے کا شرعی حکم

اگر صاحب تصرف کے تصرّف سے کسی کا قتل ہو گیا ہے تو صاحب تصرّف "قاتل شبہ عمد" ہے۔ شبہ عمد کا کفارہ اس پر واجب ہے۔ یعنی ایک مومن غلام آزاد کرنا۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو دو مہینے پے در پے [لگاتار] روزے رکھنا اور اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرنا [بھی ضروری ہے] کیوں کہ حق اللہ اور حق العبد دونوں ہے۔ البتہ اگر وہ شخص مقتول مباح الدم تھا [یعنی اس کا قتل کرنا مباح تھا] تو کچھ گناہ نہیں ہوا۔ (انفاس عیسیٰ ص۱۹۷)

بد عا کے ذریعہ کسی کو ہلاک کرنے کا شرعی حکم

شاہجہاں پور میں ایک بزرگ تھے بہت مخلص آدمی تھے عقائد بھی عمدہ تھے ان سے ایک شخص کو عداوت تھی۔ اور وہ ان کو بہت ستاتا تھا۔ ایک مرتبہ ان بزرگ نے اس کے لیے بد دُعا کر دی۔ جس۔ سے وہ ہلاک ہو گیا۔ اہل اللہ کا دل دکھانا بڑے وبال کا سبب ہوتا ہے حق تعالیٰ کی غیرت ایک دن ضرور اس کو تباہ کر دیتی ہے۔ چنانچہ حدیث قدسی میں آیا ہے جو میرے ولی سے عداوت کرے اس کو میں اپنی طرف سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔

---

[1] ملفوظات دعوات عبدیت ص۱۰۴، [2] اصلاح انقلاب ص۴۳۔

اب ان بزرگ کا میرے پاس خط آیا کہ ایک شخص میرا دشمن تھا۔ مجھے بہت ستاتا تھا۔ ایک دن میرے منہ سے اس کے حق میں بد دعا نکل گئی کہ ابھی اس کو ہلاک کر دے۔ اسی عرصہ میں وہ ہلاک ہو گیا ——— یہ واقعہ اگر کسی دوسرے کو پیش آتا وہ اپنے مریدوں میں بیٹھ کر ڈینگیں مارتا کہ دیکھو ہماری بد دعا سے ہلاک ہو گیا، بھلا ہماری بددعا خالی جا سکتی ہے ؛ بطور کرامت کے اس کو بیان کرتا۔ مگر ان بزرگ میں اس کے بجائے دوسری حالت پیدا ہوئی۔ انہوں نے لکھا کہ "مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں مجھے قتل کا گناہ نہ ہو" سبحان اللہ خوف خدا کی یہی شان ہوتی ہے۔ میرے اوپر اس خط کا بہت اثر ہوا۔ اور اس سوال سے مجھے سائل کی بہت قدر معلوم ہوئی بس رسم پرستوں اور حق پرستوں میں یہی فرق ہوتا ہے کہ وہ ہر وقت لرزاں ترساں رہتے ہیں (ڈرتے رہتے ہیں)۔ اور کسی چیز پر بھی نازاں نہیں ہوتے۔ مجھ پر اس خط کا بہت اثر ہوا۔ اور اس سوال سے مجھے سائل کی بہت قدر معلوم ہوئی۔ اور میں ان کی بزرگی کا معتقد ہو گیا۔ کیوں کہ ایسا سوال مجھ سے عمر بھر کسی نے نہ کیا تھا۔ اور سوال بھی ایسے واقعہ کا جو ظاہر میں کرامت کے مشابہ معلوم ہوتا ہے۔

میں نے جواب لکھا کہ واقعی آپ کا اندیشہ درست ہے مگر اس میں تفصیل ہے۔ وہ یہ کہ :-

بد دعا کے وقت دو حالتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ محض سرسری طور پر حق تعالیٰ سے درخواست کر دی۔ اور اپنے دل کو اور اپنے خیال کو اس کے ہلاک کرنے کی طرف متوجہ نہیں کیا۔ اس صورت میں اگر وہ شخص ہلاک ہو جائے تو یہ بد دعا کرنے والا قاتل تو نہ ہوگا کیوں کہ بد دعا سے ہلاک ہونے میں اس کا دخل نہیں ہے۔ بلکہ اس میں محض حق تعالیٰ سے درخواست ہے۔ اور حق تعالیٰ اپنی مشیت سے ہلاک کرنے والے ہیں پس یہ شخص قاتل تو نہیں۔

باقی بددعا کا گناہ سو اگر شرعاً ایسی بددعا جائز تھی اور وہ شخص بددعا کے قابل تھا تب تو بددعا کا بھی گناہ نہیں ہوا۔ اور اگر ایسی بددعا جائز نہ تھی تو صرف بددعا کا گناہ ہوا۔ اس سے توبہ و استغفار لازم ہے۔

اور ایک صورت بددعا کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے درخواست کرنے کے ساتھ اپنے دل کو بھی اس کو ہلاک کرنے کی طرف متوجہ کیا اور اپنے تصرف سے کام لیا اس صورت میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اس شخص کو تجربہ سے اپنا صاحب تصرف نہ ہونا معلوم ہے مثلاً بارہا تصرف کا قصد کیا مگر کچھ نہیں ہوا۔ تو اس صورت میں اگر ہلاکت کا خیال بھی کیا، تب بھی قتل کا گناہ نہیں ہوا۔ البتہ اس صورت میں اگر وہ شرعاً قتل کا مستحق نہ تھا تو اس کی ہلاکت کی تمنا کا گناہ ہوگا۔

اور اگر تجربہ سے اپنا صاحب تصرف ہونا معلوم ہے اور پھر اس کا خیال بھی کیا اور وہ مستحق قتل نہیں تو یہ شخص قاتل ہے کیوں کہ تلوار سے قتل کرنا اور تصرف سے قتل کرنا، دونوں قتل کا سبب ہونے میں برابر ہیں۔ صرف فرق اتنا ہے کہ تلوار سے قتل کرنا قتل عمد ہے جس کا قصاص لازم ہوتا ہے۔ اور یہ قتل شبہ عمد ہے۔ اس صورت میں اس کو دیت کے علاوہ ایک غلام کا آزاد کرنا، اور اگر اس کی وسعت نہ ہو تو دو مہینے کے روزے رکھنے چاہئے، اور توبہ و استغفار کرنا چاہئے۔[1]

اغلاط العوام

۱۔ اکثر عوام اور خصوصاً عورتیں چیچک (اسی طرح بعض اور امراض) کے علاج کرانے کو برا سمجھتے ہیں۔ اور بعض عوام اس مرض کو ہوت پریت کے اثر

---

[1] التبلیغ وعظ تعلیم التعلیم ص۔ ملفوظات حکیم الامت قسط ۷ ص۲۹۰۔ ملفوظ ۵۵۵۔

سے سمجھتے ہیں یہ خیال بالکل غلط ہے۔

۱۲۔ بعض عوام سمجھتے ہیں کہ جو کوئی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کا وظیفہ پڑھے اس کا ناس ہو جاتا ہے یہ خیال بالکل غلط ہے۔ بلکہ اس کی برکت سے تو وہ مصیبتوں سے نجات پاتا ہے۔

۱۳۔ اور بعض عوام کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر جمعرات کی شام کو مُردوں کی روحیں اپنے اپنے گھروں میں آتی ہیں، اور ایک کونے میں کھڑی ہو کر دیکھتی ہیں کہ ہم کو کون ثواب بخشتا ہے؟ اگر کچھ ثواب ملے گا تو خیر، ورنہ مایوس ہو کر لوٹ جاتی ہے۔ یہ خیال بالکل غلط ہے[۲]

ضروری تنبیہ

احقر نے جن امور کو ناجائز لکھا ہے دلائل شرعیہ کی روشنی میں لکھا ہے۔ لہٰذا کسی مستند بزرگ کے کلام یا معمولات میں کوئی عمل اس کے خلاف پایا جائے تو خود اس میں کچھ مناسب تاویل کر لی جائے۔ باقی جو احکام دلائل شرعیہ سے ثابت ہیں وہ کسی طرح غلط نہیں ہو سکتے[۳]

---

۱ اغلاط العوام ص۶۶ ؛ ۲ المتقی فی احکام الرقی ص۳۲

باب ۱۰
تعویذ کا بیان

تعویذوں کی اصل اور اس کا ماخذ

حدیث سے تعویذوں کی جو حالت معلوم ہوتی ہے اس پر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی عادت دلالت کرتی ہے جو "حصن حصین" میں مذکور ہے کہ وہ اپنے بچوں کو ایک دعا

اعوذ بِکَلِمَاتِ اللّٰہ،

(یعنی میں اللہ تعالیٰ کے کلمات اللہ کے ساتھ پناہ لیتا ہوں) پڑھاتے تھے اور جو سیانے نہ تھے (یعنی چھوٹے بچے تھے) ان کو برکت پہنچانے کا یہ طریقہ تھا کہ دعا لکھ کر گلے میں ڈال دیتے تھے، یہ حدیث تعویذ کا ماخذ ہے۔

اس سے صراحۃً معلوم ہوا کہ اصل مقصود پڑھانا تھا مگر جو سیانے نہ تھے انکو برکت پہنچانے کا یہ طریقہ تھا کہ دعا لکھ کر گلے میں ڈال دیتے تو تعویذ باندھنے کا دوسرا درجہ ہے مگر حقیقت سے ناواقفی کی وجہ سے اس کا الٹا ہو گیا کہ تعویذ کا اثر زیادہ سمجھنے لگے اور پڑھنے کا کم۔

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ اکثر لوگ اس زمانہ میں جاہل ہوتے ہیں اس

ہمارے بزرگوں نے تعویذ کا طریقہ اختیار کیا۔ دوسرے پڑھنے میں وقت ہے اور نفس ہمیشہ اپنی آسانی کی صورت نکال لیتا ہے۔

بہرحال اسماء الہیہ میں برکت ضرور ہے مگر جب کہ مناسبت بھی ہو[1]

علاج میں اصل پڑھنا ہے لکھ کر دینا یعنی تعویذ خلاف اصل ہے

علاج میں اصل پڑھنا ہے اور لکھ کر دینا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کے لیے ہے۔ جو پڑھنا نہ جانے، وہ حدیث یہ ہے۔

"فی حصن الحصین وکان عبد اللہ بن عمرو یلقنھا من عقل من ولدہ ومن لم یعقل کتبھا فی صک ثم علقھا فی عنقہ"[2]

ترجمہ۔ حصن حصین میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اپنی سمجھدار اولاد کو ان کلمات کی تلقین فرماتے تھے اور جو نا سمجھ ہوتے ان کے لیے ایک کاغذ میں لکھتے پھر اس کی گردن میں لٹکا دیتے"۔

اب جو عام رسم ہو گئی ہے کہ جو لوگ پڑھ سکتے ہیں وہ بھی تعویذ لکھواتے ہیں۔ گو یہ جائز ہے۔ لیکن اس کا نفع کم ہے[3]

[الغرض] تعویذات میں اصل تو حروف والفاظ ہیں جو پڑھے جائیں۔ مگر جو لوگ پڑھ نہیں سکتے ان کے واسطے ان حروف کا بدل یہ نقوش ہیں جیسا کہ "حصن حصین" کی روایت سے معلوم ہوتا ہے "من لم یعقلھا کتبھا فی صک و

---

[1] الدین الخالص لمحمد دین وونیا ص۔ [2] رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی والحاکم [3] التقی فی احکام الرقی ص

عقلہا فی عنقہ" [1]

(حاصل یہ کہ) تعویذ تو صرف نقوش ہیں۔ اصل چیز الفاظ ہیں۔ اگر کوئی پڑھ سکے تو وہ تعویذ نہ لے بلکہ خود پڑھ لے۔ [2]

اصل تو پڑھنا ہے تعویذ ان پڑھ جاہلوں اور بچوں کیلئے ہوتا ہے

فرایا "حصن حصین" میں ایک حدیث ہے جس میں ارشاد ہے "من لم یقدر کتبها فی صحن" یعنی جو پڑھ نہ سکے وہ کسی کاغذ پر لکھ لے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جن ضرورتوں کے لیے تعویذ لکھے جاتے ہیں ان میں اصل چیز دعا اور آیات کا پڑھنا ہے، وہی زیادہ نافع ہے۔ لکھ کر گلے میں ڈالنا تو ان کے لیے ہے جو پڑھ نہ سکیں جیسے بچے یا بالکل ایسے جاہل جن کی زبان سے قرآن اور دعا کے الفاظ ادا ہونا مشکل ہو۔

آج کل لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا نام لینے اور پڑھنے کا تو ذوق رہا ہی نہیں اسلئے اگر کوئی دعا، یا وظیفہ ان کو بتلایا جائے تو اس کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ اور یوں چاہتے ہیں کہ خود کچھ کرنا نہ پڑے، بس کوئی پھونک مار دے یا لکھی ہوئی چیز دے دے۔ اس سے سب کام ہو جاتا ہے۔ [3]

پڑھا ہوا پانی تعویذ سے زیادہ مفید ہے

ایک شخص نے کسی عضو کے درد کے لیے تعویذ مانگا۔ فرمایا "دعا" یا پانی پر دم

---

[1] الکلام الحسن ص ۶۰ ج ۱ ۔ [2] ملفوظات ص ۱۳۰ ۔

کرالو، وہ بدن کے اندر جائے گا جس سے زیادہ اثر کی امید ہے[1]

تعویذ کن باتوں کیلئے ہوتا ہے

ایک صاحب نے تعویذ مانگا جو بیمار تھے۔ فرمایا تعویذ اصل میں ان باتوں کے لیے ہے جن کی دوا نہیں ہے۔ جیسے آسیب اور نظر بد۔ اور جن کا علاج ہے انکا علاج کرانا چاہیئے۔ ان صاحب نے اصرار کیا تو فرمایا۔ سورہ فاتحہ (الحمدللہ پوری سورۃ) پڑھ کر پانی پر دم کر لیا کرو اور پی لیا کرو۔ کیوں کہ پڑھنے میں زیادہ اثر ہے۔

اور حدیث سے بھی تعویذ (صرف) چھوٹے بچوں کے لیے ثابت ہے جو پڑھ ہی نہیں سکتے۔ بڑوں کے لیے کہیں ثابت نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی عادت تھی کہ جو بچے یاد کرنے کے قابل ہوتے تھے ان کو یہ دعا سکھاتے تھے۔

اعوذ بکلمات اللہ التامات الخ

اور جو پڑھنے پر قادر نہ تھے ان کے گلے میں (یہ دعا لکھ کر) ڈال دیتے تھے۔ مگر اب عام عادت تعویذ ہی مانگنے کی ہو گئی ہے[2]

ایک شخص نے کنٹھ کا تعویذ مانگا۔ فرمایا کہ کنٹھ مادی مرض ہے اس کا علاج کرنا چاہیئے۔ تعویذ کا اثر طبی موقعوں پر اکثر نہیں ہوتا۔ مثلاً بخار کبھی تو بدخوابی فکر رنج یا کوئی چیز کھانے سے ہو جاتا ہے۔ یا جاڑا بخار مادہ ضعیف سے ہوتا ہے تب تو ایک ہی تعویذ سے آرام ہو جاتا ہے۔ اور جہاں مادہ قوی ہوتا ہے وہاں کچھ نہیں ہوتا کیوں کہ عادت کے خلاف ہے۔ قوی مادہ کا علاج طب سے ہی

---

[1] الکلام الحسن ص۵۲، [2] حسن العزیز ص۱۵۱۔

کرنا چاہیے۔[1]

دعا اور تعویذ اسی وقت اثر کرتی ہے جبکہ ظاہری تدبیر بھی اختیار کیجائے

ایک شخص حضرت حکیم الامت تھانوی رح سے تعویذ لینے آیا کہ اس کی بہو اس کی اطاعت نہیں کرتی۔ حضرت تھانوی رح نے فرمایا کہ اس کا تعویذ تو یہی ہے کہ اس کو اور اپنے لڑکے کو علیحدہ کر دو۔ پھر نہایت درجہ اطاعت گزار ہو جائیگی۔ دوسرے میں تو خود عملیات و تعویذات نہیں جانتا۔ ہاں دعا کرالو۔ مگر اس قسم کے امور میں دعا، تعویذ کا اثر اتنا ہی ہے کہ اگر کوئی شخص تدبیر کرے۔ تو یہ اس میں معین (و مددگار) ہو جاتے ہیں باقی محض تعویذ اور دعا پر اکتفا کرنے سے کچھ بھی نفع نہیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص چاہے کہ میرے اولاد ہو اور نکاح نہ کرے یا چاہے کہ مجھے کھیتی میں بہت سا اناج مل جائے اور کھیتی نہ کرے، یا چاہے کہ مجھے خوب نفع ہو (دکان خوب چلے) اور تجارت نہ کرے۔ بلکہ ان سب کے بجائے بزرگوں سے دعا کرایا کرے اور تعویذ لے کر رکھ لے۔ تو یہ کھلا ہوا جنون اور پاگل پن ہے۔[2]

مشروع اور مناسب تعویذ

اگر ایسا ہی گلے میں تعویذ ڈالنے کا شوق ہے تو صحیح حدیث میں جو دعائیں آتی ہیں وہ لکھ کر گلے میں ڈالو۔ چنانچہ وہ دعائیں یہ ہیں۔

---

[1] حسن العزیز ص۳۲۲، [2] ملفوظات دعوات عبدیت ص۱۲۷۔

"اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ
بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيْكَ اللّٰهُ
يَشْفِيْكَ"۔

مگر چاندی کا تعویذ نہ ہونا چاہیے (کیوں کہ وہ ناجائز ہے)[1]

فصل
ناجائز عملیات اور ناجائز تعویذات

ایسے تعویذ جن کے معنی معلوم نہ ہوں اور یہ معلوم نہ ہو کہ کس چیز کا نقش ہے ناجائز ہیں

بعض الفاظ جن کے معنی معلوم نہ ہوں یا ایسا نقش جس میں ہندسے لکھے ہوں لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ کس چیز کے ہندسے ہیں ایسے نقش و تعویذ کا استعمال ناجائز ہے[2] جیسا کہ اکثر تعویذ لکھنے والوں کا آج کل یہی حال ہے کہ اس نقش کی حقیقت بھی معلوم نہیں ہوتی لیکن ویسے ہی کسی کی تقلید سے یا کسی کتاب و بیاض وغیرہ سے نقل کر کے لکھ دیتے ہیں۔ البتہ جو (عملیات) منصوص ہیں (جیسے سورۂ اخلاص کا پڑھنا یا حرز ابی دجانہ) وہ اس سے مستثنیٰ ہیں اگرچہ ان کے معنی معلوم نہ ہوں (تب بھی ان کا استعمال جائز ہے) اسی طرح کسی معتبر عالم بزرگ سے جو نقش منقول ہو جس کے بارے میں یقین ہو کہ وہ ناجائز نقش نہیں کرتے۔ ان کے بتلائے ہوئے بھی

---

[1] الصبر ملخصاً فضائل صبر و شکر ص۔ [2] اما شکوۃ العودۃ اذا کانت بغیر لسان العرب ولا یدری ما ھو ولعلہ قد دخلہ سحر او کفر او غیر ذالک واما ما کان من القرآن او رقی من الاحوال فلا باس بہ رد المحتار فی فصل الکہانۃ والمس ص ۳۴۳ ج ۵۔

نقش استعمال کرنا جائز ہوگا۔ اگرچہ اس کے معنی معلوم نہ ہوں واللہ اعلم۔ مرتب[1]

جس عمل اور تعویذ کے معنی خلاف شرع ہوں وہ ناجائز ہے

جن عملیات وتعویذات کے معنی خلاف شرع ہوں ان کا استعمال ناجائز ہے۔

مشکوٰۃ شریف کتاب الطب میں حضرت عوف ابن مالک الاشجعی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے زمانہ جاہلیت میں رقیۃ یعنی جھاڑ پھونک کرتے تھے۔ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یارسول اللہ اس کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا،

"اعرضوا علیّ رقاکم لا بأس بالرقی مالم یکن فیہ شرک"

"کہ اپنے عملیات (جھاڑ پھونک منتر) مجھ پر پیش کرو۔ جھاڑ پھونک میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ اس میں شرک نہ ہو"

یہ حدیث اس مضمون میں صریح ہے۔

آج کل بہت لوگ اس میں بھی مبتلا ہیں۔ مثلاً (ایسے عملیات کرتے ہیں جن میں) کسی مخلوق کو ندا ہوتی ہے خواہ پڑھنے میں یا لکھنے میں جیسے بعض تعویذوں میں اجب یا جبرائیل یا میکائیل ہوتا ہے۔ اور کسی عمل میں یا دردائیل یا کلکائیل ہوتا ہے۔ اور بعض لوگ "یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ" کا ورد کرتے ہیں۔ یا مثلاً بعض تعویذوں میں گو ندا وغیرہ نہیں ہوتی بلکہ کسی بزرگ کا

---

[1] اسکی تفصیل احکام القرآن ص ۱۲۔

توسل ہوتا ہے یا ان کے نام کی نذر و نیاز ہوتی ہے (اور نذر و نیاز جائز بھی ہے) لیکن اس کے اثر مرتب ہونے میں ان بزرگوں کا دخل بھی سمجھتے ہیں۔ یہ سب شرعاً ممنوع اور باطل ہے۔ ایسے ہی عوارض کی وجہ سے حدیثوں میں آیا ہے کہ،

"إن الرقى والتمائم والتولة شرك۔ رواه ابوداؤد۔ كذا في المشكوٰة كتاب الطب"۔

(یعنی جھاڑ پھونک اور علیات شرک ہیں اس سے اسی قسم کے علیات مراد ہیں)۔

اسی طرح وبا اور ایسی ہی بیماری میں بھیٹ کے اعتقاد سے بکرا ذبح کرتے ہیں جو کہ شرک ہے[1]

علیات کرنے تعویذات لکھنے کے بعض غلط طریقے

مُرغ کے خون سے تعویذ لکھنا۔

بعض لوگ خون سے تعویذ لکھتے ہیں اور بعض لوگ اس کے لیے طالب سے مرغا لیتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ اس کے خون سے تعویذ لکھا جائے گا) سو (یاد رکھو!) شریعت میں بہنے والا خون پیشاب کی طرح ناپاک ہے۔ اس سے تعویذ لکھنا کس قدر بری بات ہے۔ اور ایسا تعویذ اگر بازو پر باندھا ہو یا جیب میں پڑا ہو تو نماز بھی درست نہ ہوگی۔ اور اس بہانہ سے مرغا لینا یہ خود دھوکہ دینا ہے جس کی وجہ سے اس کی برائی اور بڑھ جاتی ہے[2]

---

[1] احسن الاحکام الرد ص۲۵، ج ۱ ص۳۲

بعض چیزوں کے کھانے سے پرہیز کرنا

۱۔ بعض عملیات میں ترک حیوانات وغیرہ ہوتا ہے (مثلاً یہ کہ گوشت نہ کھائیں گے وغیرہ وغیرہ) کسی خاص عمل کی مصلحت کی بناء پر ترک کرنا اس میں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن (ہوتا یہ ہے کہ) اکثر عامل یا دیکھنے والے اس ترک (اور پرہیز) کو موجب تقرب الی اللہ (یعنی اللہ کے قرب کا ذریعہ) اور طاعت مقصودہ سمجھنے لگتے ہیں۔ ایسا اعتقاد بدعت سیئہ اور ضلالت محضہ اور سنت حقہ کی مخالفت ہے۔

تصویر دار تعویذ

۲۔ اسی طرح بعض عملیات میں تصویریں بنائی جاتی ہیں (یا تعویذ اس طرح لکھا جاتا ہے جس سے ذی روح کی تصویر بن جاتی ہے) یہ سب حرام ہے۔

۳۔ بعض عامل (عملیات میں) قرآن الٹا پڑھتے ہیں، اور بعض عملیات میں قرآن کے اندر اور دوسری عبارتیں اس طور سے داخل کرتے ہیں کہ نظم قرآنی مختل ہو جاتا ہے۔ یہ سب حرام اور معصیت ہے۔

۴۔ بعض عامل صاحب جنّ (یعنی شیطان) کو پتھر وغیرہ مارتے ہیں جس میں ایذاء اہانت وظلم ہے جو کہ حرام ہے[1]۔

طریقہ استعمال میں تعویذ کی بے ادبی

چوراہے یا راستہ میں تعویذ دفن کرنا

بعض تعویذوں کے استعمال کا طریقہ ایسا بتلایا جاتا ہے جس میں ان کی بے ادبی

---

[1] التقی فی احکام الرقی ص۳۳۔

ہوتی ہے۔ روایت مذکورہ سے اس کا ممنوع ہونا ثابت ہے۔ مثلاً کوئی تعویذ کسی کے آنے جانے کی جگہ دفن کیا جاتا ہے تاکہ اس کے اوپر آمد و رفت ہو۔ یا کوئی تعویذ جلایا جاتا ہے۔ اسی طرح اور جس طریقہ سے بے حرمتی و بے تعظیمی ہوتی ہو سب ناجائز ہے۔

ناجائز اغراض و مقاصد کے لیے تعویذ لینا دینا دونوں ناجائز ہیں

عملیات میں فاسد ناجائز غرض ہو تو اگرچہ وہ عملیات فی نفسہٖ جائز ہوں۔ لیکن اس ناجائز مقصد کی وجہ سے وہ ناجائز ہو جائے گا۔ (اس میں بھی بکثرت لوگ مبتلا ہیں اس کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں)

۱۔ کوئی تسخیر کا عمل پڑھتا ہے جس کی حقیقت ہے قلوب کو مغلوب کر لینا جس میں ایک درجہ کا جبر ہوتا ہے (عمل کے ذریعہ سے) ایسا جبر ڈالنا حرام ہوگا۔ خصوصاً جب کہ تسخیر کے ذریعہ کسی ناجائز کام کا ارادہ ہو۔ جیسے کسی عورت وغیرہ کو مسخر کیا جائے۔

۲۔ بعض لوگ میاں بیوی میں (عمل کے ذریعہ لڑائی اور) تفریق کر دیتے ہیں جو بالکل حرام ہے۔

۳۔ بعض لوگ شرعی استحقاق کے بغیر اپنے دشمن کو ہلاک کر دیتے ہیں۔

لما فی المختار قبیل فصل النظر والمس یکرہ کتابۃ الرقاع فی ایام النیروز والقائھا بالابواب لان فیہ اھانۃ لاسم اللہ تعالیٰ واسم نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ملخصاً من التتمۃ۔

۱۴۔ یا بعض لوگ مقدمہ کی لتجابی کا تعویذ سب کو دے دیتے ہیں اگرچہ وہ ناحق پر ہی ہو۔ یا یہ کہ تحقیق نہ کی ہو۔

۱۵۔ یا یہ کہ (بعض عملیات میں) جنات کو جلایا جاتا ہے جس کی ممانعت حدیث میں وارد ہے۔ مگر یہ کہ واقعی مجبوری ہی ہو جائے مگر ایسا بہت کم ہوتا ہے۔

یہ سب اغراض اور اسی کے مثل دوسرے اغراض سب حرام و معصیت ہیں اس لیے ان اغراض کے واسطے عملیات بھی ناجائز ہوں گے (گو وہ عمل فی نفسہ جائز ہو)[1]

شیعوں کا گڑھا ہوا تعویذ

بے شک بعض تعویذ ایسے ہوتے ہیں جو منع کرنے کے قابل ہوتے ہیں ایک تعویذ یہ مشہور ہے۔

لی خمسة اطفئ بها حرّ الوباء الحاطمة

المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

ترجمہ۔ میرے پاس پانچ تن ایسے ہیں جن سے میں وبا کی حرارت کو توڑتا ہوں۔ جناب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مرتضیٰ اور ان کے دونوں بیٹے اور حضرت فاطمہ۔

یہ حضرات پنجتن کے نام مبارک ہیں۔ اگر کچھ تاویل نہ کی جائے تو اس کا مضمون شرک ہے۔ اور اگر تاویل کی جائے کہ ان کے وسیلہ سے یہ اللہ تعالیٰ سے سوال اور دعا ہے ——— تو دعا کا ادب یہ ہے کہ نثر میں ہو نظم میں

---

[1] التقی فی احکام الدعوات

کیسی دعا۔ اور پھر یہ کہ اگر وسیلہ ہی ہے تو صحابہ اور بھی تو ہیں، ان کا نام کیوں نہیں لیا۔ یہ کسی شیعی کی تصنیف (من گھڑت) ہے۔ ان کو اور حضرات صحابہ سے بغض ہے اس لیے ان کو چھوڑ دیا ہے

حضرت علی کے نام کا تعویذ

ایک اور بات بھی سمجھنے کے قابل ہے کہ شیعہ تو عام طور سے اور بہت سے سنی بھی نادعلیؓ کا مضمون چاندی کے تعویذ پر نقش کرا کر بچوں کے گلوں میں ڈالتے ہیں۔ تو یاد رکھو نادعلی کا مضمون بھی شرک ہے۔ اس کو چھوڑنا چاہیے اس لیے کہ وہ مضمون یہ ہے:

نادعلیاً مظهر العجائب　　تجده عونا لك فی النوائب

کل هم وغم سینجلی بنبوتك یا محمد　　وبولایتك یا علی یا علی یا علی

ترجمہ: علی کو پکارو جو مظہر العجائب ہے۔ وہ ہر مصیبت میں تمہاری مدد کرے گا غم والم اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری نبوت سے اور اے علی تمہاری ولایت سے ختم ہو جائے گا۔

بعضے سنی بھی اسے بڑے شوق سے گلے میں ڈالتے ہیں سو یہ جائز نہیں ہے [1]

---

[1] اکبر فضائل صبر و شکر ص۲۰۲ ج ۱ ۔ ص۲۰۲ ج ۱ یعنی تعلیم

فصل

تعویذ لینے میں غلو

بعض لوگ نہ دوا کریں نہ دعا کریں۔ بس جھاڑ پھونک تعویذ گنڈے پر کفایت کرتے ہیں۔ سرسام، دورہ، بخار ہو، زکام ہو ہر بات کا تعویذ مانگتے ہیں۔

یاد رکھو! تعویذ کے دو درجے ہیں۔ ایک درجہ میں تو اس پر اکتفا کرنے میں مضائقہ نہیں اور اکتفار سے مراد دوا نہ کرنا ہے، نہ کہ دعا نہ کرنا۔ اور وہ ایسے عوارض ہیں جن کی دوا سے تدبیر (علاج) نہ ہو سکے۔ اور اصل میں تعویذ ان ہی میں کیا جاتا ہے (جن کی دوا نہ ہو) اور دوسرے درجہ میں (جن کا علاج موجود ہو) دوا ضروری ہے۔ اور یوں اگر تمام امراض میں بھی (عمل و تعویذ) کرو تو خیر ناجائز تو نہیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے نام میں برکت ہے۔ لیکن تعویذ کے ساتھ دوا بھی کرو۔ اب تو یہ خبط ہو گیا ہے کہ ہر بات کے لیے تعویذ کی درخواست کرتے ہیں۔

ایک عورت میرے پاس آئی کہ میرا لڑکا شرارت بہت کرتا ہے کوئی تعویذ دیدو میں نے کہا کہ اس کا تعویذ تو ڈنڈا ہے۔ تھوڑے دنوں میں یہ بھی کہنے لگیں گے کہ کوئی ایسا تعویذ دو جس سے روٹی بھی نہ کھانا پڑے۔ آپ سے آپ پیٹ بھر جایا کرے میرا دل ان تعویذوں سے بہت گھبراتا ہے۔[1]

---

[1] وغیرہ الصبر تحفۃ فضائل صبر و شکر ص۔

تعویذ میں غلو۔ ہر کام کا تعویذ اور ہر مرض میں آسیب کا شبہ

فرمایا آج کل تعویذ گنڈوں کے بارے میں عوام کے عقائد میں بہت غلو ہو گیا ہے۔ خصوصاً دیہاتی لوگ تو ہر مرض کو آسیب ہی سمجھتے ہیں۔

ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ میری اولاد نہیں ہوتی تعویذ دے دو۔ میں نے کہا کہ اگر تعویذ سے اولاد ہوا کرتی تو کم از کم میرے ایک درجن اولاد ہوتی۔ حالانکہ ایک بھی نہیں۔ میں ان تعویذوں سے بڑا گھبراتا ہوں لے

ایک پہلوان نے بمبئی سے خط لکھا تھا کہ کشتی کے لیے ایک تعویذ دے دو تاکہ میں غالب رہا کروں، میں نے لکھا کہ اگر دوسرا بھی ایسا ہی تعویذ لکھوا لے تو پھر تعویذوں میں کشتی ہو گئی۔ اگر عوام کے عقائد کی یہی حالت رہی اور تعویذوں کی یہی رفتار رہی۔ تو شاید چند روز میں لوگوں کے ذہن میں نکاح کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔ اس لیے کہ نکاح میں تو بکھیڑا ہے وقت صرف ہوتا ہے۔ قسم قسم کی کوشش میں تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ مال صرف ہوتا ہے، نان نفقہ لازم ہوتا ہے غرض بڑے بکھیڑے ہیں۔ یہ درخواست کیا کریں گے کہ ایسا تعویذ دے دو کہ عورت کے بغیر اولاد ہو جایا کرے۔ بھلا کس طرح اولاد ہو جایا کرے گی۔

آدم علیہ السلام کی پسلی سے تو حضرت حوا پیدا ہو گئیں۔ مگر پھر ایسا نہیں ہوا۔ اور یہ اب چاہتے ہیں کہ خلاف معمول اولاد پیدا ہو جایا کرے۔ اگر میں تعویذ پر پانچ روپیہ مقرر کر دوں تو پھر کوئی ایک بھی تعویذ نہ مانگے ہے

لے ملفوظات حکیم الامت ج ۲ ق ۱ ص ۱۰ ق ۱۔

وہم کا اثر

وہم ایسی شئی ہے کہ جب اس کا غلبہ ہوتا ہے تو واقعی اس کا اثر بھی ہو جاتا ہے۔ ہمارے استاد مولانا محمد یعقوب صاحب فرماتے تھے کہ دہلی میں ایک شخص تھا۔ رمضان المبارک میں مسجد میں قرآن سنا کرتا تھا۔ مومن خاں شاعر سے اس نے کہا کہ خاں صاحب جب قرآن میں وہ سورت آئے جو مُردوں پر پڑھی جاتی ہے۔ مجھ کو ایک روز پہلے اطلاع کر دیجیے گا۔ میں اس روز نہ آؤں گا۔ ایک روز مومن خاں نے کہا کہ بڑے میاں وہ سورت تو آج آگئی فوراً اس کو بخار چڑھ آیا اور مُردوں کی طرح گھر جا کر لیٹ گیا اور ایسا وہم سوار ہوا کہ تیسرے دن مر گیا۔

قاری عبداللہ صاحب کی نقل فرماتے ہیں کہ یہاں ایک سال ایک رئیس صاحب حج کرنے کے لیے آئے تھے اتفاق سے ان کی بیوی کو ہیضہ پڑا۔ نئی نئی شادی کی تھی بیوی کو بہت چاہتے تھے۔ نواب صاحب کو بے انتہا گھبراہٹ ہوئی حتی کہ اسی غم میں ان کی روح پرواز کر گئی۔ اور بیوی صاحبہ اچھی خاصی ہو گئیں۔ ظہر کے وقت نواب صاحب کا جنازہ حرم میں آیا۔ ہم کو افسوس ہوا کہ مریضہ مر گئیں نواب صاحب کو کیسا رنج ہوگا۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ نواب صاحب کا جنازہ ہے

لہ التہذیب لمعۃ فضائل صوم وصلوٰۃ ص ۵

بجائے علاج کے تعویذ کا رجحان زیادہ کیوں ہے

ایک صاحب نے کسی مرض کے لیے تعویذ کی درخواست کی، اور یہ بھی عرض کیا کہ فلاں مرض ہے مگر آسیب (جنات) کا بھی شبہ ہے۔ اور ایسی حالت ہے۔ حضرت نے سن کر فرمایا کہ کسی ڈاکٹر سے مرض کا علاج کراؤ۔ ایسی حالت میں جب کہ مرض کا غالب احتمال ہے۔ تعویذ نہ دوں گا۔

تعویذ دینے میں یہ خرابی ہوگی کہ علاج کی طرف سے بالکل بے فکری ہو جائیگی سو ایسی حالت میں اگر تعویذ دے دیا جائے تو اس کی مصلحت کو تو دیکھا اور مفسدہ کو نہ دیکھا۔

اکثر عوام خصوصاً دیہاتی (بلکہ اب تو پڑھے لکھے لوگ بھی) ہر مرض کو آسیب ہی کہنے لگتے ہیں۔

اور ان تعویذوں کا تختۂ مشق مجھ کو اس لیے زیادہ بنایا جاتا ہے کہ میں کچھ لیتا نہیں۔ اگر میں ہر تعویذ سوا روپیہ لینے لگوں تو پھر حکیم صاحب کے پاس جانے لگیں گے کیوں کہ وہاں پچاس پیسے کا نسخہ ہوگا۔ تو جہاں خرچ کم ہوگا وہی کام ہوگا؛ عموماً زیادہ تعویذ کی فرمائش وہیں ہوتی ہے جہاں کچھ لیا نہیں جاتا ورنہ کم سے کم تعویذ لیتے ہیں۔[1]

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص۳۰۰ ج۳۔

تعویذ کے سلسلہ میں عوام کی غلط فہمی

فرمایا لوگ وبا کے زمانہ میں دروازوں میں دعا وغیرہ لکھ کر چپکاتے ہیں یہ جائز تو ہے مگر اس سے کیا نفع۔ جب وبا گھر کے اندر گھسی ہوئی ہے تو باہر چپکانے سے کیا ہوگا۔ گناہ تو گھر کے اندر کر رہے ہو جو وبا کا سبب ہے اور دعا باہر چسپاں کر رہے ہو گو چسپاں کرنا گناہ تو نہیں مگر اصل چیز تو اعمال کی اصلاح ہے۔ اور علیت کے معتقدین میں لوگ تعویذ کے طالب زیادہ ہیں۔ وظیفہ پڑھنے کے کم۔ اور وجہ یہ ہے کہ لوگوں کا عقیدہ تو یہ ہے کہ تعویذ تو ہر وقت بندھا رہتا ہے۔ جب تک بندھا رہے گا بلا پاس نہ آئے گی۔ بخلاف وظیفہ کے کہ وہ ہر وقت نہیں پڑھا جاتا جہاں وظیفہ بند ہوا۔ اور بلا مسلط ہوئی۔ عوام کا یہی خیال ہے [لیکن یہ خیال غلط ہے کیوں کہ اصل تو پڑھنا ہے تعویذ تو ان پڑھ لوگوں کے لیے ہوتا ہے][1]

طاعون اور بارش کا تعویذ

بعض لوگ طاعون کا تعویذ اور نقش مانگتے ہیں۔

صاحبو! طاعون میں تعویذ تو جب کارآمد ہو جب کہ طاعون باہر سے آیا ہو۔ طاعون تو تمہارے گھر کے اندر ہے اور اندر ہونے سے یہ نہ سمجھو کہ طاعون چوہوں سے ہوتا ہے۔ چوہوں! بیماروں سے کیا طاعون آتا ہے۔ ایک اور چوہا ہمارے اندر ہے وہ طاعون کا اصلی سبب ہے۔ اس چوہے کا نام نفس ہے۔ جو رات دن ہم سے گناہ کراتا ہے۔ اور گناہوں ہی سے وبا آتی ہے۔ یہ مطلب

---

[1] الکلمۃ الحق ص۱۸۰۔

ہے اندر ہونے کے۔ جب یہ ہے تو پھر تعویذوں سے کیا ہوتا ہے۔ طاعون کا واصلی سبب ہے یعنی معصیت اور گناہ کے کام اس کا علاج کرو۔

بعض لوگ بارش کے لیے بھی تعویذ کرتے ہیں۔ کسی نے اس کے لیے چہل کاف یاد رکھا ہے۔ اور یہ چہل کاف حضرت سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہیں۔ عملیات کے اندر اگر وہ حد شرعی میں ہوں تو خرابی تو نہیں مگر لوگوں کا عقیدہ عملیات کے ساتھ اچھا نہیں اس لیے بالکل ہی چھوڑ دیں، تو اچھا ہے۔ بجائے اس کے مسنون تدبیریں اختیار کریں۔ بارش روکنے کے حروف بھی مشہور ہیں۔ اگر ان عملیات کے بعد بارش ہو جائے یا رُک جائے تو کوئی تعجب نہیں ہے۔ اس لیے کہ بارش کرنے والے اور روکنے والے تو اللہ تعالیٰ ہیں۔ وہ جب جب چاہیں روک دیں۔ مگر اس سے اس میں تعویذ کا دخل ثابت نہیں ہوتا۔[1]

شریر لڑکے کے لیے تعویذ

ایک عورت آئی اور کہا کہ میرا لڑکا شرارت بہت کرتا ہے کوئی تعویذ دے دو میں نے کہا کہ اس کا تعویذ ڈنڈا ہے۔ تھوڑے دنوں میں یہ بھی کہنے لگیں گے کہ کوئی ایسا بھی تعویذ دو کہ جس سے روٹی بھی نہ کھانا پڑے۔ آپ سے آپ پیٹ بھر جایا کرے۔

میرا دل ان تعویذوں سے بہت گھبراتا ہے۔ چار ورق کا خط لکھنا مجھ کو آسان ہے مگر تعویذ کی دو لکیریں کھینچ دینا مشکل ہے۔ میں تعویذوں کو حرام نہیں کہتا لیکن ہر جائز سے رغبت ہونا بھی تو ضروری نہیں ہے۔[2]

---

[1] التبرلۃ فضائل صبر و شکر ص ۵۰ ۔ ۲ ۔ ص ۴۶

شوہر کی اصلاح کے لیئے وظیفہ یا تعویذ

فرمایا ایک عورت کا خط آیا۔ شوہر کی کچھ شکایتیں لکھ کر لکھا ہے کہ اگر میں ان کو منع کرتی ہوں تو بہت زجر و توبیخ [سختی] سے پیش آتا ہے۔ کوئی ایسا تعویذ یا وظیفہ بتا دیجیے، جس سے اس کی اصلاح ہو جائے۔ میں نے لکھ دیا ہے کہ اگر کہنے میں نقصان کا اندیشہ نہ ہو تو نہایت نرمی اور خوشامد سے کہہ دیا کرو، ورنہ کہو ہی مت۔ مجبوری ہے۔

پھر فرمایا کہ کہیں وظیفوں اور تعویذوں سے اصلاح ہوتی ہے؟ جو شخص اپنی اصلاح خود نہ چاہے اس کی اصلاح مشکل ہے[1]

ایک صاحب میرے پاس آئے اور اس بات کے لیے تعویذ مانگا کہ میں نماز کا پابند ہو جاؤں۔ میں نے کہا کہ جناب اللہ تعالیٰ کے کلام میں تو سب کچھ اثر ہے لیکن مجھ کو ایسا تو کوئی تعویذ لکھنا آتا نہیں کہ اس میں ایک سپاہی لپیٹ کر آپ کو دیدوں اور وہ نماز کے وقت اس میں سے ڈنڈا لے کر نکلے اور کہے کہ اٹھو نماز پڑھو۔ ہاں البتہ ایک تدبیر بتلا سکتا ہوں جس سے آپ چار ہی روز میں نماز کے پورے پابند ہو جائیں گے۔ لیکن وہ تدبیر صرف پوچھنے کی نہیں عمل کرنے کی ہے۔ آپ ایسا کیجیے کہ ایک نماز قضا ہو تو ایک فاقہ کیجیے (ایک وقت کھانا نہ کھایئے) دو نماز قضا ہوں تو دو فاقہ کیجیے۔ تین قضا ہوں تو تین فاقے کیجیے۔ چار ہوں، تو چار۔ پھر دیکھیے جو ایک نماز بھی قضا ہو۔ وہ صاحب چوں کہ واقعی طالب تھے انہوں نے ایسا ہی کیا وہ کہتے تھے کہ واقعی میں تین چار ہی روز میں پورا پابند ہو گیا[2]

---

[1] ملفوظات مقالات حکمت ص۱۶۵ ۔۔۔ [2] ملفوظات حکیم الامت ص۲۲۰ ج۴۔

جھگڑا ختم کرنے اور شوہر کو مہربان کرنیکی عمدہ تدبیر

کسی بزرگ کے پاس ایک عورت آئی اور کہا کہ ایسا تعویذ دے دیجئے کہ میرا خاوند مجھے کچھ نہ کہا کرے۔ انہوں نے پانی پر جھوٹ موٹ پھونک کر دے دیا اور کہا کہ پانی بوتل میں رکھ لینا جس وقت خاوند آیا کرے، اس میں سے تھوڑا پانی اپنے منہ میں لے کر بیٹھ جایا کرو۔ اور وہ جب چلانہ جائے منہ میں لئے رہا کرو۔ بس وہ (شوہر) پانی پانی ہو جائے گا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ وہ عورت ان بزرگ کے پاس نذرانہ لائی اور کہا کہ حضرت اب تو وہ مجھے کچھ بھی نہیں کہتے۔ ان بزرگ نے مسکرا کر فرمایا وہ تو ایک ترکیب تھی، کوئی جھاڑ پھونک نہ تھی۔ مجھ کو قرائن (اندازہ) سے معلوم ہو گیا تھا کہ تو زبان دراز ہے۔ اس وجہ سے خاوند سختی کرتا ہے۔

میں نے زبان روکنے کے لئے یہ ترکیب کی تھی۔ بس اب زبان درازی مت کرنا۔ یہ روپیہ اور مٹھائی میں نہیں لیتا۔ واقعی زبان بڑی آفت کی چیز ہے[1]

---

[1] الحکایات الحکایات ص ۳۳۳۔

تعویذ کا ایک بڑا نقصان

فرمایا کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو لوگ تعویذوں پر بھروسہ کر لیتے ہیں اور طاعون (یا کسی وبا) کے زمانہ میں اپنی اصلاح کی اور اعمال کی درستگی نہیں کرتے تو تعویذ سے کوئی خاص نفع تو ان کو ہوتا نہیں۔

میں تعویذ سے منع نہیں کرتا مگر اس میں یہ ڈر ضرور ہے کہ اس سے اکثر بے فکری ہو جاتی ہے کہ فلاں بزرگ نے تعویذ دے دیا ہے بس وہ کافی ہے پھر اس کے بعد اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتے [1]

آنکھوں کی روشنائی کے لیے کسی بزرگ کے مزار کی مٹی کا سرمہ

فرمایا ایک صاحب کا خط آیا ہے اور لکھا ہے کہ میں آنکھوں کا مریض ہوں مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے مرید نے کہا ہے کہ مولانا کے قبر کی مٹی سرمہ کی جگہ آنکھوں میں لگاؤ ——— میں نے جواب لکھا کہ کہیں رہی سہی بقیہ بینائی بھی نہ جاتی رہے۔ اور فرمایا لوگوں میں کس قدر غلو ہے [2]

ذہن تیز ہونے کے لیے تعویذ کی فرمائش

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت ذہن کے لیے تعویذ کی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ ذہن کا تعویذ نہیں ہوتا۔ ذہن فطری چیز ہے۔ البتہ قوت حافظہ قوت دماغ

---

[1] ملفوظات دعوات عبدیت ص۱۱۱، [2] ملفوظات حکیم الامت ص۲۶۶۔

پر موقوف ہے۔ اس میں اگر کمی ہے تو اس کا علاج طبیب (ڈاکٹر) کر سکتا ہے۔[1]

فصل ۱: تعویذ میں اثر کیوں ہوتا ہے

جھاڑ پھونک کی حقیقت یہ ہے کہ عامل کی یقین کی قوت سے اس میں اثر ہوتا ہے خواہ وہ رقیہ (جھاڑ پھونک) کچھ بھی ہو۔

اس لئے جس رقیہ (عمل و تعویذ) کے معنی معلوم نہ ہوں۔ یا اس کے معنی خلاف شرع ہوں اس کو پڑھ کر جھاڑ پھونک نہ کرے۔ کیوں کہ نفع اس پر موقوف نہیں (اس کے بغیر بھی نفع ہو سکتا ہے۔ نیز دوسرے جائز عملیات سے بھی نفع حاصل کیا جا سکتا ہے)۔ دوسرے رقیہ میں اللہ کی رضا مندی کا پختہ ارادہ کرے وہ بھی نافع ہوتا ہے۔[2]

تعویذ میں الفاظ کا اثر ہوتا ہے یا حسن اعتقاد کا

ایک صاحب نے سوال کیا کہ حضرت! تعویذ میں الفاظ کا اثر ہوتا ہے یا تعویذ لینے والے کے (عقیدہ اور) خیال کا؟ فرمایا دونوں کا تھوڑا تھوڑا اثر ہو سکتا ہے۔ اصل قاعدہ کی رو سے دونوں ہی چیزیں مؤثر ہیں۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ بعض عامل قوت خیالیہ سے مرض کو سلب کر لیتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ ایک مستقل فن ہے۔ مگر اس میں خرابی یہ ہے کہ لوگ ایسے شخص کو بزرگ سمجھنے لگتے ہیں۔ اور اگر یہ عامل عامی شخص (یعنی جاہل) اور غیر محقق ہے تو یہ بھی اپنے کو بزرگ سمجھنے لگتا ہے۔ اس میں دین کے لیے بڑا فتنہ ہے اور

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص۲۵۵ ج۲، [2] ملفوظات دعوات عبدیت ص۱۱۶۔

آج کل انہی وجوہات کی بنا پر گمراہی کا دروازہ کھلا ہے[1]

تعویذ میں حقیقۃً مؤثر حقیقی قوت خیالیہ ہوتی ہے کبھی عامل کی اور کبھی معمول کی (تعویذ لینے والے کی) باقی پڑھنا لکھنا تو اکثر قوت خیالیہ کے لیے معین ہوتا ہے[2]

حضرت تھانویؒ کی ایک تحقیق

عورتوں کا سحر زیادہ مؤثر اور قوی ہوتا ہے اور اس میں ایک راز ہے جو فلسفہ کے مسئلہ پر مبنی ہے۔ الفاظ و کلمات کا اس میں زیادہ دخل نہیں (گو کچھ تو ضرور ہی ہوتا ہے) مگر چونکہ قیود (پابندی) کے بغیر خیال میں قوت اور یکسوئی پیدا نہیں ہوتی اسلیے اس کے لیے کچھ کلمات و الفاظ مقرر کر لیے جاتے ہیں اور عامل کے ذہن میں یہ بات جمادی جاتی ہے کہ ان الفاظ ہی میں یہ اثر ہے جس سے اس کا خیال مضبوط ہو جاتا ہے کہ جب میں یہ الفاظ پڑھوں گا فوراً اثر ہوگا۔ چنانچہ اثر ہو جاتا ہے۔ لیکن دراصل وہ خیال کا اثر ہوتا ہے، ان الفاظ کا نہیں ہوتا۔

لیکن یہ اعتقاد (کہ الفاظ میں اثر نہیں) عامل کے مقصود کے لیے مضر ہے۔ اگر عامل یہ سمجھنے لگے کہ ان الفاظ میں کچھ تاثیر نہیں تو اس کے عمل کا کچھ بھی اثر نہ ہوگا۔ کیوں کہ اس اعتقاد کے بعد اس کا خیال کمزور ہو جائے گا۔ کہ نہ معلوم اثر ہوگا یا نہیں۔ اس لیے عامل کے واسطے یہ جہل مرکب (یعنی جاہل ہونا) ہی مفید ہوتا ہے مگر حقیقت یہی ہے کہ الفاظ میں اثر نہیں بلکہ اس کا مدار توجہ پر ہے۔ پھر بعض آدمی تو فطری (پیدائشی) طور پر متصرف ہوتے ہیں ان کو اپنے خیال میں یکسوئی حاصل کرنے کے لیے خاص اہتمام اور زیادہ مشق کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور بعض

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص۲۶۵ ج۲، [2] الکلام الحسن ص۲۰۱۔

لوگ مشق سے صاحب تصرف ہوجاتے ہیں [اسی لیے] میں کہتا ہوں کہ ان عملیات اور سحر وغیرہ کا مدار خیال پر ہے۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ سحر وغیرہ کا مدار تخیل [قوت خیال] پر ہے تو اب یہ سمجھیے کہ عورتوں کا تخیل [یعنی خیالی قوت] مردوں سے بڑھا ہوا ہوتا ہے کیونکہ اوّل تو ان کو عقل کم ہوتی ہے اور کم عقل آدمی کو جو کچھ بتلا دو وہ اس کے خیال میں جلدی جم جاتا ہے۔ اُسے مخالف جانب کا وہم ہی نہیں ہوتا۔

دوسرے ان کی معلومات بھی بہ نسبت مردوں کے کم ہوتی ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جس کی معلومات کم ہوتی ہیں اس کا خیال زیادہ منتشر نہیں ہوتا[1]

تعویذ کے موثر ہونے میں عامل کی قوت خیالیہ اور حسن اعتقاد کا زیادہ اثر ہوتا ہے

فرمایا تعویذ کے متعلق میرا خیال ہے کہ گو بعض کلمات میں بھی برکت ہے لیکن زیادہ تر دخل عامل کی قوت خیالیہ کا ہوتا ہے۔ اور جس کو تعویذ دیا جاتا ہے [اسکے اعتقاد کو بھی کافی دخل ہے] اس کے اعتقاد کی وجہ سے خود اس کی قوت خیالی سے بھی تقویت ہوجاتی ہے۔ اور وہ بھی اثر رکھتی ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ عمل پڑھتے وقت مطلوب [یعنی اپنے مقصد] کا تصور رکھو۔ اور وہ موثر ہوتا ہے۔ پڑھنا پڑھانا اکثر حیلہ ہوتا ہے خود تصور خیالی ہی مؤثر ہوجاتا ہے[2]

---

[1] التقسیم التعلیم التبلیغ ص۱۰۵ ، [2] ملفوظات دعوات عبدیت ص۱۲۱ ۔

فرمایا عملیات میں اصل اثر خیال کا ہوتا ہے۔ باقی کلمات وغیرہ سے یہ خیال مضبوط ہو جاتا ہے کہ اب ضرور اثر ہوگا۔ گو عامل کو اس تحقیق کا پتہ بھی نہ ہو۔[1]

(خلاصہ یہ کہ) عملیات میں تھوڑا تھوڑا دونوں کا اثر ہوتا ہے۔

یعنی خود الفاظ کا بھی اور عامل کے خیال کا بھی مگر یہ ممکن ہے کہ ایک کا زیادہ اثر ہوتا ہو ایک کا کم۔ (جس کی جیسی قوت اور جیسے الفاظ ہوں واللہ اعلم)[2]

مشاق عامل کا تعویذ زیادہ مؤثر ہوتا ہے

ایک صاحب نے عرض کیا کہ میری عزیزہ پر آسیب کا اثر ہے اس کے لیے تعویذ کی ضرورت ہے۔ فرمایا یہ کام عامل کا ہے۔ میں اس فن سے واقف نہیں۔ گو میں تعویذ لکھ دوں گا انکار نہیں مگر اس کا اتنا نفع نہ ہوگا جتنا کسی عامل کے تعویذ سے نفع ہوتا ہے۔

(کیوں کہ) عملیات میں اصل موثر چیز عامل کا خیال ہے جو اس کو کرتا رہتا ہے اور مشاق ہو جاتا ہے اکثر فوراً اس کا اثر مرتب ہو جاتا ہے۔ بخلاف غیر مشاق کے کہ اس کا اس قدر اور جلد نفع نہیں ہوتا۔ اور مجھ کو تو اس فن سے بالکل مناسبت نہیں[3]

---

[1] الکلام الحسن ص۵۵، [2] ملفوظات حکیم الامت ص۲۴۲ ج۲، [3] " ص۲۰۹ ج۵۔

باب ۱۱

آدابُ التعویذ

۱۔ بے وضو قرآنی آیت کا یا طشتری پر لکھنا جائز نہیں۔
۲۔ بلا وضو اس کاغذ یا طشتری کو چھونا جائز نہیں۔ پس چاہیئے کہ لکھنے والا اور طشتری یا تعویذ کا ہاتھ میں لینے والا سب باوضو ہوں۔ ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔[۱]

تعویذ کا ادب یہ ہے کہ اسکو کاغذ میں لپیٹ دیا جاوے

فرمایا میرا معمول یہ ہے کہ میں تعویذ پر ایک سادہ کاغذ لپیٹ دیتا ہوں۔ تاکہ لینے والے کو بے وضو تعویذ کا چھونا جائز رہے۔[۲]

---

[۱] اعمال قرآنی ص۳۰ ، [۲] ملفوظات حکیم الامت ص۳۳ ج۱

کیا تعویذ پڑھنے سے اس کا اثر کم ہو جاتا ہے

ایک عالم صاحب کے سر میں شدت کا درد ہوا۔ انہوں نے ایک درویش (صوفی صاحب) سے تعویذ لیا۔ اس کے باندھتے ہی فوراً درد جاتا رہا۔ بڑا تعجب ہوا تعویذ کھول کے دیکھا تو اس میں صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا تھا۔ ان کے خیال میں یہ بات آئی کہ یہ تو میں بھی لکھ سکتا تھا اس خیال کے آتے ہی فوراً درد شروع ہو گیا۔ اب لاکھ تعویذ باندھتے ہیں اور کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ اسی لیے اکثر تعویذ دینے والے تعویذ کو کھول کر دیکھنے سے منع کیا کرتے ہیں تاکہ اعتقاد کم نہ ہو۔[1]

دریافت کرنے پر فرمایا کہ تعویذ کے نہ پڑھنے کا اثر میں بھی کچھ واقعی دخل ہے۔ کیوں کہ ابہام میں عقیدہ زیادہ ہوتا ہے ورنہ پڑھ لیا جائے تو معمولی سی چیز معلوم ہوتی ہے کہ یہ تو وہی ہے جو ہم جانتے تھے۔ اور عقیدہ کو اثر میں دخل ہے اور تعویذوں میں تو بہت دخل ہے۔[2]

جب تعویذ کی ضرورت باقی نہ رہے تو کیا کرنا چاہیے

جب تعویذ کی ضرورت نہ رہے بہتر ہے کہ اس تعویذ کو دھو کر وہ پانی کسی پاک جگہ چھوڑ دے۔[3]

جب تعویذ سے کام ہو چکے تو اس کو قبرستان میں کسی احتیاط کی جگہ دفن کر دے۔[4]

---

[1] تکمیل الکلام بصورۃ الصیام لمحۃ برکات رمضان ص۶۱، [2] حسن العزیز ص۵۱۵۔
[3] التتمہ فی احکام الرقی ص۲۳، [4] اعمال قرآنی ص۲۔

استعمال شدہ تعویذ دوسرے کو بھی دیا جا سکتا ہے

ایک شخص نے پوچھا کہ اگر تعویذ سے فائدہ ہو جائے (اور اب اس کی ضرورت نہ ہو) تو دوسرے کو دے دیں (تاکہ اس کے کام آجائے)؟ فرمایا ہاں۔ باسی تھوڑا ہی ہو جائے گا (البتہ جن تعویذ میں خاص طور پر کسی کا نام لکھا جاتا ہے وہ اس سے مستثنیٰ ہوں گے مگر یہ کہ اس دوسرے شخص کا بھی وہی نام ہو)[1]

فکر اور غصّہ کی حالت میں تعویذ نہ لکھنا چاہیئے

میں غصہ اور تشویش کی حالت میں تعویذ نہیں لکھا کرتا کیوں کہ تعویذ میں قوت خیالیہ کا اثر ہوتا ہے (جو یکسوئی سے حاصل ہوتا ہے) اور اسوقت یکسوئی ہوتی نہیں اس لیے کہہ دیتا ہوں کہ اثر نہ ہوگا۔ اگر اثر منظور ہو تو پھر آنا[2]

تعویذ لینے والے کو پوری بات کہنا چاہیئے کہ کس چیز کا تعویذ چاہیئے، بچے زندہ رہنے کے تعویذ کی فرمائش

ایک شخص نے تعویذ مانگا مگر یہ نہیں کہا کہ کس چیز کا۔ حضرت والا نے فرمایا کہ یہ کام بھی میرا ہے کہ یہ دریافت کروں کہ کس مرض یا کس ضرورت کے لیے تعویذ چاہیئے؟ ارے بھائی جہاں جس کام کو جایا کرتے ہیں پوری بات کہا کرتے ہیں۔ اب بتلاؤ کس چیز کا تعویذ چاہیئے؟

عرض کیا کہ بچے زندہ نہیں رہتے۔ فرمایا بندہ خدا پہلے ہی بات کیوں نہیں

---

[1] فکات جدید ملفوظات ص۱۳۲، [2] الکلام الحسن ص۲۹۔

کہی تھی۔ زبان سے کہنے میں کون سی مشکل بات ہے۔

بھائی مجھے ایسا تعویذ نہیں آتا جس سے بچے زندہ رہا کریں۔ اور حضرت عزرائیل علیہ السلام پر بھی پہرہ ہو جائے۔ کسی مرض کے لیے ضرورت ہو یا کسی حاکم کے سامنے جانا ہو ان کے لیے تو تعویذ ہوا کرتے ہیں۔ موت کے روکنے کے لیے بھی کہیں تعویذ سنا ہے ؟[1]

غصہ اور بد دلی کے ساتھ لکھا ہوا تعویذ کم فائدہ کرتا ہے

تجربہ ہے کہ عامل اگر بد دلی یا بے توجہی سے تعویذ لکھے تو اس کا اثر نہیں ہوتا عامل کی قوت خیالیہ کو اس میں بڑا دخل ہے۔[2]

وہ شخص جو تعویذ لینے آیا تھا کئی مرتبہ جی میں آیا کہ کہہ دوں کہ نفع نہیں ہوگا کیونکہ اس نے طبیعت کو منقبض کر دیا تھا۔ لیکن چونکہ تعویذ کا معاملہ تھا اس لیے کہنے سے رک گیا۔[3]

تعویذ کے لیے وقت مقرر کرنا

ایک دیہاتی شخص نے آکر تعویذ مانگا۔ فرمایا کہ صبح کے وقت تعویذ دینے کا معمول نہیں۔ ظہر کی نماز کے بعد تعویذ ملتا ہے اس وقت آجانا۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ تعویذ لکھ دوں گا۔[4]

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص۲۰۲ ج۱۔ [2] ص۲۰۳ و ص۲۰۴۔ [3] حسن العزیز ص۵۲۵۔ [4] ملفوظات حکیم الامت ص۵۲۳ ج۵۔

ناوقت تعویذ دینے سے انکار

ایک شخص نے تعویذ مانگا (حضرت رحمہ اللہ نے) اس کو ایک معین وقت پر آنے کو کہہ دیا۔ وہ دوسرے وقت آیا۔ اور آکر تعویذ مانگا۔ اور کہا کہ مجھ کو آپ نے بلایا تھا اس لیے اب آیا ہوں۔ اور یہ نہیں ظاہر کیا کہ کس وقت بلایا تھا۔

میں نے پوچھا کہ بھائی کس وقت آنے کو کہا تھا؟ تب اس نے وقت بتلایا۔ میں نے کہا کہ اب تو دوسرے کام کا وقت ہے جس وقت بلایا تھا اسوقت آنا چاہیے تھا۔ اس نے کسی کام کا عذر کیا۔ میں نے کہا کہ جس طرح تم کو اس وقت (یہاں آنے میں) عذر تھا۔ ہم کو اس وقت (تعویذ لکھنے میں) عذر ہے۔ اب یہ کیسے ہو کہ ہر وقت ایک ہی کام کے لیے بیٹھا رہوں۔ اپنا کوئی کام نہ کروں۔[1]

ایک صاحب آئے۔ حضرت رحمہ اللہ نے دریافت فرمایا۔ کیسے تشریف لائے۔ کچھ فرمانا ہے؟

ان صاحب نے جواب میں کہا جی نہیں۔ ویسے ہی ملاقات کے لیے حاضر ہوا تھا پھر جب جانے لگے۔ مغرب کے بعد فرض وسنت کے درمیان تعویذ کی فرمائش کی فرمایا ہر کام کے واسطے ایک موقع اور محل ہوتا ہے، یہ وقت تعویذ کا نہیں۔ جب آپ تشریف لائے تھے تو میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ کیا کام ہے؟ آپ نے فرمایا تھا کہ ویسے ہی ملاقات کے لیے آیا ہوں۔ اب اس وقت یہ تعویذ کی فرمائش کیسی؟ اسی وقت پوچھنے کے ساتھ ہی آپ کو فرمائش کرنا چاہیئے تھا۔ لوگ اس کو ادب سمجھتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ بڑی بے ادبی ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ دوسرا

---

[1] آداب المعاشرت صفحہ ۱۴۳۔

شخص ہمارا نوکر ہے کہ جس وقت چاہیں فرمائش کریں۔ اس کے حکم کی تعمیل ہونی چاہیے اب آپ ہی ذرا غور سے کام لیجئے کہ مجھ کو اس وقت کتنے کام ہیں۔ ایک تو سنتیں و نوافل پڑھنا۔ پھر بعض ذاکرین، شاغلین کو کچھ کہنا ہے ان کی سننا ہے۔ مہمانوں کو کھانا کھلانا ہے۔

افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں دنیا سے ادب و تہذیب بالکل ختم ہو گئی۔ اب جائیے اور تعویذ کے لیے پھر تشریف لائیے۔

اور یاد رکھیے جہاں جائیے پہلے اپنے مقصد کا ذکر کر دینا چاہیئے کہ اس کام سے آیا ہوں، خصوصاً پوچھنے پر تو ضرور بتلا دینا چاہیئے۔ میں تو ہر شخص سے آتے ہی دریافت کر لیتا ہوں، تاکہ جو کچھ کہنا ہو کہہ دے اور اس کا حرج نہ ہو۔

اگر وہ کہتا ہے کہ اکیلے میں کہنے کی بات ہے تو میں جب موقع پاتا ہوں علیحدگی میں ان کو بلا کر ان کی بات سن لیتا ہوں۔ اور جب آدمی منہ سے کچھ بولے ہی نہیں تو کیسے حرج ہو سکتا ہے۔ مجھے علم غیب تو ہے نہیں[1]

عین رخصتی کے وقت تعویذ کی فرمائش کرنا تہذیب کے خلاف ہے

ایک صاحب نے جو کئی روز سے ٹھہرے ہوئے تھے عین چلنے کے وقت تعویذ مانگا۔ گاڑی کا وقت بھی قریب تھا۔ حضرت نے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کئی روز سے قیام تھا اس وقت کہاں چلے گئے تھے، جو عین چلنے کے وقت تعویذ کی ضرورت ظاہر کی۔ لوگوں میں سلیقہ ہی نہیں رہا۔ جس سے کام لینا ہو اس کی سہولت و آرام کا

---

[1] کمالات اشرفیہ ص۔

بھی تو ہمارا کام کھانا چاہیے[1]

حالت سفر میں عین چلتے وقت تعویذ کی فرمائش

ایک مرتبہ میں الہ آباد گیا ہوا تھا۔ لوگوں نے تعویذ کی فرمائش ایسے وقت کی کہ وہ عین چلنے کا وقت تھا۔ میں نے کہا کہ اس کی صورت یہ ہے کہ کاغذ قلم اسٹیشن پر ساتھ لے چلو۔ میں ریل میں بیٹھ کر لکھوں گا۔ اور جب گاڑی چل دے گی۔ کاغذ قلم دوات واپس کر کے میں بھی چل دوں گا۔ چنانچہ ریل میں بیٹھا ہوا لکھتا رہا۔ جب ریل چلی۔ قلم دوات حوالہ کر کے روانہ ہو گیا۔۔۔۔۔ اصول سے کام کرنے میں بڑی راحت ملتی ہے[2]

تعویذ لینے والوں کی ظلم و زیادتی

ایک مصیبت یہ ہے کہ تعویذ مانگنے میں لوگ ستاتے بہت ہیں۔ پوری بات نہیں کہتے۔ حتیٰ کہ بار بار پوچھنے پر بھی صاف بات نہیں کہتے۔ اس سے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔

ایک لڑکے نے آکر تعویذ مانگا اور یہ نہیں بتلایا کہ کس چیز کا تعویذ چاہیے۔ حضرت والا نے فرمایا کہ ابھی سے بدتمیزی کی باتیں سیکھنا شروع کر دیں؛

ایک صاحب نے عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ گھر والوں نے تعلیم نہیں دی فرمایا کہ بالکل غلط ہے۔ گھر والے ضرور کہتے ہیں کہ فلاں چیز کا تعویذ لے آؤ۔ اس سے زیادہ بتلانے کی ضرورت نہیں۔ کیوں کہ سیدھی بات ہے اور سیدھی بات فطری

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ج ۳ ص ۲۹۲ ق ۲ ۔ [2] ایضاً ج ۳ ص ۲۳۱ ق ۲ ۔

ہوتی ہے اس کے بتلانے کی کیا ضرورت ——— ایک شخص مکان سے تعویذ لینے چلا اور یہ بھی اس کے ذہن میں ہے کہ فلاں چیز کے لیئے تعویذ کی ضرورت ہے اور فطرت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اگر خود ہی سب کہہ دے کہ اس کام کا تعویذ چاہیئے اس میں تعلیم کی کون سی ضرورت ہے۔

پھر حضرت والا نے اس لڑکے سے فرمایا کہ تم نے اس وقت بدتمیزی کی جس سے طبیعت سخت پریشان ہوگئی۔ اس لیے آدھ گھنٹے کے بعد آؤ اور آکر پوری بات کہو اس میں تہذیب کی تعلیم بھی ہے۔ اور دوسرے کی پریشانی بھی کم ہو جائیگی تب تعویذ ملے گا۔ اور اگر پھر پوری بات نہ کہوگے تو پھر بھی تعویذ نہ ملے گا۔ اسوقت وہ لڑکا چلا گیا اور آدھ گھنٹہ کے بعد آکر پوری بات کہی اور تعویذ دیدیا گیا[1]

تعویذ لینے والوں کی زبردست غلطی

ایک شخص نے تعویذ کی درخواست کی کہ تعویذ دے دو۔ حضرت نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھا۔ پھر اس نے زور سے بلند آواز سے کہا کہ تعویذ دے دو۔ فرمایا کہ میں نہیں سمجھا پھر اس نے کہا بخار کے لیے۔ فرمایا۔ بات پہلے کیوں نہیں کہی تھی۔ یہ قصہ ہو ہی رہا تھا کہ اتنے میں ایک اور صاحب نے کہا کہ تعویذ دو۔ فرمایا کہ دیکھیئے ابھی یہ بات ہو ہی رہی ہے اور پھر وہی غلطی یہ صاحب کر رہے ہیں۔

فرمایا میری نظر منشاء پر ہوتی ہے (یعنی میں یہ دیکھتا ہوں کہ کسی شخص نے جو غلطی کی ہے اس کا اصلی سبب کیا ہے) اس واسطے مجھے زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ لوگ یہاں آکر صرف یہ کہہ دیتے ہیں کہ تعویذ دے دو اور پوری بات بیان نہیں

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص۲۵ ج۶۔

کرتے. اور حکومت میں (سرکاری کاموں میں یا) ڈاکٹروں کے پاس جاکر پوری بات سوچ سوچ کر کرتے ہیں۔ تو اس کا سبب یہ ہوا کہ اس چیز کی قدر ہے۔ اور تعویذ کی قدر نہیں۔ گو یہ بھی دینا ہے مگر دین کے رنگ میں ہے اور دین کی قدر نہیں اور جو شائع اصلاح نہیں کرتے۔ وہ کچھ تو اس لیئے کون جھک جھک کرے۔ اور کبھی یہ بھی وجہ ہوتی ہے کہ معتقدین کم نہ ہوجائیں۔

لوگ آکر ادھوری بات کہہ کر مجھے تکلیف دیتے ہیں اور میں اپنی تکلیف کو ظاہر کرتا ہوں تو لوگ مجھ کو بداخلاق کہتے ہیں۔ بتاؤ بھلا تکلیف دینا تو بداخلاقی نہیں اور اس کا اظہار بداخلاقی ہے۔ یہ تو ایسا ہوا کہ کوئی کسی کو پیٹے اور وہ چلائے تو کہنے لگیں کہ کیوں چلاتا ہے[1]

بدتہذیبی کے ساتھ تعویذ کی درخواست

ایک گاؤں کے آدمی نے تعویذ مانگا اور یہ نہیں کہا کہ کس چیز کے لیے تعویذ کی ضرورت ہے۔ اور کبھی چند درخواستیں ایک ساتھ ایک جلد میں کیں اور وہ بھی مبہم (یعنی بات بھی صاف نہیں) اس پر حضرت نے تنبیہ فرمائی کہ میں تمہاری رگ ریشوں سے واقف ہوں! ادھوری بات کہی ہے جس کو کوئی سمجھ ہی نہ سکے۔

لوگ چاہتے ہیں کہ دوسرا آدمی ہمارے تابع رہے اور ہم کسی کے تابع نہ ہوں۔ اس نے عرض کیا کہ قصور ہوگا معاف کردو۔ فرمایا کہ پھانسی تھوڑی دے رہا ہوں۔ مگر کیا غلطی پر تنبیہ بھی نہ کروں۔ اسی میں گیہوں، اس میں جَو، یہ بھی کوئی کھیتی سمجھ لی ہے۔ (ایک ساتھ ہزار باتیں کہہ دیں) کہ تعویذ بھی دے دو، دعا بھی کردو۔ خیر اس کا بھی

---

[1] الاتمام الحسن ص۱۰۔

مضائقہ نہیں تھا۔ مگر ساتھ ہی دوسروں کے بکھیڑے بھی اس طرح باندھ کر لایا جیسے یہاں سے ایک پلے میں نمک، ایک میں مرچ، ایک میں ہلدی۔ ایک میں تمباکو باندھ کر لے جائے گا۔

حضرت نے فرمایا۔ آج تعویذ نہیں ملے گا۔ کل آنا اور پوری بات کہنا اور اگر عقل نہ ہو تو یہاں کسی سے پوچھ لینا کہ پوری بات کس طرح ہوتی ہے[1]

ایک لفافہ میں ایک سے زائد تعویذ نہ لینا چاہیے

فرمایا ایک صاحب کا خط آیا ہے تین تعویذ منگائے ہیں۔ نہ معلوم بیگاری ٹٹو سمجھتے ہیں۔ میں نے لکھ دیا ہے کہ ایک لفافہ میں صرف ایک تعویذ منگاؤ۔

اسی طرح ایک جج صاحب کا طاعون کے زمانہ میں خط آیا تھا۔ چھ تعویذ ایک دم منگائے تھے۔ میں نے ایک تعویذ لکھ کر بھیجا۔ اور لکھ دیا کہ اس کی کسی سے نقل کرالیں[2]

فرمایا ایک صاحب نے ایک خط میں چار تعویذ اکھٹے مانگے ہیں۔ اگر دس خط ہوں اور سب میں ایک ایک تعویذ کی فرمائش ہو تو یہ آسان ہے۔ مگر چار تعویذ کی فرمائش ایک ہی خط میں یہ گراں ہے۔

اتنی فرصت کسی کو ہے؟ ایک لکھ دیا ہے باقی نقل کرالینا[3]

فرمایا جن خطوط میں تعویذوں کی فرمائش ہوتی ہے ان سے میرا بڑا جی گھبراتا ہے۔ ایک صاحب کا خط آیا ہے جس میں ایک ہی قسم کے دس بارہ تعویذ ایک ایک دم فرمائش ہے۔ واہیات لوگوں کو خالی بیٹھے بیٹھے ایسی ہی سوجھتی ہے اگر اس طرح تعویذ لکھے جایا کریں تو ایک محکمہ قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ باقاعدہ

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص۲۲۳ ج۵، [2] ص۱۶۶ ج۳۔ [3] ص۱۶۹ ج۵

ایک دفتر ہو جس میں منشی رہیں، تاکہ ان لوگوں کا یہ کام ہو۔ مجھے اتنی فرصت کہاں۔ ایک تعویذ لکھ کر ان کو لکھ دوں گا کہ اور جتنی ضرورت ہو۔ آپ خود کسی سے نقل کروالیں۔[1]

فرمایا آج ایک خط آیا تھا دوپہر ہی اس کا جواب لکھ دیا۔ اس میں لکھا تھا کہ ایک آسیب کا تعویذ چاہیے۔ لیکن لفافہ پر نہ خود پتہ لکھا نہ اس پر ٹکٹ چسپاں کیئے اس بدفہمی کو ملاحظہ فرمائیے۔ کہاں تک بیٹھا ہوا ان کوتاہیوں کی تاویلیں کروں۔ کوئی حد بھی ہے؟ پتہ لکھنا اور ٹکٹ چسپاں کرنا یہ میرے ذمہ رکھا ہے۔ میں نے یہ لکھ دیا ہے کہ تم پر خود آسیب ہے جس نے تمہارے دماغ کو مجنون کر دیا ہے۔ پہلے اپنا علاج کرو۔ تمہے اتنی تمیز نہ ہوئی کہ جب تم لفافہ پر پتہ لکھ سکتے تھے اور ٹکٹ بھی چسپاں کر سکتے تھے پھر کیوں ایسا نہیں کیا؟ جب تم نے اپنے کرنے کا کام نہیں کیا تو مجھ سے کسی کام کی امید کرنا یہ کم عقلی اور بدفہمی نہیں تو اور کیا ہے؟

اس کے بعد فرمایا کہ گالیاں تو بہت دیں گے دیا کریں۔ آخر ایسی غلطی کرتے کیوں ہیں۔ ان بے فکروں کو ذرا حقیقت کا پتہ تو چلے اور یہ تو معلوم ہو کہ جس سے خدمت لیا کرتے ہیں اس کی بھی کچھ رعایت کیا کرتے ہیں۔ اور اس کے بھی کچھ حقوق ہوا کرتے ہیں۔[2]

ہر تعویذ میں بسم اللہ لکھنے کی تجویز اور ایک بڑا مفسدہ

فرمایا لوگ تعویذ مانگتے ہیں پوری بات نہیں کہتے اس میں بہت تکلیف ہوتی

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ج ۱۴ ص ۱۳۹ ق ۱، ۲ [2] " ج ۱۴ ص ۳۶۹ ق ۳۔

ہے۔ اسی تکلیف سے بچنے کے لیے میں نے ایک مرتبہ یہ تجویز کی تھی کہ جو بھی تعویذ کے لیے آیا کرے گا۔ اس سے کچھ نہ پوچھوں گا بس بسم اللہ شریف کا تعویذ بنا کر دے دیا کروں گا اس تجویز کی مشق کرنے کے لیے منتظر رہا کہ کوئی تعویذ والا آئے تو اس تدبیر پر عمل کروں۔ اتفاق سے دو شخص آئے اور انہوں نے آکر حسب معمول جاہلوں کی طرح صرف اتنا ہی کہا کہ تعویذ دے دو۔ یہ نہیں کہا کہ کس چیز کا تعویذ۔ میں نے ان کے کہتے ہی بسم اللہ شریف کا تعویذ لکھ کر دے دیا۔ اس قسم کا یہ پہلا ہی تعویذ بنایا تھا وہ لے کر چل دیا۔ میں اپنی اس تجویز پر بہت خوش ہوا۔ اور خدا کا شکر ادا کیا کہ تدبیر کامیاب رہی نہ کچھ کہنا نہ کچھ سننا۔ نہ پوچھ نہ گچھ۔ بڑا آسان طریقہ سمجھ۔

میں آیا۔ میں نے مولوی شبیر علی صاحب سے کہا کہ میں نے تعویذ کے متعلق بڑی سہولت کی تجویز نکالی ہے اور وہ تدبیر بیان کی۔ وہ بولے کچھ بھی ہے۔ جن دو لوگوں کو تعویذ دیا تھا وہ کیا کہتے جا رہے تھے۔؟ یہ کہتے جا رہے تھے کہ دیکھو ہم نے کچھ بھی نہیں کہا اور تعویذ مل گیا۔ ان کو تو بغیر بتلائے ہوئے دل کی خبر ہو جاتی ہے۔ تب اس تجویز کو بھی سلام کیا۔ یہ حالت ہے عوام کے عقائد کی۔ اگر مجھ کو یہ واقعہ معلوم نہ ہوتا تو خود یہ تجویز کتنے بڑے فساد کا ذریعہ بن جاتا۔

ایک بار ان ہی پریشانیوں کی وجہ سے کہ لوگ آ آ کر پریشان کرتے ہیں یہ خیال ہوا تھا کہ ایک شخص کو جسٹر لیکر خانقاہ کے دروازہ پر بٹھلا دوں اور جو آیا کرے اس کی حاجت (جو بھی ضرورت ہو) لکھ کر مجھ کو دکھلا دیا کرے۔ مگر اس میں وہی مصیبت پیش نظر ہوگئی کہ اس میں مقرب سمجھنے کا سخت اندیشہ ہے تھوڑے دنوں بعد لوگ ان واسطہ صاحب کی پرستش کرنے لگیں گے یہ سمجھ کر کہ یہ بڑا مقرب ہے پھر نہ معلوم کہاں تک نوبت پہنچ جائے۔ تعجب نہ تھا کہ جسٹر بھرنے کی فیس آنے والوں سے وصول کرنے لگتا۔ اس لیے آنے والوں کی بیہودہ

برکات سے تکلیف اٹھانا گوارہ کرتا ہوں۔ مگر بحمداللہ کسی کو واسطہ اور مخصوص نہیں بناکر ایک کی روایت کو دوسرے پر حجت نہیں بناتا۔

اور یہ عدل ہے اس پر حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ اور ان کا فضل سمجھتا ہوں۔ دوسرے ان واسطہ صاحب کو خود بھی اپنے مقرب ہونے کا وہم ہوجاتا۔ اس میں ان کا بھی نقصان تھا[1]

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص۳۳۰، قسط۳

باب ۱۲

تعویذ پر اجرت لینے کا بیان

جھاڑ پھونک اور عمل و تعویذ کرنا عبادت نہیں

تعویذ نقش لکھنا خود دینا ہی کا کام ہے ـــــ وہ تو ایسا ہی ہے جیسے حکیم جی کا نسخہ لکھنا عبادت نہیں ہے اس پر اگر اجرت بھی لے تو کچھ حرج نہیں اور قرآن پاک پڑھنا عبادت ہے اس کا ثمرہ (ثواب) آخرت میں ملے گا۔ اس کی صریح دلیل یہ ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ ۱ اقرأوا القرآن ولا تاکلوا بہ یعنی قرآن پڑھو اور اس کے عوض میں کھاؤ نہیں۔ ایک حدیث تو یہ ہے۔

اور ایک دوسری حدیث شریف میں ایک اور قصہ آیا ہے کہ چند صحابہ رضی اللہ عنہم سفر میں تھے۔ ایک گاؤں سے گذر ہوا۔ ان گاؤں والوں نے ان کو کھانا تک نہ کھلایا۔ وہاں اتفاقاً ایک شخص کو سانپ نے کاٹ لیا۔ ایک شخص ان کے پاس آیا اور پوچھا کہ ا بـــــ راقی کیا تم لوگوں میں کوئی منتر پڑھنے

والا ہے ؛ ایک صحابی تشریف لے گئے اور یہ کہا کہ ہم اس وقت دم کریں گے جب ہم کو سو بکریاں دو۔ انھوں نے وعدہ کر لیا۔ انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیا۔ سبحان اللہ ان حضرات کی کیا پاکیزہ زبان تھی۔ فوراً شفا ہو گئی۔ ایسا ہو گیا۔ جیسے رسی میں سے کھول دیتے ہیں۔ اس نے حسب وعدہ سو بکریاں دیں وہ لے کر اپنے ساتھیوں میں آئے۔ بعض صحابہ نے کہا کہ ان کا لینا حرام ہے۔ بعض نے کہا کہ حلال۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں حاضر ہوئے تو اس کا استفتا کیا گیا۔ حضور نے فرمایا ——— بلاشبہ کھاؤ بلکہ میرا بھی حصہ لگاؤ۔

اب بظاہر اس حدیث میں اور گذشتہ حدیث میں تعارض معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں کوئی تعارض نہیں۔ اس قصہ میں تو قرآن کو جھاڑ پھونک کے طور پر پڑھا گیا ہے اور اس طور سے پڑھنا عبادت نہیں ہے اس لیے اس پر معاوضہ لینا جائز ہے اور "اقرأوا القرآن ولا تکلوا بہ" یعنی قرآن پڑھ کر اس کے عوض کھاؤ نہیں اس میں قرأۃ قرآن سے قرأۃ بطور عبادت ہے اس لیے اس پر معاوضہ لینا حرام اور دین کو دنیا سے بدلنا ہے۔[1]

ختم بخاری شریف پر اجرت لینا

فرمایا اہل دیوبند پر ختم بخاری شریف کے متعلق لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ لوگ خود تو ختم لا الٰہ الا اللہ (اور قرآن وغیرہ) کو تو منع کرتے ہیں اور کبھی کبھی خود اس کا ارتکاب کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ختم بخاری شریف حصول ثواب کے لیے (یعنی ایصال ثواب کے لیے) پڑھ کر معاوضہ نہیں لیا جاتا بلکہ مریض کی شفاء کے لیے یا حق محنت

---

[1] التہذیب لوحق والاخلاق ص۲۵

میں غلبہ حاصل کرنے کے لیئے پڑھا جاتا ہے (جو عبادت نہیں بلکہ دنیوی مقصد ہے) اور دنیوی مقاصد پر اجرت لینا جائز ہے۔[1] فرمایا دنیاوی حاجتوں کے لیے دعا پر اجرت لینا جائز ہے اور دینی حاجت پر اجرت جائز نہیں۔[2]

وظیفہ اور تعویذ کا پیشہ

تعویذ اور نقش اگر شریعت کے موافق ہو اور کوئی دھوکہ بازی نہ کی جائے اس پر اجرت لینا جائز ہے۔[3]

لیکن ناجائز عملیات یا جائز عملیات لیکن ناجائز مقاصد کے واسطے کرنا اور اس پر اجرت لینا جائز نہیں۔ افسوس ہے کہ اکثر لوگوں نے اس کو پیشہ بنالیا ہے اور اسی کو کمائی کا ذریعہ بنالیا ہے۔ اور جائز ناجائز کا فرق کیئے بغیر روپے گھسیٹنے کی فکر میں لگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں، ہدایت فرمائیں۔[4]

پیری مریدی کا پیشہ

مقدس لباس میں چور اور ڈاکو

اس زمانہ میں بعض لوگوں نے پیرزادگی کو بھی ایک پیشہ بنالیا ہے۔ کچھ مصنوعی تعویذ گنڈے یاد کر لیئے۔ دو چار شعبدے سیکھ لیے۔ اور ٹھگنے کے لیے پیری مریدی بھی شروع کر دی۔ مریدوں سے فصلانہ (یعنی ہر فصل کے موقع پر غلہ وغیرہ لینا) اور دوسرے شخصوں سے مکر و فریب (چالبازی) کے ذریعہ متفرق آمدنی حاصل

---

[1] ملفوظات حکایات عبدیت، ص ۱۳۶/۱۲، [2] الکلام الحسن ص ۲۵۳/۲، [3] اتحاف فی احکام الرقی ص ۳۰۔

کرتے ہیں۔ یہ پیشہ تمام پیشوں میں بدترین پیشہ ہے اور حرام ہے۔ البتہ اگر شیخ کامل نے پیری مریدی کی اجازت دی ہو تو ہدایت وارشاد کی غرض سے بیعت کرنا بھی درست ہے۔ اور خلوص سے اگر کوئی کچھ دے تو قبول کرنا بھی درست ہے مگر دنیا کے کمانے کے لیے یہ بھی درست نہیں [1]

تعویذ وظیفہ یا عمل کرنے پر اجرت لینا

حضرت کا معمول ہے کہ اگر کوئی شخص وظیفہ یا عمل کسی حالت کے لیے پڑھوانا چاہتا ہے تو اس کے مناسب اجرت پڑھنے والے طالب علموں کو پڑھوانیوالے سے دلواتے ہیں۔

ایک صاحب نے اولاد کے محفوظ رہنے کے لیے اجوین اور سیاہ مرچ پڑھوانی چاہی، اس کے لیے اکتالیس بار سورہ والشمس پڑھی جاتی ہے۔ ایک بار تو حضرت خود پڑھ دیتے ہیں اور چالیس مرتبہ کسی غریب طالب علم سے پڑھوا دیتے ہیں۔ اور اس کی اجرت دلوا دیتے ہیں ——— چنانچہ ایک مرتبہ اجرت دے کر فرمایا کہ یہ بلا کراہت جائز ہے کیوں کہ یہ رقیہ (جھاڑ پھونک) ہے اس پر اجرت لینا جائز ہے گو عرفاً (باعتبار محنت کے) یہ اتنی اجرت کا کام نہیں لیکن جو نفع اس سے متوقع ہے۔ اس کے مقابلہ میں چند روپے کیا چیز ہیں [2]

مقتدا شخص کیلئے تعویذ پر اجرت لینا مناسب نہیں

سوال [۲۹۷]: میرے پاس بعض لوگ تعویذ کرانے آتے ہیں تو میں ان کی حاجت کو

---

[1] امثال اصلاحات ص۲۵، [2] ملفوظات اشرفیہ ص۳۷۸

سن کر مناسب حال کوئی اسم اسماء الٰہیہ سے لکھ کر یا کوئی مناسب آیت لکھ کر یا عموماً سورۃ فاتحہ لکھ کر دے دیتا ہوں کہ اس کو دھو کر پلاؤ۔ اور اکثر اکیس روز کے لیے دیتا ہوں اور مناسب اجرت لے لیتا ہوں۔ یہ درست ہے یا نہیں۔ اور اکثر لوگوں شفاء ہو جاتی ہے۔

الجواب :۔ شفاء سے پہلے تو لینے میں بدنامی ہے جو عوام کے دین کے لیے مضر ہے۔ اور شفاء کے بعد لینے میں یہ حزابی تو نہیں۔ لیکن مقتدا لوگوں کے لیے نامناسب معلوم ہوتا ہے۔ پس جب تک شدید حاجت (یعنی سخت ضرورت) نہ ہو بچنا اولیٰ ہے [1]

غلط اور جھوٹے تعویز گنڈوں کا پیشہ

زانیہ کی اجرت اور جھوٹے تعویذ گنڈے، فال کھلائی کا نذرانہ وغیرہ سب حرام ہے۔ آج کل پیرزادے ان دونوں بلاؤں میں مبتلا ہیں۔ رنڈیوں سے خوب نذرانے لیتے ہیں اور خود واہی تباہی تعویذ گنڈے کرتے ہیں۔ فال کھولتے ہیں اور لوگوں کو ٹھگتے ہیں [2]

ٹھگنے والے عامل سے بچانیکی کوشش

ایک صاحب نے ایک خاص عورت سے نکاح ہو جانے کی تمنا ظاہر کر کے لکھا ہے کہ اگر وہاں نکاح نہ ہوا تو شاید میری جان جاتی رہے۔ حضرت نے تحریر فرمایا کہ "یہ عامل کا کام ہے۔ اور میں نہ عامل ہوں اور نہ مجھ کو کسی عامل

---

[1] امداد الفتاویٰ ص ۳/۳۷۲ ، [2] تعلیم الدین ص ۲۸ ۔

کا مال کا پتہ معلوم ہے۔ میں پہلے ایسے خطوں میں بعض عاملوں کا پتہ لکھ دیا کرتا تھا مگر معلوم ہوا کہ وہاں کمائی ہونے لگی ہے۔ یہاں تک کہ ایک صاحب نے ایک تعویذ دیا اور پھر کہا کہ ایک سو ایک روپیہ نذرانہ دیجیے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر پہلے کہہ دیتے (کہ ایک تعویذ کے اتنے پیسے لوں گا) تو اچھا تھا۔ اب بیچارے کو مجبوراً دینا پڑا ہے[1]

عمل و تصرف کے ذریعہ کسی کا مال لینا حرام ہے

عملیات و تصرف کے ذریعہ سے کسی سے کچھ وصول کرنا یہ بھی حرام ہے۔ بعض اہل تصرف اس کو بزرگی سمجھتے ہیں کہ کسی طرف متوجہ ہو گئے کہ یہ شخص ہم کو پانچ سو روپے دے گا۔ ——— تصرف کے اندر یہ اثر ہے کہ اس شخص کا قلب مغلوب ہو کر متاثر ہو جاتا ہے اور وہ وہی کام کرتا ہے (جس کا اس نے تصرف کیا ہے) یہ سمجھتے ہیں کہ یہ حلال ہے حالانکہ حرام ہے اور ایسا ہی حرام ہے جیسے کسی کو مار کر چھین کر لیا جائے۔ اور ایسے دیئے ہوئے کا اثر یہ ہوتا ہے کہ بعد میں آدمی پچھتاتا ہے۔

ایک فقیر صاحب تصرف تھا وہ کچھ پڑھ کر پیشانی پر مٹی لگا لیتا تھا ایک مرتبہ وہ ایک انگریز کے پاس گیا۔ اس انگریز نے اس کی صورت دیکھتے ہی نوکر کو حکم دیا کہ اس کو سو روپیہ دے دو۔ جب وہ چلا گیا تو بہت پچھتایا کہ میں نے کیا کیا فوراً لوٹ کر کہا اس کو پکڑو۔ جب وہ آیا تو صورت دیکھتے ہی کہا کہ اس کو کچھ نہ کہو اور وہ سو روپے دے دو پھر وہ چلا گیا تو پھر پچھتایا۔ اور پھر نوکر سے کہا کہ اس کو پکڑو

---

[1] الفضل لاہور صفحہ ۱۷۳۔

جب سامنے آیا تو پوچھ ہی لیا۔ تیسری بار میں خانساماں نے کہا کہ آپ تو پریشان کرتے ہیں آپ لکھ کر دیجئے۔ چنانچہ سو روپیہ دینا اس سے لکھوالیا۔ اس وقت دھلادم تو یہ لیتی پچھتایا۔ تو لیکن چونکہ لکھ چکا تھا اس لیے کچھ نہ بولا۔ پس اس طرح کسی کا مال لینا بالکل ایسا ہی ہے۔ جیسے لٹھار کر لیا۔

یاد رکھو! جو عمل ہاتھ پاؤں سے ناجائز ہے وہ قلب سے بھی ناجائز ہے[1]

باطنی تصرف یا کسی عمل کے ذریعہ مال حاصل کرنا

اگر کوئی صاحب (جو لوگ صوفی) باطنی تصرف سے کسی کے دل میں یہ خیال ڈال دے کہ فلاں شخص کو ایک ہزار روپیہ دے دو (اس کا اس طرح کرنا اور دوسرے کو (اس کا لینا بھی حرام ہے۔ لوگ اس کو کمال سمجھتے ہیں۔ مگر ایسا کرنا حرام ہے کہ باطنی تصرف سے کسی کا مال لیا جائے۔ تجربہ ہے کہ ایسی صورت میں آدمی سب کر کچھ دے دیتا ہے۔ پھر بعد میں پچھتاتا ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ خوش دلی سے نہیں دیا تھا[2]

... اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلَا لَا تَظْلِمُوْا اَلَا لَا یَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِطِیْبِ نَفْسٍ مِنْهُ۔

ترجمہ: خبردار! ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو کسی مسلمان کا مال بغیر اس کی دلی رضامندی کے حلال نہیں ہے[3]

---

[1] احکام الصیام ص۱۳ رسالہ التبلیغ۔ [2] اصلاح انقلاب ص۱۸۶۔

[3] مشکوٰۃ باب الغصب و العاریۃ۔

باب ۱۳

آسیب اور جنات کا بیان

آسیب کی حقیقت

آسیب کی حقیقت صرف یہ ہے کہ خبیث شیاطین تصرف کرتے ہیں۔ اور جہاں موقع کسی کا نام لے دیتے ہیں۔[1]

کیا خبیث اور جنات واقعی پریشان کرتے ہیں

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ ارواح خبیثہ اور شیطان تکلیف دیا کرتے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟ فرمایا ممکن تو ہے۔[2]

جن کا تصرف

بعض جگہ دیکھا ہے کہ آسیب زدہ لڑکی کو کسی کے سر منڈھ دیا (یعنی دھوکہ دے کر شادی کر دی) اور جب اس کا شوہر اس کی طرف متوجہ ہوا تو جن صاحب اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ بیچارہ یوں ہی صبر کر کے رہ گیا۔ ان سب کا نتیجہ برا ہوتا ہے۔[3]

---

[1] امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۳۲۱ [2] مکتوبات خیر ص ۳۵ [3] خطبات حکیم الاسلام ص ۳۲

عورتوں پر آسیب زیادہ سے ہوتا ہے

فرمایا عورتوں پر جو آسیب کا اثر ہو جاتا ہے اس کے دو سبب ہوتے ہیں۔ کبھی جن کا عشق۔ اور کبھی اس کی ملکیت۔ جیسا کہ بعض عورتوں نے بیان کیا کہ اس نے ہم سے کلمات کہلوائے۔

جنات کن لوگوں کو زیادہ پریشان کرتے ہیں

جنات کا ذکر تھا۔ فرمایا کہ جنات اپنے منکرین ہی کو زیادہ ستاتے ہیں اور جو ان کے قائل ہیں ان پر اپنا اثر نہیں ڈالتے۔

اور فرمایا کہ اس میں ایک راز ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی باطنی قوت میں تمام حیوانوں سے زیادہ قوت رکھی ہے۔ چنانچہ بعض ان قوتوں کے ایک قوت دافعہ بھی ہے۔ جو لوگ جنات و آسیب وغیرہ کے قائل ہی نہیں ان کی قوت دافعہ کام کرتی ہے۔ اس لیے ان پر جنات کا اثر نہیں ہوتا ہے

کیا جنات انسان کو ایک ملک سے دوسرے ملک

لے جا سکتے ہیں

کسی عورت کے بچہ پیدا ہوا اور اس کا شوہر مدت سے غائب ہو تو اس بچہ کو ولد الحرام (حرامی اولاد) نہ کہا جائے گا۔ یہ مسئلہ سن کر لوگ بے سمجھے فوراً اعتراض کر دیتے ہیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مرد دس برس سے باہر ہو اور پھر بھی یہ بچہ اس کا کہا جائے۔

۱؎ [illegible]

لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ شریعت نے اس بارے میں کس قدر احتیاط سے کام لیا ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ زنا کے ہوتے ہوئے نسب کو دوسری طرف نہیں لے جا سکتے یعنی جب تک کہ میاں بیوی کا تعلق موجود ہے نسب کو ثابت ہی کہیں گے۔

رہی یہ بات کہ شوہر دو برس سے باہر ہے یہاں اس سے بچہ کیسے ہو گیا یہ بعید بیشک ہے مگر ادھر گناہ جو موجود ہے کسی عورت کو حرام کار کہنا اور کسی آدمی کو محول النسب کر دینا سخت گناہ کبیرہ ہے۔ اس کے حرام کار ہونے کا ثبوت کہاں سے لائے گا اس واسطے بعید سے بعید صورت بھی ایسے موقع پر مان لی جا سکتی ہے۔ چنانچہ اس کی بعض صورتیں جو ممکن ہیں کتابوں میں لکھی ہیں۔ مثلاً استمداد جن یعنی جنات کے ذریعہ سے ایسا ہو سکتا ہے یعنی جن کسی کے تابع ہوں اس نے عورت کو وہاں پہنچایا یا مرد کو یہاں لے آیا یا جن نے عداوت کی وجہ سے ایسا کیا بدنام کرنے کی وجہ سے عورت کو مرد کے پاس پہنچا دیا یا مرد کو عورت کے پاس پہنچا دیا۔ اور حمل ہو گیا اور بچہ ہو گیا۔ جنوں کا وجود ثابت ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ وہ بھی انسانوں کی طرح بعض عداوت وغیرہ تعلق زیادہ رکھتے ہیں تو اگر کسی جن کو کسی عورت سے عداوت ہو اور وہ ایسا کر گزرے تاکہ عورت بدنام ہو جائے تو کیا تعجب ہے یہ صورتیں بعید اور بہت بعید سہی مگر امکان کے درجہ میں ضرور ہے اسلام الحقیق علیہ الصلوٰۃ والسلام

شیاطین کا تصرف

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جو آیا ہے کہ ہر شخص کے ساتھ ایک فرشتہ اور ایک شیطان رہتا ہے ممکن ہے کہ وہی شیطان ہوتا ہو جس کا لوگوں پر اثر ہوتا ہو

(جو اس کی بداعمالی یا کسی کوتاہی کی وجہ سے اللہ کی مشیت سے اس پر مسلط کر دیا جاتا ہو) اور جس شخص پر مسلط تھا اسی کا نام لے دیتا ہو۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ دوسرا کوئی شیطان ہو کیوں کہ شیطان کے متعلق حدیث شریف میں آیا ہے۔ یجری من الانسان مجری الدم اور کما قال علیہ السلام (کہ شیطان انسان کے اندر خون کی طرح جاری رہتا ہے) اس لیے یہ بھی ممکن ہے۔

الغرض یہ جنات اور شیاطین کا اثر ہوتا ہے اور وہ بھی شریر جنات کا (لیکن لوگ اس کو روح یا کسی بزرگ کا سایہ آنا سمجھتے ہیں) مُردہ روحوں کا اثر جیسا کہ مشہور ہے یہ صحیح نہیں ہے

کسی کے اوپر کسی بزرگ کا سایہ یا روح آنیکی تحقیق

کسی کے اوپر کسی مردہ روح (یا کسی بزرگ کی روح اور سایہ آنا) جیسا کہ عوام میں مشہور ہے صحیح نہیں۔ کیوں کہ قرآن میں ہے کہ کافر موت کے بعد کہتا ہے،

رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّیْ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَکْتُ کَلَّا اِنَّهَا کَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ [1]

ترجمہ:۔ اے میرے رب مجھ کو پھر واپس بھیج دیجئے تاکہ جس کو میں چھوڑ آیا ہوں اس میں نیک کام کروں۔ ہرگز نہیں۔ یہ ایک بات ہی بات ہے جس کو یہ کہے جا رہا ہے اور ان لوگوں کے آگے ایک آڑ ہے قیامت کے دن تک [2]

---

[1] مومنون ۱۰۰ [2] بیان القرآن۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ موت اور قیامت کے درمیان وہ ایسی حالت میں رہتے ہیں کہ ان کو دنیا میں آنے کی تمنا ہوتی ہے لیکن برزخ درمیان میں حائل ہے اور وہ دنیا میں آنے سے باز رکھتا ہے۔

اور عقلاً بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر مردہ متنعم (یعنی نعمت اور راحت) میں ہے تو اُسے یہاں آکر کسی کو لپٹنے چمٹنے کی کیا ضرورت ہے۔ اور اگر عذاب میں مبتلا ہے تو عذاب کے فرشتے اس کو کیوں کر چھوڑ سکتے ہیں کہ وہ دوسروں کو لپٹتا چمٹتا پھرے[1]

تسخیر جنات کا عمل جاننے کا شوق

ایک شخص کے خط بھیج کر یہ دریافت کیا کہ تسخیر جنات کا عمل بتلا دیجئے۔ فرمایا کہ تسخیر جنات (یعنی جنت کی تسخیر) تو جانتا ہوں۔ تسخیر جنات نہیں جانتا۔

میں نے حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رح سے تسخیر جنات کا عمل دریافت کیا تھا انہوں نے فرمایا کہ ہاں ہے مگر تم بتلاؤ کہ بندہ بننا چاہتے ہو یا خدا؟ پھر کبھی ہوس (اور شوق) نہیں ہوا[2]

موکل کو قبضے میں کرنے اور جنات تابع کرنیکا شرعی حکم

بعض لوگ مؤکلوں کو تابع کرتے ہیں جس کی حقیقت یہ ہے کہ عمل کے زور سے جنات اس شخص کی خدمت کرنے لگتے ہیں۔ سو اس طرح کسی سے خدمت لینا کہ اس کی طیب خاطر (دلی رضامندی) نہ ہو حرام ہے اور دلی رضامندی نہ ہونے کے قرائن میں سے یہ بھی ہے کہ وہ جنات اُس عامل کو خوب ڈراتے اور دھمکاتے ہیں تاکہ وہ

---

[1] مجاہدات معرفت طریقہ دعوات عبدیت ص۱۵۱، [2] الکلام الحسن ص۳۳۔

عمل چھوڑدے۔ اور بعضوں کو موقع پاکر ہلاک بھی کر دیتے ہیں[1]

جنات کا وجود دلائل قطعیہ سے ثابت ہے۔ اور ان کا وجود بالکل یقینی ہے اور وہ مسخر بھی ہو جاتے ہیں لیکن ان کا مسخر کرنا جائز نہیں۔ کیوں کہ اس میں غیر کے قلب پر شرعی ضرورت کے بغیر بالجبر تصرف ہوتا ہے اور یہ ناجائز ہے[2]

بعض لوگ جنات کو عمل سے مسخر کر لیتے ہیں اور ان سے خوب کام لیتے ہیں مگر شریعت میں یہ جبر کی وجہ سے حرام ہے[3]

دست غیب اور جنات سے پیسے یا کوئی چیز منگانے کا حکم

"دست غیب" میں یہ ہوتا ہے کہ جنات اس کام پر مسلط ہو جاتے ہیں بعض عمل میں تو وہی روپیہ جس کو یہ خرچ کر چکا ہے وہ جہاں بھی ہو وہاں سے اٹھا لاتے ہیں اور بعض عمل میں دوسرا روپیہ جس جگہ سے ان کے ہاتھ آئے نکال لاتے ہیں۔ سو اسکی تو ایسی مثال ہے کہ جیسے کوئی شخص خاص اس کام کے لیے آدمیوں کو نوکر رکھے کہ چوری کر کر کے مجھ کو دیا کرو۔ اس نے یہی کام جنات سے لیا۔ اور چوری کے ناجائز ہونے کا کس کو انکار ہو سکتا ہے اور اگر یہ شبہ ہو کہ ممکن ہے کہ وہ جن اپنے پاس سے لے آتے ہوں تو چوری کہاں ہوئی۔ سو اوّل تو امکان سے دوسرے احتمالات کی نفی نہیں ہو سکتی۔ دوسرے اگر اپنے ہی پاس سے لائیں تو بھی ظاہر ہے کہ خوشی سے نہیں لاتے ورنہ اوروں کو لا کر کیوں نہیں دیتے۔ محض عمل کے جبر سے لاتے ہیں تو کسی کو مجبور کرنا کہ اپنا مال مجھ کو دے دے خود حرام ہے۔ اور اس تقریر

---

[1] التکمیل فی احکام الترتیل ص۲۹ ۔ [2] ملفوظات دعوات عبدیت ص۱۰۶/۱۴ ۔

[3] حسن العزیز ص۱۶۳ ۔

ے تسخیر جنات کا ناجائز ہونا بھی سمجھ میں آگیا یہ

خود بخود پیسے آنے کا عمل اور اس کا شرعی حکم

فرمایا کانپور کی ملازمت کے زمانہ میں ایک درویش صاحب کانپور آئے اور مجھ پر بڑے مہربان تھے۔ مجھے چار روپیہ روز مل جانے کا ایک عمل دست غیب کا لکھ کر دے گئے تھے۔ میں نے تحقیق کرنا چاہا کہ یہ چار روپیہ کہاں سے آئیں گے۔ تو معلوم ہوا کہ اس عمل کے ذریعہ چار روپیہ مسخر ہو جاتے ہیں۔ وہ جہاں کہیں جائیں گے بعینہٖ پھر اس کے پاس واپس آجاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس میں جنات کے عمل کو دخل ہوگا۔ اور فرمایا کہ یہ تو چوری ہوئی۔ ہم نے چار روپے کا کوئی سامان خریدا اور وہ چار روپیہ پھر ہمارے پاس آگئے جو اس کا حق تھا۔ اس لیے ایسا عمل کرنا حرام ہے۔

افسوس ہے کہ بعض ناواقف درویش بھی اس کو کرامت سمجھ کر خوش ہوتے ہیں جو کہ قطعی حرام اور گناہ ہے۔[1]

بھوت پریت حق ہیں اور اذان دینے سے بھاگ جاتے ہیں

فرمایا یہاں تھانہ بھون میں ایک گاڑی بان ہے نیک معتبر آدمی ہے۔ اس نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں انبہٹہ (ایک گاؤں کا نام ہے) سے تھوڑا دن باقی تھا اسی وقت چل دیا۔ نانوتہ میں رات ہوگئی۔ کچھ کچھ بارش بھی ہو رہی تھی مگر میں چلتا ہی رہا اور بادل کی گہری تاریکی تھی (اندھیرا چھایا ہوا تھا) رات میں بجلی چمکی تو دیکھا کہ ایک

---

[1] اصلاح انقلاب ص۳۲، التکشف عن احکام الرقی ص۲۹، مجالس حکیم الامت ص۱۰۔

عورت زیور پہنے سڑک کے کنارے کھڑی ہے۔ میں سمجھا کوئی بہو اپنی ساس سے لڑ کر یہاں آگئی ہے پھر دیکھا تو چھلانگ مار کر میری گاڑی پر آگئی۔ میں نے کہا کون ہے تو بولی، میں نے سمجھا کہ شاید شرم کرتی ہے میں خاموش ہوگیا۔ پھر جم سے کود کر سڑک پر ہوگئی۔ اور میرا نام لیا۔ تب میں سمجھا کہ بھتنی ہے (یہ بھی جنات شیطان کی قسم ہے) میں فوراً بے ہوش ہوگیا۔ گربیل راستہ سے واقف تھے وہ گاڑی کو لیے ہوئے گھر آگئے اس وقت گھر جلال آباد میں تھا۔ راستہ میں سپاہی نے گاڑی میں پڑا ہوا دیکھ کر پکارا اگر میں نے ڈر کے مارے آنکھ نہیں کھولی۔ اس نے کہا کہ میں سپاہی ہوں۔ میں نے کہا کہ اگر سپاہی ہے تو مجھ کو گھر پہنچا دے وہ سپاہی گھر پہنچا گیا۔

فرمایا میں نے کہا جب ایسا موقع ہوا کرے تو اذان کہہ دیا کرو، غول بیابانی (بھوت پریت وغیرہ) فوراً چلے جائیں گے۔ اسی سلسلہ میں فرمایا بعض لوگ میت کے دفن کرنے کے بعد عذاب قبر کے دفع کرنے کے واسطے اذان کہتے ہیں نعوذ باللہ کیا فرشتوں کو بھگاتے ہیں (اذان سے فرشتے بھاگتے بھی تو نہیں وہ تو اللہ کے مقرر کردہ ہیں) قبر پر اذان دینے کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے [1]

دفع وبا کے لیئے اذان دینا

سوال :۔ بیماری کے موسم میں جو اذانیں کہی جاتی ہیں ان کا کیا حکم ہے۔ ؟

فرمایا بدعت ہے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ وبا جنات کے اثر سے ہوتی ہے اور اذان سے جنات بھی بھاگتے ہیں۔ اس واسطے اس اذان میں کیا حرج ہے ؟ ایک شخص کو میں نے جواب دیا کہ اذان شیطان کے بھگانے کیلئے ہے مگر کیا وہ اذان اس

---

[1] الکلمۃ الحق ص ۲۹۔

کے لیے کافی نہیں جو نماز کے لیے کہی جاتی ہے ؛ اگر کہا جائے کہ وہ صرف پانچ دفعہ ہوتی ہے تو اس وقت شیاطین ہٹ جاتے ہیں مگر پھر آجاتے ہیں تو یہ تو اس اذان میں بھی ہے کہ جتنی دیر تک اذان کہی جائے اتنی دیر ہٹ جائیں گے اور پھر آجائیں گے۔ اور نماز کی اذان سے تو رات دن میں پانچ دفعہ بھی بھاگتے ہیں۔ یہ تو صرف ایک ہی دفعہ ہوتی ہے۔ ذرا دیر بھاگ جائیں گے اور اس کے بعد تمام وقت رہیں گے۔ تو شیاطین کے بھاگنے کی ترکیب صرف یہ ہو سکتی ہے کہ ہر وقت اذان کہتے رہو۔ پھر صرف ایک وقت کیوں کہتے ہو۔

آج کل بعض علماء کو بھی اس کے بدعت ہونے میں شبہ پڑ گیا ہے حالانکہ یہ یقیناً بدعت ہے اور اس کی کچھ بھی اصلیت نہیں۔ یہ صرف اختراع ہے[1]

مسئلہ کی تحقیق و تفصیل

کسی وبا، طاعون یا زلزلہ کے وقت اذان پکارنا

سوال :۔ دفع وبا (مثلاً طاعون) کے واسطے اذان دینا جائز ہے یا ناجائز ؟ اور جو لوگ استدلال میں حصن حصین کی یہ حدیث پیش کرتے ہیں،

إذا تغيلت الغيلان نادى بالاذان.

---

[1] حسن العزیز ص۲۰۔

پیش کرتے ہیں ان کا یہ استدلال درست ہے یا
نہیں ؟ اور اس حدیث کا کیا مطلب ہے ؟ اور ایسے ہی یہ جو حدیث میں
آیا ہے کہ شیطان اذان سے اس قدر دور بھاگ جاتا ہے جیسے
(مدینہ کے فاصلہ پر ایک مقام کا نام ہے) اور طاعون اثر شیطان سے
ہے اس کا کیا مطلب ہے ؟

الجواب

اس باب میں دو حدیثیں معروف ہیں ایک حصن حصین کی مرفوع حدیث
اذا تغولت الغیلان نادی بالاذان۔

دوسری حدیث صحیح مسلم کی، حضرت سہل سے مرفوعاً مروی ہے ... اذا
سمعت صوتا فناد بالصلوٰۃ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا نودی للصلوٰۃ ولی الشیطان وله حصاص۔
اور حصن حصین میں مسلم کا جو حوالہ دیا گیا ہے وہ یہی حدیث ہے۔ اور
دونوں حدیثیں مقید ہیں اذا تغولت و اذا سمعت صوتا۔ کے ساتھ اور جو
حکم مقید ہوتا ہے کسی قید کے ساتھ اس میں قید نہ پائے جانے کی صورت میں
وہ حکم اپنے وجود میں مستقل دلیل کا محتاج ہوتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ طاعون
میں دونوں قیدیں نہیں پائی جاتیں کیوں کہ نہ اس میں شیطان کا تشکل و تمثل
(یعنی صورتیں نمودار ہوتی) ہیں اور نہ ان کی آواز سنائی دیتی ہے۔ صرف کوئی
باطنی اثر ہے (جس کی وجہ سے طاعون ہوتا ہے) پس جب اس میں دونوں
قیدیں نہیں پائی گئیں تو مذکورہ دونوں حدیثوں سے اس میں اذان کا حکم

بھی ثابت نہ ہوگا۔

اور دوسری شرعی دلیل کی حاجت ہوگی (اور دوسری کوئی ایسی دلیل ہے نہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ طاعون یا اس جیسی وبا کے وقت اذان پکاری جائے)۔

(اور قیاس بھی نہیں کر سکتے کیوں کہ اذان حی علی الصلوٰۃ وحی علی الفلاح پر مشتمل ہے اس لیے غیر صلوٰۃ کے لیے اذان کہنا غیر قیاسی حکم ہے۔ قیاس سے ایسے حکم کا تقدیہ نہیں۔ اس لیے وہ دلیل شرعی کوئی نص ہونا چاہئے۔ محض قیاس کافی نہیں اور طاعون میں کوئی نص موجود نہیں۔

الغرض نفس الامر میں یہ حکم غیر قیاسی ہے پس اس قیاس سے زلزلہ وغیرہ کے وقت بھی اذان کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔

(خلاصہ کلام یہ کہ) اس بات میں حدیث تنفیل سے استدلال کرنا درست نہیں اور یہ اذان (جو طاعون یا زلزلہ کے وقت دی جائے) احداث فی الدین (یعنی بدعت) ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طاعون عمواس میں (جو صحابہ کے زمانہ میں ہوا) شدت احتیاط کے باوجود کسی صحابی سے منقول نہیں کہ طاعون کے لیے اذان کا حکم دیا ہو یا خود عمل کیا ہو[1] واللہ اعلم۔

ہمزاد کا صحیح مفہوم

"ہمزاد" کا لفظ تراشا ہوا ہے' البتہ جنات کا کسی عمل سے مسخر ہونا صحیح ہے[2]

ہمزاد وغیرہ کوئی چیز نہیں محض قوت خیالیہ کے اثر سے کوئی روح خبیث شیطان مسخر ہو جاتا ہے[3] ہمزاد سے مراد یہ نہیں کہ اس کے ساتھ اس کی ماں کے پیٹ سے پیدا ہو بلکہ انسان کے مقابلہ میں ایک شیطان بھی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے جو صرف توالد (پیدائش) میں اسکا مشارک (یعنی شریک) ہے اسی بنا پر اس کو ہمزاد کہہ دیا۔ نہ عمل میں شریک ہے' نہ زمان تولد میں[4]

---

[1] بوادر النوادر ص۱۷۶، [2] امداد الفتاویٰ ص۳۹۹، ج۴، ص۵۰۲، [3] حسن العزیز ص۳۹۱۔

جن صحابی کو دیکھنے والا تابعی ہوگا یا نہیں ؟

فرمایا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رح نے جس جن کو دیکھا تھا وہ جن تو صحابی تھا مگر میں نے حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ سے دریافت کیا کہ کیا شاہ ولی اللہ صاحب تابعی ہوگئے یا نہیں ؟ فرمایا کہ نہیں۔ کیوں کہ تابعی ہونے کے لیے قرب زمانی شرط ہے جیسا کہ ارشاد ہے :

ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ۔

اور فرمایا کہ رؤیت (یعنی دیکھنا) اصل میں ان آنکھوں سے نہیں ہوتی۔ بلکہ آنکھوں سے ہوتی۔ اُس دیکھنے والے کو پتہ نہیں چلتا۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں ان آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ اگر ان آنکھوں کو بند کرلے تو بھی دیکھ لے گا۔ اس واسطے بھی صحابی نہ ہوئے [1]

فصل : حاضرات کا عمل اور اسکی حقیقت

انگوٹھی یا (ناخن) وغیرہ کے ذریعہ سے جو حاضرات کا عمل کیا جاتا ہے۔ یہ سب واہیات ہے اس جگہ جن وغیرہ کچھ بھی حاضر نہیں ہوتے۔ بلکہ جو کچھ عامل کے خیال میں ہوتا ہے۔ عامل جو کچھ بھی اپنے پورے تخیل سے کام لیتا ہے وہی اس میں نظر آنے لگتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس عمل کے لیئے بچہ یا عورت کا ہونا شرط ہے کیوں کہ ان کے خیالات زیادہ پراگندہ نہیں ہوتے۔ اور ان میں شک کا مادہ بھی کم ہے۔ اس لیئے ان کی قوت متخیلہ (یعنی خیالات) جلدی متاثر ہوتے ہیں۔ اور اگر

---

[1] الکلام الحسن ص ۱۰۲ ۔

کوئی عقلمند ہوگا تو اس کو شبہات پیش آئیں گے اس لیئے عامل کو کامیابی نہ ہو سکے گی چنانچہ ایک صاحب کہتے تھے کہ میں نے ایک انگوٹھی ایک بچہ کو دی پھر جو کچھ میرے خیال میں تھا اب اس کو نظر آنے لگا۔ تھوڑی دیر میں میں نے اس طرف سے توجہ ہٹالی اور ایک کتاب دیکھنے لگا تو وہ سب صورتیں اس بچہ کی نظر سے غائب ہو گئیں۔ معلوم ہوا کہ یہ تو محض کھیل ہے اسی واسطے اگر ایک شخص ارادہ کرے کہ صورتیں نظر آئیں اور دوسرا شخص جو پہلے سے زیادہ قوت خیال والا پختہ ارادہ کرے کہ صورتیں نظر نہ آئیں تو ہرگز نظر نہ آئے گا۔[1]

اسی طرح مسمریزم کے عمل میں روحیں وغیرہ کچھ نہیں آتیں صرف اس شخص کا ارادہ اور اس کی قوت خیالیہ ہوتی ہے جو مشخص ہو کر نظر آتی ہے۔ اسی طرح تسخیرِ ہزاد کوئی چیز نہیں۔ اور لطف یہ کہ خود عامل بھی اس دھوکہ میں ہیں کہ کوئی چیز آتی ہے۔[2]

بعض لوگ حاضرات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے جنات حاضر ہوتے ہیں اور کسی عورت یا نابالغ بچہ کے ہاتھ میں کوئی نقش یا انگوٹھے پر سیاہی اور تیل لگا کر اسکو نگاہ جما کر دیکھنے کو کہتے ہیں اور اس کو کچھ صورتیں نظر آنے لگتی ہیں جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ جن ہیں اور جنات کا وجود واقعی دلائل قطعیہ سے ثابت ہے۔ مگر صورت مذکورہ میں جنات کے آنے کا دعویٰ محض دوسروں کو دھوکہ دینا یا خود دھوکہ میں مبتلا ہوتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ عامل جب تصور جما کر بیٹھتا ہے کہ معمول کو ایسا نظر آئے گا تو اس عامل کی قوت خیالیہ سے معمول (جس پر عمل کیا جا رہا ہے اس) کے خیال میں

---

[1] ملفوظات دعوات عبدیت ص۱۰۶ ج۱۴ [2] ایضاً ص۱۰۶ ج۱۴

وہ تصورات متشکل و متمثل نظر آجاتے ہیں۔ (یعنی عامل کے تصورات معمول کو شکل و صورت میں نظر آنے لگتے ہیں) سو یہ مسمریزم کا ایک شعبہ ہے جس کی بنیاد محض خیال ہے۔ اس میں کوئی خارجی چیز موجود نہیں ہوتی۔ اسی لیے اکثر ایسا ہوا ہے کہ اگر عامل کسی اور طرف متوجہ ہوگیا تو معمول کی نظر سے وہ سب چیزیں غائب ہوگئیں۔ اور اسی وجہ سے معمول (جس پر عمل کیا جائے) اکثر ضعیف العقل (یعنی عورت) اور ضعیف القلب تجویز کیا جاتا ہے جس میں قوت انفعالیہ زائد ہوتی ہے۔ عقلمند پر ایسا اثر نہیں ہوتا اور اگر شاذ و نادر عامل کی قوت بہت ہی زیادہ ہو یا صرف معمول کی یکسوئی کا فی ہو جائے تو بھی ہمارے دعوی میں کوئی خرابی لازم نہیں آتی۔ افسوس ہے کہ مسمریزم والے اس کو ارواح کا انکشاف و تصرف سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بالکل باطل ہے۔[1]

عاملین کا دعویٰ اور میرا تجربہ

فرمایا بہت سے تعویذ گنڈے والے حاضرات کے ذریعہ معلومات حاصل کرنے کے قائل ہیں اور میرا تجربہ ہے کہ حاضرات محض خیالات کا تصرف ہے اگر اس مجلس میں کوئی آدمی یہ خیال جما کر بیٹھے کہ یہ کچھ نہیں بالکل باطل (اور جھوٹ) ہے تو حاضرات کا ظہور اُسے نہ ہو سکے گا۔ ہم نے خود اس کا تجربہ کیا ہے کہ جب تک یہ خیال جمائے بیٹھے رہے حاضرات والے عاجز ہو گئے۔ کچھ بھی نظر نہ آیا۔ اور جب یہ خیال ہٹا لیا تو سب کچھ نظر آنے لگا۔[2]

---

[1] الحق فی احکام الرقی ص۲۶۔

[2] مجالس حکیم الامت ص۱۰۹۔

حاضرات کے ذریعہ گمشدہ لڑکے کا پتہ معلوم کرنا

ایک صاحب نے حاضرات کا ذکر کیا کہ کسی کا لڑکا واقعی بھاگ گیا ہے۔ اس نے حاضرات کا عمل کرا کے معلوم کرایا تو سب نشان بتلا دیے کہ (فلاں جگہ موجود ہے) اس پر فرمایا کہ حاضرات کوئی چیز نہیں محض خیال کے تابع ہیں۔ مجھے اس کا پورے طور سے تجربہ ہے۔ یہ سب بالکل واہیات ہے۔ جس مجلس میں حاضرات کا عمل کرایا گیا ہوگا اس میں ضرور کوئی شخص ایسا ہوگا جو اپنے خیال میں لڑکے کو ان پتوں کی جگہ جانتا ہوگا۔[1]

جنات کو جلانے کا شرعی حکم

سوال[۵۲]:۔ اگر کسی بچہ یا عورت پر جن کا شبہ ہوتا ہے تو عاملین جنات کو جلا دیتے ہیں۔ آیا جنات کو جلا کر مار ڈالنا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب:۔ اگر کسی تدبیر سے پہچانا نہ چھوڑے تو درست ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ اس تعویذ میں یہ عبارت لکھ دے کہ اگر نہ جائے تو جل جائے (یعنی جلانے سے پہلے اس کو آگاہ کر دے کہ اگر تم نہ جاؤ گے تو میں جلا دوں گا۔ پھر بھی اگر کئی بار کہنے کے بعد نہ جائے تو جلانے کی اجازت ہے۔[2]

[2] امداد الفتاویٰ ص۔

---

[1] ملفوظات اشرفیہ ص۱۹۷:۔

باب ۱۴

مسمریزم، قوتِ خیال، توجّہ و تصرف کا بیان

مسمریزم اور قوّتِ خیال کی تاثیر

فرمایا کہ چیونٹیاں جو مٹھائی وغیرہ پر چڑھتی ہیں اگر سانس روک کر وہ مٹھائی وغیرہ رکھی جائے تو اس پر چیونٹیاں نہیں چڑھتیں۔ میں نے خود اس کا تجربہ کیا ہے۔ یہ عمل بھی مسمریزم کی ایک قسم ہے۔ ایسے اعمال میں اصل فاعل عامل کی قوت خیالیہ ہے اور خیال کی قوت مسلّم ہے۔

میں نے بلاواسطہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رح سے سنا ہے کہ ایک شخص کو یہ خیال ہوا کہ شیر آیا اور کمر پر پنجہ مار گیا۔ اس کے اس خیال سے پنجہ کا نشان کمر پر ہو جاتا تھا اور اس سے خون گرتا تھا۔ مسمریزم کی حقیقت یہی ہے باقی روحوں وغیرہ آناسب فضول دعویٰ ہے۔ یہ سب صرف خیال کی کرشمہ کاریاں ہیں [1]

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص۱۴۲ قسط ۱۰۔

مسمریزم اور باطنی قوت استعمال کرنے کا

شرعی حکم

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مسمریزم کا سیکھنا اور اس پر عمل کرنا اور یقین کرنا مسلمانوں کے لیے کیسا ہے جائز ہے یا ناجائز اور ایک میز تین پاؤں کی بچھا کر مردہ روحوں کو بلا کر سوال و جواب کرتے ہیں اور روحوں سے دریافت کر کے بتلاتے ہیں کہ تمہارا کام ہوگا یا نہیں ہوگا ؟ اس پر مسلمانوں کو یقین کرنا کیسا ہے۔

الجواب

پہلے مسمریزم کی حقیقت سمجھنا چاہیئے پھر حکم سمجھنے میں آسانی ہو جائے گی اس عمل کی حقیقت یہ ہے کہ قوت نفسانیہ (یعنی اندرونی و باطنی قوت) کے ذریعہ بعض افعال صادر کرنا۔ جیسے اکثر افعال جسمانی قوت کے ذریعہ سے صادر

کیے جاتے ہیں. پس نفسانی (باطنی) قوت بھی جسمانی قوت کے افعال صادر ہونے کا ایک آلہ (اور ذریعہ) ہے۔

اور اس کا حکم یہ ہے کہ جو افعال فی نفسہا (اپنی ذات میں) مباح ہیں ان کا صادر کرنا بھی اس قوت سے جائز ہے اور جو افعال غیر مباح (ناجائز) ہیں ان کا صادر کرنا بھی ناجائز. مثلاً جس شخص پر اپنا قرض واجب ہو اور وہ وسعت بھی رکھتا ہو. اس قوت سے اس کو مجبور کرکے اپنا حق وصول کر لینا جائز ہے اور جس شخص پر جو حق واجب نہ ہو جیسے چندہ دینا، یا کسی عورت کا کسی شخص سے نکاح کر لینا، اس کو مغلوب کرکے اپنا مقصود کر لینا حرام ہے۔ یہ تو اس کا فی نفسہ حکم تھا۔

اور ایک حکم عارض کے اعتبار سے ہے کہ اس میں اگر کوئی مفسدہ خارج سے شامل ہو جائے تو اس مفسدہ کی وجہ سے بھی اس میں عارضی ممانعت ہو جائے گی مثلاً اس کو کشف واقعات کا ذریعہ بنانا (یعنی موجودہ یا آئندہ کے حالات معلوم کرنا) جس پر کوئی شرعی دلیل نہیں. مثلاً چور کا دریافت کرنا یا مُردوں کا حال پوچھنا. یا کسی کام کا انجام پوچھنا. یا ارواح کے حضور کا اعتقاد کرنا جیسا کہ سوال میں مذکور ہے کہ یہ سب محض جھوٹ تلبیس اور دھوکہ ہے جس میں خود اکثر عمل کرنے والے مبتلا ہیں اور اسی جہالت پر ان کی تصنیفات اس فن میں مبنی ہیں. اور بعض لوگ دوسروں کو دھوکہ دیتے ہیں. مسمریزم سے ان چیزوں کا کوئی تعلق نہیں اور اگر بالفرض ہوتا بھی تب بھی کہانت اور عرافت اور نجوم کی طرح اس سے کام لینا اور اس پر اعتقاد کرنا حرام ہوتا. چونکہ احقر کو اس عمل کا خود تجربہ ہے اس لیے مذکورہ تحقیق میں کچھ تردد نہیں۔

(بوادر النوادر ص ۲۶۳ حکمۃ ۸۵)

مسمریزم، وعلم التراب

فرمایا مسمریزم کو عمل تراب کہتے ہیں کیونکہ زمین میں قوت برقیہ ہے بعض حکماء اسی کے ذریعہ سے کلکتہ کا حال یہیں سے بیٹھے بیٹھے معلوم کر لیتے تھے بلکہ تار کے خبر رسانی کا جو ذریعہ نکلا ہے وہ بھی یہی قوت برقیہ ہے جو زمین میں ہے [۱]

میں نے بلا واسطہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب سے سنا ہے کہ ایک شخص کو یہ خیال ہوتا تھا کہ شیر آیا اور کہہ پنجہ مار گیا اس کے اس خیال سے پنجہ کا نشان کہہ پر ہو جاتا تھا اور اس سے خون گرتا تھا مسمریزم کی یہی حقیقت ہے باقی ارواح وغیرہ کا دعوے سب فضول دعوے ہیں صرف خیال کی کرشمہ کاریاں ہیں [۲]

ایک شخص کی نظر چھت پر پڑنے سے وہ چھت گر گیا تھا۔ اور ایک شخص نے نظر کی مشق کی تھی وہ جہاز ڈبو دیتا تھا

"مسمریزم" اس عمل کی حقیقت یہ ہے کہ قوت نفسانیہ کے ذریعہ سے بعض افعال کا صادر کرنا جیسے اکثر افعال قوی بدنیہ کے ذریعہ سے صادر کئے جاتے ہیں پس قوت نفسانیہ بھی مثل قوی بدنیہ کے صدور افعال کا ایک آلہ ہے۔

اور اس کا حکم یہ ہے کہ جو افعال فی نفسہا مباح ہیں ان کا صادر کرنا بھی جائز مثلاً جس شخص پر اپنا قرض واجب ہو اور وہ ادائیگی کی وسعت بھی رکھتا ہو تو اس وقت سے اس کو مجبور کر کے اپنا حق وصول کر لینا جائز ہے اور جس شخص پر جو حق واجب نہ ہو جیسے چندہ دینا یا کسی عورت کا کسی شخص سے نکاح کر لینا اس کو مغلوب کر کے اپنا مقصد حاصل کرنا حرام ہے۔ یہ اس کا فی نفسہ حکم ہے اور ایک حکم عارض کے اعتبار سے ہے کہ اگر اس میں کوئی مفسدہ خارج سے منضم ہو جائے تو اس مفسدہ کی ممانعت ہو جائے گی

[۱] حسن العزیز ص۲۶۶ ج ۱ [۲] افاضات یومیہ ص۲۵۵ ج حسن العزیز ص۳۶۱ ج ۲

مسمریزم کی حقیقت اور اس کا حکم

سوال: مسمریزم ایک علم ہے جس میں طبیعت کی اور نظر کی یکسوئی کی مہارت چند روز حاصل کی جاتی ہے پھر اس سے بہت سی باتیں حاصل ہوتی ہیں مثلاً کسی کو نظر کے زور سے بیہوش کر دینا پوشیدہ اسرار پوچھنا وغیرہ ذالک جیسے حکمار اشراقین کیا کرتے تھے اس کا حاصل کرنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب: چونکہ مشاہدہ سے اس پر مفاسد کثیرہ کا ترتب معلوم ہوا ہے جیسے انبیاء و اولیاء کے کمالات کو اسی قبیل سے سمجھنا، ان کے ساتھ مساوات و مماثلت کا دعویٰ یا زعم کرنا، عامل میں عجب پیدا ہونا، بعض اغراض غیر مباحہ میں تصرف سے کام لینا، دوسرے عوام کے لئے گمراہی اور فتنہ کا سبب بننا وغیر ذالک۔

اس لئے یہ فن بالذات گو قبیح نہ ہو مگر عوارض و مفاسد مذکورہ کی وجہ سے قبیح وغیرہ کی قسم میں داخل ہو کر منہی عنہ اور حرام ہے چنانچہ ماہر اصول فقہ پر یہ قاعدہ مخفی نہیں ہے

ہے امداد الفتاویٰ ص۴

مسمریزم اور توجہ کا فرق

اس مقام پر یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ توجہ کی حقیقت مسمریزم کی حقیقت ایک ہی ہے۔ بس اتنا فرق ہے کہ اگر کوئی بزرگ اپنی قوت نفسانی سے کام لینے لگے اس کو اصطلاح میں توجہ کہتے ہیں۔ اور اگر ایک آوارہ (بد دین) آدمی قوت نفسانی سے کام لے اسے مسمریزم کہتے ہیں۔ باقی حقیقت دونوں کی ایک ہی ہے کہ دونوں ہی میں نفسانی قوت اور خیال سے کام لیا جاتا ہے۔ بعض لوگ توجہ کو بڑا کمال سمجھتے ہیں مگر حقیقت میں یہ کچھ بھی نہیں۔

ایک فاسق فاجر بلکہ کافر شخص بھی توجہ سے اثر ڈال سکتا ہے۔ اس کا مدار مشق پر ہے۔ اور بعض لوگ فطری طور پر بغیر مشق ہی کے صاحب تصرف ہوتے ہیں۔ یہ کچھ کمال نہیں۔ کیوں کہ جو کام کافر بھی کر سکے وہ مسلمان کے واسطے کمال کیوں کر ہو جائے گا۔[1]

تصرّف کا شرعی حکم

تصرف کا شرعی حکم یہ ہے کہ فی نفسہ وہ مباح و جائز ہے۔ اور پھر غرض اور مقصد کے تابع ہے۔ یعنی اگر اس کا استعمال کسی جائز اور پسندیدہ غرض کے لیے کیا جائے تو یہ محمود سمجھا جائے گا۔ جیسے مشائخ صوفیاء کے تصرّفات۔ اور اگر کسی مذموم (بُرے) مقصد کے لیے کیا جائے تو مذموم ہوگا۔ پھر مذمت و کراہت میں جو درجہ اس کی غرض اور مقصد کا ہوگا اسی کے مطابق اس کی مذمت و کراہت میں کمی بیشی ہوگی۔[2]

---

[1] نعیم التعلیم۔ التبلیغ ص۲۰۵ [2] بوادر النوادر ص۹۸۳۔

انسان کی قوت خیالیہ جنات کی قوت خیالیہ سے زیادہ قوی ہوتی ہے

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت یہ جو عامل جن کو دفع کر دیتے ہیں یہ کس چیز کا اثر ہوتا ہے؟ فرمایا کہ یہ قوت خیالیہ کا اثر ہوتا ہے۔ اسی کا تصرف ہوتا ہے عرض کیا کہ اگر وہ جن بھی اپنی قوت خیالیہ سے کام لے؟ فرمایا کہ ممکن تو ہے۔ مگر انسان کی قوت دافعہ کا مقابلہ جن نہیں کر سکتے۔ ان کی قوت دافعہ ایسی قوی نہیں ہوتی۔[1]

مسمریزم اور قوت خیال کے کرشمے

مسمریزم میں جو کچھ نظر آتا ہے وہ بھی عالم خیال ہوتا ہے۔ اور یہ جو حاضرات واضرات ہے یہ بھی وہی ہے۔ محض قوت خیالیہ کا اثر ہوتا ہے۔ روح وروح کچھ نہیں ہوتی۔ اسی واسطے بچوں پر یہ عمل چلتا ہے۔ بچے کو آئینہ دکھا کر پوچھتے ہیں کہ دیکھو بھنگی آیا، سقہ آیا۔ یا عورتوں پر یہ عمل چلتا ہے کیوں کہ ان میں بھی عقل کم ہوتی ہے یا کوئی مرد ہو جو بہت ہی بے وقوف ہو اس پر بھی چل جاتا ہے۔ اور اثر ڈالنے کے لیے بڑی بڑی ترکیبیں کرتے ہیں۔ ناخن پر سیاہی لگا کر کہتے ہیں کہ نہایت غور کے ساتھ اس سیاہی کے اندر دیکھتے رہو۔ یہ اس وجہ سے کرتے ہیں تاکہ خیالات بالکل یکسو ہو جائیں۔ چنانچہ طلسمی انگوٹھی میں جو چیزیں نظر آتی ہیں اس کا یہی راز ہے۔

ایک صاحب کے پاس طلسمی انگوٹھی تھی ان کے ایک دوست تھانیدار تھے ان کی پیشانی پر زخم لگا تھا پھر وہ زخم اچھا ہو گیا تھا۔ وہاں بھی شرط یہ تھی کہ دیکھنے والا

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص ۲۵۷ قسط ۷

کوئی بچہ ہو یا عورت۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ خود عامل کو کچھ نظر نہیں آتا۔ معمول کو (جس چیز پر عمل کیا جاتا ہے اس کو) نظر آتا ہے۔

(اور عامل کی جہاں ذرا توجہ ہٹتی ہے فوراً وہ تصویریں غائب ہو جاتیں ہیں ایک مرتبہ اسی قسم کے واقعہ میں میں نے ایک) صاحب سے کہا تھا کہ بتلائیے اسکی کیا وجہ تھی کہ روح غائب ہو جاتی تھی کیا آتے جاتے روح تھک گئی تھی۔ یا لاحول لکھی تھی۔؟

الغرض اس طرح کے تصرفات اور ایسے تخیلات ہوا کرتے ہیں یہ

چور معلوم کرنے کا عمل بھی مسمریزم کی قسم ہے

چور کے عمل میں لوٹا وغیرہ گھوم جانا یہ محض قوت خیالیہ کا اثر ہے جو مسمریزم کا شعبہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جس پر زیادہ خیال ہوتا ہے اسی کا نام نکل آتا ہے چنانچہ اگر دو عاملوں کے سامنے دو مختلف آدمیوں پر چوری کا گمان ظاہر کر دیا جائے اور وہ دونوں الگ الگ اس عمل کو کریں تو پھر دونوں جگہ مختلف نام نکلیں گے۔ یہی حال مسمریزم کے تصرفات کا ہے جس سے سوالوں کے جوابات حاصل کرتے ہیں۔ اور جس کو اس کے مشاق (جنہوں نے باقاعدہ مشق کی ہو وہ اس کو) غلطی سے ارواح کا تصرف سمجھتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت میں وہ تصرف ہوتا ہے قوت خیالیہ کا۔ اور اس کا امتحان بھی اسی مذکورہ طریقہ سے ہوتا ہے جس کا دل چاہے آزما لے۔

بلکہ اس سے زیادہ قوی اور صریح دلیل سے اس کا امتحان خود بندہ

---

(۱) التبلیغ۔ (۲) انوار المربع صفحہ ۔

نے کیا ہے وہ یہ کہ [بعض عاملوں نے میرے سامنے] ایک میز منگا کر اس پر عمل کیا اور زبان سے یہ کہا گیا کہ اگر حقیقت میں اس میں روحیں آتی ہیں تو میز کا فلاں پایہ مثلاً ایک بار اٹھے۔ اور اگر روحیں نہیں آتیں تو وہ پایہ دوبارہ اٹھ جائے اس کے بعد عمل کے اثر سے دوبارہ پایہ زمین سے اٹھا۔ پس مذکورہ فن کے قاعدہ ہی سے تصرفات کا منشا [اور اس کا سبب] قوت خیالیہ ہونا ثابت ہو گیا چونکہ میرا یہ اعتقاد تھا کہ واقعی روحیں نہیں آتیں اس لیئے اسی کے موافق جواب نکلا۔ اور جس کا اعتقاد اس کے خلاف ہوگا اس کو اس کے خلاف جواب ملے گا گو دونوں اعتقادوں میں صحیح و باطل کا فرق ہے۔ اور یہ قوت خیالیہ عجیب چیز ہے جس سے عجیب غریب امور ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ناواقف لوگ اس کو غلطی سے قوت قدسیہ کی طرف منسوب سمجھتے ہیں[1]

غائب اور مردہ شخص کی تصویر دکھلانیوالا عمل

ایک مرتبہ طلسمی انگوٹھی ہندوستان میں مشہور ہوئی تھی جس میں غائب اور مردہ آدمیوں کی تصویریں نظر آتی ہیں۔ اس کا مدار بھی محض خیال پر تھا۔ اس لیے اس میں یہ شرط تھی کہ اس انگوٹھی کو کوئی عورت یا بچہ دیکھتا رہے تو اس کو صورتیں نظر آئیں گی۔ اس میں راز یہی تھا کہ تم نے کسی آدمی کا تصور کیا اور اس کا خیال جمایا تو تمہارے خیال کا اثر انگوٹھی دیکھنے والے کے خیال پر پڑا۔ اس کو وہی صورتیں نظر آنے لگیں۔ اور اگر تم کسی کا تصور نہ کرو بلکہ یہ خیال جما لو کہ اس کو کوئی صورت نظر نہ آئے تو اس کو ہرگز ایک صورت بھی نظر نہ آئے گی۔

---

[1] التقی فی احکام الرقی ص۲۵۔

کانپور میں ایک مولوی صاحب نے کچھ مشق کی تھی جس سے غائب لوگوں کی صورتیں دکھادیا کرتے تھے۔ ان کا قاعدہ یہ تھا کہ جب کوئی آدمی آیا اور اس نے درخواست کی کہ مجھے فلاں شخص کی صورت دکھلا دو۔ انہوں نے اس سے کہا کہ جاؤ وضو کر کے حجرہ میں بیٹھ جاؤ۔ ادھر انہوں نے گردن جھکا کر توجہ کی، تھوڑی دیر میں اسے کچھ بادل وغیرہ نظر آتے تھے پھر اس شخص کی صورت نظر آجاتی تھی۔ اس کی بھی یہی حقیقت تھی کہ وہ مولوی صاحب توجہ سے دوسرے کے خیال پر اثر ڈالتے تھے جس کی وجہ سے اس کے خیال میں وہ صورت پیدا ہو جاتی تھی۔ چنانچہ

اس قسم کے عملیات کی کاٹ

ایک مرتبہ ان کی مجلس میں ایک طالب علم بیٹھے تھے۔ ایک شخص آیا اور اس نے درخواست کی کہ مجھ کو فلاں بزرگ کی صورت دکھلا دیجیے۔ وہ حسب معمول ادھر متوجہ ہو گئے۔ اس کے بعد طالب علم نے چپکے چپکے یہ آیت پڑھنی شروع کی۔

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔

تو اس شخص کو شروع شروع میں تو کچھ مقدمات نظر آنے لگے تھے لیکن جب اس طالب علم نے یہ آیت پڑھنی شروع کی تو وہ بھی سب غائب ہو گئے۔

اب وہ بزرگ پوچھتے ہیں کہ کچھ نظر آیا۔ اس نے کہا کہ جو کچھ نظر آیا تھا وہ بھی سب غائب ہو گیا اور صورت تو کیا نظر آتی۔ غرض انہوں نے بڑا ہی زور لگایا مگر خاک بھی نظر نہ آیا اور اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔

تو بات کیا تھی اُس طالب علم نے جب ان کے خیال کے خلاف جمایا تو دونوں میں تصادم (ٹکراؤ) ہو گیا اور کچھ بھی اثر نہ ہوا۔ اسی لیے میں کہتا ہوں کہ ان عملیات اور سحر وغیرہ کا اثر محض خیال پر ہے۔ اسی لیے معمول (یعنی جس پر عمل کیا جائے اور

عمل کے ذریعہ تصویر وغیرہ دکھائی جائے اس میں معمول [کسی بچہ یا عورت کو بنانے ہیں کیوں کہ ان میں عقل کم ہوتی ہے۔ اور ان کو جو کچھ سمجھا دیا جاتا ہے وہ ان کے خیال میں جم جاتا ہے۔ اور اسی خیال کے مطابق صورتیں نظر آنے لگتی ہیں۔ عقلمند آدمی پر اس کا اثر کم ہوتا ہے کیوں کہ اسے وہم [دوسرے خیالات] آتے رہتے ہیں۔ کہ دیکھیے ایسا ہوتا بھی ہے یا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کم عقل ذاکر پر احوال و کیفیات زیادہ ہوتے ہیں کیوں کہ اس کو یکسوئی زیادہ ہوتی ہے۔ اور عقلمند پر کیفیات کم ہوتی ہیں کیوں کہ اس کا دماغ ہر وقت کام کرتا رہتا ہے[1]

افلاطون کی قوت خیال و قوت تصرف کا عجیب واقعہ

ایک بار بادشاہ وقت افلاطون کے پاس آیا اور امتحان کے بعد اس نے بادشاہ کو اپنے پاس آنے کی اجازت دے دی۔ جب رخصت ہونے لگا تو افلاطون نے کہا کہ میں آپ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ بادشاہ نے دل سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ دنوں تک تنہائی میں رہنے رہتے خبط ہو گیا ہے یہ جنون ہی تو ہے کہ آپ کی ایسی ٹوٹی پھوٹی حالت اور بادشاہوں کی دعوت کرنے کا حوصلہ ہے اور بادشاہ بھی اس خیال میں معذور تھا۔

افلاطون نے چاہا تھا کہ بادشاہ کو ایک خاص نفع پہنچاؤں اور دنیا کی حقیقت و بے ثباتی دکھلاؤں، جس پر اس کو بڑا ناز ہے اس لیئے افلاطون نے کہا تھا کہ میں آپ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں یہ سن کر بادشاہ نے دل میں تو یہی کہا کہ واقعی اس کے دماغ میں خلل معلوم ہوتا ہے۔ اس کے پاس ضروری سامان

---

[1] تعلیم التعلیم، التبلیغ ص۴۵۔

کی نہیں یہ مجھے کھلائے گا کیا' لیکن زبان سے یہ بات تو ادب کی وجہ سے نہ کہہ سکا اور یہ عذر کیا کہ آپ کو خواہ مخواہ تکلیف ہو گی۔ افلاطون نے کہا کہ نہیں مجھے تکلیف نہیں ہو گی۔ میرا جی چاہتا ہے جب اصرار دیکھا تو بادشاہ نے دعوت منظور کر لی اور کہا کہ اچھا آجاؤں گا اور ایک آدھ ہمراہی میرے ساتھ ہو گا۔ افلاطون نے کہا کہ نہیں۔ لشکر' فوج' امرا سب کی دعوت ہے۔ غرض ایک ساتھ دس ہزار کی دعوت کر دی' اور لشکر بھی معمولی نہیں خاص شاہی لشکر۔ بادشاہ نے کہا خیر خبط تو ہے ہی یہ بھی سہی۔ غرض متعین تاریخ پر بادشاہ مع لشکر اور تمام امرا و وزرا افلاطون کے پاس جانے کے لیے شہر سے باہر نکلا تو کئی میل پہلے سے دیکھا کہ... چاروں طرف استقبال کا سامان نہایت شان و شوکت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ہر شخص کے لیے اس کے درجہ کے موافق الگ الگ کمرہ موجود ہے اور دو طرفہ باغ لگے ہوئے ہیں۔ رات کا وقت تھا ہزاروں قندیل جگہ جگہ ناچ رنگ نہریں' یہ اور وہ (طرح طرح کے ساز و سامان) ایک عجیب منظر پیش نظر تھا۔ اب بادشاہ نہایت حیران کہ یا اللہ یہاں تو کبھی ایسا شہر تھا نہیں۔ غرض ہر شخص کو مختلف کمروں میں اتارا گیا اور ہر جگہ نہایت اعلیٰ درجہ کا سامان فرش فروش' جھاڑ فانوس' افلاطون نے خود آکر مدارات کی اور بادشاہ کا شکریہ ادا کیا۔ ایک بہت بڑا مکان تھا اس میں سب کو جمع کر کے کھانا کھلایا گیا۔ کھانے ایسے لذیذ کہ عمر بھر کبھی نصیب نہ ہوئے تھے۔ بادشاہ کو بڑی حیرت کہ معلوم نہیں کہ اس شخص نے اس قدر جلد یہ انتظامات کہاں سے کر لیے بظاہر اس کے پاس کچھ پونجی بھی نہیں معلوم ہوتی۔ یہاں تک کہ جب سب کھا پی چکے تو عیش و طرب (مستی) کا سامان ہوا۔ ہر شخص کو ایک الگ کمرہ سونے کو دیا۔ ہر قسم کے ساز و سامان سے آراستہ پیراستہ تھا۔ اندر گئے تو دیکھا کہ عیش کی تکمیل کیلئے ایک ایک حسین عورت بھی ہر جگہ موجود ہے۔ غرض سارے سامان عیش کے موجود

تھے۔ خیر وہ لوگ کوئی متقی پرہیزگار تو تھے نہیں، بلکہ خوامخواہ کے آدمی تھے۔ آدمی مہمانی کا یہ رنگ دیکھ کر بڑے خوش ہوئے اور رات بھر بڑے عیش اڑائے کیوں کہ ایسی رات انہیں پھر کہاں نصیب ہوتی یہاں تک کہ سو گئے۔

جب صبح آنکھ کھلی تو دیکھتے کیا ہیں کہ نہ باغ ہے، نہ درخت ہیں بلکہ بنجر یا علاقہ ہے اور ایک ایک پولا۔۔۔۔ سب کی بغل میں ہے اور پاجامہ حزاب ہے یہ عورتیں تھیں، سب لوگ بڑے شرمندہ ہوئے کہ لاحول ولاقوۃ یہ کیا قصہ ہے۔ بادشاہ کی بھی یہی حالت تھی۔ افلاطون نے بادشاہ سے کہا کہ تم نے دیکھا یہ ساری دنیا جس پر تمہیں اتنا ناز ہے ایک خیال کا عالم ہے۔ اور اس کی حقیقت کچھ بھی نہیں۔ افلاطون کے خیال کا اس قدر قوی تصرف تھا کہ اس نے یہ خیال جما لیا کہ ان سب کے متخیلہ (یعنی دل و دماغ) میں یہ ساری چیزیں موجود ہو جائیں بس سب کو وہی نظر آنے لگیں۔ جب وہ لوگ سو گئے اس نے اپنے اس خیال کو ہٹا لیا۔ پھر صبح اٹھ کر جو انہوں نے دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا۔

افلاطون ریاضت و مجاہدہ بہت کئے ہوئے تھا اس لیئے یہ قوت اسکے خیال میں پیدا ہو گئی تھی۔ یہ تصوف نہیں ہے بلکہ تصرف ہے یہ اور چیز ہے اور وہ اور چیز ہے۔

افلاطون نے کہا کہ جیسے تمہیں ان چیزوں میں مزہ آتا ہے مجھے بالکل نہیں آتا کیوں کہ مجھے ان کی حقیقت معلوم ہے۔ تو واقعی جو کچھ نظر آیا وہ عالم خیال تھا۔[1]

---

[1] آثار الربیع، التبلیغ ص۱۰۸۔

جاہل صوفیوں، جوگیوں کا دھوکہ اور قوتِ

خیالیہ کا تصرف

فرمایا بعض درویشوں (جاہل مکار) صوفیوں کے یہاں یہ حالت سنی گئی ہے کہ جب کوئی مرید ہونے لگتا ہے تو بعض اعمال کی وجہ سے جو وہ اپنے اندر دوسرے کی قوت متخیلہ میں تصرف کرنے کی مشق کر لیتے ہیں۔ تو وہ (اسی قوت متخیلہ سے) چاند و سورج مرید کو دکھاتے ہیں۔ سورج کو تبلاتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ ہیں اور چاند کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تبلاتے ہیں اور مرید یقین کر لیتا ہے اور بیچارہ ہمیشہ اسی میں مبتلا رہ کر برباد ہو جاتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس سے زیادہ آفت یہ ہے کہ بعض مقامات میں بہت سے انوار دکھلاتے ہیں۔ مشائخ کی ارواح میں سے سب کا نام متعین کر رکھا ہے مثلاً یہ کہ یہ روح حضرت صابر رحمۃ اللہ علیہ کی ہے یہ حضرت شیخ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ اور مرید کو تبلایا جاتا ہے کہ یہ فلاں بزرگ کی روح ہے اور یہ فلاں بزرگ کی۔ اور حقیقت میں وہ سب شیطانی معاملات ہوتے ہیں۔ اور صرف قوت متخیلہ کا تصرف ہوتا ہے اور کچھ بھی نہیں۔ مرید بیچارہ یقین کر لیتا ہے کہ میں نے بزرگوں کو دیکھا۔ یہ آفت اس زمانہ میں ہو رہی ہے۔ اللہ محفوظ رکھے[1]

---

[1] مقالات حکمت دعوات عبدیت ص ۵۷۔

اہل باطل کے تصرّفات زیادہ قوی ہوتے ہیں

اہل حق کے تصرفات اتنے قوی نہیں ہوتے جتنے اہل باطل کے تصرفات قوی ہوتے ہیں۔ اور اہل حق کے تصرفات اتنے قوی نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ تصرفات کے اثر کی قوت کا دار مدار قوت خیالیہ پر ہے اور خیال میں قوت ہوتی ہے یکسوئی کے ساتھ اور حق کو اس خیال سے جو ذات حق کے علاوہ سے متعلق ہو زیادہ یکسوئی نہیں ہوتی۔ کیوں کہ اہل حق کے دل میں تو صرف ایک ہی ذات بسی ہوئی ہے ان کے دل میں وہی حق تعالیٰ کا خیال رہتا ہے۔ لہٰذا غیر حق کی طرف جو ان کی توجہ ہوتی ہے اس توجہ میں ان کو پوری [illegible]ئی نہیں ہوتی بلکہ غیر کی طرف اتنی توجہ کہ جس میں تعالیٰ کا خیال بالکل نہ آئے یا [illegible] جائے وہ اس کو خلاف غیرت بھی سمجھتے ہیں۔

تو چونکہ اہل حق کی وہ توجہ جو غیر حق کی طرف ہوتی ہے کمز[illegible]رجہ کی ہوتی ہے اس لیے اہل حق کو اس خیال میں پوری یکسوئی نہیں ہوتی لہٰذا [illegible] خیال میں قوت بھی زیادہ نہیں ہوتی۔ اور قوت خیالیہ ہی تصرف کے اثر کی قوت کا دار [illegible]رار تھا اس وجہ سے اہل حق کے تصرفات میں اتنی قوت بھی نہیں ہوتی جتنی اہل باطل کے تصرفات میں ہوتی ہے۔

دجّال کا تصرّف

اور اہل باطل کی اسی قو[illegible] تصرف کی وجہ سے حدیث میں ارشاد ہے کہ جب تم سنو کہ دجال آیا ہے تو اس سے دور بھاگو۔ اور فرمایا کہ دجّال بھی بڑا صاحب تصرف ہوگا۔ چنانچہ بعض لوگ اس کے تصرفات کو دیکھ کر اس کے

معتقد ہو جائیں گے۔[1]

ایک عبرتناک حکایت

حضرت حکیم الامت رحمہ نے ہندوستان کے کسی مقام کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک بزرگ گنگا کے کنارے چلے جا رہے تھے راستہ میں انہوں نے ایک جوگی کو دیکھا کہ وہ بیٹھا ہوا ہے اور اپنے چیلوں کو توجہ دے رہا ہے۔ یہ بھی تماشہ کے طور پر وہاں بیٹھ گئے۔ بس بیٹھنا تھا کہ ان کو یہ محسوس ہوا کہ ان کے قلب میں جو کچھ نور تھا وہ سب سلب ہو گیا۔ اور بجائے نور کے ایک سیاہی پورے قلب میں محیط ہو گئی۔ اور جی چاہنے لگا اور بے حد تقاضا ہونے لگا کہ بس اب تو اسی کے قدموں میں رہ کر ساری عمر گزار دوں۔ اب یہ بزرگ بڑے گھبرائے کہ یہ کیا بلا آئی! اس خیال کو بہت دفع کرتے ہیں مگر دفع ہونے کے بجائے بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ آخرکار ان کو اور کچھ تو سوجھا نہیں بس یہ خیال کیا کہ جہاں تک ہو سکے نفس کے اس تقاضہ کے خلاف کرو اور یہاں سے چل دو۔ چنانچہ اس جوگی کو برا بھلا کہتے ہوئے وہاں سے چلے آئے مگر اس کے بعد بھی ان کی یہی حالت رہی۔ اب یہ نہایت پریشان کہ اب کیا کروں مگر کوئی تدبیر سمجھ میں نہ آئی۔ اسی حالت میں ان کی آنکھ لگ گئی۔ اور خواب میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ میری دستگیری فرمائیے میں تو برباد ہو گیا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے ایسی حرکت ہی کیوں کی۔ یعنی اس کے پاس کیوں بیٹھے تھے! انہوں نے کہا یا رسول اللہ مجھ سے غلطی ہو گئی توبہ کرتا ہوں آئندہ کبھی ایسے شخص سے نہ ملوں گا۔ اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سینہ کے سینہ پر اپنا دست مبارک

[1] القول الجلیل ص ۹۰۔

پھرا۔ دست مبارک کا پھیرنا تھا کہ وہ۔ یاہی اور ظلمت ان کے قلب سے بالکل ختم ہو گئی اور پھر وہی نور عود کر آیا۔ اور بالکل اطمینان وسکون پیدا ہو گیا[1]

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی کا واقعہ

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت روز ہوا کرتی تھی ــــــ ایک مرتبہ راستہ میں ایک فقیر کو سنا اس سے ملنے گئے۔ تو اس نے شراب پیش کی انہوں نے انکار کیا۔ اس نے کہا کہ پچھتاؤ گے انہوں نے کچھ توجہ نہ کی۔ رات کو دیکھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا دربار ہے انہوں نے چاہا کہ وہ اندر جائیں مگر دیکھا کہ وہ فقیر دروازہ پر کھڑا ہے اور کہتا ہے کہ جب تک شراب نہ پیو گے ہرگز نہ جا پاؤ گے۔ چنانچہ محروم رہے۔ انہوں نے (یعنی شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رح نے) فرمایا کہ زیارت واجب نہیں اور شراب سے بچنا واجب ہے۔ دوسرے دن بھی یہی قصہ پیش آیا مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ تیسرے دن بھی ایسا ہی دیکھا بس انہوں نے مجلس کے باہر سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فقیر کو ڈانٹا اور فرمایا اخسأ یا کلب (اے کتے دور ہو) اور ان کو اندر بلا لیا۔ صبح کو انہوں نے اس فقیر کے مکان پر جا کر دیکھا تو وہ فقیر نہیں تھا۔ لوگوں سے پوچھا کہ فقیر کہاں گیا۔ کسی نے کہا معلوم نہیں ہاں اتنا دیکھا ہے کہ ایک کتا یہاں سے نکل کر چلا گیا۔ حضرت نے فرمایا ایسے تصرفات بھی اہل باطل کے ہوتے ہیں[2]

---

[1] القول الجلیل ص۔ [2] حسن العزیز ص۳۲

۲۰۵

کیا عمل کے ذریعہ مُردہ کی روح کو بلایا جا سکتا ہے

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایک ایسا عمل ہے کہ اس کے ذریعہ سے جب چاہیں مردہ کی روح کو بلا سکتے ہیں کیا یہ صحیح ہے فرمایا کہ بالکل غلط ہے (البتہ) ارواح کے تصرف کا احتمال گو نہایت نادر ہے مگر (باذن اللہ تعالیٰ) ممکن ہے۔ اگرچہ عوام کے غلو پر نظر کر کے اس کی بالکلیہ نفی ان کے لئے اصلح (مناسب) ہے اور یہ استقرار ارواح فی البرزخ کے منافی نہیں (کیونکہ) وہ استقرار اصل عادت ہے اور کسی عادت کے سبب اذن الٰہی کے بعد اس سے انفصال خرق عادت ہے اور امر کا وقوع احیاناً متواتر المعنیٰ ہے تفسیر مظہری میں بھی اجمالاً اس سے تعرض کیا ہے تحت قولہ تعالیٰ بل احیاءٌ عند ربہم یرزقون ۔

عجیب واقعہ

جس زمانہ میں میں کانپور میں تھا اس زمانہ میں (مجھ سے متعلق) ایک شخص نے بیان کیا کہ ایک شخص ایسا ہے کہ اس کے ذریعہ سے جس مردہ کی روح کو چاہیں بلا سکتے ہیں مجھ کو یہ سن کر بڑی حیرت ہوئی اور خود دیکھنا چاہا۔ اس شخص نے کہا کہ میں ان آدمیوں کو جو اس عمل کو کرتے ہیں بلا کر لاؤں گا اور آپ کے سامنے یہ عمل کراؤں گا چنانچہ وہ لوگ ہمارے پاس آئے یہ تین شخص تھے مگر ہم نے مدرسہ میں تو یہ شغل مناسب نہ

سمجھا اس لئے ایک دوسری جگہ اس کام کے لئے تجویز کی اس مکان میں صرف یہ شخص تھے یعنی وہ عامل، وہ ایک میں، اور میرے ساتھ ایک مدرسہ کے مہتمم اور ایک مدرس۔ عصر کے بعد یہ اجتماع ہوا۔ ان عاملوں نے ایک مدرسہ کے مہتمم اور ایک کیا کہ دونوں ہاتھوں کو رگڑ کر میز پر رکھا اور ادھر متوجہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد خود بخود میز کا پایا اٹھا۔ انہوں نے کہا لیجئے اب روح آگئی انہوں نے کہا تمہارا کیا نام ہے؟

معلوم ہوا کہ "تجمل حسین" کوئی آواز نہ تھی کچھ اصطلاحات مقرر تھیں ان سے سوالات کے جوابات معلوم ہو جاتے تھے اب لوگوں نے مبتدع شخص کے لڑکے کی روح کو بلوایا اور اسی تجمل حسین کی روح کو مخاطب کر کے کہا کہ جاؤ اس شخص کی روح کو بلاؤ۔ اور جب جانے لگو تو فلاں پایہ کو اٹھا جانا اور جب تم اس کو لے کر آؤ تو اپنے آنے کی اطلاع اس طرح کرنا کہ اس پایہ کو پھر اٹھا دینا چنانچہ فوراً پایہ اٹھا معلوم ہوا کہ روح کو لینے گیا ہے تھوڑی دیر کے بعد پایہ اٹھا معلوم ہوا کہ جس کی روح کو بلایا تھا وہ بھی آگئی اصطلاحوں میں اس لڑکے کی روح سے سوالات کرنے شروع کئے اور اس کی طرف سے اسی اصطلاحوں میں جوابات دیئے گئے۔ اب ہم ناواقف لوگ بڑی حیرت میں تھے کہ کیا معاملہ ہے۔

ان لوگوں نے مجھ سے فرمائش کی آپ جس شخص کی روح کو بلوانا چاہیں تو ہم سے فرمائیے ہم اس شخص کی روح کو بلا دیں گے۔ چنانچہ میں نے حافظ شیرازؒ کی روح کو بلوایا۔ وہی تجمل حسین سب روحوں کو بلا کر لاتا تھا۔ چنانچہ اسی طرح پایہ پھر اٹھا معلوم ہوا کہ حضرت حافظ صاحب بھی تشریف لے آئے میں نے کہا السلام علیکم۔ اصطلاح میں جواب ملا وعلیکم السلام پھر ان لوگوں نے مجھ سے کہا کہ آپ حافظ رحمۃ اللہ علیہ کا کچھ کلام پڑھئے ان کی روح خوش ہوگی چنانچہ میں نے ان کی غزل الا یا ایہا الساقی ادر پڑھی تو میز کا پایہ بار بار اور جلدی جلدی اٹھنے لگا اس سے یہ سمجھا جانے لگا کہ گویا حافظ

صاحب کی روح اپنا کلام سن کر خوش ہو رہی ہے اور وجد میں آ رہی ہے ہم لوگ بڑے تعجب میں تھے اور کوئی وجہ سمجھ میں نہ آتی تھی اتنے میں مغرب کا وقت ہو گیا نماز پڑھنے کے لئے اٹھے ہم تینوں نے آپس میں گفتگو کی کہ یہ کیا بات ہے؟ اخیر میں یہ رائے قرار پائی کہ یہ سب کرشمے قوت خیالیہ کے ہیں ہوتے ہیں اب اس کا امتحان کرنا چاہیئے کہ جب وہ لوگ عمل کرنے لگیں تو ہم تینوں یہ خیال کر کے بیٹھ جائیں کہ پایہ نہ اٹھے مہتمم صاحب بولے کہ وہ لوگ مشتاق ہیں ہم لوگوں کی کوشش ان کے مقابلہ میں یہ کارگر ہو سکتی ہے میں نے کہا تم ابھی سے ہمت نہ ہارو نہیں تو کچھ بھی نہ ہو سکے گا یہی سمجھنا چاہیئے کہ ان کے خیال پر ہمارا خیال ضرور غالب آئے گا۔ امتحان تو کرنا چاہیئے چنانچہ ہم لوگ یہ مشورہ کر کے پھر مغرب کے بعد پہونچے اور ان لوگوں سے کہا کہ اس وقت پھر اپنا عمل دکھلاؤ انہوں نے پھر عمل کرنا شروع کیا ادھر ہم یہ تینوں یہ خیال جما کر بیٹھ گئے کہ پایہ نہ اٹھے چنانچہ ان لوگوں نے بہت کوشش اور بہت زور لگایا کہ پایہ اٹھے مگر کچھ نہ ہو سکا وہ لوگ بڑے شرمندہ ہوئے اور مجھ کو یقین ہو گیا کہ یہ سب قوت خیالیہ کے کرشمے ہیں

پھر اگلے روز ہم نے خود تجربہ کیا اور اسی طرح ہاتھ رگڑ کر میز پر رکھے اور ہم یہ تینوں سوچ کر بیٹھ گئے کہ فلاں پایہ اٹھے چنانچہ وہی پایہ اٹھا پھر یہ سوچا کہ اب کی مرتبہ فلاں فلاں دو پایہ اٹھیں چنانچہ وہ دونوں اٹھے پھر تیسرے پایہ کا خیال کیا تو وہ بھی اٹھنے لگا لیکن ان دونوں میں سے جو پہلے کے اٹھے ہوئے تھے ایک پایہ نیچے گر گیا تینوں ایک ساتھ نہ اٹھ سکے اس کے لئے زیادہ قوت کی ضرورت تھی پھر ہم نے میز پر بجائے ہاتھ کے ایک انگلی رکھ کر اسی طرح پائے اٹھائے پھر اس میز کے اوپر دوسری میز رکھی اور اس پر ہاتھ رکھ کر یہ سوچ کر کھڑے ہو گئے کہ اوپر والی میز کا فلاں پایہ اور نیچے والی میز کا فلاں پایہ اٹھ جائے چنانچہ اسی طرح اٹھ گئے غرض جسطرح چاہا

اسی طرح پائے اٹھ گئے۔ اب ہمیں پوری طرح اطمینان ہوگیا۔

پھر ہم نے اسی قاعدہ کے موافق میز کو یہ خطاب کیا کہ اگر تجھ میں کوئی روح آتی ہے تو ایک بار فلاں پایہ اٹھے اور اگر نہیں آتی تو دو بار اٹھے چنانچہ دو بار اٹھا تو خود انہیں کے قاعدہ سے روح آنے کا غلط ہونا ثابت ہوگیا۔

اصل بات یہی ہے کہ یہ سب تصرفات خیال کے ہیں دوسری بات یہ سمجھنا چاہیے کہ جب خزانہ خیال میں کوئی چیز آجاتی ہے تو اس کے آجانے کا اگرچہ علم نہ ہو مگر اس کا اثر بھی عامل کی متخیلہ (قوت خیال) کے ذریعہ سے معمول پر بعض مرتبہ ایسا ہی پڑتا ہے جیسا اس صورت میں ہوتا ہے کہ جب عامل کو اس چیز کا ادراک یعنی علم العلم حاصل ہوجاتا۔

بہرحال یہ سب کرشمے قوت خیالیہ کے ہیں اس میں کسی روح کو دخل نہیں یہ سب اس عامل کی قوت متخیلہ کا اثر ہوتا ہے۔ اگر دو شخص ایک جگہ جمع ہوں تو ایک کے ذہن میں جو خیال ہوتا ہے وہ دوسرے کے ذہن میں بھی پہونچ جاتا ہے[1]

[1] الافاضات الیومیہ ص۲۰۱ تا ص۲۰۶ ج۸ حسن العزیز ص۱۵۱ تا ص۱۵۲ ملفوظ ص۱۲۵ ج۱ امداد الفتاویٰ ص۲۳۱

باب ۱۵

اشتات۔ متفرقات

ایک پریشان شخص کا حال

سوال :۔ ایک بزرگ ہیں جن کی عمر ایک سو بیس سال کی ہے۔ دنیا داروں کا ان کے پاس ہجوم رہتا ہے۔ آمدنی بھی خوب ہوتی ہے۔ یہاں کے رئیسوں میں ایک شخص ان کے چکر میں پھنس گئے۔ ان بزرگ نے ان کو یہ شغل بتلایا کہ پردہ بینی پر نظر جماؤ۔ اور میرا تصور کرو۔ وہ کرنے لگا اور عرصہ تک کیا۔ آنکھیں سرخ ہوگئیں اور آنکھوں پر پانی اتر آیا۔ جب پیر صاحب سے حال عرض کیا تو فرمایا کہ آنکھوں سے آنکھوں کو ملاؤ۔ جب پیر سے آنکھیں ملائیں [خدا معلوم] کیا اثر ڈالا کہ جدھر دیکھتے ہیں پیر صاحب کی تصویر طرف دکھائی دینے لگی۔ ان کے یہاں وصول [یعنی اللہ تک پہنچنا] یہی ہے کہ خدا پیر کی شکل میں دکھائی دیتا ہے جس کی وجہ سے اب وہ واصل ہوگئے [یعنی کامل ہوگئے] ہر وقت اس اثر سے اٹھتے بیٹھتے ان ہی کا تصور بندھ گیا یہی شغل تقریباً پانچ چھ سال تک رہا۔ اب وہ شخص پاگل ہوگیا۔ اس کا دماغ

ناوُف ہوگیا۔ دماغ کی قوت کے لیے بہت روپیہ صرف کیا سب نے یہی کہا کہ دماغ پر کوئی اثر پڑا ہے اگر وہ اثر مٹ جائے تو دماغ صحیح ہوسکتا ہے۔ الغرض سب کچھ تدبیریں کرچکا کچھ بھی مفید نہ ہوا۔ اب مجنونانہ کیفیت ہے۔ کچھ دنوں زنجیروں سے باندھ کر رکھا گیا۔ اب کچھ سنبھلا ہے۔

ایک مہینہ کا عرصہ ہوا میرے پاس آیا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ مسمریزم کا اثر ہے کوئی مرض نہیں ہے۔ میں نے اس سے سورہ بقرہ پڑھنے کو کہا اور پورے قرآن پر سرسری نظر ڈالنے کو کہا۔ اور یہ کہا کہ روز تھوڑی دیر میرے پاس آیا کیجیے۔ اور آیات شفا پینے کو کہا۔ اور یہ کہہ دیا کہ اس پیر کا اگر تصور آجائے تو دفع مت کرو۔ اور قصداً لاؤ مت، چند روز کچھ فائدہ ہوا۔ یہاں تک کہ نیند بھی اچھی طرح آنے لگی۔

اور ایک روز کہہ رہا تھا کہ اب میں بالکل اچھا ہوں۔ تقریباً بیس پچیس روز اسی حالت پر گذرے۔ پھر پانچ چھ روز سے نیند کم آتی ہے اور کچھ حالت بدلی ہوئی ہے۔ اسی پیر نے پھر اس کو بلایا تھا۔ میں نے منع کر دیا اس لیے گیا نہیں چونکہ یہ بیچارہ بھلا اچھا آدمی تھا۔ اگر حضور والا توجہ فرمادیں تو صحت کی امید ہے۔ خدا کے واسطے کوئی تدبیر فرمائیے اور اسی شہر میں کئی لوگ ان پیر صاحب کے چکر میں پھنسے ہیں، برائے خدا کوئی تدبیر فرما دیجیے۔ یہ عریضہ اس مریض کے اصرار سے بھیجتا ہوں۔[1]

---

[1] تربیت السالک ص۱۳۵۔

جواب

السلام علیکم بیچارہ مظلوم کا حال معلوم کرکے سخت افسوس ہوا۔ لیکن ما انزل اللہ من داء الا وقد جعل لہ دواء (اللہ تعالیٰ نے کوئی مرض نہیں بنایا مگر اس کی دوا و علاج بھی بنا دیا ہے)۔

انشاء اللہ ان کا حال درست ہو جائے گا، اگر صحیح تدبیر کا التزام کیا گیا وہ تدبیر جو میرے خیال میں ہے یہ ہے۔

۱۔ کسی شفیق ماہر طبیب (معالج) کے مشورہ سے مقویات دماغ و مفرحات قلب، و مقللات سودا، کا استعمال پابندی سے کرنا چاہیے (یعنی مناسب جسمانی علاج کرنا چاہیے)۔

۲۔ ایسے مباح (جائز) کاموں میں لگنا چاہیے جس سے طبیعت میں نشاط ہو۔ جیسے نہروں، باغات میں سیر و تفریح کے لیے جانا۔

۳۔ کسی وقت تنہا نہ رہیں۔

۴۔ کوئی کام ایسا نہ کریں جس میں قوت فکریہ زیادہ صرف ہو (یعنی جس میں سوچنا زیادہ پڑے)۔

۵۔ ایسا کوئی کام کرتے رہیں جس میں اعتدال کے ساتھ قوت فکریہ صرف ہو۔ بشرطیکہ اس سے دلچسپی بھی ہو مثلاً کوئی دستکاری اگر جانتے ہوں یا نیک لوگوں کے اور انبیاء و سلاطین کے حالات یا مواعظ کا مطالعہ کریں۔

۶۔ دماغ میں روغن کدو یا کاہو (یعنی دماغ کی قوت کا مناسب تیل) استعمال کریں۔

۷۔ اگر اس پیر کا بھی تصور آئے تو کسی دوسرے ایسے بزرگ کا جس سے عقیدت و محبت ہو اس طور سے تصور کرنا گویا یہ بزرگ اس باطل گروہ بزرگ کو مار کر ہٹا رہے ہیں۔ اور وہ بھاگا جا رہا ہے۔

۸۔ اور جو تدبیریں آپ نے تجویز کی ہیں وہ بھی جاری رہیں (یعنی کرتے رہیں) اور یہ نئی تدبیریں زائد پابندی سے کریں۔ انشاء اللہ شفا ہو جائے گی۔

۹۔ اور اس شخص سے ہرگز نہ ملیں نہ ایسے شخص سے ملیں جو اس سے خصوصیت (یعنی خاص تعلق) رکھتا ہو۔ یا اس کا تذکرہ کرے۔ والسلام۔

ایک اور شخص کا حال

سوال۔ ایک شخص بذریعہ حاضرات بھوت پلید اور جن چڑیل وغیرہ دور کرتا ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ دو چراغ گھی کے جلا جلا کر سامنے رکھتا ہے اور پھر چراغوں کے سامنے آگ کے قریب ہی دو انگارے رکھ کر اس پر گھی جلاتا ہے اور چھوٹی عمر کے بچہ کو پاس بٹھا کر ان پر چراغوں کی لَو کے اندر دیکھنے کی ہدایت کرتا ہے اور وہ بچہ اس میں دیکھتا ہے اور عجائب و غرائب مشاہدہ کرتا ہے۔ اور سوال و جواب ہو کر بھوت وغیرہ اتر جاتا ہے اور پانچ روپے کی شرینی اور ایک مرغ بھی اور اگر مرغ دستیاب نہ ہو تو بکری کی کلیجی پر پکوا کر فاتحہ دیتا ہے۔ اور فاتحہ کا ثواب اللہ کے واسطے سلیمان علیہ السلام اور بالا شہید اور سلطان شہید اور برہان شہید کی روح کو پہنچاتا ہے اور شرینی غریبوں کو تقسیم کر دیتا ہے۔ اور مرغ یا کلیجی خود کھاتا ہے۔ بانی

لہ تربیت السالک ص۲۰۱

بچے تو زمین میں دفن کر دیتا ہے اور ـــــ کسی ہادیو یا کالی وغیرہ کا نام بالکل نہیں آتا۔ اور نہ کسی وقت کسی قسم کی پوجا پاٹ کرتا ہے۔ اور کہنا ہے کہ منتر میں بھی کسی قسم کے الفاظ شرکیہ نہیں تو کیا صورت مذکورہ میں اس کا یہ فعل خلاف شرع ہے یا نہیں۔ اور اس سے ہزاروں مخلوق خدا کو فائدہ پہنچتا ہے اور کسی قسم کا اس شخص کو لالچ اور طمع نہیں ہے اور نہ کچھ لیتا ہے محض انسانی ہمدردی کی وجہ سے کرتا ہے۔ ایک شخص نے اس کو اس فعل سے روکا ہے، اور کہتا ہے کہ یہ عمل نہ کیا کرو۔ تو کیا یہ شخص یہ کام چھوڑ دے یا نہ چھوڑے۔

الجواب

میں نے جہاں تک تحقیق کی ہے اس عمل میں چند امور کی تحقیق ہوئی۔

۱:- اولاً جو کچھ اس بچے کو مشاہدہ ہوتا ہے وہ کوئی واقعی شئی نہیں ہوتی محض خیالی اور وہمی اشیاء ہوتی ہیں جو عامل کی قوت خیالیہ سے اس بچے کو معمول کے خیال میں خارجی (ظاہری) صورت کی شکل میں نمودار ہو جاتی ہیں۔ گو عامل خود بھی اس راز کو نہ جانتا ہو۔ اور یہی وجہ ہے کہ بچوں ہی پر یہ عمل ہو سکتا ہے۔ یا کسی بے وقوف بڑی عمر کے آدمی پر بھی ہو جاتا ہے۔ اور عقلمند پر خصوصاً جو اس کا قائل نہ ہو (اور اس کو مانتا نہ ہو) اس پر ہرگز نہیں ہوتا پس اس تقدیر پر یہ ایک قسم کا دھوکہ فریب اور کذب و زور (یعنی جھوٹ) ہے۔

۲:- دوسرے فاتحہ کا ثواب جو ان بزرگوں کو پہنچایا جاتا ہے بعض تو فرضی نام ہوتے ہیں۔ اور جو واقعی ہیں یا سب واقعی ہوں تب بھی تخصیص کی

وجہ سے سمجھا جاتا ہے۔ سو عاملین اور عوام کی حالت سے تفتیش کرنے سے یہ متعین (طور پر معلوم) ہوا کہ وہ آسیب کے دفع کرنے میں ان بزرگوں کو دخیل اور فاعل سمجھتے ہیں۔ پس لامحالہ ان کو ان واقعات پر اطلاع پانے والے اور پھر ان کو دفع کر لینے والے یعنی صاحبِ علم، اور صاحبِ قدرت مستقلہ سمجھتے ہیں۔ اور یہ خود شرک ہے۔ اور اگر علم و قدرت میں غیر مستقل سمجھا جائے لیکن مستقل نہ سمجھنے کی صورت میں کبھی کبھی تخلف بھی ہو سکتا ہے مگر تخلف کا خیال و احتمال بھی نہیں ہوتا یہی اعتقاد شرک کا شعبہ ہے۔

۳۔ تیسرے اکثر ایسے عملیات میں کلمات شرکیہ مثلاً غیر اللہ کی نداء۔ اور استغاثہ و اعانت بغیر اللہ (یعنی غیر اللہ کو پکارنا ان سے مدد چاہنا وغیرہ کرنا) ضرور ہوتا ہے۔ اور عامل کا یہ کہنا کہ منتر میں کسی قسم کے شرک کے الفاظ نہیں ہیں۔ تا وقتیکہ وہ الفاظ معلوم نہ ہوں۔ اس لیے قابلِ اعتماد نہیں کہ اکثر عامل کم علمی (جہالت) کی وجہ سے شرک کی حقیقت ہی نہیں جانتے۔

۴۔ چوتھے مرغ وغیرہ کے ذبح کرنے میں زیادہ نیت یہی ہوتی ہے جو شیخ سدو کے بکرے میں عوام کی ہوتی ہے۔

رہا فائدہ ہو جانا اوّلاً تو وہ اکثر عامل کی قوتِ خیالیہ کا اثر ہوتا ہے عمل کا اس میں دخل نہیں ہوتا اور اگر عمل کا دخل بھی ثابت ہو جائے تو کسی شئی پر کسی اثر کا مرتب ہو جانا اس کے جواز کی دلیل نہیں۔ بہرحال جس عمل میں یہ مذکورہ مفاسد ہوں وہ بلاشبہ ناجائز ہے۔ البتہ جو اس سے یقیناً منزّہ ہو وہ جائز ہے۔ اور ایسا شاید بہت ہی

نادر ہوئے

بزرگوں کی نذر نیاز کرنے میں فسانیت

بعض لوگ اللہ ہی کے لیئے نذر کرتے ہیں لیکن اس کے اندر شرک مدفون ہوتا ہے۔ مثلاً یہ نذر کی کہ اے اللہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو میں آپ کے نام کی ایک دیگ کھانے کی پکوا کر کھلا کر بڑے پیر صاحب کو اس کا ثواب بخشوں گا اور یہ نہایت احتیاط کا صیغہ سمجھا جاتا ہے۔ ظاہر میں تو یہ نذر اللہ کے لیئے ہے لیکن یہ یقینی بات ہے کہ یہ لوگ اس مقصد میں ضرور ان بزرگوں کو کسی قدر معین (مددگار) اور دخیل اور متصرف سمجھتے ہیں (اور سمجھتے ہیں کہ ان بزرگ کی فاتحہ کرنے سے وہ کام جلدی کروا دیں گے)۔

چنانچہ اگر ان سے کہا جائے کہ ان بزرگ کو دوسرے وقت ثواب پہنچا دینا تو ان کے دل میں ضرور یہ خیال گذرے گا کہ اس کے نہ کرنے سے اثر ضعیف ہو جائے گا (اور کام نہ ہوگا) جس کا سبب ان بزرگ سے روحانی امداد کا پہنچنا ہے (حالانکہ یہ عقیدہ غلط ہے) ہر مسلمان اس پر غور کر کے دیکھ لے کہ یہ خلاف توحید ہے یا نہیں[1]

مزارات پر جا کر بزرگوں کے توسل سے فریاد کرنا

مخلوق کے ساتھ توسل (یعنی وسیلہ کرنے) کی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ ایک مخلوق سے دعاء کرنا اور اس سے التجا کرنا جیسے مشرکین

---

[1] ضمیمہ التکمیل احکام الترقی ص۲۶، ۲۷، ۲۹، ۳۰، ۳۱ اصلاح انقلاب ص۱۸۹۔

کا طریقہ ہے یہ بالاجماع حرام ہے۔ باقی یہ کہ یہ شرک جلی بھی ہے یا نہیں سو اس کا معیار یہ ہے کہ اگر یہ شخص اس مخلوق کو مؤثر مستقل ہونے کا معتقد ہے تب تو یہ شرک کفری ہے جیسے کسی مخلوق کے لیے نماز روزہ ایسی عبادت کرنا جو حق تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ اور مستقل بالتاثیر ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کام اس کے سپرد اس طور سے کر دیئے ہیں کہ وہ ان کے نافذ کرنے میں حق تعالیٰ کی خاص مشیت کے محتاج نہیں گو اللہ تعالیٰ کو یہ قدرت ہے کہ اس کو تفویض (واختیارات) سے معزول کر دے۔

۲۔ دوسری صورت یہ کہ مخلوق سے دعا کی درخواست کرنا اور یہ ایسے شخص سے جائز ہے جس سے دعا کی درخواست ممکن ہے۔ اور یہ امکان میت میں کسی دلیل سے ثابت نہیں۔ پس توسل کے یہ معنی زندہ کے ساتھ خاص ہوں گے۔

۳۔ تیسری صورت یہ کہ مقبول مخلوق کی برکت سے اللہ سے دعا کرنا اسکی حقیقت یہ ہے کہ اے اللہ فلاں بندہ یا فلاں عمل ہمارا یا فلاں بندہ کا عمل آپ کے نزدیک مقبول و پسند ہے اور ہم کو اس سے تعلق ہے خواہ عمل کے کرنے کا، خواہ اس بندہ یا عمل سے محبت کا۔ اور آپ نے ایسے شخص پر رحمت کا وعدہ کیا ہے جس کو یہ تعلق ہو۔ پس ہم اس رحمت کا آپ سے سوال کرتے ہیں۔ اس توسل کو جمہور نے جائز کہا ہے[1]

---

[1] بوادر النوادر ص ۸۳۴ رسالۃ الادراک والتوسل۔

بزرگوں کے واسطے نذر نیاز کرنے میں فضائیت

۱۱۔ کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ اعتقاد کرنا کہ ہمارے سب حال کی ان کو ہر وقت خبر رہتی ہے۔ نجومی پنڈت سے غیب کی باتیں دریافت کرنا۔ یا جس پر جن چڑھا ہو اس سے غیب کی خبریں پوچھنا۔ یا فال کھلوانا پھر اس کو یقینی سمجھنا یا کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی۔ یہ سب شرک فی العلم ہے۔ اسی طرح کسی سے مرادیں مانگنا یا روزی اور اور اولاد مانگنا۔ کسی کے نام کا روزہ رکھنا۔ کسی کو سجدہ کرنا، کسی کے نام کا جانور چھوڑنا، یا چڑھاوا چڑھانا، کسی کے نام کی منت ماننا۔ کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا، کسی کے نام جانور ذبح کرنا، جن بھوت پریت وغیرہ کے چھوڑ دینے کے لیئے ان کی بھینٹ دینا، بکرا وغیرہ ذبح کرنا۔ بچے جینے کے لیئے اس کے نار کا پوجنا، کسی کی دہائی دینا، یہ سب کفر و شرک کی باتیں ہیں [1]

غیر اللہ کی نذر ماننا

بعض لوگ غیر اللہ کی نذر (اس طرح) مانتے ہیں کہ اے فلاں بزرگ اگر ہمارا کام ہو گیا تو آپ کے نام کھانا کریں گے یا آپ کی قبر پر غلاف چڑھائیں گے یا آپ کی قبر پختہ بنا دیں گے۔ تو یہ بالکل شرک جلی ہے۔ کیوں کہ نذر بھی عبادت کی ایک قسم ہے ردالمحتار۔ احکام النذر، قبیل باب الاعتکاف۔

عبادت میں کسی کو شریک کرنا صریح شرک ہے۔ اس کا علاج توبہ اور عقیدہ کو درست کرنا ہے اور ایسی نذر منعقد بھی نہیں ہوتی۔ اس کو پورا نہ کرے [2]

[1] تعلیم الدین ص۳۳ بہشتی زیور ص۲۵ [2] اصلاح انقلاب ص۱۰۹۔

قرآن سے فال نکالنا

اہل فال (فال نکالنے والے) کبھی قرآن سے اپنے خاص احکام خبر یا انشائیہ پر استدلال کیا کرتے ہیں (جیسے آج کل رسالوں میں، جنتریوں میں فالنامہ قرآنی مروج ہے) محققین علماء نے ایسے تفاؤل کو حرام کہا ہے کما فی الفتاوی الحدیثیہ لابن حجر الہیتمی مثلاً اگر کسی شخص جس کا نام زید ہو اس کا اپنی بیوی سے جھگڑا ہوا اور اس کو شک ہو کہ نامعلوم اس کا کیا انجام ہوگا۔ یا یہ شک ہو کہ مجھ کو اس میں کیا کرنا چاہیے اور وہ قرآن پاک سے تفاؤل کرے اور اتفاق سے اس میں سورۂ احزاب کی آیات جو زید بن حارثہ کے باب میں نازل ہوئی ہیں نکل آئیں اور اس سے وہ اپنے انجام پر استدلال کرے کہ جدائی ہوگئی۔ یا اس مشورہ پر استدلال کرے کہ اس سے جدائی کر لینا مناسب ہے۔ اور واقع میں بھی ایسا ہو گیا یہ استدلال صحیح ہے؟ اور کیا قرآن سے اس خبر یا انشاء کی صحت کا اعتقاد جائز ہوگا؟ اسی وجہ سے محققین علماء نے ایسے تفاؤل کو حرام کہا ہے [1]

(چونکہ) توکل کے بعض مراتب یعنی اعتقادی توکل فرض اور شرائط ایمان میں سے ہے اور طیرۃ (یعنی بدفالی) اس توکل کے خلاف ہے اس لئے حرام اور شرک کا شعبہ ہے جیسا کہ اور احادیث سے مفہوم ہوتا ہے اور جس فال کا جواز ثابت ہے اس میں اعتقاد یا اخبار (خبر دینا) یا طلب کرنا نہیں بلکہ کلمات خیر سے رحمت کی امید ہے جو ویسے ہی مطلوب ہے [2]

[1] بوادر النوادر ص۳۹۵ [2] امداد الفتاوی ص۳۵۰ ج۴

مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے فرمایا کہ از روئے احادیث کسی چیز سے نیک فال لینا تو درست اور جائز ہے مگر بد فالی لینا درست نہیں فرق کی وجہ یہ ہے کہ نیک فال کا حاصل زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ اپنا مقصد پورا کرنے کی قوی امید ہو جائے گی۔ اور بندہ بھی اس کا مامور ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مایوسی اور قطع رجاء (امید کو ختم کرنا) سے اللہ سے رجاء (یعنی امید) ختم کرنا حرام ہے جو چیز اس کا سبب ہے وہ بھی ناجائز ہے جب تک شر کے لئے کوئی دلیل نہ ہو حسن ظن مامور بہ ہے اور بدگمانی ممنوع ہے غرض حسن ظن کے لئے دلیل کی ضرورت نہیں عدم الدلیل علیٰ خلافہ (یعنی اس کے خلاف دلیل نہ ہونا) کافی ہے اور بدگمانی بغیر دلیل کے جائز نہیں [۱]

واقعہ افک میں قرآن کا ارشاد اس پر شاہد ہے فلولا اذ جاءوھم الایہ

جس تفاءل (فال لینے کی) اجازت ہے اس کی حقیقت صرف رجاء (امید) کی تقویت ہے ایک ضعیف بنیاد پر جو اس کے بغیر مامور بہ ہے نہ کہ استدلال۔ اور اس درجہ میں قرآن سے بھی فال لینا جائز ہوگا۔

فال وغیرہ کی بنا پر کسی مسلمان سے بدگمان ہو جانا اور کسی قول یا فعل یا غیر مشروع خیال کا مرتکب ہو جانا یہ خاص خرابیاں ہیں اس عمل فال میں۔ غرض فال نکالنے کا عمل مروج طریقہ پر بالکل مذموم ہے۔

اور جس فال کا جواز ثابت ہے اس میں اعتقاد یا اخبار نہیں بلکہ کلمات خیر سے رحمت کی امید ہے یہ ویسے بھی مطلوب ہے۔

[۱] مجالس حکیم الامۃ ص ۲۷۲

یعجبہ الفال الصالح (نیک فالی کو پسند فرماتے تھے) اور اکابر سے جو فال ثابت ہے) اس کی اصل صرف اتنی ہے کہ کسی شخص کو کچھ تشویش یا فکر ہے اس وقت اتفاق سے یا کسی قدر قصد سے کوئی لفظ خوشی و کامیابی کا اس کے کان میں پڑا یا نظر سے گزرا تو رحمت الٰہیہ سے جو امید (کرنا) ہر مسلمان پر فرض ہے اور اس کو پہلے سے بھی تھی وہ اس لفظ سے اور قوی ہوگئی پس اس کا حاصل تقویت رجاء رحمت (یعنی رحمت کی امید کو قوی کرنا) ہے اس سے آگے اختراع اور ابتداع میں تفاؤل کو مؤثر نہیں سمجھنا اور نہ ایسا سمجھنا جائز ہے مگر محض تقویت رجاء (امید کی قوت) کے لئے تفاؤل کیا جاتا ہے [۲]

(تنبیہ) بدفالی سے اثر نہ لینا چاہیئے اس لئے کہ وہ یاس (ناامیدی) ہے بخلاف نیک فالی کے کہ وہ رجاء (امید) ہے اور رجاء کا حکم ہے یہ فرق ہے فال صالح میں کہ وہ جائز ہے اور طیرہ یعنی فال بد میں کہ وہ ناجائز ہے ورنہ تاثیر کا اعتقاد دونوں جگہ ناجائز ہے [۳]

[۱] افاضات الیومیہ ص۱۴۳ ج۱ [۲] بوادر النوادر ص۲۹۵ [۳] اصلاح انقلاب ص۹۴ ج۲

باب ۱۶

مُفید اور آسان اہم عملیات و تعویذات

فقر و فاقہ کا علاج

فقر و فاقہ کی حالت کا دستور العمل یہ ہے کہ اگر فقر و فاقہ آفت سماویہ سے ہے مثلاً قحط ہے، بارش بند ہے۔ تو اس کی تدبیر تو دعا ہے۔ اور اگر اس کا سبب سستی و کاہلی کی وجہ سے فقر و فاقہ ہے تو اس کی تدبیر محنت و مزدوری اور کوشش کرنا ہے۔ اور دونوں کی مشترک تدبیر جو بمنزلہ شرط کے ہے وہ اپنے ظاہری و باطنی اعمال کی اصلاح ہے[1]

---

[1] الصبر طرۃ فضائل صبر دیکھو۔

وتر کی نماز میں شفاء امراض اور بواسیر کیلئے

مخصوص سورتیں پڑھنا عبادت کو دنیوی غرض کا ذریعہ بنانے کا شرعی حکم

سوال (۳۷۹)۔ وتر نماز میں سورہ قدر اور سورہ کافرون اور سورہ اخلاص بواسیر کے مرض کے واسطے مجرب بتلاتے ہیں اگر اس کو التزام کے ساتھ پڑھا جائے تو قباحت تو نہیں۔؟

الجواب

اس میں سوال کا منشاء یہ ہے کہ طاعت مقصودہ کو دنیوی غرض حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔

سو اس میں تفصیل یہ ہے۔ کہ یہ ذریعہ بنانا دو قسم پر ہے۔ ایک بلا واسطہ جیسے عاملوں کا طریقہ ہے کہ دعاؤں اور کلمات سے خاص دنیوی اغراض و مقاصد ہی ہوتے ہیں۔

اور دوسری قسم دینی برکت کے واسطے سے [اس طرح] کہ طاعات سے اوّلاً دینی برکت مقصود ہوتی ہے پھر اس دینی برکت کو دنیوی اغراض میں موثر سمجھا جاتا ہے۔ احادیث میں جو خاص طاعات اور قربات کی خاصیتیں اغراض دنیوی کے قبیل کی وارد ہیں وہ اسی دوسری قسم سے ہیں۔ جیسے سورہ واقعہ کی خاصیت آئی ہے کہ لم تصبہ فاقۃ [اس کی وجہ سے فاقہ نہیں ہوتا] اور یہ دنیوی خاصیتیں جس طرح وحی سے معلوم ہوتی ہیں کبھی الہام سے بھی معلوم ہوتی ہیں۔

پس سوال میں جس عمل کا ذکر کیا گیا، قسم اوّل کے طریق سے تو نماز کی وضع کے خلاف ہے۔ اور دوسرے طریق سے کرنے میں کچھ حرج نہیں[1]۔

وبائی امراض طاعون وغیرہ سے حفاظت

اور ان کے دفعیہ کا صحیح علاج

سوال [۵۲۱]:۔ ہمارے موضع میں وبائی مرض پھیلا ہوا ہے مخلوق پریشان ہے اس مرض کے دفعیہ کے واسطے کئی طریقے سنے گئے اور کتابوں سے معلوم ہوئے مگر پورے طور پر اطمینان نہیں ہوتا نہ عمل کا پورا طریقہ معلوم ہو سکا اس علاقہ میں اکثر لوگوں نے اس کام کو جناب کی رائے پر منحصر رکھا ہے جو سہل طریقہ اس آفت کے دفعیہ کا اور امن وامان کے حاصل ہونے کا ہو تحریر فرمائیں۔ اس کام کے واسطے چندہ بھی ہو رہا ہے مگر اب تک کسی کام میں خرچ نہیں ہوا۔

اور چند روز سے اکثر گاؤں کے باشندے گاؤں سے باہر عیدگاہ میں جمع ہو کر تھوڑی دیر تک توبہ واستغفار کر کے سات مرتبہ اذان پڑھتے ہیں۔ پھر دو رکعت نفل نماز ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے اس وبائی مرض کے دفعیہ کے واسطے دعا مانگتے ہیں۔ یہ عمل یا کوئی دوسرا طریقہ جس طرح مناسب ہو تحریر فرمائیں۔ اور کتاب شرع محمدی میں جو فقہ کی اردو میں منظوم ہے اس میں ایسا طریقہ ہے اگر یہ جائز ہے اور رائے عالی میں مناسب معلوم ہوتا ہے اس کو بھی تحریر فرما دیں۔

---

[1] امداد الفتاویٰ ص ۲۵۳ ج ۱۔

الجواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ!

اللہ تعالیٰ اس مرض کو سب جگہ سے دور فرمائیں۔ جو عمل آپ نے شرع محمدی سے نقل کیا ہے اس کی کوئی اصل نہیں اور نہ اذان کہنے کی کوئی اصل ہے اور نہ جماعت کے ساتھ نفل ادا کرنا ثابت ہے۔ اس لیے ان سب اعمال کو موقوف کر دیا جائے۔

اس کے لیئے اصل دوا مرہیں صدقہ کی کثرت اور گناہوں سے توبہ کرنا اور صدقہ کے لیے چندہ جمع کرنا مناسب نہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ [اس طرح] دینے میں خلوص نہیں رہتا۔ بلکہ ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنے طور سے جو توفیق ہو خود دے دے۔ اور جو چندہ جمع ہو گیا ہے سب دینے والوں سے اجازت حاصل کر کے ایسے لوگوں کو نقد یا غلہ خرید کر خفیہ طور پر دے دیا جائے جو بہت حاجت مند ہیں، اور کسی سے سوال نہیں کرتے۔

اور عیدگاہ میں جمع ہو کر دعا کرنے میں مضائقہ نہیں لیکن نہ اذان کہیں نہ جماعت سے نفلیں پڑھیں۔ بلکہ [اللہ کے حضور میں اپنے قصور کا اعتراف کرتے ہوئے خوب] روئیں اور الگ الگ نفلیں پڑھیں۔ اور بہتر ہے کہ گھر آکر نفلیں پڑھیں۔

اور نیز ضروری ہے کہ حق العباد جو کسی کے ذمہ ہوں ان سے سبکدوشی حاصل کریں جس نے کسی کا حق دبا رکھا ہو اس کو واپس کرے۔

ظلم کرنا، غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، بدنگاہی کرنا [بے پردگی کرنا] اور اس کے علاوہ تمام معاصی کو چھوڑ دیں اور ہر وقت استغفار زبان و دل سے جاری

رکھیں۔

اور جن لوگوں کو سورہ تغابن "جو اٹھائیسویں پارہ کے تین پاؤ پر ہے یاد ہو صبح و شام فجر و مغرب کی نماز کے بعد ایک ایک بار پڑھ کر اپنے اوپر اور سب گھر والوں پر دم کر دیا کریں۔

اور جو چیز کھائیں، پئیں، پہلے اس پر سورہ اِنّا انزلناہ ۳ بار پڑھ کر دم کر لیا کریں۔ بلکہ جو [اس وبائی مرض میں] مبتلا ہو گیا ہو اس کو بھی پانی پر دم کر کے وہ پانی پلا دیں۔

اور سب سے بڑی چیز گناہوں کا ——— مداد الفتاویٰ ص۵۵۵ ۔

چھوڑنا ہے اور ظاہری علاج و معالجہ [دوا وغیرہ] بھی ضروری ہے۔

فراخیٔ رزق کا عمل

سوال :۔ گھریلو ضروریات نے پریشان کر رکھا ہے اس واسطے فراخی رزق کیلئے عشاء کے بعد کچھ دنوں سے ایک عمل پڑھنا شروع کر دیا ہے جس کی اجازت مولانا مرحوم رامپوری سے ہے۔ وہ یہ ہے کہ سورۂ مزمل شریف گیارہ بار اور اس کے ساتھ یا مغنی گیارہ سو بار پڑھتا ہوں۔ اگر یہ وظیفہ میری باطنی حالت کے کچھ خلاف ہو تو تحریر فرما دیجئے میں فوراً چھوڑ دوں گا۔

تحقیق :۔ خلاف نہیں [یعنی کچھ حرج نہیں] گو کچھ زیادہ مناسب بھی نہیں۔

الو کی آنکھ سے نیند آنے نہ آنے والا عمل

اور اس کی حقیقت

مولوی صادق الیقین صاحب کو نیند بہت آتی تھی انھوں نے کسی کتاب میں

عمل دیکھا کہ اگر الو کو ذبح کیا جائے تو اس کی خاصیت یہ ہے کہ ذبح کے وقت اس کی ایک آنکھ تو بند ہو جاتی ہے اور ایک کھلی رہتی ہے۔ ان دونوں کی مختلف خاصیتیں ہیں۔ کھلی آنکھ جس کے پاس رہے گی اس کو نیند کم آئے گی۔ چنانچہ انہوں نے الو ذبح کیا تو واقعی اس کی ایک آنکھ بند ہو گئی اور ایک کھلی رہ گئی۔ کھلی آنکھ انہوں نے چاندی کی انگوٹھی میں اپنے پاس رکھی۔ اور کہتے تھے کہ مجھے اس سے نفع ہوا۔

دوسری آنکھ جو نیند لانے والی تھی اس کے لیے میں نے انہیں لکھا کہ وہ میرے کام کی ہے اسے ضائع مت کرنا میرے پاس بھیج دو۔ انہوں نے بھیج دی۔ مجھے تو اس کا کچھ بھی اثر محسوس نہیں ہوا۔ ان کو جو اثر محسوس ہوا وہ میری رائے میں ان کا خیال تھا ہم نے تو اس اثر کا مشاہدہ نہیں کیا[1]

بینائی کا عمل

حال :۔ احقر نے ایک بزرگ سے سنا تھا کہ (الکریم ابن الکریم ابن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراھیم) نماز کے بعد پڑھ کر انگلیوں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لینے سے آنکھوں کی روشنی قائم رہتی ہے۔ احقر یہ عمل کیا کرتا تھا پھر یہ خیال ہوا کہ حضور سے دریافت کر لوں۔ ممکن ہے کہ اس میں کوئی خرابی ہو جو ظاہراً نہ معلوم ہوتی ہو۔

اس کے پڑھنے کے وقت انبیاء علیہم السلام کی طرف بالکل توجہ بھی نہیں ہوتی تھی بلکہ صرف یہ خیال ہوتا تھا کہ ان اسماء میں اس فائدہ کیلئے ایک اثر مثل دواؤں کے ہے۔

---

[1] حسن العزیز ص ۶۶۶۔

تحقیق۔ جواز کے لیے یہ کافی ہے لیکن کمال توحید کے خلاف ہے۔ بجائے اسکے بہتر ہے کہ یَانُوْرُ ۷ بار یا ۲۱ بار پڑھ کر یہی عمل (مذکورہ طریقہ سے یعنی نماز کے بعد) کیا جائے۔[1]

احتلام سے حفاظت کا عمل

اگر کسی کو احتلام کی کثرت ہو تو عامل لوگ اس کا علاج بتلاتے ہیں کہ سورۂ نوح پڑھ کر سویا جائے۔

اور بعض کا قول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسم مبارک (انگلی سے) سینہ پر لکھ لے۔ اور بعض یہ بتلاتے ہیں کہ اس سے خطاب کر کے کہے کہ بے شرم حضرت آدم کو تو سجدہ کرنے سے تجھے عار (شرم) آئی تھی۔ اور مجھ سے بُرا کام کراتا ہے تجھے شرم نہیں آتی۔[2]

ایک گندہ عمل بھی مشہور ہے جس کا بہت لوگوں نے تجربہ کیا ہے وہ یہ کہ سوتے وقت شیطان کو خطاب کر کے یہ کہے کہ "او بے شرم ہمارا باوا (یعنی آدم علیہ السلام) کو سجدہ کرنا بھی گوارہ نہ ہوا، اور ہم سے ایسا ذلیل فعل گوارہ کرتا ہے کمبخت تجھے حیا نہیں آتی۔[3]

برائے حفاظت حمل

حمل کی حفاظت کے لیے والشمس وضحٰہا (پوری سورۃ) اجوائن اور کالی مرچ پر اکتالیس بار پڑھے، اور ہر بار والشمس کے ساتھ درود شریف اور بسم اللہ پڑھے

---

[1] تربیت السالک ص۲۵۹ ج۱، [2] الکلام الحسن ص۹۷ ج۲ حسن العزیز ص۱۵۱۔

اور دودھ چھوٹنے تک تھوڑی تھوڑی روزانہ حاملہ کو کھلائے [1]

جوتہ چپل چوری نہ ہونے کا عمل

حضرت سلطان جی نے فرمایا کہ ہم تم کو ایک عمل بتلاتے ہیں اس کو کرنے سے جوتہ چپل کبھی چوری نہ ہوگا۔ وہ یہ ہے کہ جوتہ رکھ کر یہ کہہ دیا جائے کہ "میں نے اسکو مباح کیا" اور راز اس کا یہ ہے کہ چور کی قسمت میں تو حرام ہے ہی اور یہ مباح کرنے سے حلال ہوگیا اس لیے وہ اس کو نہ ملے گا۔ اگرچہ طالب علمانہ شبہات کی گنجائش ہے مگر بزرگوں کے کلام میں برکت ہوتی ہے۔

ایک صاحب نے مجھ کو بھی یہ عمل بتلا کر کہا تھا کہ مجرب ہے۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ اس حالت میں اگر کوئی لے لے تو پھر مالک کو اس سے لینے کا حق نہ ہونا چاہیے؟ فرمایا کہ سلطان جی نے مباح کرنے کو فرمایا ہے۔ مالک بنانے کو نہیں فرمایا۔ تو اگر کوئی اٹھالے تو اس سے لینے کا حق باقی ہے (کیوں کہ وہ مالک نہیں بنا) بخلاف مالک کر دینے کے کہ اس میں یہ حق نہیں رہتا ہے

ٹرانسفر

تبادلہ ملازمت ہوجانے کا اہم عمل

ایک جگہ سے دوسری جگہ تبادلہ ملازمت کے لیے فرمایا۔

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ

---

[1] حسن العزیز ص۱۵۱، [2] الاشرف ص۷۳ ج۱۳۵۲ھ۔

وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا ۝

اوّل آخر سات سات بار درود شریف کے ساتھ عشاء کے بعد ستر بار (یہ آیت) پڑھا کرے۔ اور مدخل صدق پر جہاں کا تبادلہ مقصود ہو تصوّر کریں۔ اور مخرج صدق پر جہاں سے جانا مطلوب ہو وہاں کا تصوّر کریں۔ اور سلطانا نصیرا پر یہ تصوّر کریں کہ عزت کے ساتھ تبادلہ ہو۔[1]

صحت و تندرستی کا مجرب عمل

فرمایا کہ لوگوں کے خیالات اس قدر خراب ہو گئے کہ ایک مرتبہ میں ایک شخص کی عیادت کے لیے گیا اس پر سورہ یٰسٓ پڑھ کر دم کرنے کا خیال ہوا۔ میں نے اس خوف سے کہ اس کے گھر والے برا مانیں گے کہ اس کو مرنے والا سمجھ کر سورہ یٰسٓ پڑھ رہے ہیں۔ نیز اگر یہ مر گیا تو اس کے گھر کے لوگ کہیں گے کہ سورہ یٰسٓ سے مر گیا اس لیے سورہ یٰسٓ شریف آہستہ پڑھی۔ مگر خدا کا شکر کہ وہ مریض صحت مند و تندرست ہو گیا۔[2]

کھیت اور باغ میں چوہے نہ لگنے کا مجرب عمل

ایک شخص نے مجھ سے کھیت میں چوہے نہ لگنے کا تعویذ مانگا میں نے اس سے کہا کہ پانچ کلھیاں (مٹی کے برتن) لے آؤ۔ میں نے ان پانچوں میں یہ آیت لکھ کر رکھ دی،

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَا اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ

---

[1] پ ۱۵ بنی اسرائیل ۔ ملفوظات دعوات عبدیت ص ۱۴۳ ج ۔ ۔ ص ۱۰۱/۱۴ ۔

[2] ۔

الظّٰلِمِیْنَ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۔

اور اس سے یہ کہہ دیا کہ چار تو چاروں کونوں پر گاڑ دینا اور ایک بیچ کھیت میں ذرا اونچی جگہ گاڑ دینا۔ جہاں پیر نہ پڑے۔ بس اسی دن سے چوہے لگنا بند ہو گئے یہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کی اجازت کی برکت تھی۔[1]

فرمایا ایک مرتبہ ایک کاشتکار نے مجھ سے کہا کہ میرے کھیت میں چوہے بہت پیدا ہوتے ہیں اور بڑا نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس لیے کوئی تعویذ دے دیں حضرت نے پانچ پرچوں پر قرآن کے یہ الفاظ لکھ دیے۔

"لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِیْنَ" اور فرمایا کہ ان کو کسی مٹی کی کلیا یا ڈبہ وغیرہ میں بند کر کے ایک کھیت کے بیچ میں اور چار چاروں کونوں میں دفن کر دیں۔[2]

---

[1] ملفوظات ص۔ [2] مجالس حکیم الامت ص۔

کشتی میں جیتنے کا تعویذ

فرمایا ایک پہلوان نے کشتی میں غالب رہنے کا مجھ سے تعویذ مانگا۔ میں نے کہا کہ اگر تمہارا مقابل کوئی مسلمان نہیں ہے تو تعویذ دے دوں گا ورنہ نہیں دیتا۔ اور بمبئی سے ایک خط آیا ہے کہ کوئی ایسا تعویذ دے دو کہ میں کشتی میں کسی سے مغلوب نہ ہوں میرا جی تو نہ چاہتا تھا کہ تعویذ لکھوں مگر خیر اس کی خاطر یہ تعویذ لکھ دیا۔

"یَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُہٗ"[1]

دودھ کی زیادتی کی وجہ سے پریشانی کا تعویذ

ایک شخص نے بچہ کی ولادت کے بعد بیوی کی چھاتیوں میں دودھ کی زیادتی اور اس کی وجہ سے شدید تکلیف کی شکایت کی تو حضرت نے قرآن پاک کی یہ آیت " قِیْلَ یَا اَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَکِ وَیَا سَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ "[2]

---

[1] مجالس حکیم الامت ص۱۳۱، [2] الصبر لمحۃ فضائل صبر و شکر ص۴۶۔
[3] مجالس حکیم الامت ص۹۶۔

وبائی امراض سے شفاء وصحتیابی کا مفید عمل

فرمایا جب میں مدرسہ جامع العلوم کانپور میں مدرس تھا۔ اتفاقاً کانپور میں طاعون کی وبا پھیلی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ فرما رہے ہیں کہ کھانے پینے کی چیزوں پر تین مرتبہ سورۂ قدر اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ الخ پوری سورۃ پڑھ کر دم کر کے پلایا جائے مریض کو صحت ہو جائیگی۔ اور تندرست اور محفوظ رہے گا۔[1]

فرمایا ایک زمانہ میں وبا پھیلی ہوئی تھی میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پانی پر دم کر کے پلانا مفید ہے۔ مگر میں اس میں فاتحہ اور آیات شفاء کو بھی ملا لیتا ہوں۔

پڑھا ہوا پانی بھی بہت مفید ہوتا ہے

ایک شخص نے درد کے لیے تعویذ مانگا۔ فرمایا دوا یا پانی پر دم کرا لو وہ بدن کے اندر جائے گا جس سے زیادہ اثر کی امید ہے۔[2]

ہر مرض ہر درد خصوصاً پیٹ کے درد کا مجرّب عمل

ایک صاحب نے پیٹ کے درد کے لیے تعویذ کی درخواست کی۔ فرمایا تفسیر حسینی میں نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ تھے جن کا نام تھا محمد واسع۔ ان کے کہیں درد ہوا۔ خادم کو حکم دیا کہ طبیب کو بلاؤ۔ طبیب (ڈاکٹر) نصرانی تھا خادم اس کو بلانے جا رہا تھا۔ راستہ میں حضرت خضر علیہ السلام ملے، دریافت فرمایا کہ کہاں جا رہے ہو؟ عرض کیا کہ فلاں بزرگ کے درد ہے طبیب کو بلانے جا رہا ہوں۔ فرمایا واپس جاؤ۔ اور ان بزرگ سے میرا

---

[1] مجالس حکیم الامت ص۱۵۳، [2] الکلام الحسن ص۱۲۵، سکے ۔ ص۵۲ ۔

سلام کہنا اور کہہ دینا آپ کے لیئے نصرانی طبیب سے علاج کرانا مناسب نہیں اور یہ آیت دم کر دیں۔

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا۔

میں ایسے مواقع کے لیے (یعنی درد وغیرہ کے لیے) یہی آیت اور کبھی کوئی دعا حدیث شریف کی لکھ کر دے دیتا ہوں [1]

بواسیر، ٹی بی، اور ہر قسم کی خطرناک بیماری کیلئے

ایسے امراض میں تعویز کا کیا اثر ہوگا۔ پابندی کے ساتھ فجر کی نماز کے بعد ۴۱، اکتالیس بار الحمد شریف پانی پر دم کر کے دن بھر پلاتے رہیں۔ جب پانی کم ہو جائے اور ملالیں [2]

طاعون اور جنات دفع کرنیکے لیئے اذان کہنا

فرمایا جب کبھی جن نظر آئیں۔ تو اذان کہہ دے۔

ایک صاحب نے پوچھا کہ اگر کسی پر جن کا اثر ہو۔ تو اذان کہنا مفید ہوگی یا نہیں؟

فرمایا کہ اس کے کان میں کہہ دے امید ہے کہ فائدہ ہوگا۔ اور والسماء والطارق پڑھ کر دم کرے۔

اور طاعون کے دفع کرنے کے لیئے اذانیں کہنا بدعت ہے۔ اسی طرح بارش اور استسقاء کے لیئے اور قبر پر دفن کرنے کے بعد بھی اذان کہنا بدعت ہے [3]

ایک صاحب نے عرض کیا کہ جب کسی جن کو دیکھے تو ننگا ہو جائے اس سے وہ جن دور ہو جاتے ہیں۔ فرمایا اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ کیا ہے اور خلاف شرع

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ج ۳ ص ۳۰۔ [2] ملفوظات اشرفیہ ص ۳۶۰ ص ۲۴۰ [3] الکلام الحسن ص ۹۷ ص ۵۵

بتایا ہے:

مقدمہ کی کامیابی کے لیے ایک شخص نے مقدمہ کی کامیابی کے لیے تعویذ کی درخواست کی تو تعویذ بھی لکھ دیا اور فرمایا تمہارے گھر والے سب لوگ "یا حفیظ" بغیر کسی تعداد کے ہر وقت پڑھتے رہیں۔

جب حاکم کے سامنے جائے فرمایا جب حاکم (جج) کے سامنے جاؤ، "یا وَدُوْدُ" پڑھو۔

سنگین مقدمہ کے لیے مجرب عمل سخت سے سخت مقدمہ کے لیے ان اسماء کا پڑھنا مفید ہے۔ کئی مرتبہ کا آزمودہ ہے تجربہ کے بعد انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا۔

"یا حلیمُ یا حلیمُ یا علیُّ یا عظیمُ" یہ اسماء ایک لاکھ اکیاون مرتبہ بطور ختم کے پڑھے۔ انشاء اللہ کامیاب ہوگا۔ مکان اور کپڑے پاک ہونا چاہیے خوشبو بھی لگائیں۔

حکام جج کو نرم کرنے کے لیے ان اسماء کو حاکم کے سامنے پڑھتا رہے، نرم ہوجائے گا۔

"یَاسُبُّوْحُ یَاقُدُّوْسُ یَاغَفُوْرُ یَاوَدُوْدُ"

حاکم کو مطیع کرنے کے لیے ان چار حروف کو اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیوں پر پڑھ کر حاکم کو سلام کرے اور فوراً مٹھی بند کرلے حاکم مطیع ہوجائے گا۔ "الفٓ یٰٓ رٰٓ سٓ۔ مٓ یٓ۔"

۱؎ الکلام الحسن ص۹۰، ۲؎ ، ص۱۲۹، ۳؎ ، ص۱۵۵، ۴؎ بیاض اشرفی ص۲۲۳۔

۵؎ بیاض اشرفی ص۲۵۵۔ ۶؎ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔

روزگار کے لیے روزگار کے لیے تعویذ نہیں ہوتا میں پڑھنے کے لیے بتلاتا ہوں۔ یا باسط ۷۰ مرتبہ پانچوں نماز کے بعد پڑھ لیا کرو۔[1]

ایضاً ۔ عشاء کی نماز کے بعد یا وَھّاب چودہ تسبیح اور چودہ دانے پڑھ لیا کرو اور اوّل آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ۔[2]

کشادگی رزق کے لیے یا مُغنی کا ورد گیارہ سو مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد اوّل آخر درود شریف گیارہ بار۔ وسعت رزق کیلئے بہت ہی مفید ہے۔[3]

ملازمت وغیرہ کے لیے ملازمت وغیرہ کے لیے عشاء کے بعد یا لَطِیفُ گیارہ سو بار پڑھیں اوّل آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھ کر دعا کر لیا کریں۔ جو بہتر ہوگا وہی ہو جائے گا۔[4]

حزب البحر حزب البحر اطمینان رزق اور مقہور اعداء کے لیے مجرب ہے۔[5]

ترقی کے لیے فرمایا "یا لطیف" کی گیارہ تسبیح ترقی کے لیے مفید ہے۔ عشاء کے بعد پڑھی جائیں، اوّل آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ۔[6]

ادائیگی قرض کے لیے ایک صاحب نے سوال کیا کہ میں قرضدار ہوں دعا فرمایئے اور کچھ پڑھنے کو بتلا دیجئے۔ فرمایا کہ یا مُغنی عشاء کی نماز کے بعد گیارہ سو بار پڑھا کرو۔ اوّل آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف۔ یہ عمل حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔[7]

---

[1] الافاضات ص۱۲۲ انفاسی عیسیٰ ص۵۵، [2] ۔ ص۵۵، [3] مقالات حکمت ص۲۵، [4] الافاضات ص۲۴۵،
[5] مقالات حکمت ص۲۵، [6] الکلام الحسن ص۱۲۳، [7] ملفوظات حکیم الامت ص۲۵۹ قسط ۲۔

ذہن کشادہ اور فہم میں ترقی ہونیکے لیے | یَاعَلِیْمُ ایک سو پچاس بار روز کسی وقت پڑھ لیا کیجئے اس سے ذہن کشادہ اور فہم ترقی پذیر ہوگا۔[1]

قوت حافظہ کے لیئے | پانچوں نماز کے بعد سر کے اوپر ہاتھ رکھ کر گیارہ بار یَاقَوِیُّ پڑھنا حافظہ کے لیے نافع ہے۔[2]

ذہن کے لیئے | ذہن کی درستگی کے لیئے فرمایا کہ نماز کے بعد یاعلیم ۱۰۱ بار پڑھ لیا کریں۔[3]

کلام پاک نہ بھولنے کیلئے | ایک طالب علم نے شکایت کی کلام پاک بھول جاتا ہوں حضرت نے فرمایا "یاعلیم" ۱۵۰ بار فجر کی نماز کے بعد پڑھ کر قلب پر دم کرلیا کرو۔[4]

قوت حافظہ کیلئے بہترین عمل

ایک صاحب نے عرض کیا کہ میرا ایک لڑکا ہے اس کو قوت حافظہ کی کمی کی شکایت ہے۔ فرمایا کہ ہمارے حضرت حاجی صاحب رح اس کے لیئے یہ فرمایا کرتے تھے کہ صبح کے وقت روٹی پر الحمد شریف (پوری سورۃ) لکھ کر کھلایا جائے۔ قوت حافظہ کے لیے بہت مفید ہے۔ میں نے اس میں بجائے روٹی کے بسکٹ کی ترمیم کردی ہے۔ کیوں کہ ملاست (یعنی بسکٹ کے چکنا) ہونے کی وجہ سے اس میں لکھنے میں سہولت ہوتی ہے۔ اور فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب کم از کم چالیس روز کھانے کیلئے فرمایا کرتے تھے۔[5]

---

[1] ملفوظات حزب ص۱۳۲، [2] افاضات الیومیہ ص۱۳۲ج۲، [3] ملفوظات اشرفیہ ص۲۴۶۔
[4] افاضات الیومیہ ص۲۵۰ج۲، [5] ملفوظات حکیم الامت ص۲۵۰ قسط۲۔

امتحان میں کامیابی کے لیئے امتحان میں کامیابی کے لیئے فرمایا روزانہ یا علیم ۱۵۰ بار فجر کی نماز کے بعد پڑھ لیا کرو۔ اور امتحان کے روز اس کی کثرت رکھو (یعنی خوب پڑھو) [1]

سانپ سے حفاظت کے لیئے اگر یہ چاہیں کہ گھر سے سانپ چلا جائے تو اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا اُردو پڑھ کر تین کونے میں ڈالدے، اور اگر بند رکھنا چاہے تو چاروں کونوں میں ڈال دے [2]

مکان سے سانپوں کو بھگانے اور حفاظت کے واسطے پنڈول کے تین ڈھیلے لے کر سورۃ والسماء والطارق پوری سورۃ پڑھے اور سب سے آخری آیت چھوڑ دے اور ہر ڈھیلے پر سات دفعہ پڑھ کر دم کرے۔ اور جس مکان میں سانپ بہت رہتے ہوں اس میں جتنے کمرے ہوں ہر کمرہ میں تین ڈھیلے (تین کونوں میں رکھے) اور ایک کونہ خالی چھوڑ دے اور اس چوتھے کونے میں (سانپوں کو مخاطب کرکے) کہے کہ یہاں سے نکل جاؤ۔ اس کے کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ پھر کوئی سانپ نہ رہے گا [3]

بچھو کی جھاڑ ایک گول دائرہ بنا کر انیس کا عدد اس دائرہ میں لکھے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سات جوتے اس (دائرہ) پر مارے۔ اس طرح کرنے سے شفاء ہو جائے گی۔ مجرب ہے [4] اس طرح لکھے (۱۹)

بچھو کی جھاڑ ایک پیالہ میں پانی لے کر ایک گھونٹ پیئے اور لفظ بسم پڑھ کر پیئے پھر بسم اللہ پڑھ کر دوسرا گھونٹ پیئے۔ پھر بسم اللہ الرحمٰن پڑھ کر تیسرا

---

[1] ملفوظات اشرفیہ ص۲۴۰، [2] بیاض اشرفی ص۳۳۶، [3] " ص۳۳۵۔
[4] " ص۳۴۵۔

گھونٹ پیئے۔ پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر چوتھا گھونٹ پیئے۔ چند مرتبہ کرنے سے شفاء ہو جاتی ہے۔ مفید ہے[1]

جدائی اور تفریق یعنی ناجائز اور غلط تعلقات کو ختم کرانے کے لیئے

۱۔ دو قبروں کے درمیان بیٹھ کر یہ آیت والقینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ پڑھے۔ اور اس آیت کا یہ نقش سامنے رکھے۔ جدائی ہو گی نقش یہ ہے:

والقینا	بینھم	العداوۃ	والبغضاء
بینھم	العداوۃ	والبغضاء	الی
العداوۃ	والبغضاء	الی	یوم
البغضاء	الی	یوم	القیامۃ

۲۔ **بغض میں مجرب ہے** سورۂ تبت بغیر بسم اللہ کے نمک و سرسوں اور دونوں کے بال لے کر (جن کے درمیان بغض و جدائی کرانا ہے) اکیس مرتبہ ہر چیز پر علیحدہ علیحدہ پڑھے۔ اور ہر بار دونوں کا نام لے، جن میں عداوت کرنی ہے۔ جانی عداوت ہو جائے گی۔ ناجائز موقع پر نہ کریں سخت خطرہ ہے کہ خود اس کے اور اس کے گھر والوں میں نااتفاقی نہ ہو جائے

۳۔ **برائے دشمنی** (جن کے درمیان دشمنی کرانا ہو ان) دونوں کے بال لے۔ اور سات بنولے لے کر ہر ایک پر ایک بار سورۂ

---

[1] ریاض اشرفی ص ۲۳۶ ج ۲ ، ص ۲۳۶ ج ۲ ، ص ۲۳۶ ج ۲۔

زلزال دونوں کے نام اور دونوں کے ماں باپ کے نام لے کر پڑھ کر آگ میں ڈالدے۔

ناجائز موقع میں دشمنی کرانے والا سخت گنہگار ہوگا اور دنیا میں کسی مصیبت کا جلد شکار ہوگا۔[1]

حمل قرار پانیکے لیے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ۱۹ حرفوں کو علیحدہ علیحدہ (یعنی اس طرح ب، س، م ل....) ایک سو دس مرتبہ لکھ کر حیض (ماہواری) سے پاک ہونے غسل کرنے کے بعد عورت کے گلے میں لٹکایا جائے۔ اس طرح کہ پیٹ میں پڑا رہے۔ اور اسی روز سورج ڈوبنے سے پہلے چینی کی طشتری پر سورہ الحمد پوری سورۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ لکھیں۔ اور سورج طلوع ہونے سے پہلے پانی سے دھوکر عورت کو پلایا جائے۔ اور چالیس روز تک پابندی سے اسی طرح پلاتے رہیں۔ حمل ٹھہرنے تک پاکی کے شروع میں دو تین مرتبہ مسلسل ہمبستری ہونی چاہیئے۔ اور تعویذ اس وقت کھولا جائے جبکہ حمل دو مہینہ کا ہو جائے۔[2]

ظالم کو ہلاک برباد کرنیکے واسطے اگر ایک آبخورہ آب نارسیدہ (مٹی کا نیا پیالہ جس میں پانی نہ پہنچا ہو) کے ۱۳ ٹکڑے کرکے ہر ایک ٹکڑے پر "تبت یدا" پوری سورۃ بغیر بسم اللہ کے ایک بار پڑھے۔ اور ظالم کے گھر پر تمام ٹھیکریاں (ٹکڑے) ڈال دیں تو ظالم تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اسکو نیچر یا بدھ کو کرے۔ اور اگر دوسرا اپنے اوپر کرے تو اس کے اتارنے کا بھی یہی

---

[1] بیاض اشرفی ص ۲۴۱ [2] " ص ۲۳۶

طریقہ ہے۔

تنبیہ:۔ ناحق کسی کو پریشان اور برباد کرنے والا عذاللہ گنہگار تو ہوہی گا سخت خطرہ ہے کہ دنیا میں بھی وہ ہلاک اور بڑی طرح برباد ہو۔[1]

ظالم اور دشمن سے حفاظت کے واسطے جو شخص اس دعاء کو ہمیشہ فجر کی فرض وسنت کے درمیان دس مرتبہ پڑھ لیا کرے۔ اور کاغذ پر لکھ کر اپنے بازو پر باندھ لے تو کوئی دشمن اس پر غالب نہ آئے گا وہ دعا یہ ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْقَادِرِ الْقَاہِرِ الْقَوِیِّ الْکَافِیْ. اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ مَدْفُوْقٍ وَاَقْوٰی مِنْہُ اَنَّا کَفَیْنَاکَ الْمُسْتَہْزِئِیْنَ اَللّٰھُمَّ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔[2]

خواب میں دیکھنے کا عمل، خاص قسم کا استخارہ گیارہ سو مرتبہ الرحیم پڑھے۔ پھر پانچ روپیہ کی شیرینی بچوں کو تقسیم کرے اور یہ نیت کرے کہ اس کا ثواب اولیاء اللہ کو پہنچے بس اب اس کے حامل ہو گئے ضرورت کے وقت ایک پرچہ پر صرف الرحیم لکھ کر رات کو اپنے سر کے نیچے رکھے خواب میں جو معاملہ دیکھنا ہوگا معلوم ہو جائے گا۔ مجرب ہے۔[3]

مریض کا حال دریافت کرنا اور یہ تحقیق کرنا کہ آسیب ہے یا مرض یا سحر یہ نقش جو ذیل میں لکھا ہے اس کو (مٹی کے کورے برتن میں کالی سیاہی سے لکھ کر مریض کے سر پر سات مرتبہ اتارے پھر

---

[1] ریاض اشرفی ص ۲۴۶، [2] ص ۲۴۶، [3] ص ۲۴۸۔

آگ میں ڈالے۔ اگر حرف سفید ہوں تو سحر ہے اور اگر حروف سرخ ہوں تو آسیب وغیرہ ہے۔ اور اگر حروف غائب ہو جائیں تو آسیب پری ہے۔ اور اگر حروف سیاہ رہیں تو جسمانی مرض ہے۔ وہ نقش یہ ہے:

۱۱ ۳ ۸ ۵۱ ع ۹ ح ۴ ع ۱۲ ۱۱ ۴ ۳ [1]

میاں بیوی میں آپس میں محبت قائم کرنے اور خوشگوار تعلقات کے لیے

میاں بیوی میں باہم سلوک کرانے کے لیے یہ آیات لکھ کر دے یا دم کر کے کھلائے پلائے انشاء اللہ فوراً محبت ہوگی۔ مجرب ہے۔ جن صاحب سے اس کو نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دھوکہ سے پڑھوا کر کسی ناجائز موقع پر استعمال کیا بالکل اثر نہیں ہوا بلکہ کرنے والے کا بہت نقصان ہوا۔ لہٰذا سب کو چاہیے کہ ناجائز جگہ اس کا استعمال نہ کریں۔ ورنہ کسی وبال میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے۔ وہ آیات یہ ہیں:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثٰى وَ جَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔ اَلِفَ بَيْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانَةَ كَمَا أَلَّفْتَ بَيْنَ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ [2]

---

[1] یاض اشرفی ص ۲۴۲، [2] " ص ۲۴۵۔

فلانا بن فلاں کی جگہ شوہر اور اس کے باپ کا نام لے اور فلانۃ بنت فلانۃ کی جگہ بیوی اور اس کی ماں کا نام لے۔

کسی شخص کو طلب کرنیکے لیئے اگر کسی کو طلب کرنا ہو تو کچی اینٹ پر وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِنِّيْ سے مَتْنًا تک لکھ کر آدھی رات میں کنویں میں ڈال دے اور اسی جگہ بیٹھ کر اول آخر ۱۱-۱۱ بار درود شریف پڑھ کر مندرجہ ذیل آیات کو ایک سو ایک بار پڑھے۔ تین روز تک اسی طرح کرے انشاء اللہ مراد حاصل ہوگی۔ بشرطیکہ شرعاً جائز ہو ورنہ وبال میں گرفتار ہوگا[1]

وہ آیات یہ ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ؕ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ

---

[1] ریاض اشرفی ص۲۳۰

بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ
مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ يُوْسُفُ اَعْرِضْ
عَنْ هٰذَا ۚ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ
الْخَاطِئِيْنَ ۝ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ اِمْرَاَةُ الْعَزِيْزِ
تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا اِنَّا لَنَرٰىهَا
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ
عَلٰى عَيْنِيْ ۚ اِذْ تَمْشِيْ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ
عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ۚ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا
وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ
فُتُوْنًا ۚ فَقَالَ اِنِّيْ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ
حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۚ فَطَفِقَ مَسْحًا
بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا
اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ
فِيْهَا حُسْنًا ۔ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ عَسَى اللّٰهُ اَنْ
يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۚ
وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ [1]

---

[1] بیاض اشرفیہ صـ ۲۳۸ ۔

مختلف امراض کے مجرب عملیات

برائے تپ و لرزہ ملیریا وغیرہ بخار کیلئے بخار آنے سے پہلے گڑ کی گولی بنا کر اس پر بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖیھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پڑھ کر کھلا دے۔

۲۔ اسی آیت کو بیری کی لکڑی پر لکھ کر گلے میں ڈالے۔

۳۔ پیپل کے تین پتے لے کر ان پر بسم اللہ سمیت اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ (پوری سورۃ) لکھ کر بخار کے آنے سے پہلے مریض کو دیا جائے وہ انہیں دیکھے اور پھر چاٹ لے تین روز تک کرے انشاء اللہ چلا جائے گا۔

۴۔ یہ نقش لکھ کر بازو پر باندھے۔

بسم	اللّٰہ	الرحمٰن	الرحیم
اللّٰہ	الرحمٰن	الرحیم	بسم
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللّٰہ
الرحیم	بسم	اللّٰہ	الرحمٰن

۵۔ یہ نقش لکھ کر بازو پر باندھے۔

ابوبکر	عمر	عثمان
علی	بحق	لا الٰہ
الا اللّٰہ	محمد	رسول اللّٰہ

برائے دردسر ۔ یہ نقش لکھ کر باندھے۔

۲۱	۲۶	۱۹
۲۰	۲۲	۲۴
۲۵	۱۸	۲۳

صحت بود دردسر دفع بود

برائے دفع دشمن | مٹی کا ایک کچا ڈھیلا لے کر اس پر تین بار یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ اور یہ تصور رکھے کہ دشمن میرے سامنے کھڑا ہے۔ پھر اس کی خیالی صورت پر ڈھیلا مارے۔ روزانہ اسی طرح کرے۔ خدا کی رحمت سے یقین ہے کہ دشمن دفع ہو جائے گا۔

برائے محبت وغیرہ | چاہیئے کہ بعد عشاء عطریات اور خوشبو کا استعمال کر کے روز انو باادب بیٹھ کر اس ورد کو حضور قلب کے ساتھ تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھے۔ جملہ حاجات برآئیں گی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَلْبَشَرُ بَشَرٌ لَا کَالْبَشَرِ بَلْ ھُوَ کَالْیَاقُوْتُ فِی الْحَجَرِ۔

برائے سہولت نکاح | بعد نماز عشاء یَا لَطِیْفُ یَا وَدُوْدُ گیارہ سو گیارہ بار۔ اوّل آخر درود شریف کے ساتھ چالیس روز تک پڑھے۔ اور اس کا تصور کرے انشاء اللہ مقصود حاصل ہوگا۔ اگر مقصود پہلے پورا ہو جائے چھوڑے نہیں۔

برائے تسخیر | نمک کی سات کنکڑیاں لے کر ہر آیت پر آیت زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّھَوَاتِ سے حُسْنُ الْمَاٰبِ تک مطلوب کا تصور کر کے اور طالب اپنی والد کے نام اور مطلوب اور اس کی والدہ کے نام کے

لہ بیاض شریف ص ۳۳

ساتھ پڑھ کر آگ میں ڈال دے[1]

برائے تسخیر اسی آیت زُیِّنَ لِلنَّاس ..... تا مَآب کو شیرینی یا عطر یا چھالیہ پر ستر بار طالب اور اس کے باپ کے نام اور مطلوب اور اس کی ماں کے نام کے ساتھ پڑھ کر استعمال میں لائیں[2]

برائے تسخیر سورۂ مزمل ۱۴ بار نمک پر طالب اور مطلوب کے نام اور ان کے ماں باپ کے نام کے ساتھ پڑھے اور استعمال میں لائے

سر کے درد کی مجرب جھاڑ ایک پرچہ پر "بسم اللہ" پوری لکھ کر اس کے نیچے موٹے قلم سے حرف سَ لکھے اور اسکے پہلے شوشہ پر ایک میخ (کیل) گاڑ کر کسی لکڑی سے بسم اللہ پڑھ کر سات مرتبہ اس میخ پر لکڑی مارے۔ چند بار ایسا کرنے سے بہت نفع ہوگا مجرب ہے[3]

درد ڈاڑھ اور ہر قسم کے درد کیلئے ایک تختی پر ریت پھیلا کر اب ج د ہ و ز لکھے پھر پہلے حرف پر کیل رکھ کر ایک بار فاتحہ پڑھے۔ پھر دوسری پر دوبارہ۔ اسی طرح بڑھاتا جائے۔ درد جاتا رہیگا اور جتنے درد ہیں سب کے لیے مفید ہے[4]

پسلی چلنے کے واسطے نمک کی سات کنکریاں لے کر ہر ایک پر تین بار۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھتا جائے اللہ پیٹ پر اوپر سے نیچے کو (یعنی لمبائی میں) پھیرتا جائے۔ پھر اسی طرح پڑھ کر چوڑائی میں پھیرتا جائے پھر کنویں میں ان کنکریوں کو ڈال دے[5]

---

[1] بیاض اشرفی ج ۱ ص ۲۳۵ ج ۱ ص ۲۳۶ ج ۱ ص ۲۳۹۔
[2] ج ۱ ص ۲۴۲

ناف اکھڑجانیکے لیئے جس کی ناف اکھڑ گئی ہو یہ تعویذ لکھ کر باندھا جائے۔

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

ذٰلک تخفیف من ربکم ورحمۃ

تلی بڑھ جانیکے لیئے اِنَّ اللّٰہَ یُمۡسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ اَنۡ تَزُوۡلَا وَلَئِنۡ زَالَتَاۤ اِنۡ اَمۡسَکَہُمَا مِنۡ بَعۡدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیۡمًا غَفُوۡرًا۔ لکھ کر تلی پر لٹکا دیا جائے ۔

گنڈہ برائے ہر مرض ۱۱ تار کا دھاگہ لے کر سورۂ مزمل ۳ بار پڑھ کر اول آخر ایک بار درود شریف کے ساتھ پڑھ کر ایک گرہ باندھے۔ اسی طرح پڑھ کر ۱۱ گرہیں باندھ کر گلے میں ڈالے ۔

ہر قسم کی بیماری کیلئے "لا یستوی" آخر تک ۳ بار۔ سورہ مزمل ایک بار سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ قل یاایہا الکافرون ایک بار۔ ہر بیماری کے واسطے مجرب ہے۔ پڑھ کر دم کرے۔ یا پانی وغیرہ میں دم کر کے پلائے ۔

برائے علم سنت اور وتر کے درمیان ۱۰۰ بار یا ۲۵ بار سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ الرَّحِیۡمِ۔ یا ۳۶ بار درود شریف پڑھے ۔

برائے حافظہ:۔ استغفار کی کثرت بہت مفید ہے۔ کذا افادہ مولانا محمد یعقوب صاحبؒ

برائے قوت حافظہ آیت: رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ وَیَسِّرۡ لِیۡۤ اَمۡرِیۡ وَاحۡلُلۡ

ناب یا علامۃ شرفی ۔۔۔

عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ. صبح کے وقت ۲۱ مرتبہ پڑھے لے

زنا کی رغبت دور کرنے کیواسطے چوراہے کے سنگریزے لے کر پاک پانی سے دھو کر مسجد سے باہر باوضو ہر ایک پر سورہ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ (پوری سورۃ) اور "الٰہی بحق سورہ کوثر از زنا منحرف شود" پڑھ کر اوّل آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھ کر رغبت رکھنے والے کی چارپائی کے نیچے یا چولہے میں دفن کر دے ۔

جس شخص کیلئے قتل کا حکم دیدیا گیا ہو اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ. ایک رات میں چار ہزار مرتبہ پڑھ کر نیز ایک کاغذ پر لکھ کر حاکم کے سامنے جائے انشاء اللہ خلاصی ہو گی ۔

قیدی کی خلاصی کے لیے رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ. سو الاکھ مرتبہ عصر بعد یا مغرب بعد پڑھے ۔

موٹھ وغیرہ کے واسطے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پوری سورۃ پڑھ کر ایک خطا اپنے سامنے کھینچ کر اس پر قدم رکھ کر سورۂ مزمل پڑھ کر موٹھ پر دم کرے ۔

برائے دشمنی دونوں کے بال اور سات بنولے لے کر ہر ایک پر سورۃ زلزال ایک بار دونوں فریق اور ان کے ماں باپ کے نام لے کر پڑھ کر آگ میں ڈال دے۔ ناجائز موقع پر کرنے سے خود عمل کرنے اور کروانے کیلئے

ف بیاض اشرفی ص ۲۳۰ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وہاں میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے[1]

حفاظت کے لیے اہم عملیات

عامل کی حفاظت کے لیے حصار عامل کو چاہیے کہ عمل کرنے سے پہلے وضو کرکے تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے اور اپنے تمام جسم پر دم کرے۔ پھر چاقو لے کر ایک خط اپنے سامنے داہنی جانب سے شروع کرے اور شروع کرتے وقت ایک سانس میں سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ پوری سورۃ پڑھے پھر اپنے داہنی طرف خط کھینچے اور سورہ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پوری سورۃ پڑھے۔ پھر بائیں جانب خط کھینچے اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پوری سورۃ ایک سانس میں پڑھے۔ پھر اپنے پیچھے ایک خط کھینچے اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پوری سورۃ ایک سانس میں پڑھے[2]

ہر طرح کی آفتوں سے مکان کی حفاظت کیلئے بعض صالحین سے سنا گیا ہے کہ اگر سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ کر جس سمت کی طرف دم کردے گا جتنی دور تک نیت کرے گا انشاء اللہ وہاں تک ہر آفت سے حفاظت رہے گی[3]

جنات و شیاطین سے حفاظت کیلئے سوتے وقت قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پوری سورت دو سو بار پڑھے۔ جنات و شیاطین سے حفاظت رہے گی[4]

---

[1] فیاض اشرفی ص ۲۴۱، [2] ص ۲۴۲، [3] ص ۲۴۵، [4] ص ۲۴۶۔

آسیب کے لئے مفید عملیات

جن کے شر سے حفاظت کے لئے

یہ نقش سورۃ مزمل کا ہے جو اس کو اپنے پاس رکھے گا جن کے شر سے محفوظ رہے گا وہ نقش یہ ہے[1]

۳۲۵۶۶	۳۲۵۵۹	۳۲۵۶۴
۳۲۵۶۱	۳۲۵۶۳	۳۲۵۶۵
۳۲۵۶۲	۳۲۵۶۷	۳۲۵۶۰

جن کے شر سے حفاظت کے لئے

یہ نقش سورہ جن کا ہے۔ بچوں کے گلے میں باندھے جن کے شر سے حفاظت رہے گی۔ وہ نقش یہ ہے[2]

۷۸۲۲	۷۸۱۷	۷۸۲۴
۷۸۲۳	۷۸۲۱	۷۸۱۹
۷۸۱۸	۷۸۲۵	۷۸۲۰

جس گھر میں ڈھیلے آتے ہوں

جس شخص کے گھر میں ڈھیلے آتے ہوں اس نقش کو لکھ کر دیوار پر قبلہ رو چسپاں کرے وہ نقش یہ ہے[3]

۹	۶	۳	۱۶
۷	۱۲	۱۳	۲
۱۴	۱	۸	۱۱
۴	۱۵	۱۰	۵

---

[1] ریاض اشرفی ، ج ، ، ص ۲۴۳۔

جن کو دفع کرنے کے واسطے

جس گھر میں جن آواز دیتا ہو یا ڈراتا ہو اس کو لکھ کر دروازہ پر لگادے۔ جن کے شر سے محفوظ رہے گا۔[1]

بسم اللہ الرحمن الرحیم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
یحیٰ جبرائیل یا بدوح

۸	۶	۴	۲
۲	۴	۶	۸
۶	۸	۲	۴
۴	۲	۸	۶

مجبوری میں جن کو جلانے کے واسطے

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رح کے اعمال میں منقول ہے کہ جن بغیر حاضر ہوئے جل جاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ نقش لکھ کر فتیلہ بنائے اور نئی روئی میں لپیٹ کر کورے چراغ میں چنبیلی کا تیل ڈال کر روشن کرے۔ اور اس کا رخ مریض کی طرف کرے۔ فتیلہ کے جلانے کی طرف مقرر ہے۔ وہ یہ ہے کہ داہنی جانب نیچے کی طرف سے موڑنا شروع کرے اور اسی جانب میں اوپر کی طرف سے جلائے۔ نقش کرم یہ ہے[2]

اللّٰھم احرق الشیاطین

۱۳	۳	۲	۱۶
۸	۱۰	۱۱	۵
۱۲	۶	۷	۹
۱	۱۵	۱۴	۴

---

[1] بیاض اشرفی ص ۲۴۳ [2] " ص ۲۴۲

سر کا اور دانت کا درد اور ریاح | ایک پاک تختی پر پاک ریتا بچھا کر ایک میخ سے اس پر یہ لکھو، ابجد ھوز حطی اور میخ کو زور سے الف پر دباؤ اور درد والا اپنی انگلی زور سے درد کی جگہ رکھے اور تم ایک دفعہ الحمد الخ پڑھو اور اس سے درد کا حال پوچھو اگر اب بھی رہا ہو تو اسی طرح ب کو دباؤ، غرض ایک ایک حرف پر اسی طرح عمل کرو انشاء اللہ تعالیٰ حروف ختم نہ ہونے پائیں گے کہ یہ درد جاتا رہے گا،

ہر قسم کا درد | خواہ کہیں ہو یہ آیت بسم اللہ سمیت تین دفعہ پڑھ کر دم کریں اور کسی تیل وغیرہ پر پڑھ کر مالش کریں یا باوضو لکھ کر باندھیں؛

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ط وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا

دماغ کا کمزور ہونا | پانچوں نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر گیارہ بار یَا قَوِیُّ پڑھو،

نگاہ کی کمزوری | بعد پانچوں نمازوں کے یا نور گیارہ بار پڑھ کر دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیں۔

زبان میں ہکاپن ہونا یا ذہن کا کم ہونا،

فجر کی نماز پڑھ کر ایک پاک کنکری منہ میں رکھ کر یہ آیت اکیس بار پڑھیں رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ، اور روزمرہ ایک بسکٹ پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ لکھ کر چالیس روز کھلانے سے بھی ذہن بڑھتا ہے۔

دل دھڑکنا | یہ آیت بسم اللہ سمیت لکھ کر گلے میں باندھیں، ڈورا اتنا لمبا رہے کہ تعویذ دل پر پڑا رہے اور دل بائیں طرف ہوتا ہے، اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ

قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ،

پیٹ کا درد | یہ آیت پانی وغیرہ پر تین بار پڑھ کر پلا دیں یا لکھ کر پیٹ پر باندھ دیں
لَا فِيهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ

ہیضہ اور ہر قسم کی وبا طاعون وغیرہ | ایسے دنوں میں جو چیز بھی کھاویں، پیویں پہلے تین بار اس پر سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑھ کر دم کر لیا کریں انشاء اللہ حفاظت رہے گی اور جس کو ہو جائے اس کو بھی کسی چیز پر دم کر کے کھلا دیں، انشاء اللہ شفاء ہو گی۔

تلی بڑھ جانا | یہ آیت بسم اللہ سمیت لکھ کر تلی کی جگہ باندھیں۔ ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ،

ناف ٹل جانا | یہ آیت بسم اللہ سمیت لکھ کر ناف کی جگہ باندھیں، ناف اپنی جگہ آجاوے گی اور اگر بندھا رہنے دیں تو پھر نہ ٹلے گی۔ اَللّٰهُ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا،

بخار | اگر بدون جاڑے کے ہو یہ آیت لکھ کر باندھیں اور اسی کو دم کریں، قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ اور اگر جاڑے سے ہو تو یہ آیت لکھ کر گلے میں یا بازو پر باندھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

پھوڑا پھنسی یا ورم | پاک مٹی پنڈول وغیرہ چاہے ثابت ڈھیلا چاہے پسی ہوئی لے کر اس پر یہ دعا تین بار پڑھ کر تھوک دیں.....
بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا اور اس پر تھوڑا پانی چھڑک کر وہ مٹی تکلیف کی جگہ یا اس کے آس پاس دن

میں دو چار بار نہلا کرے۔

سانپ بچھو یا بھڑ وغیرہ کا کاٹ لینا ذرا سے پانی میں نمک گھول کر اس جگہ ملتے جاویں اور قُلْ یٰٓاَیُّھَا پوری سورت پڑھ کر دم کرتے جاویں بہت دیر تک ایسا ہی کریں۔

سانپ کا گھر سے نکلنا یا کہ آسیب ہونا چالیس کیلیں لوہے کی لے کر ایک ایک پر یہ آیت پچیس پچیس بار دم کر کے گھر کے چاروں کونوں پر زمین میں گاڑ دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سانپ اس گھر میں نہ رہے گا وہ آیت یہ ہے، اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّاَکِیْدُ کَیْدًا، فَمَھِّلِ الْکٰفِرِیْنَ اَمْھِلْھُمْ رُوَیْدًا، اس گھر میں آسیب کا اثر بھی نہ ہوگا۔

باؤلے کتے کا کاٹ لینا یہی آیت جو اوپر لکھی گئی ہے اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ سے رُوَیْدًا تک ایک روٹی یا بسکٹ کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ کر ایک ٹکڑا روز اس شخص کو کھلا دیں، انشاء اللہ ہڑک نہ ہوگی۔

بانجھ ہونا چالیس لونگیں لے کر ہر ایک پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اور جس دن عورت پاکی کا غسل کرے اس دن سے ایک لونگ روزمرہ سوتے وقت کھانا شروع کرے اور اس پر پانی نہ پیئے اور کبھی کبھی میاں کے پاس بیٹھے اٹھے۔ آیت یہ ہے، اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ یَدَہٗ لَمْ یَکَدْ یَرٰىھَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ انشاء اللہ تعالیٰ اولاد ہوگی۔

حمل گر جانا ایک تاگا کسم رنگا ہوا عورت کے قد کی برابر لے کر اس میں نو گرہ لگا دے اور ہر گرہ پر یہ آیت پڑھ کر پھونکے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حمل گرے گا، اور اگر کسی وقت تاگا نہ ملے تو کسی پرچہ پر لکھ کر پیٹ پر باندھیں آیت یہ ہے، وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ ۝

بچہ ہونے کا درد یہ آیت ایک پرچہ پر لکھ کر پاک کپڑے میں لپیٹ کر عورت کی بائیں ران میں باندھے یا شیرینی پڑھ کر اس کو کھلا دے انشاء اللہ تعالیٰ بچہ آسانی سے پیدا ہوگا۔ آیت یہ ہے: إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝

بچہ زندہ نہ رہنا اجوائن اور کالی مرچ آدھ آدھ پاؤ لے کر پیر کے دن کے دوپہر کے وقت چالیس بار سورہ والشمس اس طرح پڑھے کہ ہر دفعہ کے ساتھ درود شریف بھی پڑھے اور جب چالیس بار ہو جاوے پھر ایک دفعہ درود شریف پڑھے اور اجوائن اور کالی مرچ پر دم کرے اور شروع حمل سے یا جب سے خیال ہوا ہو۔ ۱۲ دن چڑھانے تک روزمرہ تھوڑا تھوڑا دونوں چیزوں سے کھایا کرے انشاء اللہ اولاد زندہ رہے گی۔

ہمیشہ لڑکی ہونا اس عورت کا خاوند یا کوئی دوسری عورت اس کے پیٹ پر انگلی سے کنڈل یعنی دائرہ ستر بار بنا دے اور ہر بار میں بسم اللہ کہے انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوگا۔

بچہ کو نظر لگجانا یا رونا یا سونے میں ڈرنا یا کمیڑہ وغیرہ ہوجانا

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین تین بار پڑھ کر اس پر دم کرے اور یہ دعا لکھ کر گلے میں ڈال دے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّعَیْنٍ لَامَّۃٍ انشاء اللہ سب آفتوں سے حفاظت رہے گی۔

چیچک ؛ ایک نیلا گنڈاسات تار کا لے کر اس پر سورہ الرحمٰن جو ستائیسویں پارہ کے آدھے پر ہے پڑھے اور جب یہ آیت آیا کرے فَبِاَیِّ اٰلَاءِ الخ اس پر دم کرکے ایک گرہ لگادے۔ سورۃ کے ختم ہونے تک اکتیس گرہ ہوجائیں گی پھر وہ گنڈہ بچے کے گلے میں ڈال دے اگر چیچک سے پہلے ڈال دیں تو انشاء اللہ چیچک سے حفاظت رہے گی اور اگر چیچک نکلنے کے بعد ڈالیں تو زیادہ تکلیف نہ ہوگی۔

ہر طرح کی بیماری | چینی کی تشتری پر سورۃ الحمد اور یہ آیتیں لکھ کر روزمرہ بیمار کو پلایا کریں بہت ہی تاثیر کی چیز ہے۔ آیات شفا یہ ہیں،

وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا۔ قُلْ ھُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھُدًی وَّشِفَآءٌ، یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِھَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ

محتاج اور غریب ہونا | بعد نماز عشاء کے آگے پیچھے گیارہ گیارہ بار درود شریف اور بیچ میں گیارہ تسبیح یا معز کی پڑھ کر دعا کیا کرے اور چاہے یہ وظیفہ پڑھ لیا کرے کہ بعد نماز عشاء کے آگے پیچھے

سات دفعہ درود شریف اور بیچ میں چودہ تسبیح اور چودہ دانے یعنی چودہ سو چودہ مرتبہ بَارِئُ التَّوَّابُ پڑھ دعا کرے انشاء اللہ تعالیٰ فراغت اور برکت ہوگی۔

آسیب لپٹ جانا ان آیتوں کو پڑھ کر بیمار کے کان میں دم کرے اور پانی پڑھ کر اس کو پلا دے۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ط وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ط اور سورہ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ سات بار کان میں دم کرنا اور داہنے کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہنا بھی آسیب کو بھگا دیتا ہے۔

کسی طرح کا کام اٹکنا بارہ روز تک روز اس دعا کو بارہ ہزار مرتبہ پڑھ کر ہر زور دعا کیا کرے انشاء اللہ کیسا ہی مشکل کام ہو پورا ہو جائے گا یَا بَدِیْعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ،

جادو کی کاٹ کیلیے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین تین بار پانی پر دم کر کے مریض کو پلا دیں اور زیادہ پانی پر دم کر کے اس پانی میں نہلا دیں اور یہ دعا چالیس روز تک روز مرہ چینی کی تشتری پر لکھ کر پلایا کریں۔ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ یَا حَیُّ انشاء اللہ تعالیٰ جادو کا اثر جاتا رہے گا اور یہ دعا ہر اس بیمار کے لیے بھی بہت مفید ہے جس کو حکیموں نے جواب دیدیا ہے۔

خاوند کا ناراض یا بے پرواہ رہنا بعد نماز عشاء کے گیارہ دانے سیاہ مرچ کے لے کر آگے پیچھے گیارہ بار درود شریف اور درمیان میں گیارہ تسبیح یَا لَطِیْفُ یَا رَءُوْفُ کی پڑھیں اور خاوند کے مہربان ہونیکا خیال رکھیں۔ جب سب پڑھ چکیں تو ان سیاہ مرچوں پر دم کر کے تیز آگ میں ڈال دیں

اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں انشاء اللہ تعالیٰ خاوند مہربان ہو جائے گا۔ کم سے کم چالیس روز کریں۔

دودھ کم ہونا یہ دونوں آیتیں نمک پر سات بار پڑھ کر ماش کی دال میں کھلائیں پہلی آیت وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ دوسری آیت وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ۔ دوسری آیت اگر آٹے کے پیڑے پر پڑھ کر گائے بھینس کو کھلاویں، تو خوب دودھ دیتی ہے جن کو اور زیادہ جھاڑ پھونک کی چیزیں جاننے کا شوق ہو، وہ ہماری کتاب اعمال قرآنی کے تینوں حصے اور شفاء العلیل اور ظفر جلیل دیکھ لیں اور ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو کہ قرآن کی آیت بے وضو مت لکھو اور نہانے کی ضرورت میں بھی مت پڑھو۔ اور جس کاغذ پر قرآن کی آیت لکھ کر تعویذ بناؤ اس کاغذ پر ایک اور کاغذ سادہ لپیٹ دو۔ تاکہ تعویذ لینے والا اگر بے وضو ہو تو اس کو ہاتھ میں لینا درست ہو اور چینی کی تشتری پر بھی آیت لکھ کر بے وضو کے ہاتھ میں مت دو بلکہ تم خود پانی سے گھولدو۔ اور جب تعویذ سے کام نہ رہے اس کو پانی میں گھول کر کسی ندی یا نہر یا کنویں میں چھوڑ دو۔ (بہشتی زیور ص۲۷)

حفاظت حمل اگر کسی عورت کا حمل اکثر گر جاتا ہو یا کسی صدمہ کی وجہ سے کسی مرتبہ ایسا خطرہ ہو تو آیات ذیل لکھ کر حاملہ کے گلے میں اس طرح ڈال دیں کہ وہ تعویذ پیٹ پر پڑا رہے۔ آیات یہ ہیں، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۞ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۞ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى

وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ط رَبِّ اِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط۔

حفاظت اطفال بچوں کے اکثر امراض سے بحکم خدا حفاظت رہے کلمات ذیل کو لکھ کر بچہ کے گلے میں ڈالدیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَامَّةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط اور اگر سوتے میں ڈرتا ہو تو اس کو بھی پڑھا دیں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سُوْءِ الْاَحْلَامِ وَمِنْ اَنْ يَّتَلَاعَبَ بِيَ الشَّيْطَانُ فِي الْيَقْظَةِ وَالْمَنَامِ

نظربد اگر نظر بد کا احتمال ہو تو آیات ذیل لکھ کر گلے میں ڈالدیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۔ ایضاً ۔ کلمات ذیل بھی نظر بد کا اکثر دور کرنے کے لیے خصوصیت سے لکھ کر گلے میں ڈالتے ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَّامَّةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

حفاظت از وبا ہر قسم وطاعون جو نام میں تعلیم کی گئی ایسے امراض کے زمانہ میں جو چیز کھائی پی جاوے اس پر تین بار سورہ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ۔ پڑھ کر دم کر کے کھائیں پئیں۔ اور اگر مریض کے لیے پانی پر تین بار دم کر کے پلایا جاوے تو مبتلا تک کو شفاء ہو گئی ہے۔

دردسر دردسر خواہ آدھا سیسی کا ہو یا دوسری طرح کا۔ آیات ذیل لکھ کر درد کے موقع پر باندھ دیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (پوری سورت) لَا يَصُدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔

دردزہ کلمات و آیات ذیل کو گڑ پر پڑھ کر کھلا دیں یا لکھ کر سفید کپڑے میں باندھ کر حاملہ کی بائیں ران میں باندھ دیں اور بعد فراغت فوراً کھول دیں انشاء اللہ ولادت میں بہت سہولت ہو گی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اَحْيَا اِسْرَافِيْلَ اَللّٰهُمَّ سَهِّلْ عَلَيْهَا الْوِلَادَةَ خَلْقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ۔

سانپ اور جادو اسیب اگر کسی پر آسیب کا شبہ ہو تو آیات ذیل لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور پانی پر دم کر کے مریض پر چھڑک دیں اور اگر گھر میں اثر ہو تو ان کو پانی پر پڑھ کر گھر کے چاروں گوشوں میں چھڑک دیں۔ آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ (۱) الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (۲) وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ (۳) اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۴) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (۵) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ

سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ
عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ
مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ
حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۲۵۶ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ
الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ
الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۲۵۷ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓئُهُمُ الطَّاغُوْتُ
يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ۲۵۸ (۴) لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ
اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ
مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۲۸۴ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ
مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ
الْمَصِيْرُ ۲۸۵ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا
حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى
الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۲۸۶ (۶) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا
الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۱۸ (۷) اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ
الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۣ
يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ

مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ (٥٤) هُوَ اللّٰهُ
اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ
اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهٖ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ
الْكٰفِرُوْنَ (١١٧) وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ (١١٨) وَالصّٰفّٰتِ
صَفًّا (١) فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا (٢) فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا (٣) إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ (٤) رَبُّ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ (٥) إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا
بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ (٦) وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ (٧) لَا يَسَّمَّعُوْنَ إِلَى
الْمَلَإِ الْأَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ (٨) دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ (٩)
إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ (١٠) فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ
خَلْقًا أَمْ مَّنْ خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ (١١) هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ
لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ
اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ
الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ
الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (١) وَأَنَّهُ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ
صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا (٣) قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ
يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ (٤) قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ
مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ
وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ (٥) قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ
إِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ
النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

حرزابی وجبانہ

ایضاً۔ کلمات ذیل کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیا جاوے اس عمل کا نام حرزابی وجبانہ ہے انتہائی مجرب ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ھذا کتابٌ من محمد رسول اللہ رب العالمین الی من طرق الدار من العمار والزوار والتابعین الا طارقا یطرق بخیر یا رحمٰن اما بعد فان لنا ولکم فی الحق سعۃ فان تک ماشئا مولیا او راجعا مقتعسا زراھیا حقا مبطلا ھذا کتاب اللہ ینطق علینا وھلبکم بالحق شاکیا نستنسخ ما کنتم تعلمون اترکوا صاحب کتابی ھذا وانطلقوا الی عبدۃ الاوثان والاصنام والی من یزعم ان مع اللہ الھا اخر لا الہ الا ھو کل شیء ھالک الا وجھہ لہ الحکم والیہ ترجعون تقلبون ھم لا ینصرون حمعسق نمزق اعداء اللہ وبلغت حجۃ اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم ط اس کو لکھ کر گلے میں ڈال دیا جاوے

ایضاً۔ اگر آسیب کا اثر گھر میں معلوم ہو تو آیات ذیل کو بیس بار یا سیوں پر پڑھ کر گھر کے چاروں کونوں میں گاڑ دیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم انھم یکیدون کیدا واکید کیدا فمھل الکفرین امھلھم رویدا

ایضاً۔ اس شخص کو جس پر آسیب کی مار ہو کہیں تو یہ لکھیں اور اس کو اس طرح بٹھا دیں کہ دونوں کہنیوں سے نیچے رہے اور آٹھ کا بند سر اوپر رہے پھر اس پر روئی لپیٹ دیں اور چراغ میں تیل ڈال کر بتی کے پاس اوپر کی طرف سے بند سے آٹھ ان سے روشن کریں اول روز ایک بتی جلا دیں پھر ایک دن ناغہ کر کے دوسرا پھر ایک دن ناغہ کر کے تیسرا۔ نقش یہ ہے

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

فرعون، قارون، ہامان، شداد، نمرود، ابلیس
علیہ اللعنۃ واتباع ایشاں اگر نہ گریزند سوختہ شوند

برائے دفع سحر آیات ذیل لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور پانی پر پڑھ کر اس کو پلا دیں، اگر نہلانا نقصان نہ کرتا ہو تو ان ہی آیات کو پانی پر پڑھ کر اس سے مریض کو نہلا دیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۔

برائے دفع مرگی آیات ذیل کو لکھ کر گلے میں ڈال دیا جائے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ رَبِّ اِنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ رَبِّ اِنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔

برائے اختلاج قلب آیات ذیل کو لکھ کر گلے میں اس طرح ڈالیں کہ قلب پر پڑی رہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ

الْقُلُوْبُ وَرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ

محبت زوجین اگر زوجین میں سے کسی کو دوسرے سے نفرت ہو اور محبت نہ ہو تو آیات ذیل کو لکھ کر محب اپنے پاس رکھے اور نمک با سٹھائی پر پڑھ کر محبوب کو کھلا دیں۔ فلانہ کی جگہ محبوب کا نام اور لفظ فلاں کی جگہ محب کا نام لکھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ اِذْ تَمْشِيْ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَقَتَلَتْ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَيَا مُسَخِّرَ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ قَلْبُ لفلانة قَلْبُ فلانٍ بِالْخَيْرِ لِاَدَاءِ الْحُقُوْقِ يَا وَدُوْدُ حَبِّبْ حَبِّبْ يَا وَدُوْدُ۔

رد غائب اگر کسی کا لڑکا یا اور کوئی لاپتہ کہیں چلا گیا ہے تو اس کے واپس آنے کے لیے آیات ذیل کو لکھ کر اس تعویذ کو کالے یا نیلے کپڑے میں لپیٹ کر گیڑی جو کوٹھری زیادہ تاریک ہو اس میں دو پتھروں کے درمیان اس طرح رکھ دیا جاوے کہ اس پر کسی کا پاؤں نہ پڑے۔ پتھر نہ ہوں تو چکی کے دو پاٹوں میں دبا دیں اور لفظ فلاں کی جگہ اس لاپتہ کا نام لکھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ يَا بُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ

مَخْرَجًا وَّفِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝ حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ اَللّٰهُمَّ يَا هَادِيَ الضَّالِّ وَيَا رَادَّ الضَّالَّةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ فُلَانٍ۔

پیشاب رُک جانا یا پتھری ہو جانا کلمات ذیل کو لکھ کر ناف پر باندھ دیا جاوے۔ رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حَوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَاَنْزِلْ شِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَحْمَتِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ۔

غنا يَا وَهَّابُ بعد نماز عشاء اس طرح پڑھے کہ اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے اور درمیان میں چودہ سو چودہ بار اسم مذکور اور بعد میں سو بار یہ دعا پڑھے۔ يَا وَهَّابُ هَبْ لِيْ مِنْ نِعْمَةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (اس عمل کا نام حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ کیمیائے درویشاں فرمایا کرتے تھے)

انجاح حاجت تمام مشکلات کے حل کے لیے اسم یا لطیف بعد نماز عشاء گیارہ سو گیارہ مرتبہ پڑھے اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے اور پھر دعا کرے۔

برائے دفع تپ و لرزہ ہر قسم نقش ذیل کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں نقش یہ ہے۔

بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
اللہ	الرحمٰن	الرحیم	بسم
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللہ
الرحیم	بسم	اللہ	الرحمٰن

ایام ماہواری کی کمی اگر ایام ماہواری میں کمی ہو اور اس سے تکلیف ہو تو آیات ذیل کو لکھ کر گلے میں اس طرح ڈالدیں کہ تعویذ رحم پر پڑا رہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ وَجَعَلْنَا فِیْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِیْهَا مِنَ الْعُیُوْنِ لِیَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ اَیْدِیْهِمْ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ۔ اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ۔

ایام ماہواری کی زیادتی اگر کسی کو ایام ماہواری زیادہ آتے ہیں اور اس سے تکلیف ہو تو آیات ذیل کو لکھ کر گلے میں اس طرح ڈال دیں کہ تعویذ رحم پر پڑا رہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ وَقِیْلَ یٰٓاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۔

برائے خنازیر جس کی گردن میں کنٹھ مالا ہو تو نانت پر جو مریض کے قد کی برابر ہو اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰہِ وَقُدْرَةِ اللّٰہِ وَقُوَّةِ اللّٰہِ وَعَظَمَةِ اللّٰہِ وَبُرْهَانِ اللّٰہِ وَسُلْطَانِ اللّٰہِ وَكَنَفِ اللّٰہِ وَجِوَارِ اللّٰہِ وَاَمَانِ اللّٰہِ وَحِزْبِ اللّٰہِ وَصُنْعِ اللّٰہِ وَكِبْرِیَاءِ اللّٰہِ وَنَظَرِ اللّٰہِ وَبَهَآءِ اللّٰہِ وَجَلَالِ اللّٰہِ وَكَمَالِ اللّٰہِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مِنْ شَرِّ مَآ اَجِدُ پھر مریض کے گلے میں ڈال دے۔ (بہشتی زیور ص۹۴)

برائے عقیمہ [منقول از: قول الجمیل] ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے یہ آیت لکھے، وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا پھر اس تعویذ کو عورت کی گردن میں باندھے۔

ایضاً :۔ چالیس لونگوں پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ اور ایک لونگ کو ہر روز کھائے حیض کے غسل ہونے سے اور ان دنوں میں اس کا شوہر اس سے صحبت کرتا رہے اور شرط یہ ہے کہ لونگ رات کو کھائے اور اس پر پانی نہ پیے۔

برائے افزایش شیرِ زن اگر کسی عورت کے دودھ کی کمی ہو تو آیات ذیل کو ایک بار پڑھ کر نمک پر دم کر کے کھانے میں ڈال کر عورت کھاوے اس کھانے میں سے اور سب بھی کھاویں تو کچھ حرج نہیں ہے آیات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ

برائے افزائش شیر جانوران اگر کوئی گائے بھینس وغیرہ دودھ نہ دیتی ہو تو لیک آٹے کے پیڑے پر آیات ذیل پڑھ کر اس جانور کو کھلا دیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَۃً ۔ نُسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِہٖ مِنْ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ ۔ وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ ۔ وَمَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔ اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَ وَلَہٗ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْھًا وَّاِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ۔

برائے تھنیلا بعض اوقات عورتوں کے پستان میں بوجہ زیادتی دودھ وغیرہ درد اور دکھن ہوتی ہے تو اس دعا کو چھنی ہوئی راکھ پر یا مٹی پر سات بار اس طرح پڑھیں کہ ہر بار پڑھ کر اس راکھ یا مٹی میں تھوک دیں پھر پانی سے اس کو پتلا کر کے درد کی جگہ لیپ کریں اگر پھوڑے پھنسی وغیرہ پر لگایا جاوے تب بھی مفید ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ۔

ذیل میں کچھ تعویذ و گنڈے اور نقل کئے جاتے ہیں جو دیگر حضرات سے پہنچے ہیں۔

برائے آسیب زدہ (از قطب عالم مولانا گنگوہی) اسماء اصحاب کہف بعبارت ذیل کاغذ پر لکھ کر جس مکان میں مریض یا مریضہ ہو اس کی دیواروں پر جگہ جگہ چسپاں کر دئے جاویں اور بیس کا نقش مندرجہ ذیل ایک کاغذ پر لکھ کر مریض کو دکھایا جاوے دیکھنے سے گھبرائے گا اور انکار کرے گا مگر زبردستی اسکی نظر اس پر ڈلوائی جائے اور جبراً نقش کو تعویذ بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جاوے۔ اسماء اصحاب کہف یہ ہیں۔ اَلَّذِیْ بِحُرْمَۃِ یَمْلِیْخَا مَکْسَلِیْنَا کَشْنُوْ طَطْبِیُوْنُسْ

كُنَّا فَظِيُوْلُسْ يُوْلِيْنْ بُسْ وَكُلُّهُمْ تَظْمِيْرٌ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ وَلَوْ شَاءَ لَهَدٰكُمْ اَجْمَعِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ؕ

۸	۶	۴	۲
۲	۴	۶	۸
۶	۸	۲	۴
۴	۲	۸	۶

گنڈہ برائے مسان (از حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ) نیلے تاگے کے اکتالیس تار عورت کے قد کے برابر لمبے لے کر اس پر سورہ الحمد مع بسم اللہ اکتالیس بار پڑھے اور ہر دفعہ اس تاگے پر دم کر کے ایک گرہ لگاتا رہے حمل کے زمانہ میں ماں کے پیٹ پر اس گنڈے کو باندھ دے اور بعد پیدا ہونے کے بچہ کے گلے میں ڈال دے اور اگر حمل کے وقت نہ باندھ سکے تو بچہ ہی کے گلے میں ڈالنے سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ وہی فائدہ ہوگا۔

گنڈہ برائے آسیب زدہ گیارہ تار نیلا یا سیاہ سوت کچا ڈیڑھ گز لمبا لے کر اکتالیس بار آیت ذیل پڑھیں اور ہر دفعہ گرہ لگا کر اس کے اندر دم کر کے بند کر دیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۔ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا

(بہشتی زیور)

ختم

امام ابن تیمیہ کے نزدیک تعویذ کی شرعی حیثیت

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاوٰی میں تحریر فرماتے ہیں،

"اور جائز ہے کہ مصیبت زدہ اور دوسرے مریضوں وغیرہ کے لیے کتاب اللہ اور ذکر اللہ سے کچھ کلمات جائز، پاکیزہ روشنائی سے لکھے جائیں اور ان کو دھو کر مریض کو پلایا جائے امام احمد وغیرہ نے اس کی تصریح کی ہے۔

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ جب عورت کو ولادت میں تنگی اور دشواری پیش آئے تو مندرجہ ذیل کلمات لکھے .....

بسم اللہ لا الہ الا اللہ الحلیم العظیم لا الہ الا اللہ العلیم الکریم سبحان اللہ وتعالیٰ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العلمین کانھم یوم یرونھا لم یلبثوا الا عشیۃ او ضحاھا کانھم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعۃ من نھار بلاغ فھل یھلک الا القوم الفاسقون۔

حضرت علی فرماتے ہیں کہ کسی کاغذ میں لکھ کر عورت کے بازو میں باندھ دیا جائے اور فرماتے ہیں کہ ہم نے بارہا تجربہ کیا اس سے زیادہ عجیب تر (یعنی زود اثر) چیز ہم نے نہیں دیکھی۔ جب وضع حمل ہو جائے تو اس تعویذ کو جلد ہی کھول دیا جائے پھر اس کو کسی کپڑے میں محفوظ رکھ لے یا اس کو جلا دے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نور اللہ مرقدہٗ کا کلام ختم ہو گیا"

(فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۶۵ ج ۱۹)
(فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۶۵ ج ۱۹)

یونس بن جان کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر محمد بن علی سے تعویذ لٹکانے کے متعل
کیا۔ انہوں نے فرمایا اگر اللہ کے کلام یا رسول کے کلام کا تعویذ ہو تو اس کو لٹکا سکتے
حتی الامکان اس سے شفاء حاصل کر سکتے ہو۔

میں نے عرض کیا، میں چوتھے دن بخار کے لیے یہ تعویذ لکھتا ہوں۔

" بسم اللہ وباللہ ومحمد رسول اللہ اُفلنا یا نار کونی بردًا و
علی ابراھیم وارادوا بہ کیدا فجعلناھم الاخسرین اللّٰھم رد
جبرئیل ومیکائیل واسرافیل اشف صاحب ھذا الکتاب بحو
قوتک وجبروتک الٰہ الحق آمین"

فرمایا ہاں ٹھیک ہے اور امام احمد نے حضرت عائشہؓ اور دیگر صحابہ
نقل کیا ہے کہ انہوں نے اس سلسلہ میں سہولت اور آسانی برتی ہے۔ حرب فر
یا کہ امام احمد بن حنبل رح نے اس میں تشدد نہیں کیا اور ابن مسعود اس کو سخ
ار دیتے تھے۔

امام احمد سے پریشانی مصیبت نازل ہونے کے بعد تعویذ لٹکانے کی با
دال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔
(پھر حافظ ابن قیم رح نے متعدد تعویذات نقل فرماتے ہیں) (زاد المعاد ج

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ مصیبت پریشانی کے بعد جو تعویذ لٹکایا جا

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ

جدید مترجم، مکمل و مدلل، مکمی

اعمالِ قرآنی (ہر حصہ)

از

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ

ادارہ افادات اشرفیہ
ہتھورا بانسدہ یوپی

ضروری گذارش

احقر کو اعلےٰ حضرت مرشدی سیدی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اگر کوئی حاجتمند تعویذ لینے آئے تو انکار مت کیا کرو، جو خیال میں آیا کرے لکھ دیا کرو چنانچہ احقر کا معمول ہے کہ اس کی حاجت کے مطابق کوئی آیتِ قرآنی یا کوئی اسم الٰہی سوچ کر لکھ دیتا ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ اس میں برکت ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک بی بی کی مانگ باوجود کوشش بار بار کے سیدھی نہ نکلتی تھی۔ احقر نے کہا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ پڑھ کر مانگ نکالو۔ چنانچہ اس کا پڑھنا تھا کہ بے تکلف مانگ سیدھی نکل آئی۔ احقر نے یہ حکایت اس لئے عرض کی ہے کہ اگر کوئی طالب صادق بھی اس معمول کو اختیار کرے تو امید نفع اور برکت کی ہے۔

"اشرف علی"

ضروری مسائل :-

(۱) بے وضو آیاتِ قرآنی کاغذ یا طشتری پر لکھنا جائز نہیں۔

(۲) بے وضو اُس کاغذ یا طشتری کو چھونا جائز نہیں۔ پس چاہیئے کہ لکھنے والا اور طشتری یا تعویذ کا ہاتھ میں لینے والا اور اس کا دھونے والا سب باوضو ہوں ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔

(۳) جب تعویذ سے کام ہو چکے تو اس کو قبرستان میں کسی احتیاط کی جگہ دفن کر دے۔

(۴) بلا وضو بلا جزوِدان کے قرآن شریف کو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔

آیاتِ فرقانی المسمّٰی بہ اعمالِ قرآنی

حصّۂ اوّل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دینی حاجات

۱۔ نماز کا شوق اور خشوع

شبِ پنجشنبہ (جمعرات) میں آدھی رات کے وقت اٹھ کر وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھے اور آیت قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّامَّا تَدْعُوْا فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ج وَلَا تَجْہَرْ بِصَلَاتِکَ وَلَا تُخَافِتْ بِہَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا ۝ شیشے کے برتن میں زعفران اور گلاب سے لکھ کر برتن کو پانی سے دھوئے پھر ان آیات کو اس پانی پر سات مرتبہ پڑھے پھر بعد نماز صبح اس پانی پر سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ دم کر کے دعا کرے کہ یہ سستی جاتی رہے اور نیک کاموں کا شوق، نماز میں خوف پیدا ہو جائے اور پھر وہ پانی پی لے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مقصود حاصل ہو۔

۲۔ آمادگیٔ طاعت

لہ اَلْبَصِیْرُ (دیکھنے والے)

خاصیت:۔ بعد نمازِ جمعہ سو مرتبہ پڑھنے سے دل میں صفائی ہو اور نیک اعمال کی توفیق ہو۔

لہ اَلْقَیُّوْمُ (تھامنے والے)

خاصیت :- اُس کی کثرت سے نیند جاتی رہے اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ کو فجر سے طلوعِ آفتاب تک پڑھنے سے مستعدی اور آمادگیِ طاعات حاصل ہو۔

۳- اللہ کی رضا

۱ اَلْعَفُوُّ (معاف کرنے والے)

خاصیت :- بکثرت ذکر کرنے سے گناہوں سے معافی اور رضائے الٰہی حاصل ہو۔

۴- قلب کا منوّر ہونا

۱ اَلْبَاعِثُ (بھیجنے والے رسولوں کے)

خاصیت :- سوتے وقت سینہ پر ہاتھ رکھ کر اس کو سَو بار پڑھا کرے تو اس کا قلب علم و حکمت سے منوّر ہوگا۔

۲ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ (پارہ ۱۲ رکوع ۱۰)

(ترجمہ) جس طرح آپ کو حکم ہوا ہے (راہِ دین پر) مستقیم رہئے اور وہ لوگ بھی (مستقیم رہیں) جو کفر سے توبہ کر کے آپ کی ہمراہی میں ہیں۔

خاصیت :- استقامتِ قلب کے لئے گیارہ مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھے۔

۳ اَلنُّوْرُ (روشنی والے)

خاصیت :- اس کے ذکر سے نورِ قلب حاصل ہو۔

۴ پوری سورۂ کہف (پارہ ۱۵)

خاصیت :- جو کوئی ہر جمعہ کو ایک بار پڑھ لے، انشاء اللہ تعالیٰ دوسرے جمعہ تک اس کا دل نور سے منوّر ہوگا اور جو کوئی شروع کی دس آیتیں روزمرہ پڑھ لے گا، وہ دجّال کے شر سے محفوظ رہیگا۔

۵- ہدایت پانا

۱ سورۂ اخلاص (پارہ ۳۰)

خاصیت :۔ صبح و شام پڑھے۔ شرک اور فسادِ اعتقاد سے محفوظ رہے۔

۴ ایک مصری نے بیان کیا کہ ایک مشرک ایک مسلمان کے پاس آیا اور کہا کہ تمہارے قرآن میں کوئی ایسی چیز بھی ہے جو میرے دل کو بدل دے، شاید میں مسلمان ہو جاؤں۔ اس نے کہا ہاں ہے اور اس کو سورۂ الم نشرح لکھ کر پلائی، وہ مسلمان ہو گیا۔

۵ اَلْمُؤَخِّرُ (پیچھے کرنے والے)

خاصیت :۔ کثرت سے پڑھے تو برے کاموں سے توبہ نصیب ہو۔

۱۲ اَلتَّوَّابُ (توبہ قبول کرنے والے)

خاصیت :۔ بعد نماز چاشت تین سو ساٹھ بار پڑھے تو توبہ کی توفیق حاصل ہو۔ اور اگر ظالم پر دس بار پڑھے تو اس سے خلاصی ہو۔

۶۔ حفظِ قرآن

سورۂ مدثر (پارہ ۲۹)

خاصیت :۔ اس کو پڑھ کر اگر دعا قرآن حفظ ہونے کی کرے ان شاء اللہ حفظ آسان ہو۔

۷۔ اصلاحِ فاسق

اَلْمَتِیْنُ (مضبوط)

خاصیت :۔ اگر کمزور پڑھے زور آور ہو جائے اور اگر کسی فاسق و فاجر مرد یا عورت پر پڑھا جائے تو فجور سے باز آجائے۔

۸۔ زیارتِ رسولِ کریم ﷺ

سورۂ کوثر (پارہ ۳۰)

خاصیت :۔ شبِ جمعہ میں ایک ہزار مرتبہ اس کو پڑھے اور ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے تو خواب میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو۔

(۹) اسم اعظم

۱ الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝ (پارہ ۳ رکوع ۹)

(ترجمہ) الٓمّٓ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی قابل معبود بنانے کے نہیں ہے اور وہ زندہ ہیں۔ سب چیزوں کو برقرار رکھنے والے ہیں۔

خاصیت:- حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس میں اسم اعظم ہے۔

۲ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (پ ۱۷)

(ترجمہ) آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، آپ (سب عیوب سے) پاک ہیں میں بیشک قصوروار ہوں۔

خاصیت:- اس میں اسم اعظم مخفی ہے جس مصیبت و بلا میں پڑے گا، انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ عظیم اٹھائیگا۔

۳ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ (پ ۲۸ ع ۲)

(ترجمہ) وہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی اور معبود (بننے کے لائق) نہیں، وہ جاننے والا ہے پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کا۔ وہی بڑا مہربان رحم والا ہے۔

خاصیت:- اس میں اسم اعظم مخفی ہے۔ جو کوئی اس کو صبح کے وقت ستر مرتبہ پڑھے تو شام تک اس کے واسطے فرشتے دعائے مغفرت کریں اور اگر اس دن میں مرے تو شہید کا درجہ پائیگا۔ اور اگر شام کو پڑھے تو صبح تک اسکے واسطے فرشتے دعائے مغفرت کریں اور اگر اس شب کو مرے تو درجہ شہادت کا پائے۔

۱۰۔ ایمان پر خاتمہ

۱ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ۝ (پارہ ۳ رکوع ۹)

(ترجمہ) اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں کو ہدایت کے بعد ٹیڑھا نہ کر دیجئے اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائیے، بلاشبہ آپ بہت بخشش کرنے والے ہیں۔

خاصیت ۱۔ جو کوئی ہر نماز کے بعد اس کو پڑھ لیا کرے وہ دنیا سے انشاء اللہ باایمان اٹھے گا۔

۱۱۔ گناہ معاف ہوں

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (پ ۸ رکوع ۹)

(ترجمہ) اے ہمارے رب ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا اور اگر آپ مغفرت نہ کریں گے اور ہم پر رحم نہ کریں گے تو واقعی ہمارا بڑا نقصان ہو جائیگا۔

خاصیت ۲۔ جو شخص اس آیت کو ہر فرض نماز کے بعد ایک بار پڑھ کر مغفرت کی دعا مانگے، انشاء اللہ اس کے گناہ معاف ہوں، کیونکہ یہ دعا آدم علیہ السلام کی ہے۔

۱۲۔ شفاعت نصیب ہو

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ (پارہ ۱۱ رکوع ۵)

(ترجمہ) (اے لوگو) تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تم میں سے ہیں جن کو تمہاری تکلیف بھاری ہوتی ہے تلاش رکھتے ہیں تمہاری۔ ایمان والوں پر شفیق اور مہربان ہیں۔ پھر اگر وہ پھر جاویں تو آپ کہدیجئے کافی ہے ہم کو اللہ کسی کی بندگی نہیں سوائے اس کے، اُس ہی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ صاحب تخت عظیم ہے۔

خاصیت ۳۔ جو کوئی ان آیتوں کو ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھا کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ روز محشر میں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اس کی شفاعت فرمائیں گے اور جس مصیبت

اور ہم کے لئے چاہے پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ مشکل آسان ہو جائے گی۔

۱۳۔ مقبولیتِ اعمال

۱ اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ (پ ۲۲ ع ۲)

(ترجمہ) اچھا کلام اسی تک پہنچتا ہے اور اچھا کام اس کو پہنچاتا ہے۔

خاصیت: مشائخ اس سے استنباط کرتے ہیں کہ جو شخص نماز کے بعد کلمۂ توحید تین بار پڑھ لیا کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی نماز مقبول ہوگی۔

۲ اَلرَّشِیْدُ۔

خاصیت: بعد عشاء کے سو بار پڑھے تو سب عمل مقبول ہوں۔

۱۴۔ متعلقین دیندار ہو جائیں

رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا (پ ۱۹ ع ۳)

(ترجمہ) اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی راحت) عطا فرما اور ہم کو متقیوں کا امام بنا دے۔

خاصیت: جو کوئی اس کو ایک مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھ لیا کرے۔ اس کی اولاد اور بیوی دیندار ہو جائیں گے۔

۱۵۔ شیطانی وسوسے سے پناہ

۱ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ (پ ۱۸ ع ۱)

(ترجمہ) اے میرے رب میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں شیطانوں کے وسوسوں سے اور اے میرے رب میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ شیطان میرے پاس بھی آئے۔

خاصیت: جس کے دل میں وسوسۂ شیطانی بکثرت پیدا ہوتے ہوں وہ اسکو بکثرت پڑھا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان وسوسوں سے محفوظ رہے گا۔

۲ اَلْمُقْسِطُ ۔ (انصاف کرنے والے)

خاصیت :۔ اس کی مداومت سے عبادات میں وسوسہ نہ آئے گا۔

۱۶۔ قیامت کے دن چہرہ چمکے

اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۝ (پارہ ۲۷ رکوع ۳)

خاصیت :۔ جو کوئی اس آیت کریمہ کو بعد نماز کے گیارہ بار انگلی پر دم کر کے پیشانی پر مل دیوے تو انشاء اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کا منہ چمکیگا۔

۱۷۔ دوزخ سے نجات ہو جائے

۱ حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ (پ ۲۴ ع ۷)

۲ حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ (پارہ ۲۴ رکوع ۱۵)

۳ حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ (پارہ ۲۵ رکوع ۲)

۴ حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ (پ ۲۵ ع ۱۴)

۵ حٰمٓ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۔ (پ ۲۵ ع ۳)

۶ حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ (پ ۲۵ ع ۱۷)

۷ حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ (پ ۲۶ ع ۱)

خاصیت :۔ جو شخص ان ساتوں حٰمٓ کو پڑھے گا اس پر دوزخ کے ساتوں دروازے بند ہو جائیں گے۔

۱۸۔ رات کو جس وقت چاہے آنکھ کھل جائے

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ۭ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ۭ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ (پارہ ۱ رکوع ۱۵)

(ترجمہ) اور (وہ وقت بھی قابل ذکر ہے کہ) جس وقت ہم نے خانہ کعبہ لوگوں کے

مقام ابراہیم مصلیٰ) اس مقرر کیا اور مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیا کرو، اور ہم نے حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل (علیہما السلام) کی طرف حکم بھیجا کہ میرے (اس) گھر کو خوب پاک رکھا کرو بیرونی اور مقامی لوگوں (کی عبادت) کے واسطے اور رکوع (اور) سجدہ کرنے والوں کے واسطے۔

خاصیت: ایک عارف کے نوشتہ سے منقول ہے کہ اس آیت کو اگر سوتے وقت پڑھے جس وقت چاہے آنکھ کھلے۔

۱۸۔ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ .... (تا) تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝ (پارہ ۴ رکوع ۱۱)

خاصیت: جو شخص ہمیشہ ان آیتوں کو پڑھا کرے اس کا ایمان ثابت رہے اور اگر لکڑی کے برتن پر لکھ کر اور زمزم کے پانی سے دھو کر پیئے جس وقت رات کو اٹھنا چاہے گا اسی وقت آنکھ کھل جائے گی۔

۱۹۔ قبر کے عذاب سے نجات

پوری سورۂ ملک (پارہ ۲۹ رکوع ۱)

خاصیت: جو شخص اس سورت کو ہمیشہ پڑھے گا، انشاء اللہ تعالیٰ وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

۲۰۔ سفر میں دل نہ گھبرائے۔

اَلْمُقِیْتُ۔ (قوت دینے والے)

خاصیت: اگر روزہ دار اس کو مٹی پر پڑھ کر یا لکھ کر اس کو ترکر کے سونگھے تو قوت اور غذائیت حاصل ہو، اور اگر مسافر کوزے پر سات بار پڑھ کر پھر اس کو لکھ کر اس سے پانی پیا کرے تو وحشت سفر سے مامون رہے۔

دنیوی حاجاتِ متفرقہ

۱۔ پھل میں برکت

۱ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (پارہ ۱ رکوع ۳)

(ترجمہ) اور خوش خبری سنا دیجئے آپ اے پیغمبر ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اس بات کی کہ بے شک بہشتیں ان کے لئے ہیں کہ چلتی ہوں گی ان کے نیچے سے نہریں جب کبھی دیے جائیں گے وہ لوگ ان بہشتوں میں سے کسی پھل کی غذا تو ہر بار یہی کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہم کو ملا تھا اس سے پیشتر اور ملے گا بھی ان کو دونوں بار کا پھل ملتا جلتا، اور ان کے واسطے ان بہشتوں میں پاک بیویاں ہوں گی اور وہ لوگ ان بہشتوں میں ہمیشہ کے لئے بسنے والے ہوں گے۔

خاصیت:۔ جو درخت پھلتے نہ ہوں یا کم پھلتے ہوں اُن کو بار آور کرنے کے لئے جمعرات کا روزہ رکھے اور کدو سے افطار کرے، اور مغرب کی نماز پڑھ کر یہ آیتیں کاغذ پر لکھے اور کسی سے بات نہ کرے اور اس کو لے کر اس باغ کے وسط میں کسی درخت پر لٹکا دے، مگر اس میں کچھ پھل لگا ہو تو اس سے، ورنہ اس کے آس پاس کے کسی درخت سے پھل لے کر کھائے اور اس پر تین گھونٹ پانی پیئے اور چلا آئے انشاء اللہ تعالیٰ برکت ہوگی۔

۲۔ حفاظت پھل از ہر بلا

۱ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (پارہ ۱ رکوع ۳)

(ترجمہ) اے لوگو! عبادت اختیار کرو اپنے پروردگار کی، جس نے تم کو پیدا کیا اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں، کیا تعجب ہے کہ تم دوزخ سے بچ جاؤ۔ وہ ذات پاک ایسی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت، اور برسایا آسمان سے پانی پھر پیدا کیا عدم سے نکالا بندوں کے واسطے پھلوں کو از روئے غذا کے تمہارے لئے۔ اب مت ٹھیراؤ اللہ کے مقابل اور تم تو جانتے بوجھتے ہو

خاصیت: باغ، درخت اور کھیت کو جمیع آفات و بلیات سے بچانے کے لئے غسل کرکے جمعرات کے دن روزہ رکھے اور جمعہ کے دن اس موضع کے چاروں گوشوں پر دو دو رکعت نفل پڑھے۔ اول رکعت میں اَلْحَمْدُ اور وَالتِّیْنِ اور دوسری میں اَلْحَمْدُ اور اَلَمْ تَرَ کَیْفَ اور لِاِیْلٰفِ پڑھے اور اسی طرح دو رکعت اس کھیت یا باغ یا گاؤں کے بیچ میں پڑھے پھر ایک قلم چوب زیتون کا تراش کر زعفران سے آیت مذکورہ اسی موضع کے کسی درخت کے سبز پتے پر لکھے اور عود کی دھونی دے اس موضع کے سرے پر جدھر سے پانی آتا ہو گاڑ دے اور دوسرا پتہ لکھ کر اس موضع کے ختم پر دفن کر دے اور تیسرا لکھ کر کسی اونچے درخت پر باندھ دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بلا سے حفاظت رہے گی۔

وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰی لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ وَالَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّشْكُرُوْنَ ۝ (پارہ ۸ رکوع ۱۴)

(ترجمہ) اور وہ (اللہ) ایسا ہے کہ اپنے باران رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ خوش کر دیتی ہیں یہاں تک کہ جب وہ ہوائیں بھاری بادلوں کو اٹھا لیتی ہیں تو ہم اس بادل کو کسی خشک سرزمین کی طرف لیجاتے ہیں، پھر اس بادل سے پانی برساتے ہیں۔ پھر اس پانی سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں۔ جیسے ہم مُردوں کو نکال کر کھڑا کر دینگے تاکہ تم سمجھو اور جو ستھری سرزمین ہوتی ہے اسکی پیداوار اللہ کے حکم سے خوب نکلتی ہے اور جو خراب ہے اسکی پیداوار بہت کم نکلتی ہے اسی طرح ہم دلائل کو طرح طرح بیان کرتے ہیں ان لوگوں کیلئے جو شکر کرتے ہیں۔

خاصیت :- یہ آیت درختوں کے آفات، کیڑا اور تعفن اور مرغ اور جوہا اور موذی جانوروں سے محفوظ رکھنے کے لئے مفید ہے۔ زیتون کی جڑ پر آب سیب اور زعفران اور عرق گلاب کی کر آب انگور سے دھو کر تھوڑا سا درخت کی جڑ میں چھوڑ دیں اور اوپر سے خالص پانی ڈالیں ان شاء اللہ تعالیٰ اُس درخت کی حالت درست ہو جائے گی۔

۵ برائے حفاظت اسقاط حمل یا بار درخت ۔ یہ لکھ کر باندھا جائے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ۚ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۝ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝

۶ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۚ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ

(پارہ ۷، رکوع ۱۹)

(ترجمہ) اس کو تو کسی کی نگاہ محیط نہیں ہو سکتی اور وہ سب نگاہوں کو محیط ہو جاتا ہے اور وہی بڑا باریک بیں باخبر ہے۔

خاصیت :- اس آیت کو بکثرت پڑھنے سے ہولئے شدہ کو سکون ہوتا ہے اور ظالموں کی نگاہ سے پوشیدہ رہتا ہے۔

۳۔ مال، کھیت اور مویشی میں برکت

۱ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۚ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۚ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝ (پارہ ۱۳، رکوع ۱۷)

(ترجمہ) اللہ ایسا ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور آسمان سے پانی

بھیجا۔ پھر اُس پانی سے پھلوں کی قسم سے تمہارے لئے رزق پیدا کیا اور تمہارے نفع کے لئے کشتی (اور جہاز) کو مسخر بنایا کہ وہ خدا کے حکم (و قدرت) سے دریا میں چلے اور تمہارے نفع کے واسطے سورج اور چاند کو مسخر بنایا، جو ہمیشہ چلتے ہی رہتے ہیں اور تمہارے نفع کے واسطے دن اور رات کو مسخر بنایا۔ اور جو چیز تم نے مانگی تم کو ہر چیز دی اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اگر شمار کرنے لگیں تو شمار میں نہیں لا سکتے (مگر) سچ یہ ہے کہ آدمی بہت ہی بے انصاف بڑا ہی ناشکرا ہے۔

خاصیت:۔ جو شخص اس کو صبح و شام اور سونے کے وقت پڑھا کرے، یا کہیں جانے کے وقت پڑھے تو تمام آفاتِ بری و بحری سے محفوظ رہے اور مال و کھیت و مویشی میں برکت ہو۔

۴۔ کھیت اور باغ کی پیداوار میں عمدگی

ط إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۖ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَأَنّٰى تُؤْفَكُونَ ۝ (پارہ ۷، رکوع ۱۸)

(ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ پھاڑنے والا ہے دانہ کو اور گٹھلیوں کو، وہ جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور وہ بے جان کو جاندار سے نکالنے والا ہے۔ اللہ یہی ہے سو تم کہاں اُلٹے چلے جاتے ہو۔

خاصیت:۔ کھیت کی عمدگی اور حفاظت کے لئے، اور درختوں کی پیداوار اور عمدہ طور پر پھل نکلنے کے لئے کسی پاک برتن میں زعفران اور کافور سے لکھ کر اور آبِ چاہ بلا جگت سے دھو کر جو تخم یا نہ بونا ہو اس کو بھگو کر بو دیں یا وہ پانی درخت کی جڑ میں چھوڑا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ برکت و حفاظت ہوگی اور پھلوں میں خوبی و شیرینی حاصل ہوگی۔

ط فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ۝ (پارہ ۱ رکوع ۸)

خاصیت:۔ یہ آیت پڑھ کر خربزہ یا اور کوئی چیز تراشے تو انشاء اللہ تعالیٰ شیریں ہونا معلوم ہوگی۔

۲ وَهُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ اُنْظُرُوْۤا اِلٰی ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَیَنْعِهٖ ۚ اِنَّ فِیْ ذٰلِكُمْ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ (پارہ ۷، رکوع ۱۸)

خاصیت ۱: اس آیت کو کھجور کی گٹھلی کے غلاف میں جب اوّل اوّل نکلے جمعہ کے روز لکھ کر آب پاشی کے کنویں میں ڈال دے اس کے پانی میں اور وہ پانی جس درخت یا پھل میں دیا جائے اُن سب میں برکت اور پاکیزگی پیدا ہو اور تمام جن و انسان کی نظر بد اور سب آفات سے محفوظ رہے۔

۳ وَهُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ۚ وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۝ (پ ۸ ع ۳)

خاصیت ۱: اس آیت کو زیتون کی تختی پر لکھ کر باغ کے دروازے پر لگائے تو خوب پھل پیدا ہو اور اگر مینڈھے کے مدبوغ چمڑے پر لکھ کر جانور کے گلے میں باندھ دیا جائے تو تمام آفات سے محفوظ رہے۔

۴ الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ ۚ وَالَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۚ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ۚ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا ۚ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ۚ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ (پ ۱۳ ع ۲)

خاصیت ۱: باغات و مکانات و املاک و مکانات کی آبادی اور تجارت کی ترقی

کے لئے ان آیتوں کو زیتون کے چار تختیوں پر لکھ کر مکان یا دکان یا باغ کے چاروں گوشوں میں دفن کر دے بہت ترقی اور آبادی ہو۔

۱۰ **اعمال سیرابی زمین و درخت:۔** ایک ٹھیکری پر یہ آیت وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ لکھ کر اور آنکھ بند کر کے وہ ٹھیکری اس سرزمین پر ڈال دو کہ اس کے گرنے کی جگہ نظر نہ آوے، انشاء اللہ تعالیٰ بارش ہوگی۔

۱۱ **دیگر:۔** بنی ہاشم میں سے ایک شخص کا قول ہے کہ میں نے سورۂ فاتحہ تمام کامل لکھی اور مالکِ یَوْمِ الدِّیْنِ سات مرتبہ لکھا اور اس کو دھو کر ایسے درختوں میں چھڑکا جو کئی سال سے بے برگ و ثمر ہو گئے تھے۔ خدائے تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی جلدی اس میں پتے آگئے اور پھل آنے لگے۔

۱۲ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ ۝ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ ۝ وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۝ مِنْ وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ ۝ يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِنْ وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ (پارہ ۱۳، رکوع ۱۵)

خاصیت:۔ جس کے کھیت میں کیڑا یا چوہا لگ گیا ہو زیتون کی چار تختیوں پر یہ سب آیتوں کو بدھ کی صبح کے وقت قبل طلوع آفتاب لکھ کر ایک ایک گوشہ میں ایک ایک تختی دفن کر دے اور گاڑتے وقت ان آیتوں کو بار بار پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ سب موذی جانور دفع ہو جائیں گے۔

۱۳ سورۃ المجادلہ (پارہ ۲۸)

خاصیت:۔ مریض کے پاس پڑھنے سے اس کو نیند اور سکون آئے اور اگر کاغذ پر لکھ کر غلہ میں رکھ دے تو اس میں کوئی بگاڑ نہ ہو۔

۱۰ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (پ ۲۸ ع ۱۱)

(ترجمہ) یہ (رسولؐ کے ذریعہ گمراہی سے نکل کر ہدایت کی طرف آنا) خدا کا فضل ہے وہ فضل جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

خاصیت:۔ صدف کے ٹکڑے پر جمعہ کے روز لکھ کر مال یا فرمن میں رکھنے سے برکت و حفاظت رہے۔

۱۱ سورۃ التطفیف (پارہ ۳۰) (وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ)

خاصیت:۔ کسی ذخیرہ کی ہوئی چیز پر پڑھ دے تو دیمک وغیرہ سے محفوظ رہے۔

۱۲ سورۃ التین (پارہ ۳۰) (وَالتِّيْنِ)

خاصیت:۔ غلّہ کی کوٹھڑی میں پڑھ کر دم کرنے سے برکت ہو اور ضرر رساں جانوروں سے حفاظت رہتی ہے۔

۵۔ جانور کا دودھ اور کنویں کا پانی بڑھ جائے

۱ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ط وَ اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ط وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ط وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (پ ۱ ع ۹)

خاصیت:۔ اگر گائے یا بکری کا دودھ گھٹ جائے تو کورے تانبے کے برتن میں اس آیت کو لکھ کر اور پانی سے دھو کر اس جانور کو پلایا جائے انشاء اللہ تعالیٰ دودھ بڑھ جائے گا۔ اگر کنویں یا نہر یا چشمے کا پانی گھٹ جائے تو یہ آیت ٹھیکری پر لکھ کر اس میں ڈال دے۔

۶۔ دشمن کے باغ کی بربادی

۱ سورۃ النمل (پارہ ۱۹)

خاصیت:۔ اگر اس کو لکھ کر کسی باغ میں رکھ دے تو تمام درختوں کا پھل جاتا رہے اور اگر کسی مجمع میں رکھ دے سب پراگندہ اور تباہ ہو جائیں۔

۷۔ کاروبار میں ترقی

۱ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (پ ۱۱ ع ۳)

(ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔ وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے توریت میں اور انجیل میں اور قرآن میں اور (یہ مسلّم ہے کہ) اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے تو تم لوگ اپنی اس بیع پر جس کا تم نے (اللہ تعالیٰ سے) معاملہ ٹھہرایا ہے خوشی مناؤ اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

خاصیت:۔ ان آیتوں کو لکھ کر مال تجارت میں رکھے تو موجب بہتری اور ترقی ہو۔

۲ جو شخص آیۃ الکرسی کو لکھ کر مال تجارت میں رکھا کرے شیطان کے وسوسے اور سرکش شیطانوں کے مکر و ایذا سے محفوظ رہے اور فقیر سے غنی ہو جائے اور ایسے طریق سے رزق ملے کہ اس کو گمان بھی نہ ہو اور جو اس کو صبح و شام اور گھر میں جاتے وقت اور بستر پر لیٹنے کے وقت ہمیشہ پڑھا کرے تو چوری اور غرق اور جلنے سے مامون رہے اور صحت نصیب ہو۔

۳ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ (پارہ ۳ ع ۱۶)

(ترجمہ) (اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کہہ دیجئے کہ بے شک فضل تو خدا کے قبضہ میں ہے وہ اس کو جسے چاہیں عطا فرمائیں اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے ہیں، خوب جاننے والے ہیں خاص کر دیتے ہیں اپنی رحمت جس کو چاہیں، اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں۔

خاصیت:۔ جمعرات کے روز باوضو کسی طالع مند آدمی کے کرتے کے ٹکڑے

پر اس آیت کو دوکان یا مکان یا خرید و فروخت کی جگہ میں لٹکائے خوب آمدنی ہو۔

۴ **دیگر** :- اور اس کاغذ کو لکھ کر کسی بے کار آدمی کے بازو پر باندھ دیا جائے، بیکار ہو جائے یا جس نے کہیں پیغام نکاح بھیجا ہو اس کے بازو پر باندھ دیا جائے اس کا پیغام منظور ہو جائے۔

۵ الٓمّٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ (پارہ ۱۳ رکوع ۷)

خاصیت :- باغات و تجارت کی ترقی کے واسطے ان آیتوں کو زیتون کے چار پتوں پر لکھ کر مکان یا دوکان یا باغ کے چاروں گوشوں میں دفن کر دے، بہت ترقی اور آبادی ہو۔

۶ اَلْحَلِيْمُ (بردبار)

خاصیت :- اگر رئیس آدمی اس کو بکثرت پڑھے اس کی سرداری خوب جمے اور راحت سے رہے اور اگر کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھو کر اپنے پیشے کے آلات و اوزار پر ملے تو اس پیشے میں برکت ہو۔ اگر کشتی ہو غرق سے محفوظ رہے۔ اگر جانور ہو تو ہر آفت سے مامون رہے۔

۷ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا

رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۚ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا ۚ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ۝ (پ ۱)

خاصیت: جو شخص کوئی جانور یا لباس یا میوہ یا اور کوئی چیز خریدنا چاہے اور اس کو منظور ہو کہ اچھی چیز ملے تو اس چیز کو دیکھنے بھالنے کے وقت ان آیتوں کو پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ مرضی کے موافق چیز ملے گی۔

۷ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ (پ ۸)

خاصیت: اگر یہ آیت مع آیات آخر سورۂ براءت مکان یا دوکان یا اسباب و مال پر پڑھ دی جائے تو ہر طرح کی حفاظت رہے۔

۸۔ مزدور کی مشکل آسان ہو

الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا ۚ فَإِنْ يَكُنْ مِّنكُم مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِنْ يَكُنْ مِّنكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ (پ ۱۰)

خاصیت: بوجھ اٹھانے والے اور مشکل کام کے کرنے والے اگر اس آیت کو جمعہ کی عصر سے شروع کر کے اگلے جمعہ کی نماز پر ختم کریں، پانچوں نمازوں کے بعد اور کاموں سے فارغ ہونے کے بعد پڑھا کریں تو کام میں تخفیف و آسانی ہر قسم کی حاصل ہو۔

۹۔ بلا و مصیبت سے نجات حاصل ہونا

۱ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ (پارہ ۴، رکوع ۹)

(ترجمہ) ہم کو حق تعالیٰ کافی ہے اور وہی سب کام سپرد کرنے کے لئے اچھا ہے۔

خاصیت: جو کوئی کسی مصیبت و بلا میں مبتلا ہو اس آیت کو پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت جاتی رہے گی۔

۲ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ (پ ۱۷، ع ۱۰)

ترجمہ:۔ مجھ کو یہ تکلیف پہنچ رہی ہے اور آپ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہیں۔

خاصیت:۔ بلا و مصیبت کے وقت پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ نجات ہوگی۔

۱۰۔ برائے قبولیتِ دعا:

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی
الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝
رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا
سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۝ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا
سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ
عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا
وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ
عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ
عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی
الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ۣ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ لٰكِنِ الَّذِیْنَ
اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ
اللّٰهِ ۭ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۭ
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۣ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (پ ۴ ع ۱۱)

خاصیت:۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز تہجد کے بعد اس رکوع کو پڑھا کرتے تھے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو

پڑھا کرتے تھے۔ اس کو اس وقت پڑھ کر جو دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہوگی۔

۲ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ (پ ۸ رکوع ۲)

(ترجمہ) اور جب ان کو کوئی آیت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ ہم کو بھی ایسی ہی چیز نہ دی جائے جو اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو دی جاتی ہے۔ اس موقعہ کو تو خدا ہی خوب جانتا ہے۔

خاصیت:۔ جہاں پیغام بھیجنا ہو ان دو آیتوں میں لفظ اللہ کا دو جگہ متصل واقع ہے جو شخص ان دونوں لفظ اللہ کے درمیان دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ وہ ضرور قبول ہو جائے۔

۳ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ (پ ۲۹)

(ترجمہ) اور میں نے کہا کہ تم اپنے پروردگار سے گناہ بخشواؤ۔ بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے کثرت سے تم پر بارش بھیجے گا۔ اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دیگا۔ اور تمہارے لئے باغ لگا دیگا اور تمہارے لئے نہریں بہا دیگا۔

خاصیت:۔ چند شخص حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے کسی نے پانی نہ برسنے کی شکایت کی اور کسی نے اولاد نہ ہونے کی شکایت کی اور کسی نے دوسری حاجت کے لئے کہا آپ نے سب کے جواب میں فرمایا کہ استغفار کیا کرو۔ ایک شخص نے پوچھا کہ حضرت اس کی کیا وجہ کہ آپ نے سب کو استغفار ہی کے لئے فرمایا ہے۔ آپ نے جواب میں ان تینوں آیتوں کو پڑھا اور فرمایا کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں اسی کو ارشاد فرمایا ہے۔

۴ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا

خلفہم ج وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ (پارہ ۳ رکوع ۲)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ (ایسا ہے کہ) اُس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں۔ زندہ ہے سب کا سنبھالنے والا ہے۔ نہ اس کو اونگھ دبا سکتی ہے اور نہ نیند۔ اُسی کے مملوک ہیں، سب جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، ایسا کون شخص ہے جو اُس کے پاس سفارش کر سکے بدون اس کی اجازت کے۔ وہ جانتا ہے اُن کے تمام حاضر و غائب حالات کو اور وہ موجودات اس کے معلومات میں سے کسی چیز کو اپنے احاطۂ علمی میں نہیں لا سکتے مگر جس قدر چاہے۔ اس کی کرسی نے تمام آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ان دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں گذرتی۔ وہ عالیشان ہے۔

خاصیت جمعہ کے روز بعد نماز عصر خلوت میں ستر بار پڑھنے سے قلب میں عجیب کیفیت پیدا ہوگی اس حالت میں جو دعا کرے قبول ہو۔

۵ اَلسَّمِيعُ (سننے والے)

خاصیت ۱۔ جمعرات کے روز بعد نماز چاشت پانچ سو مرتبہ پڑھ کر جو دعا کرے قبول ہو۔

۶ اَلْمُجِيبُ (قبول کرنے والے)

خاصیت ۱۔ دعا کے ساتھ اس کا ذکر کرنا موجبِ قبولیت دعا ہے

۱۱۔ حاجت پوری ہونا

۱ سورۂ یٰسٓ

خواص ۱۔ جس حاجت کے لئے اکتالیس بار پڑھے وہ روا ہو۔ خوفزدہ ہو، امن میں ہو جائے یا بیمار ہو شفا پائے یا بھوکا ہو سیر ہو جائے۔

دیگر ۱۔ سورۂ یٰس میں چار جگہ لفظ الرَّحْمٰن آیا ہے اور تین جگہ لفظ اَللّٰه اور اسی طرح سورۂ تَبٰرَكَ الَّذِی میں پس جو شخص سورۂ یٰس پڑھے اور جہاں لفظ رحمٰن آئے

داہنے ہاتھ کی ایک انگلی بند کرے اور جہاں لفظ اللہ آئے بائیں ہاتھ کی انگلی بند کرے چھٹی پر ختم سورت پر داہنے ہاتھ کی چار انگلیاں بند ہو جائیں گی اور بائیں ہاتھ کی تین انگلیاں پھر سورۃ تبارک الذی پڑھے اور لفظ رحمٰن پر داہنے ہاتھ کی ایک انگلی کھول دے، اور لفظ اللہ پر بائیں ہاتھ کی انگلی کھولدے، اس کی تمام حاجتیں پوری ہوں اور دعائیں قبول ہوں اور انگلیوں کا کھولنا، بند کرنا کن انگلیوں سے شروع ہوگا۔

۷ پوری سورۂ انعام (پارہ ۷)

خاصیت :- جس مہم اور غرض کے لئے چاہے اس سورت کو پڑھ کر دعا کرے انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہوگی۔

۸ ن اور جتنے مقطعات قرآن شریف میں ہیں۔

خاصیت :- ان سب کو انگشتری پر کندہ کرا کر جو شخص اپنے پاس رکھے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی سب حاجتیں پوری ہونگی۔ رفیر و خوبی سے بسر ہوگی۔

۹ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو بارہ ہزار بار اس طرح پڑھے کہ جب ایک ہزار بار ہو جائے دو رکعت پڑھ کر اپنی حاجت کے واسطے دعا کرے پھر پڑھنا شروع کرے ایک ہزار کے بعد پھر اسی طرح دو رکعت پڑھے۔ غرض اسی طرح بارہ ہزار مرتبہ ختم کرے، انشاء اللہ اس کی حاجت پوری ہوگی۔

۱۰ اَلْمُلْکُ کے حرف جدا جدا اس طرح لکھے ا ل م ل ک اور سر روز درمیان کے حرف یعنی م کو چالیس بار یہ آیت[1] پڑھتا ہوا دیکھے، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کے سامان اس کے لئے درست فرمائیں اور سب حاجتیں پوری فرمائیں۔

۱۱ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

---

[1] قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ سے بِغَیْرِ حِسَابٍ تک (پارہ ۳ رکوع ۱۱)

الظّٰلِمِیْنَ ۝ (پ ۱۷ رکوع ۵)

خاصیت :- حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو شخص اس آیت کو ہر روز سو بار پڑھے تمام مہمات دنیا و آخرت کے لئے اس کو کافی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ شخص ہدم و غرق و ضرب آہنی سے نہ مرے گا۔ اور لیث بن سعد سے منقول ہے کہ کسی شخص کی ران میں ضرب لگی تھی جس سے ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ کوئی شخص اس کے خواب میں آیا اور کہا کہ جس موقعہ میں درد ہے اس جگہ اپنا ہاتھ رکھ کر یہ آیت پڑھو، پس اس کی ران اچھی ہو گئی۔ اور اس کی خاصیت یہ بھی ہے کہ اس کو لکھ کر باندھ کر جس حاکم کے روبرو جس کام کے لئے جائے وہ اس کی حاجت بحکم الٰہی پوری کرے۔

دیگر :- محمد بن دستویہ سے منقول ہے کہ میں نے امام شافعیؒ کی بیاض میں ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا کہ یہ نماز حاجت ہے ہزار حاجت کے واسطے۔ حضرت خضرؑ نے کسی عابد کو سکھائی تھی۔ دو رکعت نفل پڑھے۔ اول میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور قل یا ایہا الکافرون دس بار دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور قل ہو اللہ گیارہ بار پھر سلام پھیر کر سجدہ میں جائے اور اس میں دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ اور دس بار رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھ کر اپنی حاجت مانگے۔ حکیم ابو القاسم فرماتے ہیں کہ میں نے اس عابد کے پاس قاصد بھیجا کہ مجھ کو یہ نماز سکھلائے انھوں نے بتلادی، میں نے پڑھ کر علم و حکمت کی دعا کی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اور ہزار حاجتیں میری پوری فرمائیں۔

حکیم ممدوح فرماتے ہیں کہ جو شخص اس نماز کو پڑھنا چاہے شب جمعہ میں غسل کرے اور پاک کپڑے پہنے اور آخر میں بہ نیت قضائے حاجت پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ وہ حاجت پوری ہو۔

۵ **اعمال قضائے حاجت** ۱۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ہم کسی سفر میں تھے۔ ایک نہر پر مقام ہوا لوگوں نے ڈرایا کہ یہاں لٹ جاتے ہیں میرے سب رفیق وہاں سے چل دیئے۔ مگر میں چونکہ آیات جرز پڑھا کرتا تھا اس لئے وہاں ٹھہرا رہا۔ جب رات ہوئی ابھی میں سونے بھی نہ پایا تھا کہ چند آدمی شمشیر برہنہ آئے مگر مجھ تک نہ پہنچ سکتے تھے۔ جب صبح کو وہاں سے چلا، ایک شخص گھوڑے پر سوار ملا اور مجھ سے کہا کہ ہم لوگ شب میں سو بار سے زائد تیرے پاس آئے مگر درمیان میں ایک آہنی دیوار حائل ہو جاتی تھی۔ میں نے کہا کہ یہ ان آیات کی برکت ہے۔ اس شخص نے عہد کیا کہ اب یہ کام نہ کروں گا آیات یہ ہیں:۔

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۭ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ

الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ
وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ق لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ق وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ
عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ق وَاغْفِرْ لَنَا ق وَارْحَمْنَا ق اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝
اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى
الْعَرْشِ ق يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ
مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ۭ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۭ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُدْعُوْا
رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا
وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ اَيًّا
مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ
ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ
فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝ وَالصّٰٓفّٰتِ
صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝ اِنَّ اِلٰهَكُمْ
لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ اِنَّا زَيَّنَّا
السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِۨ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝ لَا
يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ
عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ
اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ (الرحمٰن) لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْۤا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ یَّهْدِیْۤ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝

یہ تینتیس آیتیں ہیں۔ ان کے پڑھنے سے آسیب و درندہ، چور اور ہر قسم کی بلا اور آفت دفع ہو جاتی ہے۔ کہا گیا ہے کہ ان میں سو بیماریوں سے شفا ہے۔ محمد بن علیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے ایک بوڑھے کو فالج ہو گیا تھا اس پر یہ آیتیں پڑھیں اسکو شفا ہو گئی۔

۹ ۔ اَلْحَقُّ (سزاوارِ خدائی)

خاصیت:۔ ایک مربع کاغذ کے چاروں گوشوں پر لکھ کر اس کو ہتھیلی پر رکھکر آخر شب میں آسمان کی طرف ہاتھ بلند کرے تو مہمات میں کفایت ہو۔

۱۰ اَلْوَكِیْلُ (کارساز)

خاصیت:۔ ہر حاجت کے لئے اس کی کثرت مفید ہے۔

۱۱ اَلْمُقْتَدِرُ (قدرت والے)

خاصیت:۔ جب سو کر اُٹھے اس کی کثرت کرے تو جو اس کی مراد ہو اس کی تدبیر اللہ تعالیٰ آسان کر دے۔

اعمالِ قرآنی مُلقب بہ خواصِ فرقانی

حصہ دوم

۱۲۔ ترقیِ علم و کشادگیِ ذہن

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۝

(ترجمہ) - اے میرے پروردگار میرا حوصلہ فراخ کر دیجئے اور میرا (یہ) کام (تبلیغ کا) آسان فرما دیجئے اور میری زبان سے بستگی (لکنت کی) ہٹا دیجئے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں

خاصیت ۱۔ ترقیِ علم و کشادگیِ ذہن کے لئے ہر روز نمازِ صبح کے بعد بیس بار پڑھا کرے، مجرب ہے۔

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝ (پارہ ۱۶ رکوع ۱۵)

(ترجمہ) اے میرے رب میرا علم بڑھا دے

خاصیت ۱۔ ترقیِ علم کے لئے ہر نماز کے بعد جس قدر ہو سکے پڑھا کرے۔

الٓرٰ کِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ خَبِیْرٍ ۝ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ ۝ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّیُؤْتِ كُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ كَبِیْرٍ ۝ اِلَی اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ (پارہ ۱۱ رکوع ۱۷)

(ترجمہ) الٓرٰ - یہ (قرآن) ایسی کتاب ہے کہ اس کی آیتیں (دلائل سے) محکم کی گئی ہیں پھر صاف صاف (بھی) بیان کی گئی ہیں (وہ کتاب ایسی ہے کہ) کہ ایک حکیم باخبر (یعنی اللہ تعالیٰ) کی طرف سے یہ (ہے) کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو میں

تم کو اللہ کی طرف سے ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں اور یہ کہ تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ پھر اس کی طرف متوجہ رہو۔ وہ تم کو وقت مقررہ تک (دنیا میں) خوشی عیش دے گا اور (آخرت میں) ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دیگا۔ اور اگر (ایمان لانے سے) تم لوگ احتراز کرتے رہے تو مجھ کو تمہارے لئے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔ تم (سب) کو اللہ ہی کے پاس جانا ہے اور وہ ہر شئے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

خاصیت: سبزاروی کے پتے پر طلوع فجر کے وقت مشک وگلاب سے لکھ کر جس کنویں سے اس اروی میں پانی دیا جاتا ہو اس کے پانی سے دھوکر چار روز تک صبح وشام پئے۔ تعلیم قرآن وعلم وحافظہ اور ذہن میں ترقی وآسانی ہو اور خوب دل لگ جائے۔

۱۳۔ روزگار لگنا اور نکاح کا پیغام منظور ہونا

ترکیب: رجب کی نوچندی جمعرات کو چاندی کے نگینہ پر یہ حرف کندہ کرا کر پہنے تو ہر خوف سے امن میں رہے۔ اگر حاکم کے پاس جائے تو اس کی قدر ہو اور سب کام پورے ہوں اور اگر غضب ناک آدمی کے سر پر ہاتھ پھیر دے تو اس کا غصہ جاتا رہے اور اگر پیاس کی شدت میں اس کو چوس لے تو سکون ہو جائے اور اگر بارش کے پانی میں اس کو رات کے وقت ڈال کر صبح کو نہار منہ پئے تو حافظہ قوی ہو جائے۔ اور جو بے کار آدمی پہنے برسرکار ہو جائے اور اگر مرگی والے کو پہنا دیا جائے تو مرگی جاتی رہے وہ حروف یہ ہیں:-

الٓمٓ۔ الٓمٓصٓ۔ الٓرٰ۔ كٓهٰيٰعٓصٓ۔ طٰهٰ۔ طٰسٓمٓ۔ يٰسٓ۔ حٰمٓ۔ عٓسٓقٓ۔ قٓ۔ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

عَلِيْمٌ ۝ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ (پ-۲-ع-۱۶)

(ترجمہ) آپ کہہ دیجئے کہ بے شک فضل تو خدا کے قبضہ میں ہے وہ اس کو جسے چاہیں عطا فرمائیں۔ اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے ہیں خوب جاننے والے ہیں۔ خاص کر دیتے ہیں اپنی رحمت و فضل کے ساتھ جس کو چاہیں اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں۔

خاصیت ۱۔ جمعرات کے دن باوضو کسی طالع مند آدمی کے کرتے کے ٹکڑے پر اس آیت کو دوکان یا مکان یا خرید و فروخت کی جگہ میں لٹکائے خوب آمدنی ہوگی۔

۲ اَلْبَدِيْعُ (ایجاد کرنے والے)

خاصیت ۱۔ اس کو ہزار بار پڑھے تو حاجت پوری ہو اور ضرر دفع ہو۔

۳ **دیگر** ۱۔ اور اس کو کسی کاغذ پر لکھ کر کسی بے کار آدمی کے بازو پر باندھ دیا جائے بے کار ہو جائے۔ یا جس نے کہیں پیغام نکاح بھیجا ہو، اس کے بازو پر باندھ دیا جائے اس کا پیغام منظور ہو جائے۔

۴ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ۝ قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰي خَزَاۗىِٕنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ۝ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاۗءُ ۭ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَاۗءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(پ ۱۳ ع ۱)

(ترجمہ) اور (سن کر) بادشاہ نے کہا کہ ان کو میرے پاس لاؤ۔ میں ان کو خاص اپنے لئے رکھوں گا۔ پس جب بادشاہ نے ان سے باتیں کیں تو بادشاہ نے کہا کہ تم ہمارے نزدیک آج سے بڑے معزز اور معتبر ہو۔ یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ ملکی خزانوں پر مجھ کو مامور کر دیجئے میں حفاظت رکھوں گا، اور خوب واقف ہوں۔ ہم نے ایسے طور پر یوسف علیہ السلام کو بااختیار بنا دیا کہ اس میں جہاں چاہیں رہیں سہیں

ہم جس پر چاہیں اپنی عنایت متوجہ کر دیں اور ہم نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

خاصیت:۔ جس کو روزگار نہ ملتا ہو یا روزگار سے معطل ہو گیا ہو، مہینے میں جو اول جمعرات اور جمعہ آئے ان میں روزہ رکھے اور شب جمعہ میں بستر پر لیٹے وقت یہ سورۃ پڑھے پھر جمعہ کے دن مابین ظہر اور عصر کے اس سورۃ کو لکھے پھر افطار کر کے اس سورۃ کو پڑھے پھر عشاء پڑھ کر اس سورت کو پڑھے پھر بستر پر جا کر اس سورت کو پڑھے اور سو بار لا الٰہ الا اللہ کہے اور سو بار اللہ اکبر اور سو بار الحمد للہ اور سو بار سبحان اللہ اور سو بار استغفار اور سو بار درود شریف پڑھ کر سو رہے۔ جب صبح ہو گھر سے نکل کر لکھی ہوئی سورت کو تعویذ بنا کر باندھ لے اور پختہ عہد اور نیت کرے کہ کسی پر کبھی ظلم نہ کروں گا اور اپنے حق سے زیادتی نہ کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی برسر روزگار ہو جائے جو شخص پڑھنا نہ جانتا ہو وہ لکھے ہوئے کو سر تلے رکھ لے باقی لا الٰہ الا اللہ بدستور سابق کہے۔

۱۴۔ ہمیشہ خوش رہنا، غم کا دفع ہونا۔

۱ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۙ (پ ۹ ع ۱۵)

(ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ نے یہ امداد محض (اس حکمت) کے لئے کی کہ (تم کو) بشارت ہو اور تاکہ تمہارے دلوں کو قرار ہو جائے اور نصرت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو کہ زبردست حکمت والے ہیں۔

خاصیت:۔ رمضان کی سترہویں تاریخ کو ایک پرچہ پر یہ آیت لکھ کر انگوٹھی کے حلقے کے نیچے رکھے تو ہمیشہ محفوظ اور شاداں و فرحاں و منصور و مظفر رہے۔

۲ سورۂ نوح (پارہ ۲۹)

خاصیت:۔ ہر قسم کی حاجت روائی اور غم و وہم کے دفع ہونے کے لئے نافع ہے۔

دیگر برائے دفع خوف:۔ ابن الکلبی سے منقول ہے کہ کسی نے کسی

شخص کو قتل کی دھمکی دی، اس کو اندیشہ ہوا اس نے کسی عالم سے ذکر کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ گھر سے نکلنے کے قبل سورۂ یٰسٓ پڑھ لیا کرو پھر گھر سے نکلا کرو۔ وہ شخص ایسا ہی کرتا تھا اور جب اپنے دشمن کے روبرو آتا تھا اس کو ہرگز نظر نہ آتا تھا۔

۳ اَلصَّبُوْرُ (صبر کرنے والے)

خاصیت:۔ آفتاب طلوع ہونے سے پہلے سو بار پڑھے تو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

۴ اَلْبَاقِیْ (ہمیشہ رہنے والے)

خاصیت:۔ ہزار بار پڑھے تو ضرور غم سے خلاصی ہو۔

۵ اَلْوَارِثُ (مالک)

خاصیت:۔ درمیان مغرب و عشا کے ہزار بار پڑھے تو حیرت دفع ہو۔

۱۵۔ مشکل آسان ہونا

۱ اَللّٰہُ (اللہ)

خاصیت:۔ جو شخص ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو کمال یقین نصیب فرمائیں اور جو شخص جمعہ کے روز قبل نماز جمعہ پاک و صاف ہو کر خلوت میں دو سو بار پڑھے اس کی مشکل آسان ہو اور جس مریض کے علاج سے اطبا عاجز آگئے ہوں اس پر پڑھا جائے تو اچھا ہو جائے بشرطیکہ موت کا وقت نہ آگیا ہو۔

۱۶۔ مراد پوری ہونا

۱ اَلْمُعْطِیْ (دینے والے)

خاصیت:۔ ہر مراد کے حاصل ہونے کے لئے مفید ہے۔

۲ اَلْمَانِعُ (روکنے والے)

خاصیت:۔ جو اپنی مراد تک نہ پہنچ سکے اس کو صبح و شام پڑھا کرے، مراد حاصل ہو۔

۳ اَلْحَفِیْظُ (نگہبان)

خاصیت :- اس کا ذکر کرنے والا یا لکھ کر پاس رکھنے والا خوف سے محفوظ رہے اگر درندوں کے درمیان سو رہے تو ضرر نہ پہنچے

۴ اَلْمُقِیْتُ (قوت دینے والے)

خاصیت :- اگر روزہ دار اس کو مٹی پر پڑھ کر یا لکھ کر اس کو تر کر کے سونگھے تو قوت و غذائیت حاصل ہو اور اگر مسافر کوڑے پر سات بار پڑھ کر پھر اس کو لکھ کر اس سے پانی پیا کرے تو وحشت سفر سے مامون رہے۔

۵ اَلرَّقِیْبُ (نگہبان)

خاصیت :- اس کے ذکر کرنے سے مال و عیال محفوظ رہے اور جس کی کوئی چیز گم ہو جائے اس کو پڑھے تو وہ انشاء اللہ تعالیٰ مل جائے اور اگر اسقاطِ حمل کا اندیشہ ہو تو اس کو سات مرتبہ پڑھے تو ساقط نہ ہو اور سفر کے وقت جس بال بچہ کی طرف سے فکر ہو اس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ پڑھے تو مامون رہے۔

۱۷- برائے حفاظت از ہر مصیبت

۱ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ۝ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۝ (پارہ ۳ رکوع ۸)

خاصیت :- جو شخص یہ سب آیتیں پڑھ کر سوئے تو انشاء اللہ تعالیٰ چور اور

ہر شے سے محفوظ رہے گا۔

ابو جعفر نحاس نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ آیت الکرسی اور سورۂ اعراف کی یہ تین آیتیں :-

إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ق يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ۭ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۭ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (پ ۸ ع ۱۳)

اور وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۭ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۭ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨ الْكَوَاكِبِ ۙ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى -

اور سورۂ رحمٰن کی یہ آیتیں سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَا الثَّقَلٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ (پارہ ۲۷ ع ۱۲)

خاصیت :- یہ سب آیتیں اگر کوئی دن میں پڑھے تو تمام دن اور اگر رات پڑھے تو تمام رات شیطان سرکش، جادوگر، ضرر رساں اور حاکم ظالم اور تمام چوروں لٹیروں اور درندوں سے محفوظ رہے گا۔

حروفِ مُقطّعات جو سورتوں کے شروع میں آتے ہیں وہ یہ ہیں :-

حصہ دوم

الٓمٓ۔ الٓمٓصٓ۔ الٓرٰ۔ الٓمٓرٰ۔ کٓهٰیٰعٓصٓ۔ طٰهٰ۔ طٰسٓمٓ۔ طٰسٓمٓ۔ یٰسٓ۔ حٰمٓ۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ۔ قٓ۔ نٓ جن میں یہ حروف آئے ہیں الف۔ ہا۔ صاد۔ سین۔ کاف۔ عین۔ طا۔ قاف۔ را۔ ہا۔ نا۔ میم۔ یا۔ ان کا لقب اصطلاح میں حروفِ نورانی ہے اور ہر ایک حرف کے ساتھ بعض اسماء الٰہیہ کو تعلق ہے۔ مثلاً الف کے ساتھ اللہ۔ ہا۔ ح حی۔ ص صمد۔ س سمیع۔ سبوح۔ سلام۔ ق عزیز ع علیم۔ عظیم۔ عزیز۔ ط طیب۔ ق۔ قیوم۔ ر۔ رحمٰن۔ رحیم۔ آخری ن۔ نور۔ نافع۔ م۔ مالک یوم الدین۔ مالک الملک محیی۔ ممیت۔ ل لطیف وغیرہ۔

خواص ۱:۔ حروفِ نورانی کو لکھ کر اگر اپنے مال و متاع یا کھیت یا گھر وغیرہ میں رکھے تو ہر بلا سے محفوظ رہے۔

۲ آیۃ الکرسی۔

خواص ۲:۔ جو شخص آیت الکرسی کو ہر نماز کے بعد اور صبح و شام اور گھر سے جانے کے وقت اور رات کو لیٹتے وقت پڑھا کرے تو فقیر سے غنی ہو جائے اور بے گمان رزق ملے۔ چوری سے مامون رہے، رزق بڑھے کبھی فاقہ نہ ہو اور جہاں پڑھے وہاں چور نہ جائے۔

۳ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (پ ۱۴)

(ترجمہ) ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ اور نگہبان ہیں۔

خاصیت ۳:۔ چاندی کے طبع کے پترے پر اسکو لکھ کر شب جمعہ کو یہ آیت چالیس بار اس پر پڑھے پھر اس کو نگین انگشتری کے نیچے رکھ کر وہ انگشتری پہن لے۔ اس کا مال و جان اور سب حالات حفاظت سے رہیں۔

۴ سورۂ مریم (علی نبینا وعلیہا السلام) (پارہ ۱۶)

خاصیت :- اس کو لکھ کر شیشے کے گلاس میں رکھ کر اپنے گھر میں رکھنے سے خیر و برکت زیادہ ہو اور خوشی کے خواب نظر آئیں اور جو شخص اس کے پاس سوئے وہ بھی اچھے خواب دیکھے۔ اور جو شخص اسے لکھ کر مکان کی دیوار میں لگائے سب آفات سے حفاظت رہے اور جو خوف زدہ پی لے تو خوف جاتا رہے۔

۷ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝ (پارہ ۱۸ ع ۲)

خاصیت :- اس کو پڑھنے سے چور، دشمن اور جن وغیرہ سے حفاظت رہتی ہے۔

۸ سورۃ العصر (پارہ ۳۰)

خاصیت :- مال وغیرہ دفن کرنے کے وقت اس کو پڑھنے سے وہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔

۱۸۔ دفینہ کا پتہ لگانا

۱ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۭ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ۭ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ (پ ۱ ع ۹)

خاصیت :- بعض عارفین سے منقول ہے کہ یہ آیتیں اور سورہ شعراء کاغذ پر لکھ کر ایک سفید مرغ کی گردن میں جس کا تاج شاخ شاخ ہو باندھ کر جس جگہ دفینے کا شبہ ہو وہاں چھوڑ دیا جائے۔ وہ مرغ وہاں جا کر کھڑا ہو جائیگا اور اگلے دن مر جائے گا۔ مگر مجھ کو اس میں شبہ ہے کہ حیوان کا ہلاک کرنا عمل سے ناجائز ہے۔

۲ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (پ ۳ رکوع ۱۱)

خاصیت:۔ جو شخص دفینہ و خزائن پر مطلع ہونا چاہے تو ان آیتوں کو نئے کے برتن پر مشک و زعفران سے لکھے پھر آب ہلیلہ زرد و آب طوبہ[1] و آب میوۂ سبز سے اس کے حروف دھو کر سیاہ مرغی کا پتہ یا سیاہ بط کا پتہ اور پانچ مثقال سرمہ اصفہانی لیکر اس پانی میں ملا کر خوب باریک پیسے حتیٰ کہ وہ باریک سرمہ ہو جائے اور رات کے وقت پیسا کرے تاکہ اس پر دھوپ نہ پڑے جب وہ سرمہ بن جائے کانچ کی شیشی میں رکھ لے اور آبنوس کی سلائی سے اس کا استعمال کرے اس طرح کہ اول جمعرات کے دن روزہ رکھے جب نصف شب کا وقت ہو ستر مرتبہ درود شریف پڑھے پھر اسی سلائی سے دونوں آنکھوں میں تین تین سلائی اس سرمہ کی لگائے اور داہنی آنکھ میں پہلے لگائے۔ اسی طرح سات جمعرات تک کرے کہ دن میں روزہ رکھے اور رات کو درود شریف اور استغفار پڑھے اور سرمہ لگائے۔ اس شخص کو کچھ اشخاص نظر آئینگے انسے جو پوچھنا ہو پوچھ لو وہ سوال کا جواب دینگے۔

۱۹۔ گم شدہ کی تلاش

۱ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ (پارہ ۲ رکوع ۳)

(ترجمہ):۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم تو (مع مال و اولاد حقیقۃً) اللہ تعالیٰ ہی کی ملک ہیں اور ہم سب (دنیا سے) اللہ تعالیٰ کے پاس جانے والے ہیں۔

خاصیت:۔ اگر یہ آیت پڑھ کر گم ہوئی چیز تلاش کی جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور مل جائے گی۔ ورنہ غیب سے کوئی چیز اس سے عمدہ ملے گی۔

۲ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ط اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا

---

[1] طوبہ: خشت پختہ۔ بلغت اہل مصر ۱۲۔

یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ (پ ۲ ع ۲)

(ترجمہ) اور ہر شخص (ذی مذہب) کے واسطے ایک قبلہ رہا ہے جس کی طرف وہ (عبادت میں) منہ کرتا رہا ہے سو تم نیک کاموں میں تگ و دو کرو تم خواہ کہیں ہوگے (لیکن) اللہ تعالیٰ تم سب کو حاضر کر دیں گے، بالیقین اللہ تعالیٰ ہر امر پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔

خاصیت: اس آیت کو کورے کپڑے کے گول کٹے ٹکڑے پر لکھ کر چور یا بھاگے ہوئے آدمی کا نام لکھ کر جس مکان میں چوری ہوئی ہے یا جس مکان سے کوئی بھاگا ہے اس کی دیوار میں میخ سے گاڑ دیا جائے، انشاء اللہ تعالیٰ مال مسروقہ یا گریختہ واپس آجائے گا۔

۳ قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُنَا وَلَا یَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓی اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ ھَدٰنَا اللّٰہُ کَالَّذِی اسْتَھْوَتْہُ الشَّیٰطِیْنُ فِی الْاَرْضِ حَیْرَانَ لَہٗٓ اَصْحٰبٌ یَّدْعُوْنَہٗٓ اِلَی الْھُدَی ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ ھُدَی اللّٰہِ ھُوَ الْھُدٰی ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

(پارہ ۷، رکوع ۱۵)

(ترجمہ) آپ کہہ دیجئے کہ کیا ہم اللہ کے سوا ایسی چیز کی عبادت کریں کہ وہ نہ ہم کو نفع پہنچائے اور نہ وہ ہم کو نقصان پہنچائے اور کیا ہم اُلٹے پھر جائیں بعد اس کے کہ ہم کو خدا تعالیٰ نے ہدایت کر دی ہے جیسے کوئی شخص ہو کہ اس کو شیطانوں نے آکر جنگل میں بے راہ کر دیا ہو اور وہ بھٹکتا پھرتا ہو اس کے کچھ ساتھی بھی ہیں کہ وہ اس کو ٹھیک راستے کی طرف بُلا رہے ہیں کہ ہمارے پاس آ۔ آپ کہہ دیجئے کہ یقینی بات ہے کہ راہِ راست وہ خاص اللہ ہی کی راہ ہے اور ہم کو یہ حکم ہوا ہے کہ ہم پورے مطیع ہو جائیں پروردگارِ عالم کے۔

خاصیت :- یہ چور اور گریختہ کے واسطے ہے کسی پرانی مشک کا ٹکڑا یا کدو[1] خشک کا پوست لے کر پرکار سے اس پر گول دائرہ بنایا جائے اور دائرہ کے اندر یہ آیت اور دائرہ سے خارج چور یا گریختہ کا نام مع اس کی ماں کے نام کے لکھ کر ایسی جگہ دفن کرے جہاں کوئی نہ چلتا ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ چور و گریختہ حیران و پریشان ہو کر واپس آجائیگا۔

۴ لَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ (پ ۱۰ رکوع ۱۲)

(ترجمہ) اور اگر وہ لوگ (غزوہ میں) چلنے کا ارادہ کرتے تو اس کا پھر کچھ سامان تو درست کرتے لیکن (خیر ہوئی) اللہ تعالیٰ نے ان کے جانے کو پسند نہیں کیا اس لئے ان کو توفیق نہیں دی اور (بحکمِ تکوینی) یوں کہہ دیا گیا کہ اپاہج لوگوں کے ساتھ تم بھی یہاں ہی دھرے رہو۔

خاصیت :- یہ آیت سارق و گریختہ کے واسطے ہے۔ کنان کے دھلے ہوئے کپڑے کے قوارہ[2] پر شروع ماہ میں یہ آیت لکھی جائے۔ اور گرد اس کے اس شخص کا نام مع نام والدہ کے لکھیں اور جس جگہ کوئی نہ دیکھتا ہو جا کر ایک میخ اس قوارہ کے اوپر ٹھونک دیں اور اس کو مٹی سے چھپا دیں وہ چور یا گریختہ باذنِ الٰہی واپس آجائے گا۔

۵ سورۃ الضحیٰ (پارہ ۳۰)

خاصیت :- جس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو یا کوئی شخص بھاگ گیا ہو اس کو سات مرتبہ پڑھنے سے واپس آجائے گا۔

۶ جعفر خالدی کا ایک نگین دجلہ میں گر گیا انھوں نے یہ دعا پڑھی :-

اَللّٰهُمَّ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اجْمَعْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ - ایک ۔۔۔ اوراق

---

[1] گول کٹا ہوا چاند۔ ۱۲

[2] قوارہ

کاغذات دیکھ رہے تھے۔ ان کاغذات میں وہ نگین مل گیا۔

۷ سورۃ والضحیٰ پڑھے اور اس آیت کو تین بار پڑھے وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى۔

۸ دیگر:۔ یہ آیت روٹی یا کسی خوردنی چیز پر لکھ کر جس پر شبہ ہو چوری کا اس کو کھلائے چور کھا نہ سکے گا۔ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۭ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝
اور يَبْتَلِعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهُ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۭ وَمِنْ وَّرَآىِٕهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝
اور اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝
اور وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝
اور صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

۹ دیگر:۔ جس دروازے سے چوری کا مال یا گریختہ نکلا ہے اس میں کھڑے ہو کر سورۃ والطارق پڑھنے سے انشاء اللہ تعالیٰ واپس آجائے گا یا اس کو خواب وغیرہ میں دیکھ لے گا۔

خاصیت:۔ اس آیت کو ایک روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر جس شخص کو بھاگنے کی عادت ہو یا جس عورت کو نافرمانی اور سرکشی کی عادت ہو اس کو کھلا دینے سے وہ عادت جاتی رہتی ہے۔

۱۰ دیگر:۔ اپنے رومال وغیرہ کے کونے پر فاتحہ اور سورۂ اخلاص اور معوذتین اور قل یا ایہا الکافرون۔ ہر سورۃ تین تین بار اور سورۂ طارق ایک بار اور سورۂ والضحیٰ تین بار پڑھ کر اس میں گرہ لگائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ چور نہ جانے پائے گا۔

۱۱ الرَّقِیْبُ (نگہبان)

خاصیت:۔ اس کے ذکر کرنے سے مال و عیال محفوظ رہے اور جس کی کوئی چیز گم ہو جائے اس کو بہت پڑھے تو وہ انشاء اللہ تعالیٰ مل جائے۔ اور سفر کے وقت

جس بال بچے کی طرف سے فکر ہو اس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ پڑھے تو وہ مامون رہے۔

۱۸ اَلْجَامِعُ (جمع کرنے والے)

خاصیت:۔ اس کی مداومت سے اپنے مقاصد و احباب سے مجتمع رہے اور جس کی کوئی چیز گم ہو جائے اس کو پڑھے تو مل جائے۔

۲۰۔ واپسی گریختہ

۱ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (پ ۲۰ ع ۴)

(ترجمہ) غرض ہم نے موسیٰؑ کو ان کی والدہ کے پاس اپنے وعدے کے موافق واپس پہنچا دیا تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور تاکہ (فراق کے) غم میں نہ رہیں اور تاکہ اس بات کو جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا (ہوتا) ہے لیکن (افسوس کی بات ہے کہ) اکثر لوگ (اس کا) یقین نہیں رکھتے۔

خاصیت:۔ اگر کوئی شخص بھاگ گیا ہو تو اس آیت کو لکھ کر چرخے میں باندھ کر ساٹھ مرتبہ ہر روز چالیس دن تک الٹا گھمائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ برکت اس عمل کے وہ شخص جلد واپس آجائے گا۔

۲ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ط (پ ۲۰ ع ۱۲)

(ترجمہ):۔ جس خدا نے آپ پر قرآن (کے احکام پر عمل اور اس کی تبلیغ) کو فرض کیا ہے وہ آپ کو (آپ کے) اصلی وطن (یعنی مکہ) میں پھر پہنچائیگا۔

خاصیت:۔ دو رکعت نفل پڑھ کر اس آیت کریمہ کو ایک سو انیس مرتبہ چالیس روز تک پڑھے برکت اس کے جو شخص بھاگ گیا ہو واپس آجائیگا۔

۳ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ

اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝ (پارہ ۲۱ رکوع ۱۱)

(ترجمہ) بیٹا اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو یا وہ آسمان کے اندر ہو یا وہ زمین کے اندر ہو تب بھی اس کو اللہ تعالیٰ حاضر کردے گا بیشک اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین باخبر ہے۔

خاصیت: برکت اس کے جو شخص بھاگ گیا ہو، واپس آجائے گا موافق ترکیب اوپر کے عمل میں لائیں۔

بیوی و شوہر سے متعلق

۱۔ لڑکی کا نکاح ہونا

شیخ شرف الدین بونی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جو شخص ہرن کی جھلی پر چودھویں شب کسی ماہ کو بعد نماز عشاء کے گلاب و زعفران سے یہ آیات لکھ کر ایک نلکی میں رکھ کر اس کا منہ نئے چھتے کے موم سے بند کرکے اس کو چمڑے میں سلوا کر اپنے داہنے بازو پر باندھے اس کے قلب میں شجاعت پیدا ہو۔ دشمن کے دل میں اس کی ہیبت پیدا ہو، خلق کی نظر میں مقبول ہو، اگر محتاج ہو غنی ہو جائے اور خوف زدہ ہو تو مامون ہو جائے۔ اور اگر جادو یا زندان یا جنون میں مبتلا ہو تو اس سے خلاصی حاصل ہو۔ اگر قرضدار ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا کردے۔ اگر کسی فکر میں مبتلا ہو وہ فکر دفع ہو جائے اور اگر مسافر ہو صحیح و سالم اپنے گھر آجائے۔ جو کسی عورت کا نکاح نہ ہوتا ہو تو اس کے پاس رکھنے سے لوگوں کو اس کے نکاح سے رغبت پیدا ہو۔ اگر کسی دوکان میں رکھا جائے تو خوب نفع ہو، اگر بچوں کے باندھا جائے تو تمام آفات سے مامون رہیں اور جس کے پاس رہے وہ شخص جو حاجت اللہ تعالیٰ سے مانگے پوری ہو وہ آیات یہ ہیں:۔

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (پ ۱ ع ۱)

(ترجمہ) الٓمّٓ۔ یہ کتاب ایسی ہے جس میں کوئی شبہ نہیں ہدایت بتلانے والی ہے خدا سے ڈرنیوالوں کو وہ خدا سے ڈرنیوالے لوگ ایسے ہیں کہ یقین لاتے ہیں پوشیدہ چیزوں پر اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور جو کچھ دیا ہے ہم نے اُن کو اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ ایسے ہیں کہ یقین رکھتے ہیں اس کتاب پر بھی جو آپ کی طرف اتاری گئی ہے اور ان کتابوں پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری جا چکی ہیں اور آخرت پر بھی وہ لوگ یقین رکھتے ہیں۔ پس یہ لوگ ہیں ٹھیک راہ پر جو اُن کے پروردگار کی طرف سے ملی ہے اور یہ لوگ ہیں پورے کامیاب۔

الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۙ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۝ (پ ۳ ع ۹)

(ترجمہ) الٓمّٓ۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہیں کہ ان کے سوا قابل معبود بنانے کے کوئی نہیں اور وہ زندہ ہیں۔ سب چیزوں کے سنبھالنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے پاس قرآن بھیجا ہے واقعیت کے ساتھ اس کیفیت سے کہ وہ تصدیق کرتا ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے ہو چکی ہیں۔ اور بھیجا تھا توریت اور انجیل کو اس سے قبل لوگوں کی ہدایت کے واسطے اور اللہ تعالیٰ نے بھیجے معجزات۔

الٓمّٓصٓ ۚ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (پ ۸ ع ۸)

(ترجمہ) الٓمّٓصٓ۔ یہ ایک کتاب ہے جو آپؐ کے پاس اس لئے بھیجی گئی ہے کہ آپؐ اس کے ذریعہ سے ڈرائیں، پس آپؐ کے دل میں اس سے بالکل تنگی نہ ہونا چاہئے اور یہ نصیحت ہے ایمان والوں کے لئے۔

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ۗ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ

اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ (پ ۱۳ ع ۷)

(ترجمہ) الٓمٓرٰ - یہ آیتیں ہیں ایک بڑی کتاب کی اور جو کچھ آپؐ پر آپؐ کے رب کی طرف سے نازل کیا جاتا ہے یہ بالکل سچ ہے اور لیکن بہت سے آدمی ایمان نہیں لاتے۔

کٓهٰیٰعٓصٓ ۝ ذِکْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِیَّا ۝ (پ ۱۶ ع ۱۰)

(ترجمہ) کٓهٰیٰعٓصٓ۔ یہ تذکرہ ہے آپ کے پروردگار کے مہربانی فرمانے کا اپنے بندے زکریا پر۔

طٰهٰ ۝ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤی ۝ (پ ۱۶ ع ۱۰)

(ترجمہ) طٰهٰ ۝ ہم نے آپ پر قرآن مجید اس لئے نہیں اتارا کہ آپ تکلیف اٹھائیں۔

طٰسٓمٓ ۝ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝ (پ ۹ ع ۵)

(ترجمہ) طٰسٓمٓ ۝ یہ کتاب واضح (یعنی قرآن) کی آیتیں ہیں۔

طٰسٓ ۝ تِلْكَ اٰیٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِیْنٍ (پ ۱۹ ع ۱۶)

(ترجمہ) طٰسٓ۔ یہ آیتیں ہیں قرآن کی اور ایک واضح کتاب کی۔

یٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ ۝ (پ ۲۲ ع ۱۸)

(ترجمہ) یٰسٓ قسم ہے قرآن باحکمت کی۔

صٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ۝ بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝

(پارہ ۲۳ ع ۱۰)

(ترجمہ) صٓ۔ قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے پُر ہے بلکہ (خود) یہ کفار (ہی) تعصب اور مخالفت میں ہیں۔

حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ

۱۵ (ترجمہ) (حضرت زکریا نے عرض کیا) اے میرے رب عنایت کیجئے مجھ کو اپنے پاس سے کوئی اچھی اولاد بے شک آپ دعا کے سننے والے ہیں۔

خاصیت:۔ جس کو اولاد سے مایوسی ہو گئی ہو، اس آیت کو پڑھا کرے اللہ تعالیٰ کریم اس آیت کی برکت سے فرزند صالح عطا فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۶ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ۝ (پارہ ۱۷ رکوع ۶)

(ترجمہ) اے میرے پروردگار مجھ کو لاوارث مت رکھیو (یعنی مجھ کو فرزند دیجئے کہ میرا وارث ہو) اور سب وارثوں سے بہتر آپ ہی ہیں۔

خاصیت:۔ جس کو اولاد سے مایوسی ہو، ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ صاحب اولاد ہو جائے گا۔ یہ دعا حضرت زکریا علیہ السلام کی ہے۔

۱۷ وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝ (پ ۲۷ ع ۲)

(ترجمہ):۔ اور ہم نے آسمانوں کو (اپنی) قدرت سے بنایا اور ہم وسیع القدرۃ ہیں اور ہم نے زمین کو فرش بنایا۔ سو ہم (کیسے) اچھے بچھانے والے ہیں)۔

خاصیت:۔ جس کو اولاد سے مایوسی ہو تو وہ دو انڈے روز جوش کر کے اور پوست دور کر کے ایک پر وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝ اور دوسرے پر وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝ لکھے، پہلا بیضہ مرد اور دوسرا بیضہ عورت کھائے۔ اسی طرح چالیس روز تک یہ ترکیب کرے اور اس درمیان میں قربت بھی کرتا جائے، انشاء اللہ تعالیٰ استقرار حمل ہو گا۔

۱۸ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّیُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ (پ ۲۹ ع ۱۶)

(ترجمہ) اور میں نے کہا کہ تم اپنے پروردگار سے گناہ بخشواؤ، بے شک وہ بڑا

بخشنے والا ہے۔ کثرت سے تم پر بارش بھیجے گا اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دیگا اور تمہارے لئے باغ لگا دے گا اور تمہارے لئے نہریں بہا دے گا۔

خاصیت: چند شخص حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے کسی نے پانی نہ برسنے کی شکایت کی اور کسی نے اولاد نہ ہونے کی شکایت کی اور کسی نے دوسری حاجت کے لئے کہا۔ آپ نے سب کے جواب میں فرمایا کہ استغفار کیا کرو۔ ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت اس کی کیا وجہ کہ آپ نے سب کو استغفار ہی کے لئے فرمایا ہے۔ آپ نے جواب میں ان ہی آیتوں کو پڑھا اور فرمایا کہ دیکھو! اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں اسی کو ارشاد فرمایا ہے۔

۵۔ بانجھ پن ختم ہونا

۱۔ وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۙ یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ۗ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ۝ یٰزَكَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨاسْمُهٗ یَحْیٰی ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ۝ قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِیًّا ۝ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَیْـًٔا ۝ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً ۗ قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ۝ فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤی اِلَیْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِیًّا ۝ یٰیَحْیٰی خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۗ وَاٰتَیْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِیًّا ۝ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۗ وَكَانَ تَقِیًّا ۝ وَّبَرًّا بِوَالِدَیْهِ وَلَمْ یَكُنْ جَبَّارًا عَصِیًّا ۝ وَسَلٰمٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَیَوْمَ یَمُوْتُ وَیَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا ۝ (پارہ ۱۶ رکوع ۳)

خاصیت: جس عورت کو حمل نہ رہتا ہو دونوں میاں بیوی جمعہ کے دن روزہ رکھیں اور شکر اور بادام اور روٹی سے افطار کریں اور پانی بالکل نہ پئیں اور یہ آیتیں شیشے

کے جام پر شہد سے جس کو آگ نہ پہنچی ہو لکھ کر آبِ شیریں پاک سے دھو کر سفید نخود دو سو دانے دانے پر یہ آیتیں پڑھ کر اس پانی کو ہنڈیا میں ڈال کر وہ نخود اس میں ڈال دیں اور خوب تیز آنچ کر دیں، پھر عشاء کی نماز پڑھ کر سورۂ مریم پڑھے جب نخود خوب پک جائیں پانی سے نکال لیں اور اس میں تھوڑا آبِ انگور اضافہ کر کے آدھا آدھا دونوں میاں بیوی پئیں اور تھوڑی دیر سو رہیں۔ پھر اٹھ کر مباشرت کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسی روز حمل رہ جائے گا اور اگر تین شب تک غذا کھانے سے پہلے اسی طرح کریں تو اولاد بہت اچھی ہو۔

۲ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۖ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۭ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝ (پارہ ۱۸ رکوع ۱)

خاصیت: عورت کے حاملہ ہونے کے واسطے یہ تین آیتیں ریحان ارجی کے سات پتوں پر لکھ کر عورت ان کو ایک ایک پتہ کر کے نگل جائے اور ہر پتے پر زرد رنگ کی گائے کا دودھ ایک گھونٹ پی جائے انشاء اللہ تعالیٰ اس کو حمل قرار پائے۔

۳ جس روز عورت حیض سے پاک ہو کر غسل کرے ایک بکری کا بچہ فربہ ذبح کر کے ایک دیگچہ میں تھوڑے پانی میں یخنی کے طور پر پکایا جائے اور وہ پانی عورت کو پلا دیا جائے۔ اور ایک برتن میں سورۂ فاتحہ اور درود شریف اور ابجد سے ضظغ تک لکھ کر اور دوسرے برتن میں قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ۝ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝ فَحَمَلَتْهُ بِعَوْنِ اللّٰهِ فَحَمَلَتْهُ بِلُطْفِ اللّٰهِ فَحَمَلَتْهُ بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۝ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ لکھ کر پانی میں حل کر کے وقت قربت شوہر پی لے انشاء اللہ تعالیٰ حمل رہ جائے گا۔

۴ برائے عقیمہ :- بانجھ عورت کے واسطے ہرن کی جھلی پر گلاب اور زعفران سے یہ آیت لکھے وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۔ پھر اس تعویذ کو گردن میں باندھے۔

۵ برائے عقیمہ :- چالیس لونگوں پر سات بار اس آیت کو پڑھے :-
اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۔ اور ایک لونگ کو ہر دن کھائے اور شروع کرے حیض کے غسل ہونے سے اور ان دنوں میں اس کا زوج اس سے صحبت کرتا رہے۔

فائدہ :- مولانا نے فرمایا اور شرط اس عمل کی یہ بھی ہے کہ لونگ مت کو کھائے اور اس پر پانی نہ پیئے۔

۶ اَلْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ (بنانے والے۔ صورت بنانے والے)

خاصیت :- بکثرت ذکر کرنے سے صنائع عجیبہ کا ایجاد آسان ہو۔ اگر بانجھ عورت سات روز تک روزہ رکھے اور پانی سے افطار کرے اور بعد افطار کے اکیس بار پڑھے، تو انشاء اللہ تعالیٰ حمل قرار پائے اور اولاد ہو۔

۶۔ حفاظت حمل

۱ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ (پارہ ۱۳، رکوع ۸)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کو سب خبر رہتی ہے جو کچھ کسی عورت کو حمل رہتا ہے (لڑکا یا لڑکی) اور جو کچھ رحم میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ اور ہر شئے اللہ کے نزدیک ایک خاص اندازہ سے ہے۔

خاصیت :- اگر حمل گر جانے کا خوف ہو یا حمل نہ ٹھہرتا ہو تو یہ آیت اور اوپر والی

آیت ان دونوں کو لکھ کر عورت کے رحم پر باندھے انشاء اللہ تعالیٰ حمل محفوظ رہے گا اور اگر نہ ٹھہرتا ہوگا تو قرار پائیگا۔

۲۔ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ (پ ۱۷ ع ۸)

(ترجمہ) اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو (کیونکہ) یقیناً قیامت (کے دن کا) زلزلہ بڑی بھاری چیز ہوگی۔

خاصیت: حفظ حمل کے لئے مفید ہے۔ ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھا کرے۔

۳۔ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَّكَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ (پارہ ۳ رکوع ۱۲)

خاصیت: یہ آیت حفاظتِ حمل اور بچوں کو آفات و تغیرات اور دیگر عیوب اور نظر بد سے محفوظ رکھنے کے لئے ہے۔ ان آیتوں کو گلاب اور زعفران سے ہرن کی جھلی پر لکھ کر حاملہ عورت کی داہنی کوکھ پر باندھ دیں وضع حمل تک بندھا رہے۔ انشاء اللہ تمام آفات سے مامون رہے گی۔

۴۔ وَالَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ۝ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَیْنَا رٰجِعُوْنَ ۝ (پارہ ۱۷ رکوع ۶)

خاصیت: حفاظتِ حمل اور بچہ صحیح و سالم پیدا ہونے کے لئے یہ آیتیں لکھ کر

شروع حمل میں چالیس روز تک حاملہ عورت کے باندھ دیں پھر کھول کر نویں مہینے پھر باندھیں۔ پھر بعد پیدائش تعویذ کھول کر بچہ کے باندھ دیں۔

۵ سورت الحجرات (پارہ ۲۶)

خاصیت:۔ کاغذ پر لکھ کر دیواروں پر چسپاں کر دے تو آسیب نہ آئے۔ لکھ کر پلانے سے دودھ بڑھے اور حمل محفوظ رہے۔

۶ سورۃ الحاقہ (پ ۲۹)

خاصیت:۔ حاملہ کے باندھنے سے بچہ ہر آفت سے محفوظ رہے۔ اگر بچہ ہونیکے وقت اس کا پڑھا ہوا پانی منہ میں لگائیں تو اس کو ذکاوت حاصل ہو۔ اور ہر مرض اور ہر آفت سے جس میں بچے مبتلا ہو جاتے ہیں محفوظ رہے اور اگر روغن زیتون پر پڑھ کر بچے کو مل دیں تو بہت فائدہ بخشے اور سب حشرات اور موذی جانوروں سے محفوظ رہے اور یہ تیل تمام جسمانی دردوں کو نافع ہے۔

۷ **برائے حفاظت اسقاطِ حمل یا بارِ درخت۔**

یہ لکھ کر باندھ دیا جائے:۔ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ۚ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۝ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝

۸ ایضاً۔ کسی برتن پر لکھ کر پلایا جائے:۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۝ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ وَزَكَرِيَّا

إِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

۱۰ اَلْمُبْدِئُ (پیدا کرنے والے)

خاصیت:۔ حاملہ کے بطن پر آخر شب میں پڑھے تو حمل محفوظ رہے اور ساقط نہ ہو۔

۷۔ ولادت میں آسانی

۱ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ (پ ۳۰ ع ۹)

(ترجمہ) جب آسمان پھٹ جائیگا اور اپنے رب کا حکم سُن لے گا اور وہ (آسمان) اسی لائق ہے اور جب زمین کھینچ کر بڑھا دی جائیگی، اور وہ (زمین) اپنے اندر کی چیزوں کو (یعنی مردوں کو) باہر اُگل دیگی اور خالی ہو جائے گی۔

خاصیت:۔ ان آیتوں کو لکھ کر ولادت کی آسانی کے لئے بائیں ران میں باندھ دے انشاء اللہ تعالیٰ بہت آسانی سے ولادت ہوگی مگر بعد ولادت کے تعویذ کو فوراً کھول دینا چاہیئے۔ اور اسی عورت کے سر کے بال کی دھونی مقام خاص پر دینا مفید ولادت ہے۔

۲ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ (پارہ ۱۱ رکوع ۹)

خاصیت:۔ یہ آیت تسہیلِ ولادت اور دردِ گوش اور آسانیٔ رزق کے لئے کدوئے شیریں کے پوست پر سیاہی سے لکھ کر دردِ زہ والی عورت کے داہنے بازو پر باندھ دینے سے ولادت میں سہولت ہوتی ہے اور قلعی دار تانبے کی طشتری پر عرق گندنا سے لکھ کر صاف شہد سے دھو کر آگ پر پکا کر جس کے کان میں درد ہو تین قطرے چھوڑ دے انشاء اللہ تعالیٰ نفع ہو اور جو کاغذ پر لکھ کر نیلے کپڑے میں تعویذ بنا کر داہنے بازو پر باندھے، اسباب روزی

کے اُس کے لئے آسان ہوں۔

۴ اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ؕ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ (پ ۱۷ ع ۳)

خاصیت:۔ جو عورت دردِ زہ میں مبتلا ہو اس کے شکم یا کمر پر اس کو دم کر دے یا لکھ کر باندھ دے تو ولادت بآسانی ہو۔

۵ **برائے دردِ زہ۔** (دفع درد)

جس عورت کو دردِ زہ یعنی لڑکا پیدا ہونے کا درد تکلیف دے تو پرچہ کاغذ میں یہ آیت لکھے:۔ وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اَهْیًا اَشْرَاهْیًا اور پرچے کو کپڑے میں لپیٹے اور اس کی بائیں ران میں باندھے تو وہ جلدی جنے گی۔

۶ اگر اوّل سورۂ اِنْشِقَاق سے حُقَّتْ تک شیرینی پر پڑھے اور حاملہ کو کھلائے تو بھی جلد جنے

۸۔ دودھ بڑھنا

سُوْرَۃُ الْحِجْر (پ ۱۴) **خاصیت:۔** جو شخص اس کو زعفران سے لکھ کر کسی عورت کو پلائے اس کا دودھ بڑھ جائے۔ سورۂ یٰسٓ کو لکھ کر پلانے سے دودھ پلانے والی عورت کا دودھ بڑھ جائے۔

۲ سورۃ الحجرات (پارہ ۲۶) **خاصیت:۔** کاغذ پر لکھ کر دیوار پر چسپاں کر دے تو آسیب نہ آئے۔ لکھ کر پلانے سے دودھ بڑھے اور حمل محفوظ رہیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۹۔ دودھ چھڑانا

۱ سورۃ البروج (پارہ ۳۰)

خاصیت:۔ جس کا دودھ چھڑانا منظور ہو، اُس کے باندھ دے۔ وہ بآسانی دودھ چھوڑ دے۔

۱۰۔ اولاد نرینہ کا نیک بخت ہونا۔

۱ سورۃ الاعلیٰ (پارہ ۳۰)

خاصیت:۔ شروع مہینے حمل میں اگر عورت کی داہنی پسلی پر یہ سورت لکھ دی تو انشاء اللہ تعالیٰ اولاد نرینہ پیدا ہو۔

۲ برائے زنے کہ فرزند نرینہ نزاید۔

جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو لکھے:۔ اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ۔ اور اس آیت کو لکھے۔ یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا پھر یہ لکھے بِحَقِّ مَرْیَمَ وَعِیْسٰی اِبْنًا صَالِحًا طَوِیْلًا فَهُوَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ پھر اس تعویذ کو حاملہ باندھے رہے۔

۳ برائے فرزند نرینہ۔ اور یہ بھی اسی شخص معتمد نے مجھ کو خبر دی ہے کہ جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو اس کے پیٹ پر گوں لکیر کھینچے اور ستر بار انگلی پھیرنے کے ساتھ یٰاَمِیْنُ کہے۔

۴ برائے تولد فرزند نیک

سورۂ یوسف تمام لکھ کر حاملہ کے تعویذ باندھ دے فرزند نرینہ نیک و دیندار پیدا ہو۔

۵ لَنَشْکُرَنَّ۔ (شکر کرنے والے)

خاصیت:۔ بکثرت ذکر کرنے سے بزرگی میں برکت ہو اور شب زفاف میں بیوی کے پاس جاکر قبل مباشرت دس بار ذکر کرے تو اولاد نرینہ نیک بخت پیدا ہو۔

۶ سورۃ الفجر (پارہ ۳۰)

خاصیت:۔ وسط شب میں پڑھ کر جماع کرنے سے اولاد نیک بخت پیدا ہو۔

۷ اَلْبَرَرَ۔ (نیک لوگ)

خاصیت:۔ اگر سات مرتبہ پڑھکر بچہ پر دم کیا کرے تو نیک بخت ہو۔

۱۱۔ حفاظتِ اطفال

۱ اِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ سے بِغَيْرِ حِسَابٍ تک (پ ۳ ع ۱۲)

خاصیت :۔ اگر مشک و زعفران سے لکھ کر تانبے یا لوہے کی نلکی میں رکھ کر بچے کے گلے میں لٹکا دیا جائے تو رونے اور ڈرنے اور بدخوابی سے حفاظت رہے اور ماں کے تھوڑے دودھ سے آسودہ ہو جائے اور اگر دودھ کم ہو تو بڑھ جائے اور بچے کی نشوونما خوب ہو۔

۲ سورۂ حاشیہ (پارہ ۲۵)

خاصیت :۔ پیدائش بچے کے وقت اس کو لکھ کر باندھنے سے تمام آسیب موذی جانوروں سے محفوظ رہے گا۔

۳ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ تا عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ (پارہ ۱۲ رکوع ۵)

خاصیت :۔ تعویذ بنا کر بچے کے گلے میں ڈالنے سے جس قدر امراض بچوں کو لاحق ہوتے ہیں سب سے حفاظت رہتی ہے۔

۴ سورۂ ابراھیم علیٰ نبینا وعلیہ السلام (پ ۱۳)

خاصیت :۔ سفید حریر کے ٹکڑے پر اس کو ہاد ضو لکھ کر لڑکے کے گلے میں باندھ دے تو رونا، ڈرنا اور نظر بد سب دفع ہو جائے اور دودھ چھوڑنا آسان ہو۔

۵ سورۃ البلد (پ ۳۰)

خاصیت :۔ ولادت کے وقت لکھ کر بچے کے باندھ دینے سے سب موذی جانور اور پیش سے محفوظ رہے۔

۱۲۔ نشوونمائے اطفال

۱ اَلَّذِیْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ

السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ (پ ۲-۶-۱۴)

خاصیت: جب بچے کو پیدا ہوئے ستر دن گزر جائیں اس کو شیشہ کے برتن میں لکھ کر آبِ باراں سے دھو کر دو حصے کرے۔ ایک حصہ اُس بچہ کے کھانے کی چیز میں ملائے اور ایک حصہ بوتل میں رکھ چھوڑے اور سات روز تک اس میں سے بچہ کو پلائے اور اس کے منہ کو ملے، انشاء اللہ تعالیٰ خوب نشوونما ہو۔

۱۳۔ قدرتِ جماع

بہ برائے قدرتِ جماع۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر کیا گیا کہ فلاں شخص نے نکاح کیا مگر عورت پر قادر نہیں ہوا۔ آپ نے دو انڈے جوش دیئے ہوئے منگائے اور چھلکا اتار کر ایک پر یہ آیت لکھی:۔ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝ اور مرد کو کھانے کے لئے دیدیا اور دوسرے پر یہ آیت لکھی:۔

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۔ اور وہ عورت کو کھانے کے لئے دے دیا اور کہا کہ اب مطلب حاصل کرو، چنانچہ وہ کامیاب ہوا۔

۱۴۔ لڑکے کا زندہ نہ رہنا

بہ برائے زنے کہ فرزندش نہ زید[1]۔ اور اُس شخص نے جس پر اعتماد ہے خبر دی ہے کہ جس عورت کا لڑکا زندہ نہ رہتا ہو تو اجوائن اور کالی مرچ لے، دونوں چیزوں پر دو شنبہ کی دوپہر کو چالیس بار سورۂ والشمس پڑھے اور ہر بار درود شریف پڑھ کر شروع کرے اور اسی پر ختم کرے اس کو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھڑانے تک۔

۱۵۔ امرِ پوشیدہ کا دریافت کرنا۔

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ ۭ وَمَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ (پ ۱۳ ع ۵)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کو سب خبر رہتی ہے جو کچھ کسی عورت کو حمل رہتا ہے

---

[1] اس عورت کے لئے جس کا لڑکا زندہ نہ رہے۔ ۱۲

(لڑکا یا لڑکی) اور جو کچھ رحم میں کمی بیشی ہوتی ہے اور ہر چیز اللہ کے نزدیک ایک خاص اندازہ سے ہے۔ وہ تمام پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کا جاننے والا ہے، سب سے بڑا عالیشان ہے۔

خاصیت:۔ جو شخص کسی پوشیدہ امر کو دریافت کرنا چاہے۔ مثلاً حاملہ کے شکم میں کیا ہے یا دفینہ کہاں ہے یا کوئی چیز دفن کر کے بھول گیا اس کا موقع دریافت کرنا ہے یا غائب کب تک آئے گا۔ یا مریض کب تک اچھا ہو جائیگا تو وضو کر کے عطر لگائے اور دوشنبہ کے روز روزہ رکھے اور شب کو باوضو سوئے اور منگل کے روز قبل طلوع آفتاب ان آیتوں کو ایک سبز کپڑے پر زعفران اور گلاب خالص سے لکھے پھر اس کپڑے کو عود و عنبر سے دھونی دے کر اس کو ایک ڈبے کے اندر بند کر دے، اس طرح کہ نہ کوئی آدمی اس کو دیکھے اور نہ چاند سورج کا سامنا ہو، جب بدھ کی رات ہو تو عشاء کی نماز پڑھ کر اس ڈبے کو ہاتھ میں لے کر یوں کہے:۔ يَا عَالِمَ الْخَفِيَّاتِ فِي الْأُمُوْرِ يَا مَنْ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اِطَّلِعْنِيْ عَلٰى كُلِّ مَا اُرِيْدُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پھر ذکر اللہ کرتا ہوا سو جائے۔ خواب میں کوئی امر مقصود بتلا جائے گا، اگر اس شب کو نظر نہ آئے تو جمعرات کو روزہ رکھ کر شب جمعہ میں اسی طرح کرے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کوئی نہ کوئی خواب میں اس کو خبر دے گا۔

رزق و ادائیگی قرض

۱۔ قرض کا ادا ہونا

۱ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (پ ۳ ع ۱۱)

(ترجمہ): (اے محمد) آپ یوں کہئے کہ اے اللہ مالک تمام ملک کے آپ ملک جس کو چاہیں دیدیتے ہیں اور جس سے چاہیں آپ ملک لے لیتے ہیں اور جس کو چاہیں باعزت کر دیتے

ہیں اور جس کو آپ چاہیں ذلیل کر دیتے ہیں۔ آپ ہی کے اختیار میں سب بھلائی ہے۔ بلاشبہ آپ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں۔

خاصیت:۔ ادائے قرض کے لئے سات بار صبح و شام پڑھ لیا کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ قرض ادا ہو جائے گا۔

۷ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ (پ ۴-۷۶)

(ترجمہ) پھر اللہ تعالیٰ نے اس غم کے بعد تم پر چین بھیجی یعنی اونگھ کہ تم میں سے ایک جماعت پر تو اس کا غلبہ ہو رہا تھا اور ایک جماعت وہ تھی کہ ان کو اپنی جان ہی کی فکر پڑ رہی تھی، وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خلافِ واقع خیالات کر رہے تھے جو کہ محض جہالت کا خیال تھا، وہ یوں کہہ رہے تھے کہ ہمارا کچھ اختیار چلتا ہے (یعنی کچھ نہیں چلتا) آپ فرما دیجئے کہ اختیار تو سب اللہ ہی کا ہے۔ وہ لوگ اپنے دلوں میں ایسی بات پوشیدہ رکھتے ہیں جس کو آپ کے سامنے (صراحۃً) ظاہر نہیں کرتے، کہتے ہیں کہ اگر ہمارا کچھ اختیار چلتا (یعنی ہماری رائے پر عمل ہوتا) تو ہم (میں جو مقتول ہوئے وہ) یہاں مقتول نہ ہوتے۔ آپ فرما دیجئے کہ اگر تم لوگ اپنے گھروں میں بھی رہتے تب بھی جن لوگوں کے لئے قتل مقدر ہو چکا تھا وہ لوگ ان مقامات کی طرف نکل پڑتے جہاں وہ (قتل ہو ہو کر) گرے ہیں اور جو کچھ ہوا اس لئے ہوا تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے باطن کی بات (یعنی ایمان) کی آزمائش کرے اور تاکہ تمہارے دلوں کی بات کو صاف کر دے اور اللہ تعالیٰ باطن کی سب باتوں کو خوب جانتے ہیں اور بے شک ہم نے تم کو زمین

پر رہنے کی جگہ دی۔ اور ہم نے تمہارے لئے اس میں سامان زندگی پیدا کیا۔ تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔

خاصیت :۔ کشائش رزق کے لئے ان آیتوں کو ابتدائی مہینہ کے جمعہ سے چالیس جمعہ تک بعد مغرب کے گیارہ بار پڑھے اور اس دوسری آیت یعنی وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ (پ ۸ ع ۸) کو ہر جمعہ کے بعد کاغذ پر لکھ کر کنویں میں ڈالتا جائے۔ امید قوی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس عمل سے غنی و توانگر ہو جائیگا۔ اگر قرضہ ہو تو ادا ہو جائے گا۔

۳ سورۃ کہف (پارہ ۱۵)

خاصیت :۔ اس کو لکھ کر ایک بوتل میں رکھ کر گھر میں رکھنے سے محتاجی اور قرضے سے بے خوف رہے اور اس کے گھر والوں کو کوئی آزار نہ دے سکے۔ اور جو اناج کی کوٹھی میں رکھ دے سب خطروں سے محفوظ رہے۔

۴ سورۃ التحریم (پ ۲۸)

خاصیت :۔ مریض پر دم کرنے سے درد کو سکون اور مرگی والے کو افاقہ ہو اور جس کو نیند نہ آتی ہو نیند آجائے اور مدتوں کا قرض ادا ہو۔

۲۔ برکت ہونا

۱ اور جو شخص سورۃ الحجر کو جیب میں رکھے اس کی کمائی میں برکت ہو اور معاملات میں کوئی شخص اس کی مرضی سے عدول اور خلاف نہ کرے۔

۳۔ وسعتِ عیش

۱ برائے وسعتِ عیش :۔ سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ اور سورۃ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ گیارہ گیارہ بار پاک پانی پر دم کر کے نئے کپڑے پر چھڑک دے تو اس کے استعمال تک عیش میں رہے۔

۵ مَالِكَ الْمُلْكِ (مالکِ بادشاہت)

خاصیت:۔ اس پر مداومت کرے تو مال و توانگری حاصل ہو۔

۵ اَلْمُغْنِیُ (تونگر کرنے والا)

خاصیت:۔ ہزار بار پڑھے تو توانگری حاصل ہو۔

۴۔ برائے دفع بھوک پیاس

۵ سورۂ اخلاص (پارہ ۳۰)

خاصیت:۔ جو شخص ہمیشہ اس کو پڑھا کرے ہر قسم کی خیر حاصل ہو اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رہے اور جو بھوک میں پڑھے تو سیر ہو جائے اور جو پیاس میں پڑھے سیراب ہو جائے۔

دیگر:۔ اور اگر خرگوش کی جھلی پر لکھ کر اپنے پاس رکھے، کوئی انسان اور جن اور موذی جانور اس کے پاس نہ آئے۔

۵ پوری سورۂ واقعہ (پ ۲۷ رکوع ۱۱)

خاصیت:۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص اس سورت کو رات کے وقت ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے وہ کبھی بھوکا نہ رہے گا۔

۵ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۭ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ (پ ۱ ع ۷)

(ترجمہ) اور جب (حضرت) موسیٰؑ نے پانی کی دعا مانگی اپنی قوم کے واسطے اس پر ہم نے حکم دیا کہ اپنے اس عصا کو فلاں پتھر پر مارو پس فوراً اس سے پھوٹ نکلے بارہ چشمے۔ معلوم کر لیا ہر ہر شخص نے اپنے پانی پینے کا موقع۔ کھاؤ اور پیو اللہ تعالیٰ کے رزق سے اور حد سے مت نکلو فساد کرتے ہوئے زمین میں۔

خاصیت :۔ جس کو سفر میں پانی میسر نہ ہو یا ایسے مرض میں مبتلا ہو جس میں پیاس کی کثرت سے پیئے اور پیاس نہ بجھے تو ان آیتوں کو مٹی کے کسی چکنے برتن میں جو تیل یا گھی سے چکنا ہو گیا ہو یا کانچ یا پتھر کے برتن پر لکھ کر بارانِ ربیع کے پانی سے دھو کر ایک شیشی میں بھر کر تین روز رہنے دے۔ پھر اس میں سرخ بکری کا دودھ ملا کر آنچ پر اس کو گاڑھا کرے۔ پیاس میں صبح کے وقت دو درہم۔ اور مبتلائے مرض سوتے وقت اسی قدر پیا کرے۔

۴ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (پ ۷، ۸۲)

(ترجمہ) اور اللہ ہی کی ملک ہے سب جو کچھ رات میں اور دن میں رہتا ہے اور وہی ہے بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا۔

خاصیت :۔ یہ آیت تسکینِ غیظ و غضب اور دفعِ تشنگی و رنج کے لئے ہے اور اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا ہو جائے۔ اور یہ آیت کثرت سے پڑھے

۵ اَلصَّمَدُ (بے نیاز)

خاصیت :۔ آخر شب میں ایک سو پچیس بار پڑھے تو آثار صدق و صداقت کے ظاہر ہوں اور جب تک اس کو ذکر کرتا رہے بھوک کا اثر نہ ہو

۶ **۵۔ بے مشقت روزی**

۱ سورۂ فاتحہ ایک سو گیارہ بار پڑھ کر بیڑی ہتھکڑی پر دم کرنے سے قیدی جلدی رہائی پائے۔ آخرِ شب میں اکتالیس ۴۱ بار پڑھنے سے بے مشقت روزی ملے۔

۲ سورۂ یٰسٓ

خاصیت :۔ جس حاجت کے لئے اکتالیس بار پڑھے وہ روا ہو، خوفزدہ امن میں ہو جائے۔ یا بیمار ہو شفا پاوے یا بھوکا ہو سیر ہو جائے۔

۶۔ زیادتی رزق کیلئے

۱ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى

قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ (پ ۴ ع ۷)

خاصیت: کشائش رزق کے لیے ان آیتوں کو ابتدائی مہینہ کے جمعہ سے جمعہ تک بعد مغرب کے گیارہ بار پڑھے اور اس دوسری آیت یعنی وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ (پ ۸ ع ۱۸) کو ہر جمعہ کو کاغذ پر لکھ کر کنویں میں ڈالتا جائے۔ امید قوی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس عمل سے غنی اور تونگر ہو جائیگا۔

۷ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝ (پ ۲۵ ع ۱۶)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے جس کو چاہتا ہے روزی دیتا ہے اور وہ قوت والا زبردست ہے۔

خاصیت: زیادتی رزق کے لئے بعد نماز کے کثرت سے پڑھا کرے۔

۸ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ (پ ۲۸ ع ۱۰)

(ترجمہ) اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر شے کا ایک اندازہ (اپنے علم میں) مقرر کر رکھا ہے۔

خاصیت: فراخی رزق کے لئے اور جس مہم میں چاہے، اس کو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ شکدستی دور ہو جائیگی اور مہم آسان ہوگی۔

۹ پوری سورۂ مزمل (پارہ ۲۹ رکوع ۱۳)

خاصیت :۔ کشائش رزق کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک چلہ تک ہر روز بوقت معین پر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے پھر گیارہ سو گیارہ مرتبہ یَا مُغْنِیُ پڑھے اس کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ مزمل شریف پڑھے اور پھر آخر میں بھی گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ لے۔

جو اس عمل کو کرے گا اللہ تعالیٰ غیب سے اس کی طرح طرح کی امداد فرمائیگا۔

۵ آیۃ الکرسی مع بسم اللہ۔ خالدون تک۔ پوری سورۃ الفلق مع بسم اللہ اور پوری سورۃ الناس اور آیت قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَآ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا ھُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ (پارہ ۱۰ رکوع ۱۰)

ترجمہ) فرما دیجئے ہم کو کوئی حادثہ نہیں پیش آسکتا مگر وہی جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقدر فرمایا ہے۔ وہ ہمارا مالک ہے اور اللہ کے تو سب مسلمانوں کو اپنے کام سپرد رکھنے چاہئیں

خاصیت :۔ جو شخص آیت الکرسی کو ہر نماز کے بعد پڑھا کرے شیطان کے وسوسے اور سرکش شیطانوں کے مکر و ایذا سے محفوظ رہے اور فقیر سے غنی ہو جائے اور ایسے طریق سے رزق ملے کہ اس کو گمان بھی نہ ہو اور جو اس کو صبح و شام اور گھر میں جانے کے وقت اور بستر پر لیٹنے کے وقت ہمیشہ پڑھا کرے تو چوری اور غرق اور جلنے سے مامون رہے دولت نصیب ہو اور ہر قسم کے خوف اور اندیشے سے سالم رہے۔ اور اس کو ٹھیکریوں پر لکھ کر طاق میں رکھ دے تو طاق چوری اور گھن سے محفوظ رہے اور اس میں برکت ہو۔ اور جو اس کو اپنی دکان یا مکان میں کسی اونچی جگہ رکھ دے تو رزق بڑھے اور کبھی فاقہ نہ ہو اور وہاں نور نہ آئے اور اگر سفر یا کسی خوفناک جگہ میں رہنے کا اتفاق ہو تو آیۃ الکرسی مع سورۃ اخلاص اور معوذتین اور قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَا پڑھ کر اپنے گرد دائرہ کھینچ لیا جائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ کوئی موذی نہ پہنچ سکے گا۔

۶ قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (پارہ ۳ رکوع ۱۱)

خاصیت: جو شخص کثرت سے ان آیتوں کو فرض نمازوں کے بعد اور نوافل کے بعد اور سوتے وقت پڑھا کرے اس کو روزی اور وسعت نصیب ہو، اس کے مال میں ترقی ہو اور تنگ دستی دُور ہو۔

۷ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ط قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ (پ ۷، ۵۴)

(ترجمہ) وہ وقت قابلِ یاد ہے جب کہ حواریین نے عرض کیا کہ اے عیسیٰ بن مریم (علیک السلام) کیا آپ کے پروردگار ایسا کر سکتے ہیں کہ ہم پر آسمان سے کچھ کھانا نازل فرما دیں آپ نے فرمایا کہ خدا سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو۔ وہ بولے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو پورا اطمینان ہو جائے اور ہمارا یقین اور بڑھ جائے کہ آپ نے ہم سے سچ بولا ہے اور ہم گواہی دینے والوں میں سے ہو جائیں۔ عیسیٰ بن مریم نے دعا کی کہ اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرمائیے کہ وہ ہمارے لئے یعنی ہم میں جو اول ہیں اور بعد میں ہیں سب کے لئے ایک خوشی کی بات ہو جائے اور آپ کی طرف سے ایک نشانی ہو جائے اور آپ ہم کو عطا فرمائیے۔ اور آپ سب عطا کرنے والوں سے اچھے ہیں۔

خاصیت: یہ آیتیں وسعتِ رزق اور دفعِ گرسنگی کے واسطے ہیں۔ جو ذکی

مٹی کے برتن میں ان کو باوضو لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ جب ضرورت ہو اس میں پانی بھر کر گھر یا کھیت یا باغ میں چھڑکے اور اگر دل چاہے تو تین ہفتہ متواتر وہ پانی پیئے انشاء اللہ تعالیٰ جان و مال میں برکت ہوگی۔

۸ وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ (پ ۸ ع ۸)

(ترجمہ) اور بے شک ہم نے تم کو زمین پر رہنے کی جگہ دی اور ہم نے تمہارے لئے اس میں سامانِ زندگی پیدا کیا۔ تم لوگ بہت ہی کم شکر کرنے والے ہو۔

خاصیت:۔ تکثیرِ رزق و زیادتیٔ معاش کے واسطے جمعہ کے روز جب نماز سے فارغ ہو جائیں لکھ کر دوکان یا مکان میں رکھنے سے رزق بڑھتا ہے۔

۹ قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝ (پ ۱۱ ع ۹)

(ترجمہ) آپ کہئے کہ وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور وہ کون ہے جو جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور بیجان کو جاندار سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے۔ سو ضرور وہ یہی کہیں گے کہ اللہ (ہے) تو ان سے کہئے کہ پھر (شرک سے) کیوں نہیں پرہیز کرتے۔

خاصیت:۔ یہ آیت تسہیل ولادت اور درد گوش اور آسانیٔ رزق کے لئے کدوئے شیریں کے پوست پر سیاہی سے لکھ کر دردزہ والی کے داہنے بازو پر باندھ دینے سے ولادت میں سہولت ہوتی ہے اور قلعی دار تانبے کی طشتری پر عرق گندنا سے لکھ کر صاف شہد سے دھو کر آگ پر پکا کر جس کے کان میں درد ہو تین قطرے چھوڑ دے انشاء اللہ تعالیٰ نفع ہو، اور جو کاغذ پر لکھ کر نیلے کپڑے میں تعویذ بنا کر داہنے بازو پر باندھے اسبابِ روزی اس کے لئے آسان ہوں۔

۱۰ سورۂ یوسف علیٰ نبینا وعلیہ السلام (پ ۱۲ ع ۵)

خاصیت: جو شخص اس کو لکھ کر پیے اس کا رزق بڑھے اور ہر شخص کے نزدیک باقدر رہو۔

۱۱ سورۂ نمل (پارہ ۹)

خاصیت: جو شخص اس کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر مدبوغ چمڑے میں رکھ کر اپنے پاس رکھے کوئی نعمت اس کی قطع نہ ہو۔ اور اگر صندوق میں رکھ دے تو اس گھر میں سانپ، بچھو، درندہ اور کوئی موذی جانور نہ آئے۔

۱۲ سورۂ فتح (پارہ ۲۶)

خاصیت: رمضان شریف کی رویت ہلال کے وقت تین بار پڑھنے سے تمام سال روزی فراخ رہے۔ لکھ کر قتال یا جدال کے وقت پاس رکھنے سے مامون رہے اور فتح میسر ہو۔ کشتی میں سوار ہو کر پڑھنے سے غرق سے مامون رہے۔

۱۳ سورۂ ق (پ ۲۶)

خاصیت: جس گھر میں پڑھی جائے اس کی دولت قائم رہے۔

۱۴ سورۂ واقعہ (پ ۲۷)

خاصیت: لکھ کر باندھنے سے بچہ بآسانی پیدا ہو۔ باوضو صبح و شام پڑھنے سے گرسنگی و تشنگی دفع ہو۔

۱۵ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۭ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ۭ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝ (پ ۲۸ ع ۱۷)

(ترجمہ) اور جس کی آمدنی کم ہو اس کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنا اس کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرے۔ خدا تعالیٰ کسی شخص کو اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جتنا اس کو دیا ہے خدا تعالیٰ تنگی کے بعد جلدی فراغت بھی دے گا گو بقدر ضرورت و حاجت روائی ہی

خاصیت:۔ جس کی روزی تنگ ہو گناہوں سے توبہ کرے اور نیک کاموں کا ارادہ کرے اور شب جمعہ کی نصف شب کو اٹھ کر استغفار سو مرتبہ اور درود شریف سو مرتبہ اور یہ آیت سو مرتبہ پھر درود شریف سو مرتبہ پڑھ کر سو رہے۔ خواب میں معلوم ہو جائے گا کہ کیا تدبیر کرے کہ تنگی رزق دفع ہو۔

۱۶ سورۂ نٓ (پارہ ۲۹)

خاصیت:۔ نماز میں پڑھنے سے فقر و فاقہ دور ہو۔

۱۷ سورۂ مزمل (پارہ ۲۹)

خاصیت:۔ اس کو پڑھنے سے روزی فراخ ہو۔

۱۸ سورۂ عادیات (پ ۳۰)

خاصیت:۔ لکھ کر پاس رکھنا آسانیٔ معاش اور امن و خوف کے لئے نافع ہے۔

۱۹ سورۂ قارعہ (پ ۳۰)

خاصیت:۔ اس کا بکثرت پڑھنا روزی کو بڑھاتا ہے۔

۲۰ آیۃ الکرسی

خاصیت:۔ جو شخص اس کو تین سو تیرہ بار پڑھے غیر بے شمار اس کو حاصل ہو۔

۲۱ سورۂ واقعہ (پ ۲۷)

خاصیت:۔ ایک مجلس میں اکتالیس بار پڑھنے سے حاجت پوری ہو بالخصوص جو رزق کے متعلق ہو۔

۲۲ سورۂ طٰہٰ

خاصیت:۔ صبح صادق کے وقت اس کے پڑھنے سے رزق ملے اور سب حاجات پوری ہوں اور لوگوں کے دل مسخر اور دشمنوں پر غلبہ ہو۔

۲۳ یا مُغْنِیُ

خاصیت:۔ میرے مرشد قدس سرہٗ نے مجھ کو وصیت کی یا مُغْنِیُ کی مواظبت کی، ہر دن گیارہ سو بار اور سورۂ مزمّل پڑھنے کو چالیس بار سو اگر نہ ہو سکے تو گیارہ بار اور فرمایا کہ دونوں عمل غنائے دلی اور ظاہری دونوں کے واسطے مجرب ہیں، اور مجھ کو درود کی ہمیشگی کی وصیت کی، اور فرمایا کہ اِسی کے سبب سے ہم نے پایا جو پایا۔

۲۴ اَلْمَلِكُ (بادشاہ)

خاصیت:۔ جو شخص زوال کے وقت ایک سو تیس بار پڑھا کرے، اللہ تعالیٰ اس کو صفائی قلب اور غنا عطا فرمائیں۔

۲۵ اَلْعَزِيْزُ (سب سے غالب)

خاصیت:۔ چالیس روز تک ہر روز اکتالیس بار پڑھیں تو غنائے ظاہری و باطنی نصیب ہو اور کسی مخلوق کا محتاج نہ ہو۔

۲۶ اَلْغَفَّارُ (بخشنے والے)

خاصیت:۔ بعد نمازِ جمعہ سو بار پڑھے تو آثار مغفرت پیدا ہوں اور تنگی دفع ہو اور بے گمان رزق ملے۔

۲۷ اَلْوَهَّابُ (بڑے دینے والے)

خاصیت:۔ بکثرت ذکر کرنے سے غنا اور قبولیت اور ہیبت و بزرگی پیدا ہو۔

۲۸ اَلرَّزَّاقُ (رزق دینے والے)

خاصیت:۔ قبل نمازِ فجر گھر کے سب گوشوں میں دس دس بار کہے اور جو گوشہ سمت قبلہ کی داہنی طرف ہو اس سے شروع کرے تو وسعتِ رزق حاصل ہو۔

۲۹ اَلْفَتَّاحُ (کھولنے والے)

خاصیت:۔ بعد نمازِ فجر سینے پر ہاتھ رکھ کر ۱۷ بار پڑھے تو تمام امور میں آسانی

ہو اور قلب میں طہارت و نورانیت ہو اور رزق میں آسانی ہو۔

۳۰ اَلْقَابِضُ (بند کرنے والے)

خاصیت: چالیس روز تک روٹی کے لقمے پر اس کو لکھ کر کھائے تو بھوک کی تکلیف نہ ہو۔

۳۱ اَلْبَاسِطُ (کھولنے والے)

خاصیت: نماز چاشت کے بعد دس بار پڑھنے سے رزق میں فراخی ہو۔

۳۲ اَللَّطِیْفُ (مہربان)

خاصیت: ایک سو تینتیس بار پڑھنے سے رزق میں وسعت ہو، تمام کام لطف سے پورے ہوں۔

۳۳ اَلْعَلِیُّ (بلند سب سے)

خاصیت: اگر لکھ کر مسافر اپنے پاس رکھے تو جلد ہی اپنے عزیزوں سے آملے، اگر محتاج رکھے تو غنی ہو جائے۔

۳۴ اَلْوَاسِعُ (فراخی والے)

خاصیت: بکثرت ذکر کرنے سے غنائے ظاہری و باطنی حاصل ہو اور فراخ حوصلگی و بُردباری پیدا ہو۔

حُبّ و تسخیرِ خلائق

۱۔ حاکم کا ناراض ہونا

۱ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ ج وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ (پارہ ۱ رکوع ۱۰)

(ترجمہ) تو بس تجھ کو (کر) تمہاری طرف سے عنقریب ہی نمٹ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ سنتے ہیں جانتے ہیں۔

خاصیت :۔ جس سے حاکم ناراض وخفا ہو وہ اس آیت کو پڑھا کرے یا لکھ کر بازو پر باندھ لے انشاء اللہ تعالیٰ حاکم مہربان ہو جائے گا۔

۲ سَلْ بَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۭ بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ (پ ۲ ع ۱۰۶)

(ترجمہ) ہم نے ان کو کتنی واضح دلیلیں دی تھیں اور جو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو بدلتا ہے اُس کے پاس پہونچنے کے بعد تو یقیناً حق تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں۔

خاصیت :۔ جس سے حاکم سخت خفا و ناراض ہو ان آیتوں کو تین بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کر کے اس کے سامنے جائے انشاء اللہ تعالیٰ مہربان ہو جائیگا۔

۳ كٓهٰيٰعٓصٓ (پارہ ۱۶ رکوع ۴) حٰمٓ عٓسٓقٓ (پ ۲۵ ع ۳)

خاصیت :۔ اگر حاکم خفا ہو تو اول تین مرتبہ بسم اللہ پڑھے۔ بعدہٗ كٓهٰيٰعٓصٓ کے ہر حرف کو پڑھتا جائے اور داہنے ہاتھ کی انگلی کو ہر حرف پر بند کرتا جائے اسی طرح حٰمٓ عٓسٓقٓ کے ہر حرف کو پڑھتا جائے اور بائیں ہاتھ کی انگلی کو بند کرتا جائے پھر كٓهٰيٰعٓصٓ کے ہر حرف کو پڑھتا جائے اور داہنے ہاتھ کی انگلی کھولتا جائے اسی طرح حٰمٓ عٓسٓقٓ کے ہر حرف کو پڑھتا جائے اور بائیں ہاتھ کی انگلی کھولتا جائے۔ اس ترکیب کے بعد نظر بچا کر حاکم کی طرف دم کرے، انشاء اللہ تعالیٰ مہربان ہو جائے گا۔

۴ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ۭ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ۭ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاۗءُ ۭ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ (پ ۱ ع ۹۶)

(ترجمہ) ایسے ایسے واقعات کے بعد تمہارے دل پھر بھی سخت ہی رہے تو انکی

مثال پتھر کی سی ہے بلکہ سختی میں پتھر سے بھی زیادہ سخت اور بعضے پتھر تو ایسے ہیں جن سے نہریں پھوٹ کر چلتی ہیں اور ان ہی پتھروں میں کہ جو شق ہو جاتے ہیں، پھر ان سے پانی نکل آتا ہے اور انہی پتھروں میں سے بعضے ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اوپر سے نیچے لڑھک آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔

خاصیت:۔ جس شخص کا دل کسی سے سخت ہو جائے یا اپنے گھر والوں سے تنگ کرے اور مزاج بگڑ جائے تو ایک کوری پاک ٹھیکری لے کر چوب آس سے اس شخص کا نام اس ٹھیکری پر لکھے اور قدرے شہد جس کو آنچ نہ لگی ہو اور انگوری سرکہ لے کر اس سے یہ آیت اس نام کے گرد لکھے اور اس ٹھیکری کو کنوئیں یا نہر میں ڈال دے جس سے وہ شخص پانی پیتا ہو۔ اسی طرح اگر کوئی بادشاہ رعایا سے بگڑ جائے تو اس آیت کو کاغذ پر مع نام بادشاہ اور اس کی ماں کے لکھ کر پہاڑ میں کسی اونچی جگہ رکھ دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی حالت درست ہو جائے گی۔

۵ آیات حزب چہل قاف ۱۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَاۗىِٕنَا ۭ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ (پ ۲ رکوع ۱۲)

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَاۗءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ (پ ۴ رکوع ۱۰)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۭ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ

فیضلاہ (پارہ ۶ رکوع ۱۰)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۭ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

(پارہ ۶ رکوع ۹)

خاصیت :- ان کی خاصیت جاہ و منزلت اور غلبہ بمقابلہ اعداء ہے۔ اگر پرچم پر لکھ لیا جائے تو مقابلہ میں ہرگز شکست نہ ہو اور دشمنوں پر فتح و ظفر حاصل ہو۔ اور اگر کاغذ پر لکھ کر امراء و حکام کے پاس جائے تو اُس کی قدر و عظمت اُن کی آنکھ میں ہو۔

ط الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۡ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۡ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ (پارہ ۴ رکوع ۶)

(ترجمہ) جو کہ خرچ کرتے ہیں فراغت میں اور تنگی میں بھی اور غصے کے ضبط کرنے والے اور لوگوں سے درگذر کرنے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایسے نیکوکاروں کو محبوب رکھتا ہے۔ اور (بعضے) ایسے لوگ کہ جب کوئی ایسا کام کر گزرتے ہیں جس میں زیادتی ہو یا اپنی ذات پر نقصان اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں۔ پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور ہے کون جو گناہوں کو بخشتا ہے اور وہ لوگ اپنے فعل (بد) پر اصرار نہیں کرتے، اور وہ جانتے ہیں کہ ان لوگوں کی جزا بخشش ہے ان کے رب کی طرف سے اور ایسے باغ ہیں کہ ان کے نیچے سے نہریں چلتی ہوں گی۔ یہ ہمیشہ

ان ہی میں رہیں گے اور یہ بہت اچھا حق الخدمت ہے اُن کام کرنے والوں کا۔

خاصیت :- یہ آیتیں سکون تیزیٔ نفس و غضب اور سلطان جابر و دشمن جابر کے لئے ہیں۔ شب جمعہ میں بعد نماز عشاء کاغذ پر لکھ کر باندھ لے اور صبح کو ان لوگوں کے پاس جائے، انشاء اللہ تعالیٰ ان کے شر سے محفوظ رہے۔

۴ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (پارہ ۲۰ رکوع ۱۰)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے اور آپ کا رب سب چیزوں کی خبر رکھتا ہے جو ان کے دلوں میں پوشیدہ رہتا ہے اور جس کو یہ ظاہر کرتے ہیں اور وہی ہے، اُس کے سوا کوئی معبود (ہونے کے قابل) نہیں۔ حمد (و ثنا) کے لائق دنیا و آخرت میں وہی ہے اور قیامت میں حکومت بھی اسی کی ہوگی اور تم سب اسی کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔

خاصیت :- اگر کسی کو جھوٹی گواہی یا حاکم کے غلط فیصلہ اور ظلم سے اندیشہ ہو تو پیش مقدمہ کے وقت یہ آیتیں سات بار پڑھے اور تین بار یہ کہے وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ۔ انشاء اللہ تعالیٰ سب شروں سے محفوظ رہے گا۔

۵ سورۃ النباء (پارہ ۳۰)

خاصیت :- اس کو پڑھ کر یا باندھ کر حاکم کے پاس جانے سے اس کے شر سے محفوظ رہے۔

۶ سورۃ المعوذتین (پارہ ۳۰)

خاصیت :- ہر قسم کے درد و بیماری وغیرہ (بد وغیرہ) کے لئے پڑھنا اور دم کرنا

لکھ کر باندھنا مفید ہے اور سوتے وقت باندھنے سے ہر قسم کی آفت سے محفوظ رہے۔ اور اگر اس کو لکھ کر بچوں کے باندھ دے تو ام الصبیان وغیرہ سے حفاظت رہے اور اگر حاکم کے روبرو جانے کے وقت پڑھ لے تو اس کے شر سے محفوظ رہے۔

۲۔ ظالم کے لئے

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ۝ (پارہ ۲۳۔ رکوع ۱۲)

(ترجمہ) اور ہم نے سلیمانؑ کو ایک اور طرح بھی) امتحان میں ڈالا اور ہم نے ان کے تخت پر ایک (ادھورا) دھڑ ڈالا۔ پھر انھوں نے (خدا کی طرف) رجوع کیا۔

خاصیت:۔ اگر کسی شریر ظالم کو شہر سے نکالنا ہو تو ہر روز سات سرخ گھونگچی پر ایک بار سات دن تک پڑھے اور ہر روز اس گھونگچی کو کنوئیں میں ڈالتا جائے انشاء اللہ تعالیٰ وہ شخص جلد چلا جائے گا۔ اس عمل میں ترکِ حیوانات لازم ہے، مگر اس کو ناجائز جگہ پر عمل نہ کرے ورنہ نقصان اٹھائے گا۔

۳۔ ابوجعفر نحاسؒ نے حدیث نقل کی ہے کہ آیۃ الکرسی (پارہ ۳ رکوع ۱) اور سورۂ اعراف کی تین آیتیں ۵۴۔ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۝ (پ ۸ ع ۱۴)

اور وَالصَّافَّاتِ صَفًّا ۝ فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا ۝ فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا ۝ إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ۝

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ (پ ۲۳ ع ۵)

اور سورۂ رحمٰن کی یہ آیتیں :۔ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَا الثَّقَلٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ (پ ۲۷ ع ۱۲)

خاصیت :۔ یہ سب آیتیں اگر کوئی شخص دن میں پڑھے تو تمام دن، اور رات کو پڑھے تو تمام رات شیطان سرکش اور جادوگر ضرر رساں اور حاکم ظالم اور تمام چوروں اور درندوں سے محفوظ رہے گا۔

۲ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ۭ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۪ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۭ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (پارہ ۱ رکوع ۱۱)

(ترجمہ) اور جب ہم نے تمہارا قول و قرار لیا تھا اور طور کو تمہارے (سروں کے) اوپر لا کھڑا کیا تھا تو جو کچھ (احکام) ہم تم کو دیتے ہیں، ہمت (اور پختگی) کے ساتھ پکڑو اور سنو، اس وقت انھوں نے زبان سے کہہ دیا کہ ہم نے سن لیا اور ہم سے عمل نہ ہوگا اور (وجہ) اس کی یہ ہے کہ ان کے قلوب میں وہی گوسالہ پیوست ہوگیا تھا اُن کے کفر (سابق) کی وجہ سے، آپ فرما دیجئے کہ یہ افعال بہت بُرے ہیں جن کی تعلیم تمہارا ایمان تم کو کر رہا ہے اگر تم اہلِ ایمان ہو۔

خاصیت :۔ جو شخص اپنی ذہانت سے ظلم کے طریقے ایجاد کر کر کے لوگوں کو تکلیف دیتا ہو اور اس کو مسلوب الفہم کرنا ہو تو یہ آیت ہفتے کے روز کسی مٹھائی پر لکھ کر اس کو نہار منہ کھلائے (انشاء اللہ تعالیٰ) پھر کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آئے گی۔

۳ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ

مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (پ ۳ ع ۲)

(ترجمہ) اے ایمان والو! تم احسان جتلا کر یا ایذا پہنچا کر اپنی خیرات کو برباد مت کرو جس طرح وہ شخص جو اپنا مال خرچ کرتا ہے لوگوں کے دکھلانے کی غرض سے اور اور ایمان نہیں رکھتا اللہ پر اور یوم قیامت پر، سو اس شخص کی حالت ایسی ہے جیسا ایک چکنا پتھر جس پر کچھ مٹی ہو پھر اس پر زور کی بارش پڑ جائے سو اس کو بالکل صاف کر دے، ایسے لوگوں کو اپنی کمائی بھی ہاتھ نہ لگے گی اور اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو رستہ نہ بتائیں گے۔

خاصیت: اگر کوئی ظالم دشمن ہو اور اس کو ویران کرنا مقصود ہو تو بعد استخارہ شرعی کے ہفتہ کے دن ایک ٹھیکری پکی تیار کرو اور کسی پرانے قبرستان کی تھوڑی مٹی ہفتہ کے دن لو اور تھوڑی سی ویران گھر کی لو اور تھوڑی مٹی کسی خالی گھر کی لو جس کے رہنے والے مر گئے ہوں اور ان آیتوں کو اس ٹھیکری پر لکھو اور خوب باریک پیس لو، دوسری مٹیوں کے ساتھ ملا دو۔ پھر ان سب کو ملا کر اس کے گھر میں ہفتہ کے روز پہلی ساعت میں بکھیر دو۔

۵ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَاۗءِ السَّبِيْلِ ۝ (پ ۶ ع ۱۲)

(ترجمہ) آپ کہہ دیجئے اے اہل کتاب تم ہم میں کون سی بات معیوب پاتے ہو بجز اس کے کہ ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اس پر جو ہمارے پاس بھیجی گئی ہے اور اس پر جو پہلے بھی بھیجی جا چکی ہے باوجود اس کے کہ تم میں اکثر لوگ ایمان سے خارج ہیں۔ آپ کہئے کہ کیا میں تم کو ایسا طریقہ بتلاؤں جو اس سے بھی خدا کے یہاں پاداش ملنے میں زیادہ برا ہو۔ وہ ان اشخاص کا طریقہ ہے جن کو اللہ

نے دُور کر دیا ہو اور اُن پر غضب فرمایا ہو اور اُن کو بندر اور سُوَر بنا دیا ہو اور انھوں نے شیطان کی پرستش کی ہو۔ ایسے اشخاص مکان کے اعتبار سے بھی بہت بُرے ہیں اور راہِ راست سے بھی بہت دُور ہیں۔

خاصیت: جو شخص ناحق ایذا دیتا ہو اور ظلم کرتا ہو تو جمعرات کا روزہ رکھو اور نمازِ عشاء پڑھ کر ان آیتوں کو کسی وقفی گھر کی ایک مشت خاک پر تیس بار پڑھ کر اُس شخص کے گھر میں وہ مٹی چھوڑ دو پھر اس کی جان و مال کا تماشہ دیکھ لو۔

۱۷ اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَرَبِّکُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِہٖٓ اِلَیْکُمْ ؕ وَیَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَہٗ شَیْئًا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ۝ (پ ۱۲ ع ۵)

(ترجمہ) میں نے اللہ پر توکل کر لیا۔ ہے جو میرا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے، جتنے روئے زمین پر چلنے والے ہیں سب کی چوٹی اُس نے پکڑ رکھی ہے۔ یقیناً میرا رب سیدھے راستہ پر (چلنے سے ملتا) ہے پھر اگر (اس بیان کے بعد بھی) تم (راہِ حق سے) پھرے رہو گے تو میں (تو معذور سمجھا جاؤں گا کیونکہ) جو پیغام دے کر مجھ کو بھیجا گیا تھا وہ تم کو پہنچا چکا ہوں اور تمہاری جگہ میرا رب دوسرے لوگوں کو زمین میں آباد کر دے گا اور اس کا تم کچھ نقصان نہیں کر رہے۔ بالیقین میرا رب ہر شے کی نگہداشت کرتا ہے۔

خاصیت: جس کو کسی ظالم آدمی یا موذی جانور کا اندیشہ ہو۔ اس کو کثرت سے پڑھا کرے، جب بستر پر لیٹے، جب سوئے جب جاگے، صبح کے وقت شام کے وقت، انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہے گا۔

۱۸ سورۃ الرّعد (پ ۱۳)

خاصیت :- اس کو کسی بڑی نئی رکابی پر شب تاریک میں جس میں رعد و برق ہو لکھ کر آب باراں سے دھو کر شب تاریک میں اس پانی کو حاکم ظالم کے دروازے پر چھڑک دیں، انشاء اللہ تعالیٰ اُسی روز معزول ہو جائے گا۔ امام کا قول ہے جو شخص اس کو عشاء کے بعد اندھیری رات میں آگ کی روشنی میں لکھ کر اسی وقت بادشاہ ظالم یا حاکم ظالم کے دروازے پر ڈال دے۔ اس کی رعایا اور لشکر اس سے برگشتہ ہو جائیں اور کوئی اس کا کہنا نہ مانے اور اس کا دل خوب تنگ ہو۔

۵ فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ ۚ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝ (پ ۲۴ ع ۱۰)

(ترجمہ) :- آگے چل کر تم میری بات کو یاد کرو گے، اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ سب بندوں کا نگراں ہے۔

خاصیت :- ظالم کے سامنے پڑھنے سے اس کے ضرر سے محفوظ رہیگا۔

۶ سورۃ التغابن (پارہ ۲۸)

خاصیت :- یہ سورۃ پڑھ کر کسی ظالم کے پاس چلا جائے تو اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔

۷ اَلْجَبَّارُ (درست کرنے والے)

خاصیت :- صبح و شام ۲۱۶ مرتبہ پڑھے تو ظالموں کے شر سے محفوظ رہیگا۔

۸ اَلرَّافِعُ (بلند کرنے والے)

خاصیت :- ستر بار پڑھنے سے ظالموں سے امن ہو۔

۹ اَلْخَبِيرُ (خبر رکھنے والے)

خاصیت :- سات روز تک بکثرت پڑھنے سے اخبار مخفیہ معلوم ہونے لگیں گے اور جو کسی ظالم موذی کے پنجے میں گرفتار ہو اس کو بکثرت پڑھنے سے حالت

درست ہوجائے۔

۱۳ اَلْقَوِیُّ (توانا)

خاصیت:۔ اگر کم ہمت پڑھے باہمت ہوجائے اگر کمزور پڑھے زور آور ہو۔ اور اگر مظلوم اپنے ظالم کے مغلوب کرنے کو پڑھے وہ مغلوب ہوجائے۔

۳۔ عزت بڑھنا

۱ سورۂ آل عمران:۔ الٓمّٓ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝ نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ ۝ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۝ (پ ۳ ع ۹)

(ترجمہ) الٓمّٓ۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہیں کہ ان کے سوا کوئی قابل معبود بنانے کے نہیں اور وہ زندہ (جاوید) ہیں۔ سب چیزوں کے سنبھالنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے پاس قرآن بھیجا ہے واقعیت کے ساتھ اس کیفیت سے کہ وہ تصدیق کرتا ہے ان (آسمانی) کتابوں کی جو اس سے پہلے نازل ہوچکی ہیں اور اسی طرح بھیجا تھا توریت اور انجیل کو اس کے قبل لوگوں کی ہدایت کے واسطے۔ اور اللہ تعالیٰ نے معجزات بھیجے ہیں۔

خاصیت:۔ ہرن کی جھلی پر باریک قلم سے لکھ کر نگینۂ انگشتری کے نیچے رکھ لیا جائے، جو شخص باوضو پہنے، جاہ و قبولیت حاصل ہوجائے اور دشمن سے محفوظ رہے۔

۲ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَیَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ (پ ۱۰ ع ۱۱)

(ترجمہ) وہ لوگ یوں چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (یعنی دین اسلام) کو اپنے منہ سے بجھادیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ بدون اس کے کہ اپنے نور کو کمال تک پہنچادے، مانے گا نہیں، گو کافر لوگ کیسے ہی ناخوش ہوں (چنانچہ) وہ اللہ ایسا ہے کہ اس نے اپنے رسول کو ہدایت

(کا سامان یعنی قرآن مجید) اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو بقیہ تمام دینوں پر غالب کرے گو مشرک کیسے ہی ناخوش ہوں۔

خاصیت:۔ آبِ گینہ کے آب نارسیدہ برتن میں زعفران و گلاب سے اس آیت کو لکھ کر آبِ عود کی دھونی دے کر روغن چنبیلی خالص سے اس کو دھو کر سبز شیشی میں اٹھا رکھے، جب کسی کے پاس جانے کی ضرورت ہو، تھوڑا روغن اپنے دونوں ابروؤں پر مل کر جائے، انشاء اللہ تعالیٰ قبولیت و محبت اور عزت و جاہ لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو۔

۳۔ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۙ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝

(پارہ ۱۶ رکوع ۷)

(ترجمہ) اور اس کتاب میں ادریسؑ کا بھی ذکر کیجئے۔ بے شک وہ بڑے سچے والے نبی تھے۔ اور ہم نے ان کو (کمالات میں) بلند رتبہ تک پہنچایا۔

خاصیت:۔ رتبہ اور شان بڑھنے کے لئے حریر زرد کے ٹکڑے پر زعفران سے جو شہد میں حل کی گئی ہو لکھ کر تعویذ بنالیں اور موم کو کندر میں گوندھ کر اس سے تعویذ کو دھونی دیں اور باندھ لیں ہر جگہ عزت و آبرو ہو۔

۴۔ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

(پارہ ۲۲ رکوع ۳)

(ترجمہ) اے نبیؐ! ہم نے بے شک آپؐ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ گواہ ہوں گے اور آپ (مؤمنین کے) بشارت دینے والے ہیں اور (کفار کے) ڈرانے والے ہیں اور (سب کو) اللہ کی طرف اُس کے حکم سے بلانے والے ہیں اور آپؐ ایک روشن چراغ ہیں اور مؤمنین کو بشارت دیجئے کہ اُن پر اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہونیوالا ہے،

اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ کیجئے اور ان کی طرف سے جو ایذا پہنچے اس کا خیال نہ کیجئے اور اللہ پر بھروسہ کیجئے۔ اللہ کافی کارساز ہے۔

۱ **خاصیت:**۔ روغن چنبیلی میں مشک و زعفران حل کر کے بعد نماز صبح ان آیات کو سات روز تک اس پر دم کر کے شیشی میں رکھ چھوڑے ابرو اور رخساروں کو لگا کر جس کے روبرو جائے وہ اس کی عزت کرے اور احترام اور خوش معاملگی سے پیش آئے۔ جو مانگے وہ دے اور سب پر اس کی ہیبت ہو۔

۵ اَلْعَظِیْمُ (بزرگ)

خاصیت:۔ بکثرت ذکر کرنے سے عزت، اور ہر مرض سے شفا ہو۔

۶ اَلْجَلِیْلُ (بزرگ قدر)

خاصیت:۔ اس کو بکثرت ذکر کرنے سے یا مشک و زعفران سے لکھ کر پاس رکھنے سے قدر و منزلت زیادہ ہو۔

۷ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (صاحب بزرگی اور انعام)

خاصیت:۔ اس کے ذکر کرنے سے عزت و بزرگی حاصل ہو۔

۴۔ محبت کے لئے

۱ یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ۔ پ ۶ ع ۱۲

(ترجمہ) جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہوگی اور ان کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہوگی، مہربان ہونگے وہ مسلمانوں پر، تیز ہونگے کافروں پر۔

خاصیت:۔ اس آیت کو شیرینی پر دم کر کے کھلائے جس کو کھلائے انشاء اللہ تعالیٰ اس سے محبت ہو جائے گی۔

۲ هُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ

عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝ (پ ۱۰ ع ۴)

(ترجمہ) اور وہی ہے جس نے آپ کو اپنی (غیبی) امداد (ملائکہ) سے اور (ظاہری امداد) مسلمانوں سے قوت دی اور ان کے قلوب میں اتفاق پیدا کر دیا۔ اور اگر آپ دنیا بھر کا مال خرچ کرتے تب بھی ان کے قلوب میں اتفاق پیدا نہ کر سکتے۔ لیکن اللہ ہی نے ان میں باہم اتفاق پیدا کر دیا۔ بے شک وہ زبردست حکمت والا ہے۔

خاصیت: محبت کے لئے شیرینی پر دم کر کے کھلائے، دلی محبت انشاء اللہ تعالیٰ ہو جائے گی۔

یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ وَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْۢبِكِ ۖ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕیْنَ ۝ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ (پارہ ۱۲ رکوع ۱۴)

(ترجمہ) اے یوسفؑ! اس بات کو جانے دو اور (عورت سے کہا) اے عورت! تو (یوسفؑ) سے اپنے قصور کی معافی مانگ۔ بے شک سرتاسر تو ہی قصوروار ہے اور چند عورتوں نے جو کہ شہر میں رہتی تھیں یہ بات کہی کہ عزیز کی بیوی اپنے غلام کو اس سے ناجائز مطلب حاصل کرنے کے لئے پھسلاتی ہے۔ اس غلام کا عشق اس کے دل میں جگہ کر گیا ہے۔ ہم تو اس کو صریح غلطی میں دیکھتے ہیں۔

خاصیت: یہ آیاتِ حُب میں سے ہیں جس کی ترکیب اوپر دو جگہ گذر چکی ہے۔

اِنِّیْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّیْ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۖ رُدُّوْهَا عَلَیَّ ۚ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝ (پ ۲۳ ع ۱۲)

(ترجمہ) میں اس مال کی محبت میں اپنے رب کی یاد سے غافل ہو گیا یہاں تک کہ آفتاب پردہ (مغرب) میں چھپ گیا (پھر حشم و خدم کو حکم دیا کہ) ان گھوڑوں کو ذرا پھیر کر

میرے سامنے لاؤ۔ انھوں نے اُن کی پنڈلیوں اور گردنوں پر (تلوار سے) ہاتھ صاف کرنا شروع کیا۔

خاصیت:۔ آیاتِ حُب میں سے ہے۔ ترکیب اوپر گذر چکی ہے۔

آیاتِ حُب:۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (پ ۴ رکوع ۲)

(ترجمہ) اور مضبوط پکڑے رہو اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کو اس طور پر کہ باہم سب متفق بھی رہو اور باہم نااتفاقی مت کرو اور تم پر جو اللہ تعالیٰ کا انعام ہے اس کو یاد کرو جب کہ تم (باہم) دشمن تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے تمہارے قلوب میں الفت ڈال دی، سو تم خدا تعالیٰ کے انعام سے آپس میں بھائی بھائی ہو گئے اور تم لوگ دوزخ کے گڑھے کے کنارے پر تھے سو اس سے خدا تعالیٰ نے تمہاری جان بچائی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اپنے احکام بیان کر کے بتلاتے رہتے ہیں تاکہ تم لوگ راہ پر رہو اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونا ضروری ہے کہ جو خیر کی طرف بلایا کریں اور نیک کاموں کے کرنے کو کہا کریں اور بُرے کاموں سے روکا کریں اور ایسے لوگ (آخرت میں) پورے کامیاب ہوں گے۔

خاصیت:۔ اگر عروج ماہ میں دوشنبہ کے روز ہرن کی جھلی پر توت کے عرق سے لکھ کر آخر میں یَا مُؤَلِّفَ الْقُلُوْبِ اَلِّفْ بَيْنَ فُلَانٍ وَفُلَانٍ لکھے اور فلاں فلاں کی جگہ اُن دونوں شخصوں کے نام لکھے جن میں اُلفت پیدا کرانا منظور ہو اور طالب کے بازو وغیرہ پر باندھ دے مطلوب مہربان ہو جائے گا۔ اگر عداوت ہوئی دوستی سے مبدل ہو جائے گی۔ اگر غضبناک ہوگا مہربان ہو جائیگا، اور اقبال و جاہ میسر ہوگا۔ اور اگر اس کو واعظ اپنے پاس رکھے اس کا وعظ مقبول و مؤثر ہو۔

۱۷ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (پارہ ۸ رکوع ۱۲)

(ترجمہ) اور جو کچھ ان کے دلوں میں غبار تھا ہم اُس کو دور کر دیں گے اُن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ لوگ کہیں گے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ احسان ہے جس نے ہم کو اس مقام تک پہنچایا اور کبھی رسائی (یہاں تک) نہ ہوتی اگر اللہ تعالیٰ ہم کو نہ پہنچاتے واقعی ہمارے رب کے پیغمبر سچی باتیں لے کر آئے تھے۔ اور اُن سے پکار کر کہا جائے گا کہ یہ جنت تم کو دی گئی ہے تمہارے اعمال کے بدلے۔

خاصیت: نوتراشیدہ قلم سے مٹھائی پر لکھ کر جن لوگوں میں بغض و عداوت اور نااتفاقی ہو اُن کو کھلانے سے محبت و اتفاق پیدا ہو جائے۔ اسی طرح خربوزہ یا انجیر یا بیر پر لکھ کر کھلانے سے بھی اثر ہوتا ہے۔

۱۸ سورۃ القدر (پارہ ۳۰)

خاصیت: جس سے محبت ہو اُس کے ماتھے ناصیہ پکڑ کر یہ سورۃ پڑھے تو کوئی امر ناگوار اس سے صادر نہ ہو

۱۹ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھ کر بلی سے دھو کر وہ پانی کسی درخت کی جڑ میں ڈال دیں اس کے پھل میں برکت پیدا ہو اور اگر کسی کو کھلا کر چلائے اس کے دل میں کاتب کی محبت پیدا ہو اسی طرح اگر طالب یا مطلوب کا نام مع والدہ کے لکھے اس کی محبت میں سرگرداں ہونا طبیعت پر غالب ہو

۲۰ اَلْمُتَكَبِّرُ اترے

خاصیت: بکثرت ذکر کرنے سے باب علم و معرفت کشادہ ہو اور اگر کھانے کی چیز پر پڑھ کر زوجین کو کھلایا جائے تو باہم اُلفت ہو۔

۱۰ اَلْوَدُوْدُ (دوستدار)

خاصیت: اگر کھانے پر ایک ہزار بار پڑھ کر بیوی کے ساتھ کھائے تو وہ محب اور فرمانبردار ہو جائے۔

۱۱ اَلْوَلِیُّ (مدد کرنے والے)

خاصیت: جو بکثرت پڑھے محبوب ہو جائے اور جس کو کوئی مشکل پیش آئے۔ شب جمعہ میں ہزار بار پڑھے۔ مشکل آسان ہو جائے۔

۵۔ اپنا حق وصول کرنے کے لئے

۱ اَلْمُذِلُّ (ذلت دینے والے)

خاصیت: ۵۰ بار پڑھ کر سربسجود ہو کر دعا کرے تو حاسد کے حسد سے محفوظ رہے اور جس کا حق دوسرے کے ذمے آتا ہو، وہ اس میں عمل مشغول کرتا ہو تو اس کو بکثرت پڑھنے سے وہ اس کا حق ادا کر دے۔

۶۔ مقبولیت عامہ کے لئے

۱ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ (پ ۷، ع ۱۰۶)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ صبح کا نکالنے والا ہے اور اس نے رات کو راحت کی چیز بنائی ہے اور سورج اور چاند (کی رفتار) کو حساب سے رکھا ہے، یہ ٹھہرائی ہوئی بات ہے ایسی ذات جو کہ قادر ہے بڑے علم والا ہے اور وہ (اللہ) ایسا ہے جس نے تمہارے (فائدہ کے) لئے ستاروں کو پیدا کیا تاکہ تم ان کے ذریعے سے اندھیروں میں اور خشکی میں بھی اور دریا میں بھی راستہ معلوم کر سکو۔ بے شک ہم نے (یہ) دلائل خوب کھول کھول کر بیان کر دیئے، ان لوگوں کے لئے جو خبر رکھتے ہیں۔

خاصیت: اگر لاجورد کے نگیں پر بدھ کے روز کندہ کرکے انگوٹھی پہنے ہر طرح کی حاجت روائی ہو اور قبولیت اور محبت و ہیبت لوگوں کی نظر میں پیدا ہو۔

۲ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۭ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (پ ۱۰ ع ۴)

(ترجمہ) اگر وہ لوگ آپ کو دھوکہ دینا چاہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے لئے کافی ہیں اور وہی ہے جس نے آپ کو اپنی امداد سے اور مسلمانوں سے قوت دی اور ان کے قلوب میں اتفاق پیدا کر دیا۔ اور اگر آپ دنیا بھر کا مال خرچ کرتے تب بھی ان کے قلوب میں اتفاق پیدا نہ کر سکتے لیکن اللہ ہی نے ان میں باہم اتفاق پیدا کر دیا، بے شک وہ زبردست حکمت والے ہیں۔

خاصیت: جو شخص رمضان کے اوّل جمعہ میں درمیان ظہر و عصر کے اس آیت کو باوضو صوف کے تین رنگ یعنی سبز، زرد اور سرخ ٹکڑوں پر لکھ کر وہ ٹکڑے ٹوپی کی گوٹ میں لگا کر احتیاط سے رکھے، ضرورت کے وقت پہن کر جہاں جائے عزت، ہیبت و محبت سے لوگ پیش آئیں۔

۳ وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاۗءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝ (پ ۱۴ ع ۲)

(ترجمہ) اور بے شک ہم نے آسمان میں بڑے بڑے ستارے پیدا کئے اور دیکھنے والوں کے لئے اسکو آراستہ کیا اور اس کو ہر شیطان مردود سے محفوظ فرمایا۔

خاصیت: نگین پر کندہ کرکے یا ہرن کی جھلی پر لکھ کر پہننے سے جاہ و قبولیت عام کے لئے بس مؤثر ہے۔

۴ طٰهٰ ۝ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۝ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝

تَنْزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝ الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝ وَإِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ
فَإِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى ۝ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى (طٰہٰ ۲۰: ۴-۸)

(ترجمہ) طٰہٰ۔ ہم نے آپؐ پر قرآن مجید اس لئے نہیں اُتارا کہ آپ تکلیف اٹھائیں بلکہ ایسے شخص کی نصیحت کے لئے جو (اللہ سے) ڈرتا ہو۔ یہ اس کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جس نے زمین کو اور بلند آسمان کو پیدا کیا ہے (اور) وہ بڑی رحمت والا عرش پر قائم ہے۔ اسی کی ملک ہیں جو چیزیں زمین پر ہیں اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں اور جو چیزیں تحت الثریٰ میں ہیں (اس کے علم کی یہ شان ہے کہ) اگر تم پکار کر بات کہو تو وہ چپکے سے کہی ہوئی بات کو اور اس سے زیادہ خفی کو جانتا ہے (وہ) اللہ ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کے اچھے اچھے نام ہیں۔

خاصیت:۔ سنگ مرمر یا چینی یا بلور کے برتن میں مشک و کافور و گلاب سے لکھ کر روغن بان سے دھو کر اس میں تھوڑا عنبر و کافور کا اضافہ کر کے خوشبو بنائیں پیشانی اور ابروؤں پر مل کر جس کے سامنے ہوگا وہ اس کی عزت و آبرو کرے۔

۵ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۚ
اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ۚ اَلزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ
زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُوْرٌ
عَلٰى نُوْرٍ ۚ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۚ وَ
اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ فِيْ بُيُوْتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ
يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ۝ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ
اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَ
الْأَبْصَارُ ۝ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ

مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (پ ۱۸ ع ۱۱)

خاصیت :- قبول عام کے لئے غسل کرکے جمعرات و جمعہ کا روزہ رکھے اور جمعہ کے روز عصر کے قبل رُو بقبلہ بیٹھ کر اوّل سورۂ یٰسٓ پڑھے پھر یہ آیتیں ہرن کی جھلی پر دیندار عالم کی دوات کی سیاہی سے لکھ کر اس کو لپیٹ کر عصر کی نماز پڑھے اور تعویذ ہاتھ میں لے کر سورۂ کہف پڑھے اور تعویذ حفاظت سے اٹھا رکھے، جو شخص اپنے پاس رکھے گا قبول عام اس کو حاصل ہو۔

۴ سورۂ مُحَمَّد (صلے اللہ علیہ وسلم) (پارہ ۲۶)

خاصیت :- لکھ کر آبِ زمزم سے دھو کر پینے سے لوگوں کی نظر میں محبوب ہو جائے جو بات سُنے یاد رہے۔ اس کے پانی سے غسل کرانا تمام امراض کا ازالہ کرتا ہے۔

۵ اَلْعَدْلُ (انصاف کرنے والے)

خاصیت :- شب جمعہ میں روٹی کے تیس ٹکڑوں پر اس کو لکھ کر کھانے سے مخلوق کے قلب مسخر ہو جائیں۔

۶ اَلْکَرِیْمُ (بخشش کرنے والے)

خاصیت :- سوتے وقت بکثرت پڑھا کرے تو لوگوں کے قلوب میں اس کا اکرام واقع ہو۔

۷ الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ (پ ۱۱ ع ۶)

خاصیت :- جو چاہے کہ لوگ میرے مطیع و مسخر ہو جائیں تو شعبان کے مہینے میں ایام

بیض کے روزے رکھے۔ آخری روزہ سرکہ و مراگ اور جو کی روٹی اور نمک سے افطار کرے اور مغرب سے عشا تک ذکر اللہ اور درود شریف میں مشغول رہے اور عشا پڑھ کر بھی تسبیح و تقدیس میں جب تک چاہے مشغول رہے۔ پھر یہ آیتیں آب آس اور زعفران سے ایک کاغذ پر لکھ کر سر کے نیچے رکھ کر سو رہے۔ صبح کو نماز پڑھ کر اس پرچے کو لے کر جس کے پاس جائے گا اس کی قدر و منزلت کرے گا اور جو بات کہے گا وہ درست ہوگی۔

۱ اَلْمُحْصِیْ (گھیرنے والے)

خاصیت: اگر روٹی کے بیس ٹکڑوں پر بیس بار پڑھے تو خلقت مسخر ہو۔

۷۔ اہل و عیال کا فرمانبردار ہونا

۱ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ (پ ۲۶ ع ۱۴)

(ترجمہ) اور میری اولاد میں بھی میرے لئے صلاحیت پیدا کر دیجئے۔ میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں آپ کا فرمانبردار ہوں۔

خاصیت: جس کی اولاد نافرمان ہو وہ اس آیت کو ہر نماز کے بعد پڑھا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ صالح ہو جائیگی۔ پڑھنے کے وقت ذُرِّیَّتِیْ کے لفظ پر اپنی اولاد کا خیال رکھے۔

۲ اَلشَّهِیْدُ (بڑے موحد)

خاصیت: نافرمان اولاد یا بیوی کی پیشانی پر لکھ کر اس کو پڑھے یا ہزار بار پڑھ کر دم کر دے وہ فرمانبردار ہو جائیں گے۔

۸۔ راز معلوم کرنے کے لئے

۱ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِیْۤ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ۝ وَاٰمِنُوْا بِمَاۤ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْۤا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۪ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۪ وَّاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ ۝ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ

وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ (۲/۴۲)

خاصیت: نابالغ دختر کے بدن کے کپڑے پر شب دوشنبہ میں جب پانچ گھنٹے رات گذر جائے ان آیتوں کو لکھ کر سوئی ہوئی عورت کے سینہ پر رکھ دیں تو جو کچھ اس نے کیا ہوگا سب بتلا دے گی، مگر یہ اسی جگہ جائز ہے جہاں شرعاً تجسس جائز ہو ورنہ حرام ہے۔

۲ وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۝ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ (۲/۷۲)

(ترجمہ) اور جب تم نے ایک آدمی کا خون کر دیا، پھر ایک دوسرے پر اس کو ڈالنے لگے اور اللہ تعالیٰ کو اس امر کا ظاہر کرنا منظور تھا جس کو تم مخفی رکھنا چاہتے تھے اس لئے ہم نے حکم دیا کہ اس کو اس کے کسی ٹکڑے سے چھوا دو اسی طرح حق تعالیٰ (قیامت میں) مردوں کو زندہ کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے نظر (قدرت) تم کو دکھلاتے ہیں، اس توقع پر کہ تم عقل سے کام لیا کرو۔

خاصیت: سوتے آدمی سے راز دریافت کرنے کے لئے مگر جس جگہ معلوم ہو شرعاً جائز ہو۔

۹۔ جدائی سے بچنے کے لئے

۱ اَلْمُحْيِيْ (زندہ کرنے والے)

خاصیت: جس کو کسی سے مفارقت کا اندیشہ یا قید کا خوف ہو اس کو بکثرت پڑھے۔

۱۰۔ سرکش غلام کے لئے

۱ إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ ۚ مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ (۱۱/۵۶)

(ترجمہ) میں نے اللہ پر توکل کر لیا ہے جو میرا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی

مالک ہے، جتنے رُوئے زمین پر چلنے والے ہیں سب کی چوٹی اُس نے پکڑ رکھی ہے۔ یقیناً میرا رب صراطِ مستقیم پر (چلنے سے ملتا) ہے۔

خاصیت: اگر کوئی لونڈا، یا خادم سرکش ہو تو بال پیشانی کے پکڑ کر تین مرتبہ اس کو پڑھے اور اس پر دم کرے انشاء اللہ تعالیٰ فرماں بردار اور مسخر ہو جائیگا۔

۱۱۔ خانہ ویرانی کے لئے

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (پ ۷، ع ۱۱)

(ترجمہ) پھر جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی ان کو نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کشادہ کر دیے، یہاں تک کہ جب وہ چیزوں پر جو کہ اُن کو ملی تھیں وہ خوب اِترا گئے ہم نے اُن کو دفعتاً پکڑ لیا پھر تو بالکل حیرت زدہ رہ گئے، پھر ظالم (کافر) لوگوں کی جڑ (تک) کٹ گئی، اور اللہ کا شکر ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

حفاظت از سحر و جنات و آسیب و موذی جانور

۱۔ جن و انس سے حفاظت

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ (پ ۳، ع ۲)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ ایسا ہے کہ (اس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں۔ زندہ ہے، سنبھالنے والا ہے۔ نہ اس کو اونگھ دبا سکتی ہے، نہ نیند۔ اسی کے مملوک ہیں

سب جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ ایسا کون شخص ہے جو اس کے پاس کسی کی اسفارش کر سکے بدون اس کی اجازت کے، وہ جانتا ہے ان کے تمام حاضر و غائب حالات کو اور وہ موجودات اس کی معلومات میں سے کسی چیز کو اپنے احاطۂ علمی میں نہیں لا سکتے مگر جس قدر (علم دینا وہی) چاہے اس کی کرسی نے سب آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ان دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں گزرتی اور وہ عالی شان ہے۔

خاصیت :- آیۃ الکرسی کو جو شخص ہر نماز کے بعد ایک بار پڑھ لے انشاء اللہ تعالیٰ اس کے پاس شیطان نہ آئے گا، کیونکہ اس نے اقرار کیا ہے کہ جو شخص آیۃ الکرسی پڑھتا ہے میں اس کے پاس نہیں جاتا۔

۲ سورۃ المعوذتین (پارہ ۳۰)

خاصیت :- ہر قسم کے درد، بیماری و سحر و نظر وغیرہ کے لئے پڑھنا اور دم کرنا اور لکھ کر باندھنا مفید ہے اور سوتے وقت پڑھنے سے ہر قسم کی آفت سے محفوظ رہے اور اگر اس کو لکھ کر بچوں کے باندھ دے تو ام الصبیان وغیرہ سے حفاظت رہے اور اگر حاکم کے روبرو جانے کے وقت پڑھ لے تو اس کے شر سے محفوظ رہے۔

۳ سورۂ اخلاص (پ ۳۰)

خاصیت :- اگر خرگوش کی جھلی پر لکھ کر اپنے پاس رکھ لے تو کوئی انسان اور جن اور موذی جانور اس کے پاس نہ آئے۔

۴ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ جنگل میں ایک بکری دیکھی جس سے بھیڑیا کھیل رہا تھا۔ یہ پاس گئے تو بھیڑیا بھاگ گیا۔ دیکھتے کیا ہیں کہ اس بکری کے گلے میں کوئی تعویذ ہے، کھول کر دیکھا تو اس میں یہ آیتیں نکلیں :-

وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ

الرَّاحِمِيْنَ ۝ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۝ وَّحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيْمٍ ۝ وَحِفْظًا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ جو شخص ان کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اس کو کوئی گزند نہ پہنچے۔

۵ اَلْقَهَّارُ (بڑے غالب)

خاصیت: ۱۔ بکثرت ذکر کرنے سے دنیا کی محبت اور ماسوائے اللہ کی عظمت دل سے جاتی رہے اور دشمنوں پر غلبہ ہو۔ اور اگر چینی کے برتن پر لکھ کر ایسے شخص کو پلایا جائے جو بوجہ سحر کے عورت پر قادر نہ ہو، سحر دفع ہو۔

۲۔ دفعِ سحر کے لئے

۱ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

(پارہ ۱۱ رکوع ۱۲)

(ترجمہ) سو جب انہوں نے (اپنا جادو کا سامان) ڈالا، تو موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ جو کچھ تم (بنا کر) لائے ہو، جادو ہے، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس (جادو) کو درہم برہم کئے دیتا ہے (کیونکہ) اللہ تعالیٰ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ دلیلِ صحیح (یعنی معجزہ) کو اپنے وعدوں کے موافق ثابت کر دیتا ہے گو مجرم (اور کافر) لوگ کیسا ہی ناگوار سمجھیں۔

خاصیت: ۔ سحر کے لئے بہت مجرب ہے، جس پر کسی نے سحر کیا ہو، ان آیتوں کو لکھ کر اس کے گلے میں ڈالے یا طشتری پر لکھ کر پلائے انشاء اللہ تعالیٰ صحت یاب ہو جائیگا۔

۴۔ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۝ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا خَالِصَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِکُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (پارہ ۸ رکوع ۱۱)

(ترجمہ) اے آدمؑ کی اولاد! تم مسجد کی حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو، اور خوب کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلو، بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے حد سے نکل جانے والوں کو، آپ فرمایئے کہ اللہ کے پیدا کئے ہوئے کپڑوں کو جن کو اس نے اپنے بندوں کے واسطے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے۔ آپ یہ کہہ دیجئے کہ یہ اشیاء اس طور پر کہ قیامت کے روز بھی خالص رہیں، دنیوی زندگی میں خالص اہل ایمان ہی کے لئے ہیں ہم اسی طرح تمام آیات کو سمجھداروں کے واسطے صاف صاف بیان کیا کرتے ہیں۔ آپ فرمایئے کہ البتہ میرے رب نے حرام کیا ہے تمام فحش باتوں کو ان میں جو علانیہ ہیں وہ بھی اور ان میں جو پوشیدہ ہیں وہ بھی اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں فرمائی اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ایسی بات لگاؤ جس کی تم سند نہ رکھو

خاصیت:۔ یہ آیت زہر و چشم بد و سحر کے دفع کے لئے مفید ہے جو شخص اسکو سنہرے ورق اور زعفران سے لکھ کر اولے کے پانی سے دھو کر غسل کرے چشم بد اور جادو اس سے دفع ہو اور جو کھانے میں ملا کر کھائے تو زہر سے مامون رہے اور سحر اور نظر بد سے بھی

۵۔ فَتَوَلّٰی عَنْهُمْ وَقَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَنَصَحْتُ لَکُمْ فَکَیْفَ اٰسٰی عَلٰی قَوْمٍ کٰفِرِیْنَ ۝ (پ ۹ ع ۳)

(ترجمہ) سو جب وہ آئے اور موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ ہوا موسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ ڈالو جو کچھ تم کو میدان میں ڈالنا ہے، سو جب انھوں نے اپنا جادو کا سامان ڈالا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس (جادو) کو ابھی درہم برہم کئے دیتا ہے (کیونکہ) اللہ تعالیٰ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا۔

خاصیت: ۱۔ سخت جادو کے دفع کرنے کے لئے نافع ہے ایک گھڑا بارش کے پانی سے لے کر ایسی جگہ سے جہاں برسنے کے وقت کسی کی نظر نہ پڑی ہو اور ایک گھڑا ایسے کنوئیں کے پانی کا لے جس میں سے کوئی پانی نہ بھرتا ہو جمعہ کے روز ایسے درختوں کے سات پتے لے جس کا پھل نہ کھایا جاتا ہو، پھر دونوں پانی ملا کر اس میں ساتوں پتے ڈال دے پھر ان آیتوں کو کاغذ پر لکھ کر اس پانی سے دھو کر مسجد کے کنارہ دریا یا بہتے جاری پانی میں اس کو لکھ کر کے رات کے وقت اس پانی سے اس کو غسل دیں، انشاء اللہ تعالیٰ سحر باطل ہو جائے گا۔

۲۔ تسخیر جن و انس (جن و انس کو تابع کرنا)

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ (پارہ ۱ رکوع ۴)

(ترجمہ) اور جس وقت ارشاد فرمایا آپ کے رب نے فرشتوں سے کہ ضرور میں بناؤں گا زمین میں ایک نائب، فرشتے کہنے لگے کہ آپ پیدا کریں گے زمین میں ایسے لوگوں کو جو فساد کریں گے اور خوں ریزیاں کریں گے اور ہم برابر تسبیح کہتے رہتے ہیں۔ بحمد اللہ اور تقدیس کرتے رہتے ہیں آپ کی۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں جانتا ہوں اس بات کو جس کو تم نہیں

جانتے۔ اور علم دے دیا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ان کو پیدا کر کے سب چیزوں کے اسما کا۔ پھر وہ چیزیں فرشتوں کے روبرو کر دیں، پھر فرمایا کہ بتلاؤ مجھ کو اسماء ان چیزوں کے (یعنی مع ان کے آثار و خواص کے) اگر تم سچے ہو۔ فرشتوں نے عرض کیا کہ آپ تو پاک ہیں، ہم کو ہی علم نہیں مگر وہی جو کچھ آپ نے علم دیا۔ بے شک آپ بڑے علم والے ہیں، حکمت والے ہیں (کہ جس قدر جس کے لئے مصلحت جانا اسی قدر علم و فہم عطا فرمایا)

خاصیت:۔ کشفِ علوم و تسخیرِ جن و انسان کے لئے مفید ہے۔ جس مہینے کی پہلی تاریخ کو پنجشنبہ ہو غسل کر کے اُس دن روزہ رکھے۔ شام کو جَو کی روٹی، شکر اور کسی قسم کے ساگ سے افطار کرے اور اپنے وقت پر سو رہے، جب نصف شب ہو اُٹھ کر وضو کر کے رو بہ قبلہ بیٹھ کر یہ آیتیں ۳۳ بار پڑھے۔ پھر کانچ کے برتن پر مشک و زعفران و گلاب سے ان آیتوں کو لکھ کر آبِ زلال سے دھو کر پیئے اور سو رہے۔ سات روز تک اسی طرح کرے اور آخری دن میں یہ آیتیں ستر بار پڑھے مگر مکان تنہائی کا ہو اور عود کی دھونی دے پھر فارغ ہو کر ان ہی کپڑوں میں سو رہے۔ انشاء اللہ مقصود حاصل ہوگا۔

۴۔ وسوسۂ شیطانی دفع کرنے کے لئے

وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ ۝

(پارہ ۹ رکوع ۱۴)

(ترجمہ) اور اگر آپ کو کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے۔ بلاشبہ وہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔ یقیناً جو لوگ خدا ترس ہیں۔ جب ان کو کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آجاتا ہے تو وہ یاد میں لگ جاتے ہیں سو یکایک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

خاصیت:۔ جس کو وساوس اور خطرات و خیالاتِ فاسدہ اور لرزۂ قلب نے ضرر

کر دیا ہو، ان آیات کو گلاب و زعفران سے جمعہ کے روز طلوعِ شمس کے وقت سات پرچوں پر لکھ کر ہر روز ایک پرچہ نگل جائے اور اس پر ایک گھونٹ پانی کا پی لے، انشاء اللہ تعالیٰ دفع ہو جائیگا۔

فائدہ:۔ احادیث میں آیا ہے کہ وسوسہ کے وقت اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ۔ کہے، یا اعوذ باللہ پڑھ کر بائیں جانب تین مرتبہ تھکارنا آیا ہے۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَالظَّاہِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ پڑھے۔ اس سے کسی کو نجات نہیں ہوتی، اس کا غم نہ چاہیے۔ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بکثرت پڑھے۔ ابو سلیمان دارانی نے عجیب تدبیر بتلائی ہے کہ جب وسوسہ آئے، خوب خوش ہو۔ شیطان کو مسلمان کا خوش ہونا سخت ناگوار ہے، وہ پھر وسوسہ نہ ڈالے گا۔

۵۔ خوف کا دُور ہونا

۱ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ (پ ۱۳ ع ۲)

(ترجمہ) اللہ کے سپرد (ہی) سب سے بڑا نگہبان ہے اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

خاصیت:۔ جس کو کسی دشمن سے خوف ہو یا اور کسی طرح کی بلا و مصیبت کا خوف ہو وہ اس کو کثرت سے پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ دشواری دُور ہو جائیگی۔

۲ اِذْ ھَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْکُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰہُ وَلِیُّھُمَا ؕ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اَلَنْ یَّکْفِیَکُمْ اَنْ یُّمِدَّکُمْ رَبُّکُمْ بِثَلٰثَۃِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُنْزَلِیْنَ ۝ بَلٰٓی ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَیَاْتُوْکُمْ مِّنْ فَوْرِھِمْ ھٰذَا یُمْدِدْکُمْ رَبُّکُمْ بِخَمْسَۃِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُسَوِّمِیْنَ ۝ وَمَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اِلَّا بُشْرٰی لَکُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُکُمْ بِہٖ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ (پ ۴ ع ۱۴)

(ترجمہ) جب تم میں سے دو جماعتوں (بنی سلمہ و بنی حارثہ) نے دل میں خیال کیا

کہ ہمت ہار دیں اور اللہ تعالیٰ ان دونوں جماعتوں کا مددگار تھا اور پس مسلمانوں کو تو اللہ تعالےٰ پر اعتماد کرنا چاہئے اور یہ بات محقق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو (غزوۂ بدر میں) منصور فرمایا حالانکہ تم بے سروسامان تھے۔ سو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو کیا تم کو یہ امر کافی نہ ہوگا کہ تمہارا رب تمہاری امداد کرے تین ہزار فرشتوں کے ساتھ (جو آسمان سے) اتارے جائیں گے، ہاں کیوں نہیں (کافی ہوگا) اگر مستقل رہو گے اور متقی رہو گے اور (اگر) وہ تم پر ایک دم سے (بھی) آئیں گے تو تمہارا رب تمہاری امداد فرمائے گا۔ پانچ ہزار فرشتوں سے جو کہ ایک خاص وضع بنائے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے یہ امداد محض اس لئے کی کہ تمہارے لئے (غلبہ) کی بشارت ہو، اور تاکہ تمہارے دلوں کو (اضطراب) سے قرار ہو جائے اور نصرت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو کہ زبردست ہیں، حکیم (بھی) ہیں۔

خاصیت: یہ آیتیں ظالم بادشاہ و دشمن اور شب کے وقت جن یا انسان کے خوف کے لئے ہیں، اس کو شبِ جمعہ میں نصف شب کے وقت باوضو لکھے، پھر کاتب صبح کی نماز پڑھ کے طلوع آفتاب تک ذکر و تسبیح میں مشغول بیٹھا رہے جب آفتاب بلند ہو جائے دو رکعت پڑھے اول میں فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور دوم میں فاتحہ اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر سورۃ تک پڑھے پھر سات مرتبہ استغفار پڑھے اور سات مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ پھر تازہ وضو کر کے یہ آیتیں لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مراد حاصل ہو۔

وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۙ وَّجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِھِمْ اَکِنَّۃً اَنْ یَّفْقَھُوْہُ وَفِیْٓ اٰذَانِھِمْ وَقْرًا ۭ وَاِذَا ذَکَرْتَ رَبَّکَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَہٗ وَلَّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِھِمْ نُفُوْرًا (پ ۱۵ ع ۵)

(ترجمہ) اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے، اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ اُن کے درمیان ایک پردہ حائل کر دیتے ہیں اور (وہ پردہ یہ ہے)

ہم ان کے دلوں پر حجاب ڈالتے ہیں اس سے کہ وہ اس کو سمجھیں، اور ان کے کانوں میں ڈاٹ دیدیتے ہیں اور جب آپ قرآن میں صرف اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں تو وہ لوگ نفرت کرتے ہوئے پشت پھیر کر چل دیتے ہیں۔

خاصیت:۔ کسی خوفزدہ پر جو خیالاتِ فاسدہ میں گرفتار ہو پڑھ کر دم کردے تو اس کا خوف زائل ہو جائے۔

دیگر:۔ کوئی بھوت پلید کسی کے سر ہو گیا ہو تو نیلے پشمینہ پر یا کاغذ پر لکھ کر اس کے بازو پر باندھ دیا جائے تو وہ دفع ہو جائے۔

۶۔ اعمالِ حفاظت از شرِ موذی

۱ یہ آیت پڑھ کر جس آدمی یا جانور سے اندیشہ ہو اس کی طرف دم کرے۔ اَللّٰہُ رَبُّنَا وَرَبُّکُمْ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ لَاحُجَّۃَ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمُ اَللّٰہُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا۔ اُس کے گزند سے محفوظ رہے۔

دیگر:۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ کَذٰلِکَ یُوْحِیْٓ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ شدائد کے وقت پڑھنا مفید ہے۔

دیگر:۔ کعب الاحبار سے منقول ہے کہ سات آیتیں جب پڑھ لیتا ہوں، پھر کسی بات کا خوف نہیں رہتا۔

اوّل:۔ قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَآ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا ۚ ھُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

دوم:۔ وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗٓ اِلَّا ھُوَ ۚ وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ ۚ یُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ ۚ وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝

سوم:۔ وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا وَمُسْتَوْدَعَھَا ۚ کُلٌّ فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝

چہارم :- اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَرَبِّکُمْ مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○

پنجم :- وَکَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّۃٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَھَا اَللّٰہُ یَرْزُقُھَا وَاِیَّاکُمْ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○

ششم :- مَا یَفْتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَۃٍ فَلَا مُمْسِکَ لَھَا وَمَا یُمْسِکْ فَلَا مُرْسِلَ لَہٗ مِنْ بَعْدِہٖ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○

ہفتم :- وَلَئِنْ سَاَلْتَھُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ ط قُلْ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰہُ بِضُرٍّ ھَلْ ھُنَّ کٰشِفٰتُ ضُرِّہٖٓ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَۃٍ ھَلْ ھُنَّ مُمْسِکٰتُ رَحْمَتِہٖ ط قُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ ط عَلَیْہِ یَتَوَکَّلُ الْمُتَوَکِّلُوْنَ ○

۲ برائے دفع خوف

ابن الکلبیؒ سے منقول ہے کہ کسی نے کسی شخص کو قتل کی دھمکی دی۔ اس کو اندیشہ ہوا، اس نے کسی عالم سے ذکر کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ گھر سے نکلنے کے قبل سورۂ یٰسٓ پڑھ لیا کرو پھر گھر سے نکلا کرو۔ وہ شخص ایسا ہی کرتا تھا اور جب اپنے دشمن کے روبرو آتا تھا اس کو ہرگز نظر نہ آتا تھا۔

۷۔ آسیب وغیرہ سے حفاظت

۱ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ ج لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ○ وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَا بُرْھَانَ لَہٗ بِہٖ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ ط اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ ○

(ترجمہ ہاں تو کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تم کو یوں ہی عبث (خالی از حکمت) پیدا کر دیا ہے اور یہ خیال کیا تھا کہ تم ہمارے پاس نہیں لائے جاؤ گے۔ سو اس

سے کامل طور پر ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ بہت ہی عالیشان ہے جو کہ بادشاہ حقیقی ہے اس کے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں (اور) وہ عرش عظیم کا مالک ہے ۱۲ جو شخص (اس امر پر دلیل قائم ہونے کے بعد) اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی بھی عبادت کرے کہ (جس کے معبود ہونے پر) اس کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں، سو اس کا حساب اسی کے رب کے پاس ہوگا۔

خاصیت ۱۔ جس شخص پر آسیب ہو، ان آیتوں کو تین بار پانی پر پڑھ کر منہ پر چھینٹا دے یا کان میں دم کرے، انشاء اللہ تعالیٰ فوراً دور ہو جائیگا۔

۲ پوری سورۂ جن (پ ۲۹ ع ۱۱)

خاصیت ۲۔ جس پر آسیب آتا ہو، اس پر ایک مرتبہ پڑھ کر دم کرے یا لکھ کر بازو پر باندھ دے، انشاء اللہ تعالیٰ جاتا رہے گا۔

۳ یہ ۳۳ آیتیں حفاظت درندہ اور چور اور دفع آسیب اور عافیت جان و مال کے لئے اور شفائے جذام اور جمیع امراض کے لئے اکسیر اعظم ہیں۔ آیات الحرس ان کا لقب ہے وہ یہ ہیں:۔

شروع سورۂ بقرہ سے مفلحون تک۔ (پارہ ۱ رکوع ۱)

آیۃ الکرسی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ سے خٰلِدُوْنَ تک (پارہ ۳ رکوع ۳)

اور ذیل کی آیات:۔ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۭ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۭ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا

حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (پ ۳ ع ۲۸)

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۗ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ۗ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۗ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۗ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۗ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (پ ۸ ع ۱۳)

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۗ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝ (پ ۱۵ ع ۱۳)

وَالصّٰفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۗ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝ (پ ۲۳ ع ۱۵)

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۗ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ (پ ۲۷ ع ۱۲)

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ

اللّٰہُ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (پ ۲۸ ع ۲)

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝ (پ ۲۹ ع ۱۶)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ۝ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۭ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۭ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ۭ (پارہ ۱ رکوع ۲)

خاصیت :۔ جس دشمن کو شر یا ایذا پہنچانا جائز ہو تو اس کے بدن کا ایک کپڑا لیکر اس پر اس کی ماں کا نام سات بار لکھا جائے اور اس کے گرد ایک دائرہ کھینچ دیا جائے اور اس پر یہ آیتیں لکھ دی جائیں اور اس پر ایک دائرہ کھینچ دیا جائے۔ اس طرح تین دائرے بنائے جائیں۔ پھر اس کپڑے کو لپیٹ کر مٹی کے کسی کورے برتن میں رکھ کر ہفتے کے روز اس کے گھر میں ایسی جگہ دفن کر دیا جائے کہ اس جگہ کسی کا پاؤں نہ آئے۔

۸۔ اعمال دفع آسیب وجن

۱ پاک پانی پر فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور سورہ جن کے شروع کی پانچ آیتیں پڑھ کر آسیب زدہ کے چہرے پر چھڑک دیں اور جس مکان میں شبہ ہو اس میں چھڑک دیں، انشاء اللہ تعالیٰ آسیب دفع ہو۔

۲ **دیگر ایضاً**۔ پاک برتن پر فاتحہ اور آیت ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ط يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ط قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ط يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ط يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ط قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ج وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ز سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ج وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۝ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ط وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ لکھ کر روغن کنجد سے دھو کر آسیب زدہ کے بدن پر اس روغن کی مالش کی جائے، انشاء اللہ اثر نہ ہو۔

۳ **دیگر**۔ امام غزالیؒ نے ایک بزرگ کا قصہ نقل کیا ہے کہ کسی بزرگ کی ایک لونڈی شب کو پیشاب کرنے بیٹھی اور آسیب کے اثر سے بیہوش ہوگئی۔ ان بزرگ نے اٹھ کر یہ کلمات پڑھے، اسی وقت اچھی ہوگئی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٓمّٓصٓ ۝ طٰسٓمٓ ۝ كٓهٰيٰعٓصٓ ۝ يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ حٰمٓ عٓسٓقٓ ۝ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝

۴ **دیگر**۔ فقیہ کبیر احمد بن موسیٰ بن ابی عجیل آسیب زدہ پر یہ آیت پڑھا

کرتے تھے :- قُلْ آللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝

دیگر :- بعض بزرگوں سے نقل ہے کہ ایک لڑکی کھیلتے کھیلتے گر گئی، انھوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ بہت اچھی صورت میں آیا۔ اس کے دس بازو ہیں، اور کہا کہ کتاب اللہ میں اس کی شفا ہے، میں نے پوچھا کیا ہے کہا کہ یہ آیتیں اس پر پڑھ دو

قُلْ آللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ۝ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطَانٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ کہتے ہیں کہ جاگ کر میں نے یہ عمل کیا، بالکل اس کا اثر نہ رہا۔

۵ برائے دفع جن

ابن قتیبہؒ سے منقول ہے کہ کسی شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ میں بصرہ خرما کی تجارت کرنے گیا۔ کرایہ پر کوئی گھر نہ ملا صرف ایک گھر ملا جس پر مکڑی نے جالے لگا رکھے تھے میں نے اسکی وجہ پوچھی لوگوں نے کہا کہ اس میں جن رہتا ہے میں نے مالک سے کرایہ پر مانگا اس نے کہا کہ کیوں اپنی جان کھوتے ہو، اس میں بڑا بھاری جن ہے۔ جو شخص اس میں رہتا ہے اس کو مار ڈالتا ہے۔ میں نے کہا مجھ کو کرایہ پر دے دو۔ اللہ تعالیٰ مددگار ہے۔ اس نے دے دیا۔ میں اس میں ٹھہر گیا۔ جب رات ہوئی، میری طرف ایک شخص سیاہ فام آیا جس کی آنکھیں شعلہ کی مثال روشن تھیں، میں نے آیت الکرسی پڑھنا شروع کی، وہ بھی برابر پڑھتا رہا جب میں وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ پر پہنچا وہ نہ کہہ سکا۔ میں نے اسی کو کہنا شروع کیا، بس وہ تاریکی جاتی رہی، اور رات بھر آرام سے رہا۔ جب صبح ہوئی، اس جگہ نشان جلنے کا اور کچھ راکھ دیکھی اور ایک کہنے والے کی آواز سنی کہ تو نے بڑے بھاری جن کو جلایا، میں نے پوچھا کس چیز سے جل گیا۔ جواب دیا کہ اس کلمہ سے :- وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

دیگر :- ابن قتیبہؒ سے منقول ہے کہ ایک مصری نے مجھ سے بیان کیا کہ میں

کسی عرب کے پاس اترا، اس نے میری خاطر کی جب وہ بستر پر لیٹا دفعتہً چیخ کر کھڑا ہو گیا اور بے ہوش ہو کر گر گیا۔ معلوم ہوا، جب سونے کو پڑتا ہے یہی حال ہوتا ہے۔ میں نے یہ آیتیں پڑھیں:۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

پھر کبھی اس پر اثر نہ ہوا۔

۸ برائے دفع جن از خانہ

اِنَّهُمْ یَكِیْدُوْنَ كَیْدًا ۝ وَّاَكِیْدُ كَیْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِیْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا ۝

چار لوہے کی کیلیں لے، ہر کیل پر پچیس پچیس بار پڑھ کر ان کو گھر کے چاروں کونوں میں دفن کر دے۔

۸ دیگر:۔ امام اوزاعی سے منقول ہے کہ ایک بھوت میرے سامنے آگیا میں ڈرا اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ پڑھا، وہ بولا کہ تو نے بڑے کی پناہ مانگی، یہ کہہ کر وہ ہٹ گیا۔

۹۔ نظر بد

۹ وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ ۱۵ ج ۲۹ ع

(ترجمہ) اور یہ کافر جب قرآن سنتے ہیں تو (شدتِ عداوت سے) ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا آپ کو اپنی نگاہوں سے پھسلا کر گرا دیں گے (یہ ایک محاورہ ہے اور (اسی عداوت سے آپ کی نسبت) کہتے ہیں کہ یہ مجنون ہیں۔ حالانکہ یہ قرآن (جس کے ساتھ آپ تکلم

فرماتے ہیں) تمام جہان کے واسطے نصیحت ہے۔

خاصیت ۱- حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ تقریر بد کے لئے مفید ہے۔

۲ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۝ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۚ قُلْ هِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا خَالِصَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ۚ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِکُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (پارہ ۸ رکوع ۱۱)

(ترجمہ) اے اولاد آدم کی، تم مسجد کی حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو، اور خوب کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلو، بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے حد سے نکل جانے والوں کو، آپ فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے کپڑوں کو جن کو اس نے اپنے بندوں کے واسطے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے آپ یہ کہہ دیجئے کہ یہ اشیاء اس طور پر کہ قیامت کے روز بھی خالص رہیں، دنیوی زندگی میں خاص اہل ایمان ہی کے لئے ہیں، ہم اسی طرح تمام آیات کو سمجھ داروں کے واسطے صاف صاف بیان کیا کرتے ہیں۔ آپ فرمائیے کہ البتہ میرے رب نے حرام کیا ہے تمام فحش باتوں کو، ان میں جو علانیہ ہیں وہ بھی اور ان میں جو پوشیدہ ہیں وہ بھی اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں فرمائی اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ایسی بات لگاؤ جس کی تم سند نہ رکھو۔

خاصیت ۱- یہ آیت زہر و چشم بد و سحر کے دفع کے لئے مفید ہے۔ جو شخص اس کو

انگور سبز کے عرق اور زعفران سے لکھ کر اولے کے پانی سے دھو کر غسل کرے چشم بد اور جادو اس سے دفع ہو، اور جو کھانے میں ملا کر کھائے تو زہر سے مامون رہے اور سحر اور نظر بد سے بھی۔

۹ سورۃ حمزۃ (پ ۳۰)

خاصیت: جس کو نظر بد لگ گئی ہو، اس پر دم کیا جائے، انشاء اللہ آرام ہوگا۔

۱۰۔ امن و امان کیلئے

۱ ابو جعفر نحاس نے حدیث نقل کی ہے کہ آیت الکرسی اور سورۂ اعراف کی تین آیتیں

إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ۝ (پ ۸ رکوع ۱۳)

اور وَالصّٰفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝ إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةِ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلٰى وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُورًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ (پ ۲۳ ع ۵)

اور سورۂ الرحمٰن کی آیتیں سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَا الثَّقَلَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ (پ ۲۷ ع ۱۲)

خواص: ۱۔ یہ سب آیتیں اگر کوئی شخص دن میں پڑھے تو تمام دن اور اگر رات کو

پڑھے تو تمام رات شیطان سرکش اور جادوگر ضرر رساں اور حاکم ظالم اور تمام چوروں اور درندوں سے محفوظ رہیگا۔

۱۰ سُوْرَۃُ تَبٰرَکَ (۲۹۶)

خواص: ۱۔ اگر روبتہ ہلال کے وقت پڑھ لے تو تمام مہینہ خیریت سے گذرے اور سب شروں سے حفاظت رہے۔

۱۱۔ مدافعت و ہلاکت اعداء

۱ وَاَلْقَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ۝ (پ ۶ ع ۱۳)

(ترجمہ) اور ہم نے ان میں باہم قیامت تک بغض و عداوت ڈال دی۔

خاصیت: ۱۔ اگر دو آدمیوں میں تفریق و عداوت ڈالنا چاہے تو اس آیت کو صبح پتر پر لکھکر اسکے نیچے یہ نقش لکھے اور اس نقش کے نیچے یہ عبارت لکھے کہ درمیان فلاں فلاں کے تفریق واقع ہوئے۔ فلاں فلاں کی جگہ دونوں کا نام لکھے اور تعویذ بناکر درمیان دو پرانی قبروں کے دفن کردے، مگر ناحق کے لئے نہ کرے، ورنہ گنہگار ہوگا۔

۱۲۔ خوف و ڈر دفع کرنیکے لئے

۱ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ (پارہ ۱۳ رکوع ۲۴)

(ترجمہ) اللہ (کے سپرد وہی) سب سے بڑھ کر نگہبان ہے اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

خاصیت: ۱۔ جس کو کسی دشمن کا خوف ہو یا اور کسی طرح کی بلا و مصیبت کا خوف ہو وہ کثرت سے اس کو پڑھا کرے، انشاء اللہ تعالیٰ دشواری دور ہو جائے گی۔

۱۳۔ بحث میں غالب آنا

۱ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ۝ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَاعْتَصَمُوْا بِہٖ فَسَیُدْخِلُھُمْ فِیْ رَحْمَۃٍ مِّنْہُ وَفَضْلٍ

وَيَهْدِيْهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ (پ ۶ ع ۳)

(ترجمہ) اے (تمام) لوگو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک (کافی) دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہارے پاس ایک صاف نور بھیجا ہے۔ سو جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے اللہ (کے دین) کو مضبوط پکڑا، سو ایسوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت (یعنی جنت میں) داخل کریں گے اور اپنے فضل میں اور اپنے تک (پہنچنے کا) ان کو سیدھا راستہ بتلائیں گے۔

خاصیت:۔ دشمن پر بحث میں غالب آنے کے واسطے اتوار کے روز روزہ رکھے اور ایک چمڑے کے ٹکڑے پر لکھ کر باندھ لے۔

۱۴۔ جان کی حفاظت

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ ۝ (پ ۱۵ ع ۹)

(ترجمہ) ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم اس کے محافظ اور نگہبان ہیں۔

خاصیت:۔ چاندی کے ملمع کے پترے پر اس کو لکھ کر شب جمعہ کو یہ آیت چالیس بار اس پر پڑھے، پھر اس کو نگینِ انگشتری کے نیچے رکھ کر وہ انگشتری پہن لے اس کا مال وجان اور سب حالات حفاظت سے رہیں۔

۱۵۔ دشمن سے مقابلہ

آیاتِ حرزِ جبل قاف:۔ اَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِيْ إِسْرَآءِيْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى إِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوْا قَالُوْا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَأَبْنَآئِنَا فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ (پ ۲ ع ۱۲)

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا إِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ أَغْنِيَآءُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْأَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ (پ ۴ ع ۱۰)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۚ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۚ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۚ (پ ۵ ع ۸)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۭ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (پ ۶ ع ۹)

خاصیت: - ان کی خاصیت جاہ و منزلت اور غلبہ مقابلہ اعداء ہے اگر یہ رحم پر لکھ لیا جائے تو مقابلہ میں ہرگز شکست نہ ہو اور دشمنوں پر فتح و ظفر حاصل ہو۔ اور اگر کاغذ میں لکھ کر سر میں رکھ کر امراء و حکام کے پاس جائے تو اس کی قدر و عظمت ان کی آنکھ میں ہو۔

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ (پ ۴ ع ۳)

(ترجمہ) وہ تم کو ہرگز کوئی ضرر نہ پہنچا سکیں گے مگر ذرا خفیف سی اذیت اور اگر وہ تم سے مقاتلہ کریں تو تم کو پیٹھ دکھا کر بھاگ جائیں گے پھر کسی کی طرف سے ان کی حمایت بھی نہ کی جائے گی۔ جما دی گئی ہے ان پر بے قدری جہاں کہیں بھی پائے جائیں گے مگر ہاں ایک تو ایسے ذریعہ کے سبب جو اللہ کی طرف سے ہے اور ایک ایسے ذریعہ سے جو آدمیوں کی طرف سے ہے اور مستحق ہو گئے یہ لوگ غضب الٰہی کے اور جما دی گئی ان پر پستی یہ (ذلت و غضب) اس وجہ سے ہوا کہ وہ لوگ منکر ہو جاتے تھے احکام الٰہیہ کے اور قتل کر دیا کرتے تھے پیغمبروں کو ناحق۔ اور (نیز) یہ اس وجہ سے ہوا کہ ان لوگوں نے اطاعت نہ کی اور دائرہ (اطاعت) سے نکل جاتے تھے۔

خاصیت: یہ آیتیں دشمن پر فتحیابی کے لئے ہیں۔ کسی ہتھیار پر شنبہ کے روز چھٹی ساعت میں اس کو کندہ کرے اور کرنے والا روزہ سے ہو، وہ ہتھیار لے کر جو شخص مقابلہ کو آئے اس میں جائے فتحیاب ہو۔

۷ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۗ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ (پ ۴ ع ۴)

(ترجمہ) جب تم میں سے دو جماعتوں (بنی سلمہ و بنی حارثہ) نے دل میں خیال کیا کہ ہمت ہار دیں اور اللہ تعالیٰ ان دونوں جماعتوں کا مددگار تھا اور پس مسلمانوں کو تو اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرنا چاہئے اور یہ بات محقق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو (غزوۂ بدر میں) منصور فرمایا، حالانکہ تم بے سروسامان تھے۔ سو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو تاکہ تم شکرگذار ہو (یہ نصرت) اس وقت ہوئی جب کہ آپ مسلمانوں سے یوں فرماتے تھے کہ کیا تم کو یہ امر کافی نہ ہوگا کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتوں کے ساتھ (جو آسمان سے) اتارے جائیں گے۔ ہاں کیوں نہیں (کافی ہوگا) اگر مستقل رہو گے اور (اگر) وہ تم پر ایک دم سے بھی آئیں گے تو تمہارا رب تمہاری امداد فرمائیگا پانچ ہزار فرشتوں سے جو کہ ایک خاص وضع بنائے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے یہ امداد محض اس لئے کی کہ تمہارے لئے (غلبہ کی) بشارت ہو اور تاکہ تمہارے دلوں کو (اضطراب سے) قرار ہو جائے اور نصرت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو کہ زبردست ہیں حکیم بھی ہیں۔

خاصیت :- یہ آیتیں ظالم بادشاہ و دشمن اور شب کے وقت جن، یا انسان کے خوف کے لئے ہیں اس کو شبِ جمعہ میں نصف شب کے وقت باوضو لکھے پھر کاتب صبح کی نماز پڑھ کے طلوعِ آفتاب تک تسبیح و ذکر میں مشغول بیٹھا رہے، جب آفتاب بلند ہو جائے تو دو رکعت پڑھے اول میں سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور دوم میں فاتحہ اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر سورہ تک پڑھے، پھر سات مرتبہ استغفار پڑھے اور سات مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ پڑھے، پھر تازہ وضو کر کے یہ آیتیں لکھ کر اپنے پاس رکھے انشاء اللہ تعالیٰ مراد حاصل ہو۔

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ قف وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُھُمْ مَّغْفِرَۃٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ط وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۝ (پ ۴ ع ۵)

(ترجمہ) جو لوگ کہ خرچ کرتے ہیں فراغت میں اور تنگی میں (بھی) اور غصے کے ضبط کرنے والے اور لوگوں (کی تقصیرات) سے درگذر کرنے والے، اور اللہ تعالیٰ ایسے نیکوکاروں کو محبوب رکھتا ہے اور (بعضے) ایسے لوگ کہ جب کوئی ایسا کام کر گزرتے ہیں جس میں زیادتی ہو اپنی ذات پر نقصان اٹھاتے ہیں تو (معاً) اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں، پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور ہے کون جو گناہوں کو بخشتا ہو اور وہ لوگ اپنے فعل (بد) پر اصرار اور (ہٹ) نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں ان لوگوں کی جزا بخشش ہے۔ اُن کے رب کی طرف سے اور (بہشت کے) ایسے باغ ہیں کہ اُن کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی یہ ہمیشہ (ہمیشہ) ان ہی میں رہیں گے اور یہ اچھا حق الخدمت ہے ان کام کرنے والوں کا۔

خاصیت:۔ یہ آیتیں سکون تیزیٔ نفس و غضب اور سلطانِ جابر و دشمن جاہل کے لئے ہیں۔ شب جمعہ میں بعد نماز عشاء کاغذ پر لکھ کر باندھ لے اور صبح کو ان لوگوں کے پاس جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کے شر سے محفوظ رہے گا۔

۶ سورۂ ھود (پ ۱۱۔ ع ۱۲)

خاصیت:۔ ہرن کی جھلی پر لکھ کر جو شخص اپنے پاس رکھے اس کو قوت و نصرت عطا ہو، اگر سو آدمیوں سے بھی مقابلہ ہو سب پر ہیبت غالب ہو جائے اور اس کے خلاف کوئی گفتگو اس سے نہ کر سکے اور اگر اس کو زعفران سے لکھ کر تین روز صبح و شام پی لے، قلب قوی ہو جائے اور کسی کے مقابلہ سے اس کو خوف نہ ہو۔

۷ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝

(پارہ ۲۲ رکوع ۱۸)

(ترجمہ) ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے پھر وہ ٹھوڑیوں تک (اڑ گئے) ہیں جس سے اُن کے سر اوپر اُٹھ گئے اور ہم نے ایک آڑ اُن کے سامنے کر دی اور ایک آڑ اُنکے پیچھے کر دی جس سے ہم نے (ہر طرف سے ان کو پردوں سے گھیر دیا سو وہ نہیں دیکھ سکتے۔

خاصیت:۔ اگر ڈھال پر لکھ کر اعدائے دین کا مقابلہ کرے تو غالب آئے۔

۸ سُوْرَةُ النّٰزِعٰت (پارہ ۳۰)

خاصیت:۔ مقابلۂ دشمن کے وقت پڑھنے سے اس کے ضرر سے محفوظ و مامون رہے۔

۹ سورۃ اَلْفِیْل (پارہ ۳۰)

خاصیت:۔ دشمن سے مقابلہ کرتے وقت اس کو پڑھا جائے انشاء اللہ غلبہ حاصل ہو۔

۹ آیۃ الکرسی

خاصیت :۔ اگر وقت مقابلۂ عدو کے ۳۱۳ بار پڑھے تو غلبہ حاصل ہو۔

۱۰ سورۂ طٰہٰ

خاصیت :۔ اگر صبح کے وقت پڑھے تو لوگوں کے دل مسخر ہوں، اور دشمنوں پر

۱۱ غلبہ حاصل ہو۔

۱۱ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ

خاصیت :۔ مٹی پر پڑھ کر دشمن کی طرف پھینکنے سے اس کو شکست ہو

۱۲ دیگر : سورۂ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ

خاصیت :۔ تنہائی میں تین سو بار پڑھنے سے دشمنوں پر غلبہ حاصل ہو۔

۱۳ اِذَا زُلْزِلَتْ

اہلِ علم میں سے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ایک مقام پر لڑائی ہو رہی تھی، میں نے سورۂ اذا زُلزلت پڑھ کر زمین پر ہاتھ مار کر اس طرف کو مٹی پھینک دی، پھر سر پر ہاتھ رکھ کر یہ آیتیں پڑھیں :۔ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ۝ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ یہ عمل کر کے ایک درخت کے نیچے بیٹھ رہا۔ مخالفین وہاں پہونچ کر کہنے لگے کہ ابھی تو وہ شخص یہاں تھا، کہاں گیا۔ اور ان کو نظر نہ آئے۔

۱۴ **عملِ شکستِ کفار**

ابن الکلبیؒ سے منقول ہے کہ مجھ سے ایک ثقہ نے بیان کیا کہ کسی نے ملوکِ کفار سے اہلِ اسلام کے کسی شہر کا محاصرہ کیا۔ ان لوگوں میں کوئی نیک آدمی تھا، اُس نے ایک مشت خاک لے کر اپنے سر پر ڈالی اور کہا کہ میں اذ رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ج وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۝ لکھ کر ان کافروں کی فرودگاہ میں ڈلوادی، وہ آپس میں لڑکر بھاگ گئے۔

۱۵ اَلْقَادِرُ (تواناسب پر)

خاصیت: دو رکعت نماز پڑھ کر اس کو ستو بار پڑھے تو قوت حاصل ہو اور اگر وضو کرتے ہوئے اس کی کثرت کرے تو دشمنوں پر غالب ہو۔

۱۶ اَلْمُقَدِّمُ (آگے کرنے والے)

خاصیت: معرکہ میں جاکر پڑھے تو قوت اور نجات ہو۔

۱۷ اَلتَّوَّابُ (توبہ قبول کرنیوالے)

خاصیت: بعد نماز چاشت تین سو ساٹھ بار پڑھے تو، توبہ کی توفیق حاصل ہوگی، اگر ظالم پر دس بار پڑھے تو اس سے خلاصی ہو۔

۱۸ اَلْمُنْتَقِمُ (بدلہ لینے والے)

خاصیت: جو شخص اپنے ظالم دشمن سے انتقام نہ لے سکتا ہو تو اس کی کثرت کرے، اللہ تعالیٰ اس سے انتقام لے لیں۔

سفر

۱۔ سوار ہوتے وقت

۱ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝ (پ ۲۵ ع ۷)

(ترجمہ) اسی کی ذات پاک ہے جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا اور ہم تو ایسے نہ تھے جو ان کو قابو میں کر لیتے۔

خاصیت: گھوڑے یا دوسری سواری پر سوار ہونے کے وقت اس آیت کو پڑھ لیا

کرے، انشاء اللہ تعالیٰ آفتوں سے محفوظ رہیگا۔

۷ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ (پ ۳ ع ۱۷)

(ترجمہ) کیا پھر اُس دین خداوندی کے سوا اور کسی طریقہ کو چاہتے ہیں، حالانکہ حق تعالیٰ کے سامنے سب سر افگندہ ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں (بعضے) خوشی سے اور (بعضے) بے اختیاری سے اور سب خدا ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

خاصیت: اگر سواری کا کوئی جانور گھوڑا اونٹ، سواری کے وقت شوخی شرارت کرے اور چڑھنے نہ دے تو اس آیت کو تین مرتبہ پڑھ کر اس کے کان میں پھونک دے، انشاء اللہ تعالیٰ باز آجائے گا۔

۲۔ کسی شہر میں داخل ہونا

۱ رَبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝ (پ ۱۸ ع ۲)

(ترجمہ) اے میرے رب مجھ کو زمین پر برکت کا اتارنا اتاریو، اور آپ سب اتارنیوالوں سے اچھے ہیں۔

خاصیت: جب کسی شہر میں داخل ہو تو اس آیت کو پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ وہاں بخیر و خوبی بسر ہوگی۔

۳۔ حفاظتِ کشتی و جہاز

۱ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (پ ۱۲ ع ۴)

(ترجمہ) فرمایا کہ (آؤ) اس کشتی میں سوار ہو جاؤ (اور کچھ اندیشہ مت کرو کیونکہ) اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا اللہ ہی کے نام سے ہے بالیقین میرا رب غفور رحیم ہے۔

خاصیت: جب کشتی یا دوسری سواری پر سوار ہونے لگے تو اس آیت کو پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ راہ کی آفتوں سے محفوظ رہے گا، اور جس شخص کو سردی سے بخار آتا ہو تو

بیری کی لکڑی پر لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دے، انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔

۲ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ج وَجَعَلَ الَّیْلَ سَکَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ط ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ وَھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ النُّجُوْمَ لِتَھْتَدُوْا بِھَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ (پ ۷، ع ۱۸)

(ترجمہ) وہ (اللہ تعالیٰ) صبح کا نکالنے والا ہے اور اُس نے رات کو راحت کی چیز بنایا ہے اور سورج اور چاند (کی رفتار) کو حساب سے رکھا ہے۔ یہ ٹھہرائی ہوئی بات ہے ایسی ذات کی جو کہ قادر ہے، بڑے علم والا ہے اور وہ اللہ ایسا ہے جس نے تمہارے (فائدہ) کے لئے ستاروں کو پیدا کیا تاکہ تم اُنکے ذریعے سے اندھیروں میں خشکی میں بھی اور دریا میں بھی راستہ معلوم کرسکو بیشک ہم نے یہ دلائل کھول کھول کر بیان کر دیے ہیں اُن لوگوں کے لئے جو خبر رکھتے ہیں۔

خاصیت:۔ اس آیت کو جمعہ کے روز باوضو ساکھو کے تختے پر یا کسی لکڑی پر لکھ کر کندہ کر کے کشتی کے آگے باندھ دینے سے کشتی تمام آفات سے محفوظ رہیگی۔

۳ **دیگر**:۔ اگر لاجورد کے نگین پر بُدھ کے روز کندہ کر کے انگوٹھی پہنے ہر طرح کی حاجت روائی ہو اور قبولیت اور محبت و ہیبت لوگوں کی نظر میں پیدا ہو۔

۴ وَقَالَ ارْکَبُوْا فِیْھَا بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا ط اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

(پ ۱۲ رکوع ۴)

(ترجمہ) اور (نوح علیہ السلام نے) فرمایا کہ (آؤ) اس کشتی میں سوار ہو جاؤ اور کچھ اندیشہ مت کرو کیونکہ اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا (سب) اللہ ہی کے نام سے ہے بالیقین میرا رب غفور ہے، رحیم ہے۔

خاصیت:۔ ساکھو کی تختی پر اس آیت کو کندہ کر کے کشتی کے اگلے حصہ میں اس کو جڑ دیا جائے، ہر قسم کی آفت سے کشتی محفوظ رہے۔ اور اس کو کشتی میں سوار ہوتے وقت پڑھنا چاہئے۔

۵ اسی طرح آیت وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (پ ۲۴ ع ۴) پڑھنا مفید ہے۔

(ترجمہ) اور (افسوس ہے کہ) ان لوگوں نے خدائے تعالیٰ کی کچھ عظمت نہ کی، جیسی عظمت کرنی چاہئے تھی، حالانکہ (اس کی وہ شان ہے کہ) ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن اور تمام آسمان لپٹے ہوں گے اس کے داہنے ہاتھ میں، وہ پاک اور برتر ہے اُن کے شرک سے۔

۶ سورۂ لقمان (پارہ ۲۱)

خاصیت:۔ اس کو لکھ کر پینے سے پیٹ کی سب بیماریاں اور بخار اور تجاری اور چوتھیہ جاتا رہتا ہے۔ اور اس کو پڑھنے سے غرق سے مامون رہے۔

۷ اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ (پ ۲۱ رکوع ۱۳)

(ترجمہ) اے مخاطب! کیا تجھ کو یہ (دلیل توحید کی) معلوم نہیں کہ اللہ ہی کے فضل سے کشتی دریا میں چلتی ہے تاکہ تم کو اپنی نشانیاں دکھلائے، اس میں نشانیاں ہیں ہر ایک ایسے شخص کے لئے جو صابر و شاکر ہو۔

خاصیت:۔ طوفانِ دریا کے واسطے سات پرچوں پر لکھ کر دریا میں جانب مشرق میں یکے بعد دیگرے ایک ایک ڈال دیا جائے۔

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَىِٕنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝ (پارہ ۷، رکوع ۱۳)

(ترجمہ) آپ کہئے کہ وہ کون ہے جو تم کو خشکی اور دریا کی ظلمات و شدائد سے

اس حالت میں نجات دیتا ہے کہ تم اس کو پکارتے ہو تذلل ظاہر کرکے اور (کبھی) چپکے چپکے، اگر آپ ہم کو اُن سے نجات دیدیں تو ہم ضرور حق شناسی (پر قائم رہنے) والوں سے ہو جائیں۔ آپ (ہی) کہہ دیجئے کہ اللہ ہی تم کو ان سے نجات دیتا ہے اور ہر غم سے۔ تم پھر بھی شرک کرنے لگتے ہو۔

خاصیت:۔ اگر دریا میں جوش و طغیان ہو، یہ آیتیں لکھ کر دریا میں ڈالنے سے طوفان کو سکون ہو جاتا ہے۔

۹ سورۃ الفتح (پارہ ۲۶)

خاصیت:۔ رمضان شریف کی رویت ہلال کے وقت تین بار پڑھنے سے تمام سال روزی فراخ رہے۔ لکھ کر قتال یا جدال کے وقت پاس رکھنے سے مامون رہے اور فتح میسّر ہو، کشتی میں سوار ہو کر پڑھنے سے غرق سے مامون رہے۔

۱۰ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا ۝ (پارہ ۱۵، رکوع ۹)

(ترجمہ) اے رب مجھ کو خوبی کے ساتھ پہنچائیو اور مجھ کو خوبی کے ساتھ لے جائیو اور مجھ کو اپنے پاس سے ایسا غلبہ دیجیو جس کے ساتھ نصرت ہو۔

خاصیت:۔ سفر کرنے کے وقت یا سفر سے آنے کے وقت اس کو پڑھ لے انشاء اللہ تعالیٰ عزت و قدر ہوگی۔

۱۱ سورۂ عبس (پارہ ۳۰)

خاصیت:۔ اسکو لکھ کر پاس رکھنے سے راستے کے خطرات سے مامون رہے۔

۱۲ سورۂ علق (پارہ ۳۰)

خاصیت:۔ سفر میں ساتھ رکھنے سے گھر آنے تک ہر قسم کے آفاتِ برّی و بحری سے مامون رہے۔

۴۔ بخیریت واپسی

۱ حروف مقطعات جو سورتوں کے شروع میں ہوتے ہیں وہ یہ ہیں :۔

الٓمٓ۔ الٓمٓصٓ۔ الٓرٰ۔ الٓمٓرٰ۔ کٓهٰیٰعٓصٓ۔ طٰهٰ۔ طٰسٓ۔ طٰسٓمٓ۔ یٰسٓ۔ صٓ حٰمٓ۔ عٓسٓقٓ۔ قٓ۔ نٓ۔

اور جن میں یہ حروف آئے ہیں :۔

اَلِفْ۔ حَا۔ مِیْم۔ سِیْن۔ کَاف۔ عَیْن۔ طَا۔ قَاف۔ رَا۔ هَا۔ نُوْن۔ مِیْم۔ لَام۔ یَاء

اِن کا لقب اصطلاح میں حروفِ نورانی ہے۔

خاصیت :۔ ایک عارف سے منقول ہے کہ ان حروفِ نورانی کو پاس رکھنے سے تمام آفات سے حفاظت رہتی ہے اور رزق ملتا ہے اور حوائج پورے ہوتے ہیں اور دشمن اور چور اور سانپ اور بچھو اور درندہ اور حشرات الارض سے محفوظ رہتا ہے۔ اور سفر میں ان کے پڑھنے سے صحیح وسالم گھر واپس آتا ہے۔

۲ اَلْعَلِیُّ (بلند سب سے)

خاصیت :۔ اگر کوئی مسافر اپنے پاس رکھے تو جلدی اپنے عزیزوں سے آملے۔ اگر محتاج ہو غنی ہو جائے۔

۳ اَلْاَوَّلُ (پہلے سب سے)

خاصیت :۔ اگر مسافر ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھے تو جلدی اپنے لوگوں سے آملے۔

امراضِ جسمانی

۱۔ بخار یا ہر بیماری کے دفعیہ کیلئے

۱ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝ (پارہ ۹ رکوع ۱۴)

(ترجمہ) یقیناً جو لوگ خدا ترس ہیں جب اُن کو کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آجاتا ہے تو وہ یاد کرنے میں لگ جاتے ہیں۔

خاصیت: جس شخص کو گرمی سے بخار آتا ہو اس آیت کو پڑھ کر اس پر دم کرے یا طشتری پر لکھ کر دھو کر پلا دے، انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔

۲ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ (پ ۱۷ ع ۵)

(ترجمہ) ہم نے (آگ کو) حکم دیا کہ اے آگ تو ٹھنڈی اور بے گزند ہو جا ابراہیمؑ کے حق میں۔

خاصیت: جس کو گرمی سے بخار آتا ہو، اس آیت کو لکھ کر دھو کر پلا دیوے۔ یا گلے میں ڈال دے، انشاء اللہ تعالیٰ بخار جاتا رہے گا۔

۳ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (پارہ ۱۰ رکوع ۸) وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ (پ ۱۶) يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ (پ ۱۴ ع ۱۶) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (پ ۱۵ ع ۱۰) وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ (پارہ ۱۹ ع ۹) قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ (پارہ ۲۴ رکوع ۱۰)

(ترجمہ) اور بہت سے (ایسے) مسلمانوں کے قلوب کو شفا دیگا، دلوں میں جو (بُرے کاموں سے) بیماریاں ہیں ان کے لئے شفا ہے، اس کے پیٹ میں سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے (یعنی شہد جس کی رنگتیں مختلف ہوتی ہیں کہ اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے، اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ ایمان والوں کے حق میں تو شفا و رحمت ہے، اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں (جس کے بعد شفا ہو جاتی ہے) تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے، آپ کہدیجئے کہ یہ قرآن ایمان والوں کے لئے نورہ نما اور شفا ہے۔

خاصیت: ان آیاتِ شفا کو جس مرض میں چاہے طشتری پر لکھ کر مریض کو پلائے یا تعویذ لکھ گلے میں ڈال دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہوگی، اگرچہ کیسا ہی سخت مرض ہو۔

۴۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۙ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۙ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

(ترجمہ) شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو مربی ہیں ہر ہر عالم کے، جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ جو مالک ہیں روزِ جزا کے۔ ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے درخواست اعانت کی کرتے ہیں بتلا دیجئے ہم کو راستہ سیدھا، راستہ ان لوگوں کا جن پر آپ نے انعام فرمایا ہے، نہ راستہ اُن لوگوں کا جن پر آپ کا غضب کیا گیا اور نہ اُن لوگوں کا جو راستہ سے گم ہو گئے۔

خاصیت:۔ جس کو بخار آتا ہو تھوڑی روئی لے کر گیارہ بار درود شریف پڑھے پھر سات بار الحمد شریف پڑھ کر روئی پر دم کر کے دائیں کان میں رکھے اور روئی کا دوسرا ٹکڑا لیکر پانچ بار الحمد شریف پڑھے گیارہ بار درود شریف پڑھ کر روئی پر دم کر کے بائیں کان میں رکھ لے، دوسرے روز اسی وقت جس وقت روئی کان میں رکھی تھی، دائیں کان کی روئی بائیں کان میں رکھ لے اور بائیں کان کی روئی دائیں کان میں رکھے، انشاء اللہ تعالیٰ بخار جاتا رہیگا۔

۵ دیگر:۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بخار کے لئے یہ لکھ کر مریض کے بندھواتے تھے:۔ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۝ اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۝ (پ ۱۰ ع ۵) رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ (پ ۲۵ ع ۱۳) وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۝ (پارہ ۱۱ رکوع ۱۲) وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (پ ۱۱ ع ۱۷)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ تخفیف منظور ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ آدمی کمزور پیدا کیا گیا ہے ۔ اب اللہ تعالیٰ نے تم پر تخفیف کر دی اور معلوم کر لیا کہ تم میں ہمت کی کمی ہے لے ہمارے رب! ہم سے اس مصیبت کو دور کر دیجئے۔ ہم ضرور ایمان لے آئیں گے ۔ اور اگر تم کو اللہ

کوئی تکلیف پہنچائے تو بجز اس کے اور کوئی اس کو دُور نہیں کر سکتا ؛ اور اگر وہ تم کو کوئی راحت پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کا کوئی ہٹانے والا نہیں ہے ؛ اور وہ ہر شئے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

۷ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (پارہ ۱۱ ع ۱۳)

اور وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ (پارہ ۱۱ رکوع ۱۶)

(ترجمہ) اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور اُن کے بھائی (ہارون علیہ السلام) کے پاس وحی بھیجی کہ تم دونوں اپنے ان لوگوں کے لئے (بدستور) مصر میں گھر پر قرار رکھو، اور (نماز کے اوقات میں) تم سب اپنے انھیں گھروں کو نماز پڑھنے کی جگہ قرار دے لو، اور (یہ ضروری ہے کہ) نماز کے پابند رہو اور (اے موسیٰ) آپ مسلمانوں کو بشارت دے دیں اور اگر تم کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائے تو بجز اس کے اور کوئی اس کا دُور کرنے والا نہیں۔ اور اگر وہ تم کو کوئی راحت پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کا کوئی ہٹانے والا نہیں (بلکہ) وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہیں مبذول فرمائیں اور وہ بڑی مغفرت اور بڑی رحمت والے ہیں۔

خاصیت:۔ مصری کے ٹکڑے پر لوہے کی سوئی سے اس آیت کو منقش کر کے آبِ شیریں سے جو رات کے وقت نہر سے لیا گیا ہو دھو کر مریض کو قریب طلوع فجر کے پلایا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر قسم کے امراض سے شفا ہو۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ (پارہ ۱۵ رکوع ۹)

(ترجمہ) اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمان والوں کے حق میں تو شفا و رحمت ہے۔

خاصیت:۔ اس کو پڑھ کر مریض پر دم کرنا یا لکھ کر بلانا ہر مرض کے لئے نافع ہے۔

۸ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۚ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ

وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۭ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاۗءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۭ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ۭ وَعْدًا عَلَيْنَا ۭ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۝ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰي سَوَاۗءٍ ۭ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ۝ (پ ۱۷ ع ۷)

خاصیت: بخار اور تمام امراض اور دردوں کے لئے پاک برتن میں سیاہی سے لکھ کر آبِ چاہ سے جس پر دھوپ نہ آئی ہو، دھو کر تین گھونٹ مریض کو پلائے اور درد کی شدت کے وقت بقیہ اس کی کمر پر چھڑک دے، تین دن اسی طرح کرے یا روغن بابونہ سے دھو کر درد کر اور زانو کے واسطے مالش کرے۔

۹۔ سورۂ یٰسٓ (پ ۲۲ ع ۲۴)

خاصیت: اس سورۃ کو لکھ کر پاس رکھنے سے نظر بد اور سب بیماریوں اور درد سے حفاظت رہے۔

۱۰۔ سورۂ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) (پ ۲۶)

خاصیت: اس سورۃ کو لکھ کر آبِ زمزم سے دھو کر پینے سے لوگوں کی نظر میں محبوب ہو جائے، جو بات سنے یاد رہے، اس کے پانی سے غسل کرانا تمام امراض کا ازالہ کرتا ہے۔

۱۱۔ سورۂ مجادلہ۔ (پارہ ۲۸)

خاصیت: مریض کے پاس پڑھنے سے اس کو نیند اور سکون آئے اور اگر کاغذ پر لکھ کر غلہ میں رکھ دے اُس میں کوئی بگاڑ نہ ہو۔

۱۲۔ فقیہ محمد مازنیؒ کو بخار آیا اُن کے استاد فقیہہ ولی عمر بن سعیدؒ عیادت کو آئے اور ایک تعویذ بخار کا دے کر چلے گئے اور فرما گئے کہ اس کو دیکھنا مت۔ غرض اس کو باندھا اور بخار اُسی وقت

جاتا رہا۔ انھوں نے اُس کو کھول کر دیکھا تو اُس میں بسم اللہ لکھی تھی، اُن کے اعتقاد میں سستی پیدا ہوئی، فوراً بخار پھر لوٹ آیا۔ انھوں نے جاکر شیخ سے عرض کیا اور اپنے فعل سے توبہ کی، انھوں نے اور تعویذ دے دیا۔ اور خود باندھ دیا۔ پھر فوراً بخار جاتا رہا۔ انھوں نے ایک سال بعد اس کو کھول کر دیکھا تو وہی بسم اللہ تھی۔ اُس وقت اُن کو نہایت عظمت اور اعتقاد دل میں پیدا ہوا۔

۱۳ اَلسَّلَامُ (بے عیب)

خاصیت:۔ اگر مریض کے پاس بیٹھ کر اس کے سرہانے دونوں ہاتھ اٹھا کر اس کو ۳۹ بار بلند آواز سے پڑھے کہ مریض سن لے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کو شفا ہوگی۔

۱۴ اَلْعَظِیْمُ (بزرگ)

خاصیت:۔ بکثرت ذکر کرنے سے عزت اور مرض سے شفا ہو۔

۱۵ اَلْحَیُّ (زندہ)

خاصیت:۔ اس کی کثرت کرنے یا لکھ کر پلانے سے ہر قسم کے امراض سے نجات ہو۔

۱۶ اَلْغَنِیُّ (بے پروا مطلق)

خاصیت:۔ کسی مرض یا بلا کے وقت پڑھے تو جاتا رہے۔

۲۔ ہول دلی

۱ لِیَرْبِطَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ وَیُثَبِّتَ بِہِ الْاَقْدَامَ (پ ۹ ع ۱۶)

(ترجمہ) تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور تمہارے پاؤں جما دے۔

خاصیت:۔ یہ آیت ہول دلی کے لئے نہایت مجرب ہے، اس کو لکھ کر تعویذ بنا کر گلے میں اس طرح لٹکائے کہ وہ تعویذ عین قلب پر رہے بلکہ اس کو کپڑے یا ٹھرے سے باندھ دے۔ تاکہ قلب سے نہ ہٹنے پائے۔

۲ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ (پ ۱۳ ع ۱۰)

(ترجمہ) مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ان کے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔ خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے۔

خاصیت ۱:- یہ ہول دلی کے واسطے ہے۔ ترکیب اوپر گذری۔

۳۔ خفقانِ قلب

۳ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (پ ۳ ع ۱۰)

(ترجمہ) کیا پھر (اس) دینِ خداوندی کے سوا اور کسی طریقہ کو چاہتے ہیں حالانکہ حق تعالیٰ کے سامنے سب پر گندہ ہیں جتنے آسمان اور زمین میں ہیں (بعضے خوشی سے اور بعضے بے اختیاری سے اور سب خدا ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ آپ فرما دیجئے کہ ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اس حکم پر جو ہمارے پاس بھیجا اور اس پر جو (حضرت) ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب (علیہم السلام) اور اولاد یعقوب کی طرف بھیجا گیا اور اس (حکم و معجزہ) پر بھی جو موسیٰ و عیسیٰ (علیہم السلام) اور دوسرے نبیوں کو دیا گیا ان کے پروردگار کی طرف سے اس کیفیت سے کہ ہم اُن (حضرات) میں سے کسی ایک میں بھی تفریق نہیں کرتے، اور ہم تو اللہ ہی کے مطیع ہیں اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کو طلب کریگا تو وہ (دین) اس سے (خدا کے نزدیک) مقبول نہ ہوگا اور وہ (شخص) آخرت میں تباہ کاروں میں سے ہوگا (یعنی نجات نہ پائے گا۔

خاصیت ۳:- یہ آیتیں خفقانِ قلب کے لئے مفید ہیں۔ مٹی کے کورے برتن میں لکھ کر بارش یا شیریں کنوئیں کے پانی سے جس پر دھوپ نہ آتی ہو دھو کر مریض کو پلایا جائے، انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہو جائے گی۔

۴۔ وجع القلب (درد دل)

۱ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ۔

خاصیت: اس آیت کو مٹی کے کورے برتن پر زعفران اور گلاب سے لکھ کر پانی سے دھو کر پئے، درد قلب زائل ہو جائے۔

۲ سورۃ الانشراح (پ ۳۰)

خاصیت: سینہ پر دم کرنے سے تنگی اور درد قلب کو سکون ہو۔ اس کا پینا پھری کو ریزہ ریزہ کر کے نکال دیتا ہے۔

۵۔ تقویتِ قلب کیلئے

۱ اَلْمَاجِدُ (بزرگوار)

خاصیت: لقمے پر پڑھ کر کھائے تو تقویتِ قلب حاصل ہو۔ اور اگر اس اسم کو دوام پڑھے قلب منور ہو۔

۲ اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ

خاصیت: اگر ہزار بار پڑھے تو تعلق مخلوق کا اس کے قلب سے زائل ہو جائے۔

۶۔ طحال کے لئے

۱ اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۝ (پ ۲۲۔ ع ۱۷)

(ترجمہ) یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ موجودہ حالت کو نہ چھوڑیں گے اور (بالفرض) وہ موجودہ حالت کو چھوڑ بھی دیں تو پھر خدا کے سوا اور کوئی اُن کو تھام بھی نہیں سکتا، وہ حلیم غفور ہے۔

خاصیت: اس آیت کو کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنا کر طحال پر باندھے، انشاء اللہ

جاتا رہے گا۔

۷۔ ناف ٹلنے کے لئے

ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۚ (پ ۲ ع ۶)

خاصیت:۔ جس کی ناف ٹل گئی ہو اس آیت کریمہ کو لکھ کر ناف پر باندھے انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہو جائیگی۔

۸۔ بواسیر کے لئے

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيلُ ۚ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (پ ۱ ع ۱۵)

(ترجمہ) اور جب کہ اٹھا رہے تھے ابراہیم علیہ السلام دیواریں خانہ کعبہ کی اور اسماعیل علیہ السلام بھی (اور یہ کہتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے پروردگار (یہ خدمت) ہم سے قبول فرمائیے، بلاشبہ آپ خوب سننے والے ہیں جاننے والے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہم کو اپنا اور زیادہ مطیع بنا لیجئے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک ایسی جماعت (پیدا) کیجئے جو آپ کی مطیع ہو اور (نیز) ہم کو ہمارے حج (وغیرہ) کے احکام بھی بتلا دیجئے اور ہمارے حال پر توجہ رکھئے اور فی الحقیقت آپ ہی ہیں توجہ فرمانے والے، مہربانی کرنے والے، اے ہمارے پروردگار! اور اس جماعت کے اندر انہی میں کا ایک ایسا پیغمبر بھی مقرر کیجئے جو ان لوگوں کو آپ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کریں اور ان کو (آسمانی) کتاب کی اور خوش فہمی کی تعلیم دیا کریں اور ان کو پاک کر دیں۔ بلاشبہ آپ ہی ہیں۔ غالب القدرۃ، کامل الانتظام۔

خاصیت:۔ بعض عارفین کا قول ہے کہ اس آیت کو بلوری برتن پر زعفران اور

گلاب سے لکھ کر آپ انگور سیاہ سے دھو کر اس میں قدرے کہربا اور قدرے کافور اور کچھ شکر ملا کر پینے سے خونی بواسیر کو نفع کرتا ہے۔

۹۔ کثرتِ حیض سے حفاظت

۱۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ اَفَاۗىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ ۝ (پارہ ۴ رکوع ۹)

(ترجمہ) اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تیرے رسولِ پاک ہیں (خدا تو نہیں) آپ سے پہلے اور بھی بہت رسول گذر چکے ہیں۔ سو اگر آپ کا انتقال ہو جائے یا آپ شہید ہی ہو جائیں تو کیا تم لوگ (جہاد یا اسلام سے ایسے پھر جاؤ گے۔

خاصیت:۔ اگر کسی عورت کا خون جاری ہو جائے تو اس آیت کو تین پرچوں پر لکھے، ایک پرچہ اُس کے اگلے دامن میں باندھ دے اور ایک پچھلے دامن میں۔ ایک زیرِ ناف۔

۱۰۔ نکسیر کے لئے

جس کو نکسیر جاری ہو تو اوپر والی آیت کو لکھ کر مریض کی دونوں آنکھوں کے درمیان ناک کے اوپر باندھ دے۔

۲۔ **برائے نکسیر:۔** وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَاۗءَكِ وَيٰسَمَاۗءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَاۗءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ کتان کے پاک کپڑے پر لکھ کر ہاتھ پر باندھ دیا جائے۔

۳۔ **برائے نکسیر:۔** نکسیر والے کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ آیتیں پڑھو اور آخر میں یہ کہدو کہ اے نکسیر بند ہو جا بحکم واحد قہار، عزیز جبار۔ آیتیں یہ ہیں:۔

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَىِٕنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَاۗءَكِ وَيٰسَمَاۗءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَاۗءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

۱۱- درد

۱ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝
(پارہ ۱۵ رکوع ۱۲)

(ترجمہ) اور ہم نے درستی ہی کے ساتھ نازل کیا اور وہ درستی ہی کے ساتھ نازل ہوگیا اور ہم نے آپ کو صرف خوشی سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

خاصیت ۱- ہر مرض و ہر درد کے واسطے مقام مرض پر ہاتھ رکھ کر ان آیتوں کو پڑھ کر تین مرتبہ دم کر دے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد صحت ہوگی۔

۲ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۭ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝ (پارہ ۷ ع ۷)

(ترجمہ) تمام تعریفیں اللہ ہی کے لائق ہیں جس نے آسمان کو اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیوں اور نور کو بنایا پھر بھی کافر لوگ (دوسروں کو) اپنے رب کے برابر قرار دیتے ہیں

خاصیت ۲- جو شخص اس آیت کو صبح و شام سات بار پڑھ کر اپنے بدن پر ہاتھ پھیرے، جمیع درد و آفات سے محفوظ رہے۔

۳ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ۭ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰي مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ (پ ۱۳ ع ۱۴)

(ترجمہ) اور ہم کو اللہ پر بھروسہ نہ کرنے کا کون امر باعث ہو سکتا ہے حالانکہ اس نے ہم کو ہمارے (منافع دارین کے) رستے بتلا دیئے اور تم نے جو کچھ ہم کو ایذا پہنچائی ہے ہم اس پر صبر کریں گے۔ اور اللہ ہی پر بھروسہ کرنے والوں کو بھروسہ رکھنا چاہئے۔

خاصیت ۱- جس کے ہاتھ پیروں میں درد ہو یا اس کو نظر ہو اسکو لکھ کر تعویذ بنا کر باندھ دے۔ انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔

سورۃ الحافۃ (پ ۲۹) **خاصیت ۱-** حاملہ کے باندھنے سے بچہ ہر آفت سے محفوظ رہے اگر بچہ پیدا ہو چکے وقت لکھا ہوا پانی منہ میں لگائیں تو اس کو ذکاوت حاصل ہو اور ہر مرض اور ہر آفت سے

جس میں بچے مبتلا ہو جاتے ہیں محفوظ رہے اور اگر روغن زیتون پر پڑھ کر بچے کے مل دیں تو بہت فائدہ بخشے اور سب حشرات اور موذی جانوروں سے محفوظ رہے اور یہ تیل تمام جسمانی دردوں کو نافع ہے۔

۵ سورۃ الغاشیۃ (پارہ ۳۰)

خاصیت: کھانے پر دم کرنے سے اس کے ضرر سے محفوظ رہے اور درد پر پڑھنے سے سکون ہو۔

۶ سورۃ ابی لہب (پارہ ۳۰)

خاصیت: اگر لکھ کر درد کی جگہ باندھ دیا جائے تو کم ہو جائے اور انجام بعافیت ہو۔

۱۲۔ دردِ سر کے لئے

۱ لَا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝ (پارہ ۲۷ رکوع ۱۴)

(ترجمہ) اس سے اُن کو نہ دردِ سر ہوگا اور نہ اس سے عقل میں فتور آئیگا۔

خاصیت: جس کو درد سر ہو اُس پر تین دفعہ پڑھ کر دم کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جاتا رہے گا۔

۲ سورۃ التکاثر (پارہ ۳۰)

خاصیت: بعد نماز عصر دردِ سر اور شقیقہ پر دم کرنا مفید ہے۔

۳ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خاصیت: قیصرِ روم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شکایت دردِ سر کی عرض کی۔ آپ نے ایک ٹوپی سلوا کر بھیجدی۔ جب تک وہ ٹوپی سر پر رہتی درد کو سکون رہتا اور جب اُس کو اتارتا پھر درد ہونے لگتا۔ اس کو تعجب ہوا اور کھول کر اس ٹوپی کو دیکھا تو اس میں فقط بسم اللہ لکھی تھی۔

۴ **برائے دردِ سر:** آخری جمعہ رمضان میں یہ آیت لکھ کر رکھ لے، وقتِ ضرورت

کام میں لائے :- اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۝ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝

۵ برائے شقیقہ :- یہ آیت پڑھ کر دم کر دیں :- قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۝

۱۳ - دردِ ڈاڑھ

۱ بصرہ میں ایک شخص ڈاڑھ کا درد بجھارتا تھا اور بخل کی وجہ سے کسی کو بتلاتا نہ تھا جب مرنے لگا، اس وقت قلم و دوات منگا کر وہ عمل بتلایا، وہ بجھاریہ ہے :-

الٓمّٓ ۝ كٓهٰيٰعٓصٓ ۝ حٰمٓ عٓسٓقٓ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ اُسْكُنْ يَا كٓهٰيٰعٓصٓ ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا۔ اُسْكُنْ بِالَّذِيْٓ اِنْ تَشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ اُسْكُنْ بِالَّذِيْ سَكَنَ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

دیگر، دردِ ڈاڑھ :- لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۚ وَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ چھوٹے سے کاغذ پر لکھ کر ڈاڑھ کے نیچے دبائے۔

ایضاً دردِ ڈاڑھ۔ جب کوئی اس کا شاکی آئے اس سے کہدو جس ڈاڑھ میں درد ہے اس کو داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت سے پکڑے اور بات کرتے وقت اسکو نہ چھوڑے پھر سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ سات بار پڑھو اور اس سے پوچھو کہ تیرا نام کیا ہے؟ وہ نام بتلائے، پھر سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ سات بار پڑھو اور پوچھو کہ تیری ماں کا کیا نام ہے؟ وہ اسکا نام بتلائے، پھر سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ سات بار پڑھو اور پوچھو تیرے درد کہاں ہے؟ وہ کہے ڈاڑھ میں ہے پھر سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ سات بار پڑھو اور اس سے کہو کہ خدا کے حکم سے اس کو کیل دوں؟ وہ کہے ہاں، پھر اسی طرح سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ سات بار پڑھو اور اس سے کہو کہ تھوڑی دیر جاکر آرام کرے بلکہ سو رہے تو بہتر ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سکون ہو جائے گا۔

۲ جدھر کے حصے میں درد ہو اس طرف کے رخسار پر ہاتھ پھیرتا جائے اور یہ آیت پڑھتا جائے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور آیۃ الکرسی اور یہ آیتیں پڑھے۔ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

۱۴۔ دردِ کان

ملہ۔ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ (پارہ ۱۱ رکوع ۹)

(ترجمہ) آپ (ان مشرکین سے) کہئے کہ (بتلاؤ) وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے یا (یہ بتلاؤ) وہ کون ہے جو (تمہارے) کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے۔ اور وہ کون ہے جو جاندار (چیز) کو بے جان (چیز) سے نکالتا ہے اور بے جان (چیز) کو جاندار سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے (ان سے یہ سوالات کیجئے) ہو ضرور وہ (جواب میں) یہی کہینگے کہ (ان سب افعال کا فاعل) اللہ ہے) تو اُن سے کہئے کہ پھر (شرک سے) کیوں نہیں پرہیز کرتے۔

خاصیت اسے آیت تسہیلِ ولادت اور دردِ گوش اور آسانی رزق کے لئے کدوئے شیریں کے پوست پر سیاہی سے لکھ کر دردِ زہ والی عورت کے داہنے بازو پر باندھ دینے سے ولادت میں سہولت ہوتی ہے اور قلعی دار تانبے کی طشتری پر عرق گندنا سے لکھ کر صاف شہد سے دھو کر آگ پر پکا کر جس کے کان میں درد ہو تین قطرے چھوڑ دے انشاء اللہ تعالےٰ نفع ہو اور جو کاغذ پر لکھ کر نیلے کپڑے میں تعویذ بنا کر داہنے بازو پر باندھے، اسباب روزی کے لئے آسان ہوں۔

۱۵۔ آشوبِ چشم

حصہ دوم

۱ ان حرفوں کو بحذفِ مکرر نوچندی ہفتہ میں لکھ کر دھو کر پیئے تو سال بھر تک آشوبِ چشم سے محفوظ رہے وہ حروف یہ ہیں:۔

الٓمٓ۔ الٓمٓصٓ۔ الٓمٓرٰ۔ الٓرٰ۔ کٓهٰیٰعٓصٓ۔ طٰهٰ۔ طٰسٓمٓ۔ طٰسٓ۔ یٰسٓ۔ صٓ

قٓ۔ نٓ۔

۲ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ۝ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۫ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ (پارہ ۱۳ رکوع ۴)

(ترجمہ) وہ کہنے لگے کہ بخدا کچھ شک نہیں تم کو اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضیلت عطا فرمائی اور بے شک ہم (اس میں) خطاوار تھے (اللہ معاف کردو) یوسف (علیہ السلام) نے فرمایا کہ نہیں تم پر آج کوئی الزام نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارا قصور معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔ اب تم میرا یہ کرتہ (بھی) لیتے جاؤ اور اس کو میرے باپ کے چہرے پر ڈال دو (اس سے) ان کی آنکھیں روشن ہوجائیں گی۔ (اور یہاں تشریف لے آئیں گے) اور اپنے (باقی) گھر والوں کو (بھی) سب کو میرے پاس لے آؤ۔

خاصیت:۔ یہ آیت آنکھ کے تمام درد و تکلیف اور آنکھ کی سفیدی کے واسطے جس کے معالجہ سے اطبا عاجز آگئے ہوں نافع ہے۔ سرمہ اصفہانی ایک جز، ایلوا آدھا جز، مونگا آدھا جز، مرچ ۱، مامیران چینی، سمندر جھاگ آدھا آدھا جز، نگر موتھا، آدھا جز، خریف کی اول بارش کا پانی اور نہر اور چشمہ کا پانی جو جمعرات کے روز کانونِ اوّل[1] کے مہینے میں قبل طلوع آفتاب کے لیا گیا ہو (اور ایک نسخہ میں کانون ثانی ہے) پھر یہ سب دوائیں علیحدہ علیحدہ پیس کر اور سب کو ملا کر

---

[1] کانون اول (دسمبر) کانون ثانی (جنوری) دو رومی مہینوں کے نام ہیں ۱۲

پھر سب کو درخت سبز کے پانی میں پیسے اور خشک ہونے تک پھر اُن کو بارانِ خریف کے پانی میں پیس کر خشک کرے پھر تیسری بار کانونِ اوّل یا ثانی کے ساتھ پیسے پھر چوتھی بار شہد میں جس کو آگ نہ لگی ہو اور سرکہ میں پیسے جب خشک ہو جائے، ان سب آیات کو شیشے کے برتن میں زعفران سے لکھ کر اور آب کانونِ ثانی سے دھو کر پھر سب کو اس پانی میں پیس کر پانچویں بار خشک کرے اور ہر مرض کے لئے اس کو استعمال کرے۔

۳ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (پ ۱۸ ع ۱۱)

خاصیت: اگر آشوبِ چشم پر روزمرہ صبح کے وقت اوپر کی آیتیں تین بار پڑھ کر دم کیا کرے، انشاء اللہ تعالیٰ آشوبِ چشم جاتا رہے گا۔

۴ سورۂ حٰمٓ السجدہ (پارہ ۲۴)

خاصیت: اس کو لکھ کر آبِ باراں سے دھو کر اُس میں سُرمہ پیس کر لگانے سے یا خود اس پانی سے آنکھ دھونے سے سفیدی اور آشوبِ چشم اور ناخونہ وغیرہ کو نفع ہوتا ہے۔

۵ سورۃ الملک (پ ۲۹) خاصیت:۔ آشوبِ چشم پر تین روز تک تین بار روزانہ دم کرنے سے آرام ہو جائے۔

۶ برائے آشوبِ چشم:۔ یہ لکھ کر باندھ دیا جائے:۔ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ فَلَمَّا اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ۝ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۝ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۖ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۚ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ (پ ۱۳ ع ۱۱)

صفحہ

۱۶- آنکھ کا درد

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ

خواص :- درمیان سنت و فرض فجر کے اکتالیس بار پڑھ کر آنکھ پر دم کرنے سے درد جاتا رہتا ہے اور دوسرے امراض کے لئے بھی مفید و مجرب ہے اور بڑی شہرت ہے کہ عامل و مریض دونوں خوش اعتقاد ہوں۔

۱۷- دردِ گردہ

سورۂ ایلاف (پ ۳۰)

خواص :- کھانے پر دم کرکے کھانے سے ہر قسم کے ضرر و تخمے سے محفوظ رہے اور درد گردہ کو نافع ہے۔

۱۸- پتھری کو توڑ کر نکالے

سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ (پارہ ۳۰)

خاصیت :- سینہ پر دم کرنے سے تنگی اور درد قلب کو سکون ہو۔ اس کا پینا پتھری کو ریزہ ریزہ کرکے نکال دیتا ہے۔

۱۹- ذات الجنب (پسلی کا درد۔ نمونیہ)

وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۚ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝ (پ ۷)

(ترجمہ) اور اگر تجھ کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائیں تو اس کا دور کرنے والا سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں، اور اگر تجھ کو کوئی نفع پہنچائیں تو وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والے ہیں اور وہی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اوپر غالب ہیں، برتر ہیں اور وہی بڑی حکمت والے اور پوری خبر رکھنے والے ہیں۔

خاصیت :- یہ آیتیں آخر شب میں کاغذ پر لکھ کر جس شخص کو ذات الجنب یا قلب

یا ہاتھوں میں درد ہو اس کے باندھ دیں، انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔ اور جس شخص کو کثرت سے رنج و غم ہو، ان آیتوں کو سوتے وقت سات مرتبہ پڑھ کر سوئے۔ جس وقت جاگے گا۔ رنج و غم سب دفع ہوا معلوم ہوگا۔

۲۰۔ تقویتِ بصر کے لئے

۱ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝ (پارہ ۲۶ رکوع ۱۲)

(ترجمہ) سو اب ہم نے تجھ پر سے تیرا پردہ (غفلت کا) ہٹا دیا۔ آج (تو) تیری نگاہ بڑی تیز ہے۔

خاصیت: اس آیت کو ہر نماز کے بعد تین مرتبہ انگلی پر پڑھ کر دم کر کے آنکھوں پر لگائے، انشاء اللہ تعالیٰ بصارت میں کمی نہ ہوگی بلکہ جس قدر نقصان ہو گیا ہوگا وہ بھی جاتا رہے گا۔

۲ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

خاصیت: جو شخص وضو کے بعد آسمان کی طرف نظر کر کے ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی بصارت میں کمی نہ ہوگی۔

۳ سورۂ تکویر (پارہ ۳۰)

خاصیت: اس کو پڑھ کر آنکھ پر دم کرنے سے تقویتِ بصر ہو اور آشوب اور جلا دفع ہو۔

۴ اَلْمُسَبِّحَاتُ (قرآن)

خاصیت: جس کو ضیق النفس یا تکان یا گرانی اعضاء ہو اس کو لکھ کر بدن پر پھیر دے اور پڑھے تو نفع ہو، اور اگر ضعیف البصر ہو آنکھ پر پھیرے نگاہ میں ترقی ہو۔

۲۱۔ تپ ولرزہ

۱ سورۂ عنکبوت (پارہ ۲۰)

خاصیت:۔ چوتھے کے واسطے اس کو لکھ کر پانی سے دھو کر پیئے۔ دفع غم و کسل اور حصول سرور و شرح صدر کے لئے بھی مفید ہے۔

۲ سورۂ لقمان (پارہ ۲۱)

خاصیت:۔ اس کو لکھ کر پینے سے پیٹ کی سب بیماریاں اور بخار اور سنسناہٹ اور چوتھیہ جاتا رہتا ہے اور اس کو پڑھنے سے غرق سے مامون رہے۔

۲۲۔ مرگی کے لئے

۱ ایک عارف کی لونڈی کو مرگی تھی، انھوں نے اس کے کان میں یہ پڑھا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٓمّٓصٓ۔ طٰسٓمٓ كٓهٰيٰعٓصٓ يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ حٰمٓ عٓسٓقٓ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝ وہ بالکل اچھی ہوگئی اور پھر مرگی نہیں اٹھی۔

۲ رجب کی نوچندی جمعرات کو چاندی کے نگینہ پر یہ حرف کندہ کرا کر پہنے تو ہر خوف سے امن میں رہے۔ اگر حاکم کے پاس جائے تو اس کی قدر ہو اور سب کام پورے ہوں۔ اور اگر غصہ ناک آدمی کے سر پر ہاتھ پھیر دے تو اس کا غصہ جاتا رہے، اور اگر پیاس کی شدت میں اس کو چوس لے تو سکون ہو جائے، اور اگر بارش کے پانی میں اس کو رات کے وقت ڈال کر صبح کو نہار منہ پیئے تو حافظہ قوی ہو جائے، اور جو بے کار آدمی پہنے برسر کار ہو جائے اور اگر مرگی والے کو پہنایا جائے تو مرگی جاتی رہے۔ وہ حروف یہ ہیں:۔ الٓمٓ۔ الٓمٓصٓ۔ الٓرٰ۔ الٓمٓرٰ۔ كٓهٰيٰعٓصٓ۔ طٰهٰ طٰسٓمٓ۔ طٰسٓمٓ۔ يٰسٓ۔ صٓ۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ۔ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝

۳ سورۃ الشمس (پارہ ۳۰)

خاصیت:۔ مرگی والے اور بیہوشی والے کے کان میں پڑھنا مفید ہے اور اس کا پانی بخار والے کو نافع ہے۔

۲۳- فالج کے لئے

ابن قتیبہؒ نے ایک معالج سے نقل کیا ہے کہ میں نے زمزم کے پانی سے دوا تیار کر کے اور اس سے ایک برتن میں بسم اللہ الرحمن الرحیم اور آخری سورۂ حشر کی آیات ۱- هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ کو کر زمزم سے دھو کر پی لیا، اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمائی۔

۲۴- لقوہ، قولنج کے لئے

۱۷ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۚ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝

(پ ۱ ع ۱۷)

(ترجمہ) ہم آپ کے منہ کا (یہ) بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں اس لئے ہم آپ کو اسی قبلہ کی طرف متوجہ کر دیں گے جس کے لئے آپ کی مرضی ہے (لو پھر اپنا چہرہ (نماز میں) مسجد حرام (کعبہ) کی طرف کیا کیجئے، اور تم سب لوگ بھی جہاں کہیں بھی موجود ہو اپنے چہرے کو اسی (مسجد حرام) کی طرف کر لیا کرو اور یہ اہل کتاب بھی یقیناً جانتے ہیں کہ یہ (حکم) بالکل ٹھیک ہے اور ان کے پروردگار کی طرف سے (ہے) اور اللہ تعالیٰ ان کی کارروائیوں سے کچھ بیخبر نہیں ہے۔

خاصیت: یہ آیت قولنج اور لقوہ اور ریاح کے لئے مفید ہے جو شخص ان میں مبتلا ہو

قلعی دار تانبے کا طشت لیکر اس کو خوب صاف کرکے اس مندرجہ آیت مشک الکاب سے کھرچ کر پاک پانی سے دھو کر لقوہ والے کا منہ دھلا دیا جائے اور منہ دھونے کے بعد اس طشت میں تین گھنٹے تک نظر کے اس طرح تین روز تک کرے ماورد ریاح اور فالج والے پر وہ پانی چھڑکا جائے۔

سورۃ الزلزال (پارہ ۳۰)

خاصیت :- غیر مستعمل طشت میں لکھ کر اس کا پانی پینا لقوے کو نافع ہے۔

۲۵- جذام کے لئے

عمل نافع جذام وغیرہ۔ ابن قتیبہ نے کہا کہ کسی جذامی نے جس کا گوشت بالکل گرنے لگا تھا کسی بزرگ سے شکایت کی۔ انھوں نے یہ آیت پڑھ کر بتلایا۔ نئی کھال مل گئی اور اچھا ہوگیا وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

۲۶- برص کے لئے

اَلْمَجِيْدُ (بذرگ)

خاصیت :- اگر مبروص ایام حیض میں روزہ رکھے اور ہر روز افطار کے وقت اس کو بکثرت پڑھے۔ انشاء اللہ مرض اچھا ہوجائے۔

دیگر :- کلبیؒ سے ایک شخص نے حکایت بیان کی کہ مجھ کو برص ہوگیا تھا کسی کے پاس نہ بیٹھ سکتا تھا۔ ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی انھوں نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا منہ کھولو۔ میں نے منہ کھول دیا انھوں نے میرے منہ میں تھوک دیا۔ اللہ تعالےٰ نے شفا بخش دی۔ آیت یہ ہے :- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

۲۷- خارش کے لئے

کسی شخص کو خارش ہوگئی تھی اور کسی تدبیر سے فائدہ نہ ہوتا تھا۔ ایک قافلہ کے ساتھ مکہ چلا

اور چلنے سے عاجز ہو کر قافلہ سے پیچھے رہ گیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مزار پر ٹھہر گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا اور اپنے مرض کی شکایت عرض کی، آپ نے یہ آیت پڑھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۔ صبح کو اچھا خاصا اٹھا۔

۲۸-داد

۱ ایک دھاگا لے کر اس میں یہ آیت تین بار پڑھ کر تین گرہ لگائے اور وہ دھاگا مریض کے باندھ دیا جائے۔

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝

۲ فَاَصَابَهَا اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۝ (پارہ ۳ رکوع ۳)

(ترجمہ) سو اس باغ پر ایک بگولہ آیا جس میں آگ (کا مادہ) ہو پھر وہ باغ جل جائے۔

خاصیت:۔ داد پر لکھ دینے سے داد رفع ہو جاتا ہے۔

۲۹ چیچک کے لئے

۱ عمل برائے حفاظت از چیچک:۔ اور میں نے حضرت والد سے سنا فرماتے ہیں کہ جب چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا دھاگا لے اور اس پر سورۂ رحمان پڑھے اور جتنی بار تو فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر پہنچے تو ایک گرہ دے اور اس پر پھونک ڈال اور دھاگے کو لڑکے کی گردن میں باندھ دے، حق تعالیٰ اس کو اس بیماری سے آرام دیگا۔

۳۰-اُم الصبیان

۱ الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۝ (پارہ ۳ رکوع ۹)

(ترجمہ) الٰہ اللہ تعالیٰ ایسے ہیں کہ اُن کے سوا کوئی قابل معبود بنانے کے نہیں اور وہ زندہ (جاوید) ہیں سب چیزوں کے سنبھالنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس قرآن بھیجا ہے واقفیت کے ساتھ اس کیفیت سے کہ وہ تصدیق کرتا ہے ان (آسمانی) کتابوں کی جو اس سے پہلے آچکی ہیں اور اسی طرح بھیجا تھا توریت اور انجیل کو اس کے قبل کے لوگوں کی ہدایت کے واسطے اور اللہ تعالیٰ نے بھیجے معجزات۔

خاصیت: مشک، گلاب، زعفران سے لکھ کر ایک نرکل میں جو طلوعِ آفتاب سے پہلے کاٹا گیا ہو رکھ کر اُس کے منہ پر موم لگا کر لڑکے کے گلے میں لٹکا دیا جائے تو آسیب اور اُم الصبیان و نظرِ بد اور جمیع حوادث سے محفوظ رہے۔

۲ سورۃ المعوذتین (پ ۳۰)

خاصیت: ہر قسم کے درد و بیماری و سحر و نظرِ بد وغیرہ کے لئے پڑھنا اور دم کرنا اور لکھ کر باندھنا مفید ہے اور سوتے وقت پڑھنے سے ہر قسم کی آفت سے محفوظ رہے، اور اگر لکھ کر بچوں کے باندھ دے تو اُم الصبیان وغیرہ سے حفاظت رہے اور اگر حاکم کے رُوبرو جانے کے وقت پڑھ لے تو اس کے شر سے محفوظ رہے۔

۳۱۔ استرخاءِ عضو (عضو کا ڈھیلا پڑنا۔ فالج)

۱ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ۘ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ (پارہ ۷، رکوع ۱۰)

(ترجمہ) وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو سنتے ہیں اور مُردوں کو اللہ تعالیٰ زندہ کر کے اٹھائیں گے پھر سب اللہ ہی کی طرف لائے جائیں گے۔

خاصیت: جس کی آنکھ میں کچھ فتور ہو یا کسی عضو میں استرخاء ہو تین روز متواتر روزہ رکھے اور دودھ و شکر سے افطار کرے اور نصف شب کے وقت اٹھ کر تانبے کے قلم سے زعفران و گلاب سے اپنے یا دوسرے مریض کے داہنے ہاتھ پر لکھ کر چاٹ لے تین روز

---

۱ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

تک ایسا ہی کرے۔

۳۲۔ ہڈی ٹوٹ جانا

لہ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ (پ ۱۱ ع ۵)

خاصیت: حضرت ابوالدرداء رضؓ سے منقول ہے کہ جو شخص اس آیت کو ہر روز سو بار پڑھے تمام مہمات دنیا و آخرت کے لئے کافی ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ وہ شخص ہدم و غرق و ضرب آہنی سے نہ مرے گا۔ اور لیث بن سعد سے منقول ہے کہ کسی شخص کی ران میں ضرب آگئی تھی جس سے وہ ٹوٹ گئی تھی۔ کوئی شخص اس کے خواب میں آیا اور کہا کہ جس موقعہ میں درد ہے اُس جگہ اپنا ہاتھ رکھ کر یہ آیت پڑھو پس اس کی ران اچھی ہوگئی۔ اور اس کی خاصیت یہ بھی ہے کہ اس کو لکھ کر باندھ کر جس حاکم کے روبرو جس کام کے لئے جائے اس کی حاجت بحکم الٰہی پوری کرے۔

۳۳۔ نیند آنا

لہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

خاصیت: اس کو پڑھنے سے نیند خوب آتی ہے۔

۳۴۔ نسیان

لہ الرَّحْمٰنُ۔ (بڑے مہربان)

خاصیت: ہر نماز کے بعد سو بار پڑھنے سے قلب کی غفلت اور نسیان دفع ہو۔

۳۵۔ پیشاب رُک جانا

لہ ابن الکلبی نے لکھا ہے کہ کسی شخص کا پیشاب رک گیا۔ ایک فاضل نے یہ آیت لکھ کر باندھ دی:

فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝ اس کو شفا ہوگئی۔

۳۶۔ احتلام

۱۔ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝

سوتے وقت پڑھنے سے احتلام سے حفاظت رہتی ہے۔

۲۔ **دیگر:۔** اگر پوری سورۂ نوح سوتے وقت پڑھ لے تو احتلام سے محفوظ رہیگا۔

۳۷۔ پریشان خواب

سورۃ المعارج (پارہ ۲۹)

خاصیت:۔ سوتے وقت پڑھنے سے جنابت اور پریشان خواب سے محفوظ رہے۔

۲۔ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (پارہ ۱۱ رکوع ۱۲)

(ترجمہ) ان کے لئے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی (من جانب اللہ) خوف وحزن سے بچنے کی خوش خبری ہے (اور) اللہ کی باتوں میں (یعنی وعدوں میں) کچھ فرق ہوا نہیں کرتا۔ یہ (بشارت جو مذکور ہوئی) بڑی کامیابی ہے۔

خاصیت:۔ جس کو بدخوابی ہوتی ہو اور پریشان خواب دیکھتا ہو وہ اس کو لکھ کر گلے میں ڈالے یا سوتے وقت پڑھ لیا کرے ان شاء اللہ خواب بد سے محفوظ رہیگا

۳۸۔ بچہ کا بولنا:۔ سورۂ مریم (پ ۱۶)

خاصیت:۔ اگر زعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر لڑکے کو پلائے جس کی زبان نہ چلتی ہو، تو زبان چلنے لگے

اعمالِ قرآنی مُلقب بہ آثارِ تبیانی

حصہ سوم

اَسْمَآءُ الْحُسْنٰی

پڑھنے کی ترکیب :۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ جَلَّ جَلَالُهُ الرَّحْمٰنُ جَلَّ جَلَالُهُ الرَّحِیْمُ جَلَّ جَلَالُهُ آخر تک اسی طرح پڑھتے چلے جائیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُ	اَلرَّحْمٰنُ	اَلرَّحِیْمُ	اَلْمَلِكُ	اَلْقُدُّوْسُ
خُدا	بڑے مہربان	نہایت رحم والے	سب کے بادشاہ	بہت پاک
اَلسَّلَامُ	اَلْمُؤْمِنُ	اَلْمُهَیْمِنُ	اَلْعَزِیْزُ	اَلْجَبَّارُ
بے عیب	ایمان دینے والے	نگہبان	غالب سب سے	درست کرنے والے
اَلْمُتَكَبِّرُ	اَلْخَالِقُ	اَلْبَارِئُ	اَلْمُصَوِّرُ	اَلْغَفَّارُ
تکبر کرنے والے	پیدا کرنے والے	بنانے والے	صورت بنانیوالے	بخشنے والے
اَلْقَهَّارُ	اَلْوَهَّابُ	اَلرَّزَّاقُ	اَلْفَتَّاحُ	اَلْعَلِیْمُ
بڑے غالب	بڑے دینے والے	رزق دینے والے	کھولنے والے	جاننے والے

اَلْقَابِضُ	اَلْبَاسِطُ	اَلْخَافِضُ	اَلرَّافِعُ	اَلْمُعِزُّ
بند کرنے والے	کھولنے والے	پست کرنیوالے	بلند کرنیوالے	عزت دینے والے
اَلْمُذِلُّ	اَلسَّمِیْعُ	اَلْبَصِیْرُ	اَلْحَکِیْمُ	اَلْعَدْلُ
ذلت دینے والے	سننے والے	دیکھنے والے	فیصلہ کرنے والے	انصاف کرنیوالے
اَللَّطِیْفُ	اَلْخَبِیْرُ	اَلْحَلِیْمُ	اَلْعَظِیْمُ	اَلْغَفُوْرُ
مہربان	خبردار	بردبار	بزرگ	بڑے بخشنے والے
اَلشَّکُوْرُ	اَلْعَلِیُّ	اَلْکَبِیْرُ	اَلْحَفِیْظُ	اَلْمُقِیْتُ
قدردان	بلند سب سے	بڑے	نگہبان	قوت دینے والے
اَلْحَسِیْبُ	اَلْجَلِیْلُ	اَلْکَرِیْمُ	اَلرَّقِیْبُ	اَلْمُجِیْبُ
کفایت کرنیوالے	بزرگ قدر	بخشش کرنیوالے	نگہبان	قبول کرنیوالے
اَلْوَاسِعُ	اَلْحَکِیْمُ	اَلْوَدُوْدُ	اَلْمَجِیْدُ	اَلْبَاعِثُ
فراخی والے	حکمت والے	دوستدار	بزرگ	بھیجنے والے رسولوں کے
اَلشَّهِیْدُ	اَلْحَقُّ	اَلْوَکِیْلُ	اَلْقَوِیُّ	اَلْمَتِیْنُ
بڑے موجود	سزاوار خدائی	کارساز	توانا	مضبوط
اَلْوَلِیُّ	اَلْحَمِیْدُ	اَلْمُحْصِیْ	اَلْمُبْدِئُ	اَلْمُعِیْدُ
مدد کرنیوالے	تعریف کئے گئے	گنتی رکھنے والے	پیدا کرنے والے	لوٹانے والے

اَلْمُحْیِیُ زندہ کرنے والے	اَلْمُمِیْتُ مارنے والے	اَلْحَیُّ زندہ	اَلْقَیُّوْمُ تھامنے والے	اَلْوَاجِدُ پانے والے
اَلْمَاجِدُ بزرگوار	اَلْوَاحِدُ اکیلے	اَلصَّمَدُ بے نیاز	اَلْقَادِرُ تواناسب پر	اَلْمُقْتَدِرُ قدرت والے
اَلْمُقَدِّمُ آگے کرنے والے	اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے کرنے والے	اَلْاَوَّلُ پہلے سب سے	اَلْاٰخِرُ پیچھے سب سے	اَلظَّاهِرُ ظاہر
اَلْبَاطِنُ پوشیدہ	اَلْوَالِیْ کام بنانے والے	اَلْمُتَعَالِیْ بلند و برتر	اَلْبَرُّ نیک کار	اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنیوالے
اَلْمُنْتَقِمُ بدلہ لینے والے	اَلْعَفُوُّ معاف کرنیوالے	اَلرَّءُوْفُ مہربان	مَالِكُ الْمُلْكِ مالک بادشاہت کے	
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ صاحب بزرگی اور انعام کے	اَلْمُقْسِطُ انصاف کرنیوالے	اَلْجَامِعُ جمع کرنے والے	اَلْغَنِیُّ بے پروا	اَلْمُغْنِیْ تونگر کرنے والے
اَلْمَانِعُ روکنے والے	اَلضَّارُّ ضرر پہنچانے والے	اَلنَّافِعُ نفع پہنچانے والے	اَلنُّوْرُ روشنی والے	اَلْهَادِیْ راہ دکھانے والے
اَلْبَدِیْعُ ایجاد کرنیوالے	اَلْبَاقِیْ ہمیشہ رہنے والے	اَلْوَارِثُ مالک	اَلرَّشِیْدُ راست تدبیر	اَلصَّبُوْرُ صبر کرنے والے

خاصیت :- اسماء حسنیٰ کو یاد کرنے اور پڑھنے کی برکت سے دخول جنت کی بشارت آئی ہے۔ اور ان کے توسل سے دعا مانگنا موجب قبولیت ہے۔ ترمذی وغیرہ میں ننانوے نام مبارک آئے ہیں۔ اسماء الٰہیہ کے آثار و خواص بے شمار ہیں۔ تفصیل اسی کتاب میں متفرق مقامات پر مذکور ہے۔ نماز فجر کے بعد ایک بار پڑھ کر دعا مانگنا بہت مفید اور موجب خیر و برکت ہے۔

نجات از قید و موذی جانور وغیرہ

۱۔ نجات از قید

۱ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝ (پ ۵ ع ۷)

(ترجمہ) اے پروردگار ہم کو (کسی طرح) اس بستی (یعنی مکہ) سے باہر نکال۔ جس کے رہنے والے سخت ظالم ہیں اور ہمارے یہاں غیب سے کسی دوست کو بھیجدیجئے اور ہمارے لئے غیب سے کسی کو حامی بھیجئے۔

خاصیت :- اگر کسی ظالم بدکار کے شہر یا موضع میں گرفتار ہو اور وہاں سے نجات مشکل ہو تو اس آیت کو کثرت سے پڑھا کرے اور اللہ سے اپنی رہائی کے لئے دعا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور رہا ہو جائے گا۔

۲ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۝ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۖ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۚ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۚ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ۚ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ (پ ۱۳ ع ۵)

(ترجمہ) پھر جب یہ سب کے سب یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو انھوں نے

اپنے والدین کو اپنے پاس (تعظیماً) جگہ دی اور کہا سب مصر میں چلئے (اور) انشاء اللہ تعالےٰ (وہاں) امن وچین سے رہئے اور اپنے والدین کو تخت (شاہی) پر اونچا بٹھایا اور سب کے سب اُن کے سامنے سجدہ میں گر گئے اور (یہ حالت دیکھ کر) وہ کہنے لگے کہ اے ابّاجان! یہ ہے میرے خواب کی تعبیر، جو پہلے زمانہ میں دیکھا تھا۔ میرے رب نے اس (خواب) کو سچا کر دیا اور میرے ساتھ (ایک) اس وقت احسان فرمایا جس وقت مجھ کو قید سے نکالا اور بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان میں فساد ڈلوا دیا تھا، تم سب کو باہر سے (یہاں) لے آیا (اور سب کو ملا دیا) بلاشبہ میرا رب جو چاہتا ہے اس کی تدبیر کر دیتا ہے۔ بلاشبہ وہ بڑا علم اور حکمت والا ہے۔

خاصیت :- اگر کوئی شخص ظلماً قید ہو گیا ہو تو ان آیتوں کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھے اور کثرت سے پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ رہائی پائے۔

۳ سورۂ فاتحہ، ایک سو گیارہ بار پڑھ کر ہتھکڑی پر دم کرنے سے قیدی جلد رہائی پائے۔ آخر شب میں اکتالیس بار پڑھنے سے بے مشقت روزی ملے۔

۲- چیونٹیوں کی کثرت

۱ یٰٓاَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا یَحْطِمَنَّكُمْ سُلَیْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ (پ ۱۹ ع ۱۷)

(ترجمہ) اے چیونٹیو! اپنے اپنے سوراخوں میں جا گھسو، تم کو سلیمانؑ اور ان کا لشکر بے خبری میں کچل نہ ڈالیں۔

خاصیت :- اگر چیونٹیوں کی کثرت ہو تو اس آیت کو لکھ کر اُن کے سوراخ میں رکھ دے، انشاء اللہ تعالیٰ سب چیونٹیاں اپنے سوراخ میں داخل ہو جائیں گی۔

۳- مچھروں کی کثرت

۱ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ

لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ (پ ۲ ع ۱۲)۔

(ترجمہ) (اے مخاطب) تجھ کو اُن لوگوں کا قصہ تحقیق نہیں ہوا جو کہ اپنے گھروں سے نکل گئے تھے، اور وہ لوگ ہزاروں ہی تھے موت سے بچنے کے لئے سو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے (حکم) فرمادیا کہ مرجاؤ (سب مرگئے) پھر ان کو جلا دیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا فضل کرنیوالے ہیں لوگوں (کے حال) پر مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے (اس قصہ میں غور کرو)

خاصیت: طشت میں سیاہی سے لکھ کر شیرۂ برنوف یا شیرۂ برگِ زیتون سے دھو کر گھر میں چھڑکنے سے جس قدر سانپ بچھو، پسو مچھر ہوں گے انشاء اللہ سب مرجائینگے اور جمعرات کے روز سحر کے وقت زیتون کے پانچ پتوں پر لکھ کر ایک پتہ مکان کے ایک گوشہ میں دفن کر دیا جائے۔

۲ وَمَا لَنَآ اَنْ لَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ۭ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰي مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ (پ ۱۳ ع ۱۴)

(ترجمہ) اور ہم کو اللہ پر بھروسہ نہ کرنے کا کون امر باعث ہو سکتا ہے حالانکہ اس نے ہم کو ہمارے (منافع دارین کے) رستے بتلا دیئے اور تم نے جو کچھ ہم کو ایذا پہنچائی ہے ہم اس پر صبر کرینگے اور اللہ ہی پر بھروسہ کرنیوالوں کو بھروسہ کرنا چاہیئے۔

خاصیت: مچھروں، پسوؤں کے بھگانے کے لئے پانی پر سات مرتبہ آیت کو پڑھے اور سات مرتبہ یوں کہے کہ اے مچھرو اور پسوؤ اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو ہم کو مت ستاؤ۔ اور خواب گاہ کے گرداگرد اس پانی کو چھڑک دے۔ رات بھر محفوظ رہیگا۔

۳ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (پ ۷ ع ۱۱)

(ترجمہ) پھر جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی ان کو نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کشادہ کر دیئے یہاں تک کہ جب ان چیزوں پر جو کہ ان کو ملی تھیں وہ خوب اترا گئے تو ہم نے ان کو دفعۃً پکڑ لیا پھر تو وہ بالکل حیرت زدہ رہ گئے پھر ظالم (کافر) لوگوں کی جڑ (تک) کٹ گئی اور اللہ کا شکر ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

خاصیت:۔ تانبے کے طشت پر آبِ ریحاں سے لکھ کر اور آبِ زیرہ سے جس کو عشاء سے صبح تک بھگویا ہو دھو کر جس گھر میں مچھر اور پسو زیادہ ہوں چند بار چھڑکنے سے وہ سب دفع ہو جائیں گے۔

۴۔ جانور کا ستانا

۱ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ط (پارہ ۱۵ ع ۱۵)

(ترجمہ) اور اُن کا کتا دہلیز پر اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے تھا۔

خاصیت:۔ اگر راستہ میں کوئی شیر یا کتا حملہ کرے اور شور مچائے تو فوراً اس آیت کریمہ کو پڑھ لے چپ ہو جائے گا۔

۲ وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ۝ (پ ۱۹ ع ۱۱)

(ترجمہ) جب کسی پر دار و گیر کرنے لگتے ہو تو بالکل جابر (اور ظالم) بن کر دار و گیر کرتے ہو۔

خاصیت:۔ اگر کسی کو زہریلا جانور کاٹے تو جہاں پر کاٹا ہو اس کے گرد انگلی گھماتا ہوا ایک سانس میں سات بار پڑھ کر دم کرے، انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہو جائیگی۔

۳ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ط أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ط تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ط إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَلَا

تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ (پ ۸ ع ۱۴)

خاصیت: ۔ مشک و زعفران و گلاب سے لکھ کر باندھے۔ لوگوں کے کید اور نظر بد اور وجع فؤاد اور مار و کژدم سے محفوظ رہے۔

۲ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓی اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓی اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًی وَّهُمْ یَلْعَبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (پ ۹ ع ۲)

(ترجمہ) کیا پھر بھی ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بیفکر ہو گئے کہ ان پر (بھی) ہمارا عذاب شب کے وقت آپڑے جس وقت وہ پڑے سوتے ہوں اور کیا ان (موجودہ) بستیوں میں رہنے والے اس بات سے بے فکر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دوپہری آپڑے جس وقت کہ وہ اپنے لایعنی قصوں میں مشغول ہوں، ہاں تو کیا اللہ تعالیٰ کی اس ناگہانی پکڑ سے بے فکر ہو گئے ہو (سمجھ رکھو) خدا تعالیٰ کی پکڑ سے بجز ان کے جن کی شامت آگئی ہو اور کوئی بے فکر نہیں ہوتا۔

خاصیت: ۔ محرم کی پہلی تاریخ میں اس کو کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھو کر جس گھر کے گوشوں میں چھڑک دیا جائے وہ گھر سانپ بچھو اور موذی جانوروں سے سلامت رہے۔

۳ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَیْكُمْ وَیَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَیْئًا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ۝ (پارہ ۱۲ رکوع ۵)

خاصیت: ۔ جس کو کسی ظالم آدمی یا موذی جانور سے شبہ ہو، اس کو کثرت سے پڑھا کرے، جب بستر پر لیٹے جب سوئے، جب جاگے صبح کے وقت، شام کے وقت

انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہے گا۔

۶ سورۂ فرقان (پ ۱۸)

خاصیت:۔ اگر اس کو تین بار لکھ کر باندھ لے تو کوئی موذی جانور اژدہا وغیرہ ایذا نہ پہنچائے اور اگر شریر لوگوں کے درمیان جا پہنچے تو ان کا مجمع منتشر ہو جائے۔ اور کوئی مشورہ ان کا درست نہ ہونے پائے۔

۷ سورۂ نمل (پارہ ۱۹)

خاصیت:۔ جو شخص اس کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر مدبوغ چمڑے میں رکھ کر اپنے پاس رکھے، کوئی نعمت اس کی قطع نہ ہو۔ اور اگر صندوق میں رکھ دے تو اس گھر میں سانپ بچھو و درندہ اور کوئی موذی جانور نہ آئے۔

۸ سورۃ الشطفیف (پارہ ۳۰)

خاصیت:۔ کسی ذخیرہ کی ہوئی چیز پر پڑھ دے تو دیمک وغیرہ سے محفوظ رہے۔

۹ سورۃ الانشقاق (پارہ ۳۰)

خاصیت:۔ کسی نیش زدہ پر دم کرے تو سکون ہو۔

۱۰ سورۂ اخلاص (پارہ ۳۰)

خاصیت:۔ اگر خرگوش کی جھلی پر لکھ کر اپنے پاس رکھے تو کوئی انسان یا جن اور موذی جانور اس کے پاس نہ آئے۔

۱۱ یہ آیت پڑھ کر جس آدمی یا جانور سے اندیشہ ہو اُس کی طرف دم کر دے:۔ اَللّٰہُ رَبُّنَا وَرَبُّکُمْ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ لَا حُجَّۃَ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَللّٰہُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا انشاء اللہ اس کے گزند سے محفوظ رہے۔

۱۲ دیگر:۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ کَذٰلِکَ یُوْحِیْٓ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔ شداد کے وقت پڑھنا مفید ہے۔

۱۳ برائے دفع جمیع جانوران موذی مثل سانپ و بچھو و دیمک و مار و کژدم وغیرہ۔ ایک پرچہ پر یہ آیتیں لکھ کر دفن کر دو یا لٹکا دو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمَانَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ۝ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ وِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۚ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۭ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰي مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَاۗبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝

اس کے بعد سورۂ فاتحہ لکھے انشاء اللہ تعالیٰ نافع ہوگا اور ہر قسم کے جانور موذی دفع ہو جائیں گے۔

۱۴ برائے دفع اثر نیش ۱۔ تھوڑا روغن کنجد لے کر نیش کے موقع پر رکھ کر یہ آیتیں پڑھے ۱۔ آیۃ الکرسی ۳ بار۔ اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰي قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰي عُرُوْشِهَا قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ۭ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۭ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ

اِلٰی حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ۭ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

تین بار وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۭ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۭ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ ۭ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ تین بار۔ وَيَسْـَٔـلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ۝ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ۝ تین بار وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ ۡ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۝ تین تین بار وَالضُّحٰى۔ اَلَمْ نَشْرَحْ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ۔ مُعَوِّذَتَيْنِ ۳،۳ بار۔ آدھا عمل نہ پڑھنے پائیگا کہ آرام ہونا شروع ہوگا۔

۱۴ اَلْحَفِيْظُ (نگہبان)

خاصیت: اس کا ذکر کرنے والا یا لکھ کر پاس رکھنے والا خوف سے محفوظ رہیگا۔ اگر درندوں کے درمیان سو رہے تو انشاء اللہ ضرر نہ پہنچے گا۔

رقتِ قلب کے لئے

۱۵ اَلرَّحِيْمُ (نہایت رحم والے)

خاصیت: جو شخص روزانہ سو بار پڑھے اس کے دل میں رقت اور شفقت پیدا ہو۔

تمت بالخیر